فہرست کتاب

مسلم

مطالب کتاب

کتاب

مطالب کتاب

…ند دسِ المعلم ترجمۂ اُردو صحیح…

…الفضائل کتاب فضیلتوں کے بیان میں باب فضلِ نسب

…علیه وسلم وتسلیم الحجر علیه قبل النبوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کی
…پھر کا آپ کو سلام کرنا عن واثلة بن الاسقع یقول سمعت رسول الله صلى الله
…ول ان الله اصطفى كنانة من ولد اسمعيل عليه الصلوة والسلام واصطفى
…كنانة واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم ترجمہ واثلہ بن
…ت ہی میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے اسمعیل
…ہی کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھکو بنی ہاشم
…ا نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کی کفو نہیں ہو سکتے اسیطرح ہاشمی کے
…ا نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں
دوسری حدیث میں آیا ہے عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و
…لاعرف حجرا بمكة كان يسلم علي قبل ان ابعث اني لاعرفه الان ترجمہ جابر
…وایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں…
نبوت سے پہلے میں اسکو اب بھی پہچانتا ہوں

باب تفضيل…

…على جميع الخلائق تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا عن
…الله عليه وسلم انا سيد ولد ادم يوم القيمة واول
…ول مشفع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
…ولگا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے
…ہ میری شفاعت قبول ہوگی ف اگرچہ آپ دنیا میں بھی تمام…

نس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب زوراء مین تہے اور
م ہے مدینہ مین بازار مین مسجد کے قریب آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتہیلی
ی تو آپ کی انگلیون مین سے پانی پہوٹنے لگا اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا مین
کہا ای ابو حمزہ کتنے آدمی اُس وقت ہونگے۔ انس نے کہا قریب تین سو آدمیون کے تہے شاید یہہ
کا ذکر ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان بالزوراء فاتی باناء
ن اصابعہ او قدر ما یواری اصابعہ ثم ذکر نحو حدیث ہشام ترجمہ
ت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوراء مین تہے آپ پاس ایک برتن لایا گیا اوس مین اتنا
پ کی انگلیان نہین ڈوبتی تہین یا انگلیان نہین چہپتی تہین پہر بیان کیا حدیث کو اسی
پ گذری عن جابر ان ام مالک کانت تھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہا سمنا فیاتیہا بنوہا فیسالون الادم ولیس عندہم شیء فتعمد الی الذی کانت
یہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فتجد فیہ سمنا فما زال یقیم لہا ادم بنیہا حتی
فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عصرتیہا فقالت نعم قال لو ترکتیہا ما زال
ترجمہ جابر سے روایت ہے ام مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی مین گہی بہیجا کرتی تہی تحف
پہر اوس کے بیٹے آتے اور اُس سے سالن مانگتے اور گہر مین کچہ نہوتا تو ام مالک اُس کپی کے پاس
ن مین گہی ہوتا اسیطرح ہمیشہ اوسکے گہر کا سالن قائم رہتا ایک بار ام مالک نے (حرص کرکے) اُس
لیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپنے فرمایا اگر تو اسکو یون ہی رہنے دیتی (اور
ت بیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا عن جابر ان رجلا
ستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ
کالہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لا
جابر سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ک
دیے (ایک وسق ساٹہ صاع کا ہوتا ہے) پہر وہ شخص اور اسکی
تے یہانتک کہ اُس شخص نے ناپا اُسکو پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ
نہ ناپتا تو ہمیشہ اوسمین سے کہاتے اور وہ ویسا ہی رہتا کیونکہ

اور بھی بیری نمود ہوئی پھر برکت کہان رہے گی **عن** مُعاذ بن جبلٍ قال خرجنا مع رسول
الله علیہ وسلّم عام غزوة تبوك فكان يجمع الصلوة فصلّى الظهر والعصر جميعاً وا
جميعا حتّى إذا كان يوماً اخّر الصلوة ثمّ خرج فصلّى الظهر والعصر جميعاً ثمّ دخ
بعد ذلك فصلّى المغرب والعشاء جميعاً ثمّ قال انّكم ستاتون غداً ان شاء ا
تبوك وانّكم لن تاتوها حتّى يضحي النهار فمن جاءها منكم فلا يمسّ من مائها ش
أتي فجئناها فقد سبقنا اليها رجلان والعين مثل الشراك تبضّ بشيء من ماءٍ ف
رسول الله صلّى الله عليه وسلّم هل مسستما من مائها شيئاً قالا نعم فسبّهم
صلّى الله عليه وسلّم وقال لهما ما شاء الله ان يقول قال ثمّ غرفوا بايديهم
العين قليلاً قليلاً حتّى اجتمع في شيءٍ قال وغسل رسول الله صلّى الله عليه و
فيه يديه ووجهه ثمّ اعاده فيها فجرت العين بماءٍ منهمرٍ او قال غزيرٍ شك
على ايّهما قال حتّى استقى الناس ثمّ قال يوشك يا معاذ ان طالت بك حياة ان
ما ههنا قد ملئ جناناً **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ اس سفر مین جمع کرتے دو نمازون کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغ
عشا ملا کر پڑھی ایک دن آپنے نماز مین دیر کی پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے
نکلے اوس کے بعد تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھی بعد اوس کے فرمایا تم کل خدا چاہے تبوک کے چشمے پر
اور نہین پہنچو گے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم مین سے اوس چشمہ کے پاس تو اوس کے پانی کو ہا
لگاوے جب تک مین نہ آؤن معاذ نے کہا پھر ہم اوس چشمے پر پہونچے ہم سے پہلے وہان دو آدمی پہونچ گئے تھے
جوتی کے تسمے کے برابر پانی ہوگا وہ بھی آہستہ آہستہ بہ رہا تہا رسول اللہ صلی
پوچھا تمنے اوس کے پانی مین ہاتھ لگایا اونہون نے کہا ہان آپنے اون کو
خلاف کیا) اور جو اللہ تعالی کو منظور تھا وہ آپ نے اونکو سنایا پھر لوگ
ایک برتن مین جمع کیا آپنے اپنے دونون ہاتھ اور مونہہ اوس مین دھو
چشمہ جوش مار کر بہنے لگا پھر لوگون نے پانی پلانا شروع کیا راوی
آپنے فرمایا اے معاذ اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھیگا اسکا پانی باغون

آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر

عن ابی حمید قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة تبوك

القرى على حديقة لامرأة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوها

وخرصها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرة اوسق وقال احصيها حتى

ان شاء اللہ فانطلقنا حتى قدمنا تبوك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ليكم الليلة ريح شديدة فلا يقم فيها احد منكم فمن كان له بعير

قاله فهبت ريح شديدة فقام رجل فحملته الريح حتى القته بجبل طيئ

ابن العلماء صاحب ايلة الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بكتاب وأهدى

بيضاء فكتب اليه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واهدى له بردا ث

تى قدمنا وادي القرى فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأة عن

كم بلغ ثمرها فقالت عشرة اوسق فقال رسول اللہ صلی اللہ عا

ن مسرع فمن شاء منكم فليسرع معي ومن شاء فليمكث فخرجنا حتى ا

دينة فقال هذه طابة وهذا احد وهو جبل يحبنا ونحبه ثم قال

ضار دار بني النجار ثم دار بني عبد الاشهل ثم دار بني الحارث بن

بني ساعدة وفي كل دور الانصار خير فلحقنا سعد بن عبادة

ال الم تر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خير دور الانصار

سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال يا رسول اللہ خيرت دور

آخرا فقال اوليس بحسبكم

... فادركهم القائلة يوما ثم ذكر نحو حديث ...

ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طرف جب آپ اٹھے وہ بھی ساتھ اٹھے ایک فرزند ... ہوا ... بیان کیا حدیث کو

گذری عن جابر قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتى اذا كنا

قاع ... مثل حديث الثوري ولم يذكر كم لم يعرض له رسول اللہ صلی اللہ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب بیان مثل ما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی آندہی چلیگی تو کوئی کہڑا نہ ہونا اور جسکے پاس اونٹ ہو وہ اسکو مضبوط باندہ دیوے پہر ایسا
کی آندہی چلی ایک شخص کہڑا ہوا اوسکو ہوا اوڑا لے گئی اور طی کے دو پہاڑون مین ڈالد
علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تہا آیا ایک کتاب لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سفید خچر تحفہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جواب لکہا اور ایک چادر تحفہ بہیجی پہر ہم
کر وادی القری مین پہنچے آپنے اس عورت سے باغ کے میوہ کا حال پوچہا کتنا میوہ نکلا اوس نے کہا
نکلا آپنے فرمایا مین جلدی جاؤنگا تم مین سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتہ جلدی چلے اور جسکا
ٹہیر جاوے ہم نکلے یہانتک کے مدینہ دکہلائی دینے لگا آپنے فرمایا یہ طابہ ہے (طابہ مدینہ منورہ
ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہین پہر فرمایا انصار کے گہر
بنی نجار کے گہر بہتر ہین (کیونکہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوے) پہر بنی عبد الاشہل کا گہر پہر
بن خزرج کا گہر پہر بنی ساعدہ کا گہر اور انصار کے سب گہرون مین بہتری ہے پہر سعد بن عبادہ ہم
ابو اسید نے ان سے کہا تمنے نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گہرون کی بہتری
تو ہمکو سب کے اخیر کر دیا یہ سنکر سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسو
آپنے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہمکو سب کے آخر مین کر دیا آپنے فرمایا کیا تمکو یہ کافی نہین
تم اچہون مین رہے **عن** عَمرِو بنِ یحییٰ بِھٰذَا الاِسنَادِ اِلیٰ قَولِهٖ وَفِی کُلِّ دُورِ الاَنصَارِ
خَیرٌ وَلَم یَذکُر مَا بَعدَهٗ مِن قِصَّةِ سَعدِ بنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِی حَدِیثِ وُهَیبٍ فَکَتَبَ
لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بِبَحرِهِم وَلَم یَذکُر فِی حَدِیثِ وُهَیبٍ فَکَتَبَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اس مین سعد بن عبادہ کا قصہ نہیں
[illegible] آپ کے لئے برابر [illegible] اسکا ملک لکہدیا **ف** اسی حدیث مین [illegible]
نے بہی فائدہ اوٹہایا **دوسری قسم** وہ جو خود نہین اوگاتی لیکن پانی روک [illegible]
اور جانورون کو نفع ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا لیکن اسکو اتنی فہم نہین کہ اوس مین
سے باریک مطلب نکالے خیر اوس سے سنکر اور لوگون نے فائدہ اوٹہایا **تیسری قسم** جیکنی صاف
جہان نہ کچہ اوگتا ہے نہ پانی تہمتا ہے یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے دین کیطرف بالکل توجہ نہ کی نہ اسکو
یاد رکہا (نووی) **باب** شَفَقَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمَّتِهٖ آپکو اپنی امت پر کیسی شفقت
تہی اسکا بیان **عن** اَبِی مُوسیٰ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلَ مَا

مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت اور علم لیکر آئے ہین اوسکی مثال
عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ
كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَ
اَلْكَثِيْرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَ
رَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ
مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ
بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر مثال اُسکی جو خدا نے مجھکو دیا ہدایت اور علم ایسی ہے جیسے مینہ برسے
زمین پر اُسمین کچھ حصہ ایسا تھا جسنے پانی کو چوس لیا اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور کچھ حصہ اُس
کڑا سخت تھا اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا پھر اللہ تعالی نے لوگون کو فائدہ پہنچایا اوس سے لوگونے اُس
مین سے پیا اور پلایا اور چرایا (بخاری کی روایت مین زرعوا ہے یعنے کھیتی کی اوس سے) اور کچھ حصہ
اُس مین کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے نہ گھاس اوگاوے (جیسے چکنی چٹان پانی لگا اور چلدیا) تو
یہ مثال ہے اوسکی جسنے خدا کے دین کو سمجھا اللہ نے اسکو فائدہ دیا اُس چیز سے جو مجھکو عطا فرمائی اوسنے
آپ بھی جانا اور ون کو بھی سکھایا اور جسنے اسطرف سر نہ اٹھایا (یعنے توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت
کو جسکو مین دیکر بھیجا گیا قبول نہ کیا **ف** یعنی زمین کی تین قسمین ہین اسیطرح لوگ بھی تین طرح کے ہین
ایک تو **قسم اول** جو پانی سے زندہ ہوتی ہے اور گھانس اور ترکاری اور میوے اوگاتی ہے لوگ اُس سے
فائدہ اٹھاتے ہین ایسا ہی [illegible] شخص ہے جسنے دین کا علم یاد کیا آپ بھی عمل کیا لوگون کو سکھایا اونھون
نے بھی فائدہ اٹھایا **دوسری قسم** وہ جو خود نہین اوگاتی لیکن پانی رکھتی ہے اور اُس سے آدمیون
اور جانورون کو نفع ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جسنے دین کا علم یاد کیا لیکن اُسکو اتنی فہم نہین کہ اُس
سے باریک مطلب نکالے خیر اوس سے سنکر اور لوگون نے فائدہ اٹھایا **تیسری قسم** چکنی صاف
جہان نہ کچھ اُگتا ہے نہ پانی تھمتا ہے یہ اُس شخص کی مثال ہے جسنے دین کیطرف بالکل توجہ نہ کی نہ اُسکو
یاد رکھا (نووی) **باب** شَفَقَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمَّتِهٖ آپکو اپنی اُمت پر کیسی شفقت
تھی اُسکا بیان **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا

ہیں پہر وہ روک دیے جاوینگے میرے پاس آنے سے مین کہونگا یہ میرے لوگ ہین جواب ملیگا تم نہین جانتے ہو جو اُنہوں نے کیا تمہارے بعد یعنے کافر ہوگئے اور اسلام سے پہر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلہ حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پہر گئے تہے) مین کہونگا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدلدیا میرے بعد

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَآءٌ وَمَآؤُہُ اَبْیَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِیْحُہُ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہُ کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَا یَظْمَاُ بَعْدَہٗ اَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ حَتّٰی اَنْظُرَ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ وَسَیُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا بَعْدَکَ وَاللّٰہِ مَا بَرِحُوْا بَعْدَکَ یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ قَالَ فَکَانَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُّفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی راہ ہے اوسکے چارون کونے برابر ہین یعنے طول اور عرض یکسان ہے) اُسکا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اُسکی بو مُشک سے بہتر ہے اوسپر جو آبخورے رکہے ہین اُنکی گنتی آسمان کے تارون کے برابر ہے جو اُسمین سے پیے گا پہر کبہی پیاسا نہ ہوگا۔ عبداللہ نے کہا اسما بنت ابی بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین حوض پر ہونگا دیکہونگا تم مین سے کون کون وہان آتے ہین اور کچہ لوگ میرے پاس آنے سے اٹکائے جاوینگے مین کہونگا اے پروردگار یہ لوگ میرے ہین میری اُمت کے ہین جواب ملیگا تمکو معلوم نہین جو کام اونہون نے تمہارے بعد کیے قسم خدا کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹہیرے ایڑیون پر لوٹ گئے (اسلام سے پہر گئے ان لوگون مین خارجی ہین جنہون نے جنگ مین حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھہ سے الگ ہوگئے اور مسلمانونکو کافر سمجہنے لگے اور وہ لوگ بہی داخل ہین جنہون نے حضرت کی وصیت پر عمل نکیا اور حضرت کی اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ (جو اس حدیث کے راوی ہین) کہتے تہے یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین ایڑیون پر لوٹ جانے سے یا دین مین فتنہ ہونے سے عَنْ عَآئِشَۃَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ اَصْحَابِہٖ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ فَوَاللّٰہِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ

مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيُقَوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ ترجمہ
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے
فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کرونگا کون کون تم میں سے آتے ہیں قسم خدا کی بعض لوگ
میرے پاس آنے سے روک جاوینگے میں کہونگا اے رب یہ میرے لوگ ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں پروردگار
فرماویگا تجھکو معلوم نہیں انہوں نے جو کام کیئے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آپ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا یہ علم اللہ تعالی ہی
کو ہے اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں اس
سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ تفصیلی **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ
كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُوْنَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَاْخِرِي عَنِّي قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ
فَقُلْتُ اِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ
لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ فِيْمَ هٰذَا
فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت
ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا ایک روز
چھوکری میری کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو یہ سنکر
میں نے چھوکری سے کہا سرک جا میرے پاس سے وہ بولی آپ نے مردوں کو بلایا ہے نہ عورتوں کو میں نے کہا لوگوں
میں میں داخل ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر تو تم ہوشیار
ہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آوے پھر ہٹایا جاوے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے میں
کہونگا یہ کیوں ہٹائے جاتے میں جواب ملیگا تمہیں معلوم نہیں ...... انہوں نے نئی نئی
باتیں نکالیں تمہارے بعد طرح طرح کی بدعتیں اعتقاد اور عمل میں میں کہونگا تو دور رہو
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ
وَهِيَ تَمْتَشِطُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا كُفِّي رَاْسِي بِنَحْوِ حَدِيْثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کنگھی کرا رہی تھیں انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا بس کر آخیر تک عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اُحد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا اور گواہ ہونگا اور قسم خدا کی میں حوض کو اسوقت دیکھ رہا ہوں اور مجھکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں ہیں یا زمین کی کنجیاں اور قسم خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہوجاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو **ف** اور دنیا کیواسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو مسلمانوں نے حضرت کو چند روز بعد ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں پھوٹ کی بنا ڈالی معاویہ حضرت علی مرتضے سے لڑے اور یزید پلید نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا اور فتنوں کی تار بندھ گئی اُس روز سے آجتک مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے آخر کافر موقع پاکر اون پر غالب ہوگئے اور اُن کی قوت خاک میں مل گئی عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ عَرْضَهٗ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى الْجُحْفَةِ اِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر اور اُس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ (یہ دو نو مقاموں کے نام ہیں ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن یہ ڈر ہے کہ تم

دنیا کے لالچ مین پڑ کر آپس مین لڑنے نہ لگو پہر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے عقبہ نے کہا یہ اخیر بار
میرا دیکھنا تھا آپ کو منبر پر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا فَرَطُكُمْ
عَلَى الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ
فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمہارا پیش رو ہونگا حوض کوثر پر اور چند لوگون کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا پہر
مین غالب ہونگا اور عرض کرونگا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہین اصحاب ہین جواب ملیگا تم
نہین جانتے انہون نے جو نئی باتین کین تمہارے بعد **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ
اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ
حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَمُغِيْرَةَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حَارِثَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهٗ مَا بَيْنَ
صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْاَوَانِيْ قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرٰى
فِيْهِ الْاٰنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ **ترجمہ** حارثہ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعا سے مدینہ (ایک مہینہ کی راہ) مستورد نے کہا تم نے آپ
سے برتنون کا ذکر نہین سنا حارثہ نے کہا نہین مستورد نے کہا تم برتن دیکھو گے وہان تارون کی طرح
عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ
وَقَوْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین مستورد کے قول کا ذکر نہین ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا
مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا
جس کے دونون کنارون مین اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جربا اور اذرح مین ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا
كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى حَوْضِيْ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ
قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے عبید اللہ نے کہا مین نے نافع سے پوچھا جربا اور اذرح کیا ہین انہون
نے کہا دو گاؤن ہین شام مین اور ان دونون مین تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا **عَنْ**

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضا کما بین جرباء واذرح فیہ
اباریق کنجوم السماء من وردہ فشرب منہ لم یظمأ بعدہا ابدا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جربا سے اذرح اوس مین کوزے
ہین آسمان کے تارون کی طرح جو وہان آویگا اور اسمین سے پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا عن ابی ذر قال
قلت یا رسول اللہ ما آنیۃ الحوض قال والذی نفس محمد بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم
السماء وکواکبہا الا فی اللیلۃ المظلمۃ المصحیۃ آنیۃ الجنۃ من شرب منہا لم یظمأ
آخر ما علیہ یشخب فیہ میزابان من الجنۃ من شرب منہ لم یظمأ عرضہ مثل طولہ ما
بین عمان الی ایلۃ ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل ترجمہ ابوذر غفاری سے
روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کے برتن کیسے ہین آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمد
کی جان ہے اوس حوض کے برتن آسمان کے تارون سے زیادہ ہین اور کس رات کے تارے اُس رات کے جو اندہیری
بے بدلی کے ہو وہ جنت کے برتن ہین جو اوس مین سے پیگا پہر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہان
اخیر نہین ہے) اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اس مین سے پیے پیاسا نہ ہو اُسکا طول اور عرض
برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونون شام کے شہر ہین) اسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد
سے زیادہ میٹھا ہے عن ثوبان ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لبعقر حوضی اذود
الناس لاہل الیمن اضرب بعصای حتی یرفض علیہم فسئل عن عرضہ فقال من مقامی
الی عمان وسئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ
میزابان یمدانہ من الجنۃ احدہما من ذہب والآخر من ورق ترجمہ ثوبان سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اپنے حوض کے کنارے پر لوگون کو ہٹاتا ہونگا یمن والون کے
لیے مین اپنی لکڑی سے مارونگا یہان تک کہ یمن والون پر اسکا پانی بہ آویگا (اس سے یمن والون کی بڑی فضیلت
نکلی انہون نے دنیا مین حضرت صلعم کی مدد کی اور دشمنون سے بچایا پس حضرت صلعم بہی آخرت مین انکی
مدد کرین گے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ پئین گے) پہر پوچہا گیا آپ سے اُس حوض کا عرض کتنا آپ نے
فرمایا جیسے یہان سے عمان پہر پوچہا گیا اسکا پانی کیسا ہے آپنے فرمایا دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ

میٹھا ہو دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جنکو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پرنالہ سونیکا ہو اور
ایک چاندی کا عَنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ
عُقْرِ الْحَوْضِ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کے کنارے پر ہونگا عَنْ
ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيْثٌ
سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِيْ عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهٗ اَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ اُنْظُرْ لِيْ فِيْهِ فَنَظَرَ لِيْ فِيْهِ
فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَاَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِيْ رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا یعنے کافروں کو جیسے دنیا میں غیر
اونٹ ہٹائے جاتے ہیں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ
ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْرُ حَوْضِيْ
كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن
کا صنعاء اور اسمیں برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرُفِعُوْا اِلَيَّ
اخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَلَاَقُوْلَنَّ اَيْ رَبِّ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَلَيُقَالَنَّ لِيْ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا
بَعْدَكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض پر چند آدمی
ایسے آوینگے جو دنیا میں میرے ساتھ ہے جب میں انکو دیکھ لونگا اور وہ میرے سامنے کردیے جاوینگے
تو انکا لے جاوینگے میرے پاس آنے سے میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب
بلے گا تم نہیں جانتے جو انہوں نے گل کھلایا تمہارے بعد عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے
کہ اسکے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا

صنعا اور مدینہ کے بیچ میں ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہما شکا فقالا او مثل ما بین المدینۃ وعمان وفی حدیث ابی عوانۃ ما بین لابتی حوضی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں راوی کو شک ہے کہ یوں کہا جتنا مدینہ اور صنعا میں ہے یا جتنا مدینہ اور عمان میں ہے **عن** انس قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری فیہ اباریق الذہب والفضۃ کعدد نجوم السماء **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھیگا جتنے آسمان کے تارے ہیں **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلہ وزاد او اکثر من عدد نجوم السماء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر ابن سمرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انی فرطکم علی الحوض وان بعد ما بین طرفیہ کما بین صنعاء وایلۃ کان الاباریق فیہ النجوم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اوسکے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعا اور ایلہ میں اور اس کے آبخورے تاروں کیطرح ہیں **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص قال کتبت الی جابر بن سمرۃ مع غلامی نافع اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکتب الی انی سمعتہ یقول انا الفرط علی الحوض **ترجمہ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جسمیں لکھا تھا بیان کرو مجھسے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر **باب** اکرامہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الملائکۃ معہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا **عن** سعد قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیاض ما رأیتہما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل و میکائیل علیہما الصلوۃ والسلام **عن** سعد بن ابی وقاص قال لقد رأیت یوم احد عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن یسارہ رجلین علیہما ثیاب بیض یقاتلان عنہ کاشد القتال ما رأیتہما قبل ولا بعد **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید

کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپکے طرف سے خوب لڑ رہے تھے اس سے پہلے نہ اسکے بعد مین نے انکو دیکھا وہ حضرت
جبرئیل اور میکائیل تھے اللہ تعالی نے آنکو عزت دی ان فرشتون کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتون
کا لڑنا بدر سے خاص نہ تہا) **باب** شجاعتہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کی شجاعت کا بیان **عن**
انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وکان اجود الناس وکان
اشجع الناس ولقد فزع اھل المدینۃ ذات لیلۃ فانطلق ناس قبل الصوت فتلقاھم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راجعا وقد سبقھم الی الصوت وھو علی فرس لابی طلحۃ
عری فی عنقہ السیف وھو یقول لم تراعوا لم تراعوا قال وجدناہ بحرا او انہ لبحر قال
وکان فرسا یبطأ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ
خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات مدینہ والون کو خوف ہوا
(کسی دشمن کے آنیکا) جدھر سے آواز آرہی تھی ادھر لوگ چلے راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے
ہوئے ملے (آپ لوگون سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لیگئے تھے) اور سب سے پہلے تشریف لیگئے تھے
آواز کیطرف ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا اور آپ کے گلے مین تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر
نہین کچھ ڈر نہین آپنے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا دھیما تھا (یہ بھی آپ کی سواری کی
برکت تھی کہ وہ تیز ہوگیا) **عن** انس قال کان بالمدینۃ فزع فاستعار النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرسا لابی طلحۃ یقال لہ مندوب فرکبہ فقال ما راینا من فزع وان وجدناہ
لبحرا **ترجمہ** انس سے روایت ہے مدینہ والون کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا
مانگا جس کا نام مندوب تھا اوسپر سوار ہوئے اور فرمایا ہمنے تو کوئی خوف کیوجہ نہین دیکھی اور یہ گھوڑا
تو دریا کیطرح دیکھا **عن** شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر قال فرسا لنا ولم یقل
لابی طلحۃ وفی حدیث خالد عن قتادۃ سمعت انسا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جودہٖ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی سخاوت کا بیان **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شھر رمضان ان جبرئیل علیہ
السلام کان یلقاہ فی کل سنۃ فی رمضان حتی ینسلخ فیعرض علیہ رسول اللہ صلعم القران
فاذا لقیہ جبرئیل کان رسول اللہ صلعم اجود بالخیر من الریح المرسلۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن [illegible] سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان
کے مہینے میں ہوتی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ سے ملتے اخیر مہینے تک آپ ان کو
قرآن سناتے جب جبرئیل آپ سے ملتے اسوقت آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے میں
معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنا چاہیے **عن** الزہری بہذا الاسناد
نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب حسن خلقہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اخلاق کا بیان

عن انس بن مالک قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین واللہ ما
قال لی اف قط ولا قال لی لشیء لم فعلت کذا وھلا فعلت کذا زاد ابو الربیع لیس
مما یصنعہ الخادم ولم یذکر قولہ واللہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک قسم خدا کی کبھی آپ نے مجھکو اف نہ کہا (اف ایک زجر کا کلمہ
ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا تونے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نکیا جو خادم کو کرنا چاہیے
تھا **عن** انس بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المدینۃ اخذ ابو طلحۃ بیدی فانطلق بی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا رسول اللہ ان انسا غلام کیس فلیخدمک قال فخدمتہ فی السفر والحضر
واللہ ما قال لی لشیء صنعتہ لم صنعت ھذا ھکذا ولا لشیء لم اصنعہ لم لم تصنع
ھذا ھکذا **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے
تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انس ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ
کی خدمت میں رہیگا انس نے کہا پھر میں نے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر میں قسم خدا کی آپنے کسی
چیز کو جو میں کی یہ نہ فرمایا تونے کیوں کی اور جسکو نہ کیا اوس کے لیے یہ نہیں فرمایا تونے کیوں نہ کیا
عن انس قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع سنین فما اعلمہ قال
لی قط لم فعلت کذا وکذا ولا عاب علی شیئا قط **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک میں نہیں جانتا آپنے کبھی مجھسے فرمایا ہو یہ کام تونے کیوں کیا اور
نہ عیب کیا مجھ پر کبھی **عن** انس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا
فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذھب وفی نفسی ان اذھب لما امرنی بہ نبی

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَاىَ مِنْ وَّرَائِىْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ
يَا اُنَيْسُ اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰهِ
لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ
هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ
ملنسار تھے ایکدن آپ نے مجھے ایک کام پر جانیکو کہا میں نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤں گا لیکن
جی میں یہی تھا کہ جاؤں (لڑکپن کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لیے آپ حکم
دیتے تھے آخر میں نکلا یہانتک کہ مجھکو لڑکے ملے جو بازار میں کھیل رہے تھے ایکبارگی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی میں نے آپکی طرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا
اے انیس (یہ تصغیر ہے انس کی پیار سے آپ نے فرمایا) تو وہاں گیا جہاں میں نے حکم دیا تھا میں نے
عرض کیا جی ہاں جاتا ہوں یا رسول اللہ انس نے کہا قسم خدا کی میں نے نو برس تک آپ کی خدمت
کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جسکو میں نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام
کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیوں نہیں کیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اچھی عادتیں رکھتے تھے **بَابُ** فِيْ سَخَائِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے نہیں نہ فرمایا (بلکہ دیدی) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ
فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِىْ عَطَاءً لَا يَخْشَى
الْفَاقَةَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال
نہیں ہوا جو آپ نے نہ دی ہو ایک شخص آپ پاس آیا آپ نے اسکو دو پہاڑوں پر بکریاں دیدیں (یعنی

اتنی بکریان تہین کہ دو پہاڑون کے بیچ مین جو جگہ ہوتی ہی وہ بہر گیی تہی وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور
کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اتنا کچھ دیتے ہین کہ پہر احتیاج
کا ڈر نہین رہتا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانون کو
تالیف قلوب کے لیے دینے مین اختلاف نہین ہے لیکن زکوۃ کا مال انکو دینے مین اختلاف ہی صحیح یہہ ہے کہ زکوۃ
اور بیت المال مین سے انکو دینا درست ہی اور کافرون کو تالیف قلوب کے لیے زکوۃ مین سے دینا درست نہین
نہ اور مالون مین سے کیونکہ اب اللہ تعالی نے عزت دی اسلام کو کافرون کے ملانے کی ضرورت نہی اور بعضون
نے سوا زکوۃ کے اور مالون مین سے انکو دینا درست کہا ہی انتہے **عن** انس ان رجلا سال النبی
صلى الله عليه وسلم غنما بين جبلين فاعطاه اياه فاتى قومه فقال اى قوم اسلموا فوالله
ان محمدا ليعطى عطاء ما يخاف الفقر فقال انس ان كان الرجل ليسلم ما يريد الا الدنيا
فما يسلم حتى يكون الاسلام احب اليه من الدنيا وما عليها **ترجمہ** انس سے روایت ہی
ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونون پہاڑون کے بیچ کی بکریان مانگین آپنے اسکو
دیدین وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو مسلمان ہو جاؤ قسم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اتنا کچھ دیتے ہین کہ محتاجی کا ڈر نہین رہتا انس نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لیے پہر وہ
مسلمان نہین ہوتا یہانتک کہ اسلام اسکے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا **ف** بعض
نسخون مین فما يسلم کے بدلے فما يمسي ہے یعنی ایک رات بہی نہین گذرتی تہی کہ وہ آپ کی صحبت کی
برکت کیوجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام اوس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا **عن**
ابن شهاب قال غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الفتح فتح مكة ثم خرج رسول
الله صلى الله عليه وسلم بمن معه من المسلمين فاقتتلوا بحنين فنصر الله عز وجل دينه
والمسلمين واعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم صفوان بن امية مائة من النعم ثم
مائة ثم مائة قال ابن شهاب فحدثني سعيد بن المسيب ان صفوان قال والله لقد
اعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اعطاني وانه لابغض الناس الي فما برح يعطيني
حتى انه لاحب الناس الي **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا
مکہ کی فتح کا پہر آپ سب مسلمانون سمیت جو آپکے ساتہہ تہے نکلے و حنین مین لڑے اللہ تعالے نے اپنے

دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی اوسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیئے پھر سو
دیے پھر سو دیے صفوان نے کہا قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا اور آپ سب لوگوں سے
زیادہ میری نگاہ میں برے تھے آپ ہمیشہ مجھکو دیتے رہے یہانتک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نگاہ میں محبوب
ہو گئے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قد جاءنا مال
البحرین لأعطیتك هكذا وهكذا وهكذا وقال بيديه جميعا فقبض النبي صلى الله عليه
وسلم قبل ان يجيء مال البحرين فقدم على ابي بكر بعده فامر مناديا فنادى من كانت
له على النبي صلى الله عليه وسلم عدة او دين فلياتنا فقمت فقلت ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال لو قد جاء مال البحرين اعطيتك هكذا وهكذا وهكذا فحثى ابو بكر الصديق
مرة ثم قال لي عدها فعددتها فاذا هي خمس مائة فقال خذ مثليها **ترجمہ** جابر رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آویگا تو میں
تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی تین لپ بھر کر) پھر آپ کی
وفات ہوگئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق کے پاس آیا آپ کے بعد انہوں نے ایک منادی
کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اسکا قرض آپ پر
آتا ہو تو وہ آدمی یہ سنکر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ اگر
بحرین کا مال آویگا تو تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا یہ سنکر ابو بکر صدیق نے ایک لپ بھرا پھر مجھسے کہا
اسکو گن میں نے گنا تو وہ پانسو نکلے ابو بکر نے کہا اسکا دونا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے) **عن**
جابر بن عبد الله قال لما مات النبي صلى الله عليه وسلم جاء ابا بكر الصديق مال من
قبل العلاء بن الحضرمي فقال ابو بكر من كان له على النبي صلى الله عليه وسلم دين
او كانت له قبله عدة فلياتنا بنحو حديث ابن عيينة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك آپ کی شفقت کا بیان
جو بچوں بالوں پر تھی اور اسکی فضیلت **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولد لي الليلة غلام فسميته باسم ابي ابراهيم عليه السلام ثم دفعه
الى ام سيف امراة قين يقال له ابو سيف فانطلق ياتيه واتبعته فانتهينا الى ابي سيف

وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهٖ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا اَبَا سَيْفٍ اَمْسِكْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمْسَكَ
فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ فَقَالَ
اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ
عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا
مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ **ترجمہ** انس بن مالک رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مینے اپنے باپ ابراہیم کا نام
رکھا پھر آپنے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابو سیف تھا آپ ایک روز چلے
ابو سیف کے پاس مین بھی آپکے ساتھ گیا جب ابو سیف کے گھر پہونچے تو وہ اپنی دھونکنی پھونک رہا تھا اور
سارا گھر دھوئین سے بھر گیا تھا مین دوڑکر آپکے آگے گیا اور مینے کہا اے ابو سیف ذرا ٹھیر جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تشریف لائے وہ ٹھیر گیا آپنے بچے کو بلایا اور اپنے سے چپٹا لیا اور جو اللہ تعالی کو منظور تھا وہ فرمایا
انس نے کہا مینے اوس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چھوڑ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ دیکھکر
آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے
سوا اوس کے جو اللہ تعالی کو پسند ہو یعنے اوسکی تعریف کرتے ہین اور صبر کی دعا مانگتے ہین قسم خدا
کی اے ابراہیم تیرے سبب سے رنج مین ہین **فائدہ** معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبرون
کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہیں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضَعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ
وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ
تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مینے کسیکو بال بچون پر اتنی
شفقت کرتے نہین دیکھا جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے آپکے صاحبزادے حضرت ابراہیم
علیہ السلام دودھ پیتے تھے مدینہ کے عوالی مین (عوالی کچھ گاؤن تھے مدینہ کے پاس) آپ جایا کرتے اور

ہم آپکے ساتھ ہوتے پہر آنا کے گہر تشریف لے جاتے وہان دہوان ہوتا کیونکہ انا کا خاوند لوہار تہا آپ
بچے کو لیتے اور پیار کرتے پہر لوٹ آتے عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابرہیم علیہ السلام نے وفات پائی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اور مرے دودہ پیتے میں قضا کی اب اسکو دو
انائین ملی ہین جو جنت مین اوس کے دودہ پینے کی مدت تک دودہ پلا دینگی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ
نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا أَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا
لٰكِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ
الرَّحْمَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کچہ لوگ عرب
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے فرمایا تم اپنے بچون کو پیار کرتے ہو وہ بولے ہان پہر
بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کیا کرون اللہ تعالے نے تمہارے
دل سے رحم نکال لیا ہے **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار کر رہے تہے امام حسن علیہ السلام کو تو بولا یا رسول میرے دس بچے ہین
مین نے ان مین سے کسیکو پیار نہین کیا آپ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا بچون اور یتیمون اور عاجزون اور
ضعیفون پہ خدا بہی اوسپر رحم نہ کرے گا **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندون پر رحم نکرے گا اللہ تعالی اوسپر رحم نہ کرے گا **عَنْ** جَرِيْرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب

كَثْرَةِ حَيَائِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپکے حیا اور شرم کا بیان **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ
يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا وَكَانَ
إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مین اوس کنواری لڑکی سے جو پردے مین رہتی ہے زیادہ شرم تہی اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے

تو ہم وسکی نشانی آپکے چہرے پر پہچان لیتے **ف** لیکن حیا کی رجہ سے آپ بیان نہ کرتے تھے یہ وہ حیا ہے
جو اخلاق حسنہ میں سے ہے اور جو ایمان کا جزو ہے **عن** مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
حِيْنَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْكُوْفَةَ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا
وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا قَالَ
عُثْمَانُ حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْكُوْفَةَ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس گئے
جب معاویہ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بد زبان نہ تھے اور نہ بد زبانی
کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جنکے خلق اچھے ہیں
فائدہ حسن خلق صفت ہے انبیا کی اور اولیا کی حسن بصری علیہ الرحمۃ نے کہا حسن خلق کیا ہے سلوک
کرنا کسی کو ایذا نہ دینا کشادہ پیشانی لوگوں سے ملنا قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے
اچھی طرح ملے محبت رکھے انپر شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت
میں کبر اور غرور نہ کرے زبان درازی نہ کرے سو اخذہ اور غضب کو چھوڑ دیوے طبری نے کہا سلف
کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے ہوتا ہے قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعضی صفات اوسکی
خلقی ہوتے ہیں اور بعضی کسب سے حاصل ہو جاتی ہیں انتہے **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تَبَسُّمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان **عن** سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ
مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ
فَيَاْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** سماک بن حرب
سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اونہوں نے کہا ہاں
بہت بیٹھا کرتا تھا آپ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اوٹھتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے
یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے) جب آفتاب نکلتا تو آپ اوٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور
جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے (یعنی بغیر آواز کے ہنستے) **باب** رَحْمَتِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ اپکا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وغلام اسود یقال لہ انجشۃ یحدو فقال لہ رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا انجشۃ رویدک سوقا بالقواریر **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جسکا نام انجشہ تھا گاتا تھا آپ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ
آہستہ چل اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کیطرح ہانک **فائدہ** یہ غلام خوش آواز تھا اور دستور
ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہوجاتے ہیں اور جلد چلتے ہیں عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے آپ نے یہ حدیث
فرمائی اور بعضے اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے
کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہوجاوے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا نووی نے
کہا عرب کی مثل ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنی سرود منتر ہے زنا کا **عن** انس بنحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی ازواجہ وسواق یسوق بہن یقال لہ
انجشۃ فقال ویحک یا انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر قال قال ابو قلابۃ تکلم رسول اللہ صلعم بکلمۃ لو تکلم بعضکم بھا
لعبتموھا علیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے
والا اون کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا جسکا نام انجشہ تھا آپ نے فرمایا خرابی ہو تیری اے انجشہ آہستہ لے چل شیشوں
کو (یعنے عورتوں کو بوجہ نزاکت کے انکو شیشہ فرمایا) ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات
فرمائی اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو **عن** انس بن مالک قال کانت ام سلیم مع نساء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسوق بھن سواق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای
انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر **ترجمہ** انس سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بی بیوں کے ساتھ تھیں اور ایک ہانکنے والا اون کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ
لے چل شیشوں کو **عن** انس قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاد حسن الصوت
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رویدا یا انجشۃ لا تکسر القواریر یعنی ضعفۃ النساء
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گانیوالا خوش آواز تھا جو اونٹ ہانکتے وقت
گاتا تھا آپ نے اس سے فرمایا تو چل اے انجشہ آہستہ مت توڑ شیشوں کو یعنے ناتوان عورتوں کو تکلیف مت
دے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر حاد حسن الصوت **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** قربہ صلی اللہ علیہ وسلم من الناس وتبرکھم بہ وتواضعہ لھم

آپ کا رحم او لوگوں سے اور تواضع **عن** انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الغداة جاء خدم المدينة بآنيتهم فيها الماء فما يؤتى باناء الا غمس يده فيه وربما جاءوه في الغداة الباردة فيغمس يده فيها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لیکر آتے پھر جو برتن آپکے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اوس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ ڈبوتے **ف** برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لیے **عن** انس قال لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم والحلاق يحلقه واطاف به اصحابه فما يريدون ان تقع شعرة الا في يد رجل **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے دیکھا حجام آپکا سر بنا رہا تھا اور اصحاب آپکے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپکے آثار شریف سے برکت لیتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیا اور صالحین کے آثار متبرک ہیں اور ان سے برکت لینا درست ہے پر جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے **عن** انس ان امرأة كان في عقلها شيء فقالت يا رسول الله ان لي اليك حاجة فقال يا ام فلان انظري اي السكك شئت حتى اقضي لك حاجتك فخلا معها في بعض الطرق حتى فرغت من حاجتها **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک عورت کے عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا یا رسول الله مجھے آپ سے کچھ کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ نے فرمایا اے ام فلانے کی (یعنے اسکا نام لیا) جا کوئی گلی دیکھ لے میں تیرا کام کر دوں گا پھر آپ نے اوس سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی **فائدہ** یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی جیسی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اسکی بات سن لی اور جواب دیدیا حاکم کو یہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس و خیال رکھے

باب ترك الانتقام الا لله تعالى

آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين امرين الا اخذ ايسرهما ما لم يكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه

اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اُس سے دور رہتے اور کبھی آپ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اُسکو سزا دیتے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ نے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اوس سے دور رہتے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو نہ خادم کو البتہ جہاد میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اُسکا بدلہ نہیں لیا البتہ اگر خدا کے حکم میں خلل ڈالا تو خدا کے واسطے بدلہ لیا (یعنے شرعی حدود میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا) **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب طِيْبِ رِيْحِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْنِ مَسِّهٖ

آپ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر جانیکو نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا سامنے کچھ بچے آئے آپ نے ہر ایک بچہ کے رخسار پر

تھپیر اور تیسری بھی رخساری پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز
کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا **ف** نووی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی تھی اگرچہ آپ خوشبو نہ لگا دیں
اور اسپر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ أَنَسٌ
مَا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
انس نے کہا میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم
مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیبا نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسے نرمی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مبارک جسم میں تھی **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ
اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ
كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک
سفید چمکتا ہوا تھا (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ کا پسینہ مبارک موتی کی
طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈالکر یا ادہر ادہر جھکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی
ہے ازہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے **قاضی** نے کہا مغرور کی صفت جب
ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا
جیسے آپ کی ہتھیلی نرم تھی اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی

باب طِيبِ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّبَرُّكِ بِهِ آپ کے پسینے کا خوشبودار اور متبرک ہونا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ
وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا
وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ
پونچھ کر اوس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہے

وہ بولی آپ کا پسینا ہی جسکو ہم اپنے خوشبو مین شریک کرتے ہین اور وہ سب سے بڑہکر خود خوشبو ہی **عن**
انسِ بنِ مالکٍ قالَ کانَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلُ بیتَ امِّ سلیمٍ فینامُ علیٰ فراشِھا ولیست
فیہِ قالَ فجاءَ ذاتَ یومٍ فنامَ علیٰ فراشِھا فاُتیتْ فقیلَ لھا ھذا النبیُّ صلی اللہ علیہ
وسلم نائمٌ فی بیتکِ علیٰ فراشکِ قالَ فجاءتْ وقد عرقَ واستنقعَ عرقُہٗ علیٰ قطعۃِ ادیمٍ
علی الفراشِ ففتحتْ عتیدتھا فجعلتْ تنشفُ ذلکَ العرقَ فتعصرُہٗ فی قواریرِھا ففزعَ
النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فقالَ ما تصنعینَ یا امَّ سلیمٍ فقالتْ یا رسولَ اللہِ نرجوا
برکتہٗ لصبیانِنا قالَ اصبتِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم
کے گہر مین جاتے اور اون کے بچہونے پر سو رہتی وہ وہان نہین ہوتین ایک دن آپ تشریف لائے اور
اون کے بچہونے پر سو رہے وہ آئین تو لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر مین تمہارے
بچہونے پر سو رہے ہین یہ سنکر وہ آئین دیکہا تو آپ کو پسینا آیا ہے اور آپ کا پسینا چمڑے کے بچہونے پر
جمع ہو گیا ہے ام سلیم نے اپنا ڈبہ کہولا اور یہ پسینا پونچھ پونچھ کر شیشیون مین بہرنے لگین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گہبرا کر اوٹہ بیٹہے اور فرمایا کیا کرتی ہے اے ام سلیم انہون نے کہا یا رسول اللہ
یہ برکت کے لیے ہم لیتے ہین اپنے بچون کے لیے آپنے فرمایا تو نے ٹہیک کیا (اوپر گذر چکا کہ ام سلیم آپکی
محرم تہین اور محرم کے پاس جانا اور وہان سو رہنا درست ہی **عن** امِّ سلیمٍ انَّ النبیَّ صلی اللہ
علیہ وسلم کانَ یاتیھا فیقیلُ عندھا فتبسطُ لہٗ نطعًا فیقیلُ علیہِ وکانَ کثیرَ العرقِ
فکانتْ تجمعُ عرقہٗ فتجعلُہٗ فی الطیبِ القواریرِ فقالَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یا امَّ سلیمٍ
ما ھذا قالتْ عرقُکَ اَدوفُ بہٖ طیبی **ترجمہ** ام سلیم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے وہ آپکے لیے ایک کہال بچہا دیتین آپ اوسپر سوتے اور آپکو
پسینہ بہت آتا تو ام سلیم آپ کا پسینہ اکہٹا کرتین اور خوشبو مین اور شیشیون مین ملا دیتین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم کیا کرتی ہے انہون نے کہا آپ کا پسینہ ہی جسکو مین خوشبو
مین ملاتی ہون **عن** عائشۃَ قالتْ انْ کانَ لینزلُ علیٰ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغداۃِ
الباردۃِ ثمَّ تفیضُ جبھتُہٗ عرقًا ام المومنین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے
دن مین وحی اوترتی آپ کی پیشانی سے پسینا نکلتا (وحی کی سختی سے) **عن** عائشۃَ انَّ الحارثَ

ابن ہشام سأل النبي صلى الله عليه وسلم كيف يأتيك الوحي فقال أحيانا يأتيني في مثل
صلصلة الجرس وهو أشد علي ثم يفصم عني وقد وعيته وأحيانا ملك في مثل صورة
الرجل فأعي ما يقول **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کبھی تو ایسی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار وہ مجھپر نہایت سخت
ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں
اور جو وہ کہتا ہے اسکو یاد کر لیتا ہوں **عن** عبادة بن الصامت قال كان نبي الله صلى الله عليه
وسلم إذا نزل عليه الوحي كرب لذلك وتربد وجهه **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھ کیطرح ہو جاتا
(دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرہ وحی اترتے وقت سرخ ہوتا نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے وہی
ہے جو کدورت کے ساتھ ہو اور تربد کے یہی معنے ہیں یا پہلے تربد ہوتا ہے پھر سرخی تو دونوں روایتوں میں
کوئی مخالفت نہیں ہے) **عن** عبادة بن الصامت قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا
نزل عليه الوحي نكس رأسه ونكس أصحابه رؤوسهم فلما أتلي عنه رفع رأسه **ترجمہ**
عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب
بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھاتے **باب** صفة شعره صلى
الله عليه وسلم وصفاته وحليته آپ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان **عن** ابن عباس
قال كان أهل الكتاب يسدلون أشعارهم وكان المشركون يفرقون رؤوسهم وكان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤمر به فسدل
رسول الله صلى الله عليه وسلم ناصيته ثم فرق بعد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اہل
کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے یعنی مانگ نہیں نکالتے
تھے اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریق پر چلنا دوست
رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپکو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں تو جس باب میں کچھ
حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی موافقت اوس باب میں اختیار کرتے) تو آپ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اسکے
آپ مانگ نکالنے لگے **ف** نووی نے کہا علماء نے کہا مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ظاہر یہ ہی کہ آپنے اختیار کیا اسکو وحی سے قاضی نے کہا لٹکانا بالون کا پیشانی
پر منسوخ ہوگیا اب جائز نہین اور احتمال ہی کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ وحی سے حاصل یہ ہی
کہ لٹکانا بھی جائز ہے اور مانگ نکالنا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تہی اوائل اسلام مین
بمخالفت مشرکین جب اللہ تعالی نے اسلام کو غالب کردیا اور اسکی ضرورت نرہی تو حکم ہوا اون کے خلاف کرنے
کا جیسے خضاب کے باب مین آیا ہے اور بعضون نے کہا کہ آپ کو حکم تہا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس بات
مین آپ کو کوئی حکم نہ آتا انتہے مختصراً **عَن** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** یہی ہے جو اوپر گذرا
عَن الْبَرَاءِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ
الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ
مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد
تہے آپکے دونون مونڈہون مین زیادہ فاصلہ تہا (یعنی سینہ چوڑا تہا) بال بہت تہے کانون کی لو تک آپ
سرخ جوڑا پہنے تہے (یعنی سکیا کا جس مین سرخ اور زرد لکیرین تہین) مین نے کسی کو آپ سے زیادہ خوب
صورت نہین دیکہا **عَن** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ
لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ لَهٗ شَعَرٌ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی مین نے
کوئی بالون والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہین
دیکہا آپکے بال مونڈہون تک پہنچتے تہے اور دونون مونڈہون مین فاصلہ تہا نہ لنبے تہے نہ ٹہنگنے
عَن الْبَرَاءِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهٗ
خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ **ترجمہ** براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوبصورت تہا اور آپکے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تہے نہ لنبے تہے بہت
نہ ٹہنگنے **عَن** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعَرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبِطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ **ترجمہ**
قتادہ سے روایت ہی مین نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تہے اونہون نے کہا میانہ تہے نہ بہت
گہونگر نہ بالکل سیدہے کانون اور مونڈہون کے درمیان تک تہے **عَن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال مونڈھوں کے قریب تک تھے **عن** انسٍ قَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ
اُذُنَيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے **عن** جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ
الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن
کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے ایڑیاں کم گوشت
والی سماک سے کہا شعبہ نے ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا بڑا منہ پھر شعبہ نے کہا اشکل العینین کیا ہے
انہوں نے کہا دراز شگاف آنکھوں کے (مگر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنے ہے کہ سفیدی
میں سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا منہوس العقبین کیا ہے انہوں نے کہا ایڑی پر گوشت **عن** الجریری
عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحَ
الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ اٰخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جریری سے روایت ہے میں نے ابو الطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں آپ کا رنگ سفید تھا ملاحت دار (جو سب رنگوں سے
افضل ہے) امام مسلم نے کہا ابو الطفیل سنہ ۱۰۰ ہجری میں مرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
میں سب کے بعد وہی مرے **فائدہ** وہ آخر تھے اصحاب کے انکے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے
دنیا میں نہ رہا بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو سنہ ۶۰۰ ہجری میں ظاہر ہوا محض
غلط اور جھوٹ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے سو برس کے بعد
کوئی آدمی اسوقت کا نہ رہے گا **عن** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ رَجُلٌ رَاٰهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ فَكَيْفَ رَاَيْتَهٗ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ
مَلِيْحًا مُقَصَّدًا **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اب کوئی
زمین پر سوا میرے آپ کے دیکھنے والوں میں نہیں رہا جریری نے کہا میں نے پوچھا تم نے دیکھا آپ کیسے تھے
انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے **باب** شَيْبِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ

۱۱۔ رتن ہندی کا صحابی ہونا غلط ہے

کے بڑھاپے کا بیان **عن** ابن سیرین قال سئل انس هل خضب رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال انه لم یکن راٰ من الشیب الا قال ابن ادریس کانه یقلله وقد خضب ابوبکر و عمر
بالحناء والکتم **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہی انس سے پوچھا گیا کہ خضاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہوں نے کہا آپ کا اتنا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابوبکر اور عمر نے
خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے) **عن** ابن سیرین قال سألت انس بن مالک هل
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم خضب قال لم یبلغ الخضاب قال کان فی لحیته
شعرات بیض قال قلت له اکان ابوبکر یخضب قال فقال نعم بالحناء والکتم
ترجمہ انس بن مالک سے پوچھا ابن سیرین نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا انہوں نے کہا
آپ خضاب کے درجہ کو نہیں پہنچے آپ کی ڈاڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے ابن سیرین نے کہا
کیا ابوبکر خضاب کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں حنا اور وسمہ سے **عن** محمد بن سیرین قال سألت
انس بن مالک اخضب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه لم یر من الشیب الا
قلیلا **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خضاب کیا ہے انہوں نے کہا آپ کا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا **عن** ثابت قال سئل انس
بن مالک عن خضاب النبی صلی الله علیه وسلم فقال لو شئت ان اعد شمطات کن
فی راسه فعلت قال ولم یختضب وقد اختضب ابوبکر بالحناء والکتم واختضب
عمر بالحناء بحتا **ترجمہ** ثابت سے روایت ہے انس سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب
کیا تھا انہوں نے کہا اگر میں چاہتا تو آپ کے سر کے سفید بال گن لیتا آپ نے خضاب نہیں کیا البتہ
ابوبکر نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمر نے خضاب کیا صرف مہندی سے **عن** انس بن مالک
قال یکره ان ینتف الرجل الشعرة البیضاء من راسه ولحیته قال ولم یختضب رسول
الله صلی الله علیه وسلم انما کان البیاض فی عنفقته وفی الصدغین وفی الراس نبذ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا سر اور ڈاڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام
نہیں ہے کذا نووی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا آپ کی چھوٹی ڈاڑھی میں جو نیچے
کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفیدی تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں **عن** المثنی بهذا الاسناد

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس انہ سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شانہ اللہ ببیضاء ترجمہ انس سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انہوں نے کہا اللہ نے آپ کو نہیں بدلا سفید ریش یعنے سفید نہیں کیا **عن** ابی جحیفۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ منہ بیضاء ووضع زھیر بعض اصابعہ علی عنفقتہ قیل لہ مثل من انت یومئذ قال ابری النبل واریشھا ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوٹی ڈاڑھی پر رکھکر بتلائیں لوگوں نے ابوجحیفہ سے کہا اوس دن تم کیسے تھے اونہوں نے کہا میں تیروں میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا **عن** ابی جحیفۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض قد شاب کان الحسن بن علی یشبھہ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکا رنگ سفید تھا اور بوڑھے ہو گئے تھے اور امام حسن بن علی علیہ الصلوۃ والسلام آپکے مشابہ تھے **ف** بعض روایتوں میں ہے کہ امام حسن علیہ السلام کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام حسین علیہ السلام کا نیچے کا حصہ غرض یہ دونوں صاحبزادے ملکر تصویر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ افسوس ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحب زادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالی ہمکو دنیا میں آپکے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں اون کے غلاموں میں حشر کرے آمین یارب العلمین **عن** ابی جحیفۃ رایتہ ولم یقولوا ابیض قد شاب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سماک قال سمعت جابر بن سمرۃ قال سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان اذا ادھن راسہ لم یر منہ شیء واذا لم یدھن رئی منہ ترجمہ سماک سے روایت ہے جابر بن سمرہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انہوں نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی **ف** قاضی نے کہا علما نے خلاف کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا یا نہیں تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا اور بعضوں کا یہ ہے کہ کیا بدلیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمر کے اور مختار یہ ہے کہ آپ نے کبھی رنگا بالوں کو اور کبھی ترک کیا اسوجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں

باب اثبات خاتم النبوۃ مہر نبوت کا بیان

عن جابر بن سمرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ

وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہوگیا تھا جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی اور آپ کی داڑھی بہت گھنی تھی ایک شخص بولا آپ کا چہرہ تلوار کیطرح تھا یعنی لنبا جابر نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کیطرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا اسکا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا

عن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا **عن** سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے میری خالہ مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جیسی گھنڈی چھپر کھٹ کی یا حجلہ ایک جانور ہے اوس کے انڈے کیطرح **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ قَالَ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا۔ عاصم نے کہا میں نے عبد اللہ سے پوچھا تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا ہاں اور تیرے لیے بھی پھر آیت

پڑھی وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی عبداللہ نے کہا پھر میں آپکے پیچھے گیا تو میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جنبی ہڈی کے پاس بائیں مونڈھے کے قریب چٹکی کیطرح اوس پر تل تھے مسّوں کیطرح

باب

مَا جَاءَ فِي سِنِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ کی عمر کا بیان

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لنبے تھے نہ ٹھنگنے پست قد نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی آپکے بال نہ بالکل سخت گھونگر تھے نہ بالکل سیدھے تھے اللہ جل جلالہ نے آپ کو نبی کیا چالیس برس کے سن میں پھر آپ دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ تعالے نے آپ کو اُٹھا لیا اُسوقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

ف نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپنے ترسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور مکہ میں نبوت کے بعد تیرہ سال تک رہے اور بعضوں نے کہا آپ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ تریسٹھ برس کے بعد نبوت ہوئی لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں آپ عام الفیل میں پیدا ہوئے پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں لیکن تاریخ پیدایش میں اختلاف ہے ۲ - یا ۳ - یا ۸ - یا ۱۰ - یا ۱۲ - ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کیوقت ہوئی

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا جو سب رنگوں میں بہتر ہے

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترسٹھ برس میں اور ابوبکر کی بھی ترسٹھ برس میں اور عمر کی ترسٹھ برس میں

عن عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذَلِكَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اور وفات کا بیان

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جب آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی
ابن شہاب نے کہا سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی **عن** ابن شہاب بالاسنادین جمیعا
مثل حدیث عقیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عمرو قال قلت لعروۃ کم کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا قال قلت فان ابن عباس یقول ثلاث عشرۃ **ترجمہ** عمرو سے روایت
ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انہوں
نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تیرہ برس کہتے ہیں **عن** عمرو قال قلت لعروۃ کم
لبث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا قال قلت فان ابن عباس یقول بضع عشرۃ
قال فغفرہ وقال انما اخذہ من قول الشاعر **ترجمہ** عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ سے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنی مدت تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تو دس
سے کچھ برس زیادہ کہتے ہیں عروہ نے اون کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنے خدا تعالی انکی غلطی معاف کرے)
اور کہا کہ انکو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا **ف** وہ شاعر ابو قیس صرمہ بن ابی انس ہے اوسکی شعر یہ
ہے ثوی فی قریش بضع عشرۃ حجۃ یذکر لو یلقی خلیلا مواتیا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قریش میں دس پر کئی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے
عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث بمکۃ ثلاث عشرۃ وتوفی
وھو ابن ثلاث وستین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس
تک رہے اور آپ نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں **عن** ابن عباس قال اقام رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثلاث عشرۃ یوحی الیہ وبالمدینۃ عشرا ومات وھو ابن ثلاث
وستین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے آپ
پر وحی اوترا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں **عن**
ابی اسحاق قال کنت جالسا مع عبد اللہ بن عتبۃ فذکروا سنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال بعض القوم کان ابو بکر اکبر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد اللہ
قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلاث وستین ومات ابو بکر وھو ابن
ثلث وستین وقتل عمر وھو ابن ثلاث وستین قال فقال رجل من القوم یقال لہ عامر بن سعد نا جریر قال کنا قعودا عند

معاوية فذكروا سني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال معاوية قبض رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين ومات ابوبكر وهو ابن ثلاث وستين
وقتل عمر وهو ابن ثلاث وستين ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ
بیٹھا تھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا بعضوں نے کہا ابوبکر آپ سے بڑے تھے
عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر کی وفات ہوئی
تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمر مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں ایک شخص بولا جسکا نام عامر بن سعد تھا جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے
معاویہ کے پاس لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی تریسٹھ
برس کی عمر میں اور ابوبکر بھی مرے تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر بھی مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں
عن جرير انه سمع معاوية يخطب فقال مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
ابن ثلاث وستين وابوبكر وعمر وانا ابن ثلاث وستين ترجمہ جریر سے روایت ہے انہوں نے
سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی
تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر نے بھی اسی عمر میں اور میں بھی اب
تریسٹھ برس کا ہوں تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور انکی موافقت حاصل کروں پر انکو
یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اسی برس تک جیے اور ساٹھ ہجری میں انہوں نے انتقال کیا عن
عمار مولى بني هاشم قال سألت ابن عباس كم اتى لرسول الله صلى الله عليه وسلم
يوم مات فقال ما كنت احسب مثلك من قومه يخفى عليه ذلك قال قلت اني
سالت الناس فاختلفوا علي فاحببت ان اعلم قولك فيه قال اتحسب قال قلت نعم
قال امسك اربعين بعث لها خمس عشرة بمكة يأمن ويخاف وعشر من مهاجره
الى المدينة ترجمہ عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولی تھا میں نے ابن عباس سے پوچھا جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کے
قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہو گے میں نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھے
بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب میں ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو میں نے کہا ہاں انہوں
نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں بھی

کبھی اس کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ اب وس اور جوڑو مدینہ مین ہجرت کے بعد تو سب ملا کر ۶۵ سال
ہوتے ہین **عن** شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ **ترجمہ** وہی
ہو اوپر گذرا **عن** عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ **ترجمہ** عمار سے روایت ہے کہ سنا مین نے ابن عباس سے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر مین **عن** خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ
خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ
يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
مین رہے پندرہ برس تک آواز سنتے تھے (فرشتون کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتون کی یا اللہ
تعالی کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہین دیکھتے تھے پھر آٹھ برس تک وحی آیا
کی اور دس برس مدینہ مین رہے

باب فِيْ اَسْمَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نامون کا بیان **عن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ
النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین محمد ہون (یعنے سراہا ہوا اچھی خصلتون والا)
اور احمد ہون اور ماحی یعنے میری وجہ سے اللہ تعالی کفر کو مٹاوے گا اور حاشر ہون یعنے حشر کیے جاوینگے
لوگ میرے قدم پر (یعنی میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے) اور عاقب ہون یعنے میرے بعد کوئی نبی نہین ہے **ف**
نووی نے کہا ان نامون کے سوا آپ کے اور بھی نام ہین ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی مین بعض
علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی کے ہزار نام ہین اور رسول اللہ صلی اللہ کے بھی ہزار نام ہین
عن جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ
وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ
عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا **ترجمہ**
جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہین محمد اور احمد اور

ماحی ہیری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کفر کو محو کر یگا اور میں حاشر ہوں لوگ میرے دین پر اوٹھینگے اور میں عاقب
ہوں یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام روف اور رحیم رکھا **عن** الزهري
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَّمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ
عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَّعُقَيْلٍ
الْكَفَرَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ
وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی نام ہمسے بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی
یعنی سب کے بعد آنیوالا اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ (کیونکہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لیکر آئے **باب**
عِلْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهٖ آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے
بہت ڈرتے تھے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا
فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ
فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّيْ اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ
فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اسکو جائز کہا یہ خبر آپکے بعض صحابہ کو پہنچی اونہوں نے
اسکام کو برا جانا اور اس سے بچے آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوگئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے
لوگوں کا انکو خبر پہونچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی پھر اونہوں نے اسکو برا جانا اور اس سے بچے
قسم خدا کی میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اس سے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا
اور میری راہ پر چلنا یہی تقوی اور پرہیزگاری ہے اور بیفائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا
اوسکی اباحت میں شک کرکے منع ہے **عن** الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ
نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ
قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِيْ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرے پر معلوم ہوا **بَابُ** وُجُوْبِ اتِّبَاعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا واجب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے (جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حرہ کی موہر میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو انصاری نے کہا پانیکو چھوڑ دے بہتا رہے زبیر نے نہ مانا آخر سب نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا زبیر سے اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانیکو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کیطرف یہ سنکر انصاری غصے ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے اس وجہ سے آپ نے اُن کی رعایت کی (یہ سنکر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ میڈوں تک چڑھ جاوے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں قسم خدا کی یہ آیت اسی باب میں اتری فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اخیر تک **فائدہ** یعنے قسم خدا کی وہ مومن نہ ہوں گے جبتک تجھکو حاکم نہ بناویں اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کردے اوس سے رنجیدہ نہ ہوں اور مان لیں۔ پہلے آپ نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے یہ حکم زبیر کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی اور آپ جانتے تھے کہ زبیر آپ کے فرمانے سے اپنے اس حق کے چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر راضی ہو جاویں گے لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ نے قاعدہ کا حکم دیدیا وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ میڈوں تک آجاوے پھر نشیب والے کیطرف پانی کو چھوڑ دے کس لیے کہ نشیب

کے حصے مین زیادتی ضرور صحیح ہوگا۔ علمانے کہا کہ اُس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ کی
نسبت تو کافر ہو جاویگا اور اُسکا قتل واجب ہوگا لیکن آپنے اُس انصاری کو سزا نہ دی کس لیے کہ شروع
زمانہ تہا اور آپ صبر کرتے تہے منافقون کی ایذا رسانی پر اور فرماتے تہے لوگ یہ نہ کہین کہ محمدؐ اپنے اصحاب
کو قتل کرتے ہین اور داودی نے کہا کہ یہ شخص منافق تہا بہرحال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے جہگڑون کا فیصلہ قرار نہ دین گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اوسکو خوشی
سے مان نہ لین گے اوسوقت تک مومن نہین ہو سکتے۔ معاذ اللہ اُن لوگونکا کیا حال ہوگا جو حدیث
صحیح دیکہتے ہوے اوسکو نہ مانین اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کرین وہ نص قرآنی سے
مومن نہین ہین **باب** کراھۃ اکثار السؤال من غیر ضرورۃ بے ضرورت مسئلہ پوچہنا
منع ہے **عن** ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما نھیتکم عنہ
فاجتنبوہ وما امرتکم بہ فافعلوا منہ ما استطعتم فانما اھلک الذین من قبلکم کثرۃ
مسائلھم واختلافھم علی انبیائھم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مین جس کام سے تمکو منع کرون اُس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کرون اُسکو بجالاؤ جہانتک تم سے
ہو سکے کیونکہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچہنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبرون پر۔
فائدہ نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنیسے آپنے منع فرمایا کئی مصلحتون سے ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ
سے بعضی چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگون کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچہنے
والے کو ناگوار ہوتا تیسرے یہ کہ بہت پوچہنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث
ہلاکت ہے البتہ ضرورت کی وقت سوال درست ہے **عن** ابن شھاب بھذا الاسناد مثلہ سواء
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذرونی ما ترکتکم وفی حدیث
ھمام ما ترکتم فانما ھلک من کان قبلکم ثم ذکروا نحو حدیث الزھری عن سعید وابی سلمۃ
عن ابی ھریرۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جو مین چہوڑ دون یعنے اُسکا ذکر نہ کرون تم بہی
اُسکا ذکر نہ کرو **عن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم المسلمین فی
المسلمین جرما من سأل عن شیء لم یحرم علی المسلمین فحرم علیھم من اجل مسألتہ
ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مسلمانون مین قصوروار اُس مسلمان

کاہی جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اسکی پوچھنے کیوجہ سے حرام ہوگئی **عن** سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن امر لم یحرم فحرم
علی الناس من اجل مسئلتہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزھری بھذا الاسناد وزاد
فی حدیث معمر رجل سال عن شیء ونقر عنہ وقال فی حدیث یونس عامر بن سعد انہ
سمع سعدا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی **عن**
انس بن مالک قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اصحابہ شیء فخطب فقال عرضت
علی الجنۃ والنار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر ولو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلا ولبکیتم کثیرا قال فما اتی علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اشد
منہ غطوا رءوسھم ولھم خنین قال فقام عمر فقال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا
وبمحمد نبیا قال فقام ذلک الرجل فقال من ابی قال ابوک فلان فنزلت یا ایھا الذین
امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا سامنے
لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو مین نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہین دیکھی
(یعنے جنت مین بھلائی اور دوزخ مین برائی) اور جو تم جانتے ہوتے وہ جو مین جانتا ہون البتہ کم
ہنستے اور بہت رویا کرتے انس نے کہا آپ کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہین گذرا
انہون نے اپنے سرونکو چھپا لیا اور رونے کی آواز ان مین سے نکلنے لگی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے
اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کے نبی ہونے سے ایک شخص
اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا اسکا نام بتادیا تب یہ آیت اتری
اے ایمان والو مت پوچھو ایسی باتین اگر وہ کھلین تو تمکو بری لگین **عن** انس بن مالک یقول
قال رجل یا رسول اللہ من ابی قال ابوک فلان ونزلت یا ایھا الذین امنوا لا تسئلوا
عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم تمام الایۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا تب یہ آیت اتری اے
ایمان والو ایسی چیزین مت پوچھو جنکے کھلنے سے تمکو برا معلوم ہو **عن** انس بن مالک ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی لھم صلوۃ الظھر فلما سلم
قام علی المنبر فذکر الساعۃ وذکر ان قبلھا امورا عظاما ثم قال من احب ان یسألنی
عن شیء فلیسألنی عنہ فواللہ لا تسألونی عن شیء الا اخبرتکم بہ ما دمت فی مقامی
ھذا قال انس بن مالک فاکثر الناس البکاء حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم واکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول سلونی فقام عبد اللہ بن حذافۃ
فقال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک حذافۃ فلما اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ان یقول سلونی برک عمر فقال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا قال
فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قال عمر ذلک قال ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اولی والذی نفسی بیدہ لقد عرضت علی الجنۃ والنار آنفا فی عرض ھذا
الحائط فلم ار کالیوم فی الخیر والشر قال ابن شھاب اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ
قال قالت ام عبد اللہ بن حذافۃ لعبد اللہ بن حذافۃ ما سمعت بابن قط اعق منک
اامنت ان تکون امک قد قارفت بعض ما تقارف نساء اھل الجاھلیۃ فتفضحھا علی
اعین الناس قال عبد اللہ بن حذافۃ واللہ لو الحقنی بعبد اسود للحقتہ

ترجمہ

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلے پر برآمد ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھائی جب
سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی
بڑی ظاہر ہونگی پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لیوے قسم خدا کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں
تم کو بتا دونگا جب تک اس جگہہ میں ہوں (نووی نے کہا آپ وحی سے بتلاتے کیونکہ غیب کا علم آپ
کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلادے) انس نے کہا یہ سنکر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپ نے
فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے آخر عبد اللہ حذافہ کا بیٹا کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول میرا باپ کون تھا آپ نے
فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا جب آپ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ کو غصہ آگیا لوگوں کے بہت پوچھنے
سے) تو حضرت عمر بیٹھ کر بولے راضی ہوئے ہم اللہ صاحب کے رب ہونے سے اور اسلام اپنا دین
ہونے سے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے جب حضرت عمر سے آپ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے پھر آپ نے
فرمایا آفت قریب ہے قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے

جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے مین تو مین نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ برائی دیکھی ابن شہاب
نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا عبد اللہ بن حذافہ کی ماں نے اون سے کہا مین نے
کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہین سنا کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا ہو
جیسے جاہلیت کی عورتین کیا کرتی تھین پھر تو اسکو رسوا کرے لوگون کی نگاہ مین عبد اللہ نے کہا قسم خدا
کی اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو مین اوسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہین ہوتا
پر شاید عبد اللہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا) **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا
الحدیث وحدیث عبید اللہ معه غیر ان شعیبا قال عن الزهری قال اخبرنی عبید الله
بن عبد الله قال حدثنی رجل من اهل العلم ان ام عبد الله بن حذافة قالت بمثل
حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالك ان الناس سألوا رسول الله
صلى الله عليه وسلم حتى احفوه بالمسألة فخرج ذات يوم فصعد المنبر فقال سلوني
لا تسألوني عن شيء الا بينته لكم فلما سمع ذلك القوم ارموا ورهبوا ان يسالوه ان
يكون بين يدي امر قد حضر قال انس فجعلت التفت يمينا وشمالا فاذا كل رجل لاف
رأسه في ثوبه يبكي فانشأ رجل من المسجد كان يلاحى فيدعى لغير ابيه فقال يا
نبي الله من ابي قال ابوك حذافة ثم انشأ عمر بن الخطاب فقال رضينا بالله ربا و
بالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم رسولا عائذا بالله من سوء الفتن فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لم ار كاليوم قط في الخير والشر اني صورت لي الجنة والنار
فرأيتهما دون هذا الحائط **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے لوگون نے آپ سے پوچھنا شروع
کیا یہانتک کہ آپ کو تنگ کر دیا ایک دن آپ برآمد ہوے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا پوچھو مجھ سے جو بات
تم مجھ سے پوچھو گے مین اسکو بیان کر دونگا جب لوگون نے یہ سنا تو خاموش ہو رہے اور ڈرے کہین
کوئی بات آنیوالی نہ ہو (یعنے اگر پوچھین اور اللہ کا عذاب آنیوالا ہو تو ہلاک ہو جاوین) انس نے کہا
مین نے داہنے بائین دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے مین لپیٹے رو رہا ہے آخر ایک شخص نے
شروع کیا مسجد مین جس سے لوگ جھگڑتے تھے (اور اسکو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اوسکو پکارتے تھے
اور کسیکا بیٹا کہکر اوس کے باپ کے سوا اوس نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا

تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضرت عمر نے جرات کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کیطرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونو کی شکل میرے سامنے لائی گئی میں نے اُن دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا **عن** انس بھذا القصۃ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسیٰ قال سُئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء کرھھا فلما اکثر علیہ غضب ثم قال للناس سلونی عما شئتم فقال رجل من ابی قال ابوک حذافۃ فقام اٰخر فقال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک سالم مولیٰ شیبۃ فلما رأی عمر ما فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغضب قال یا رسول اللہ انا نتوب الی اللہ وفی روایۃ ابی کریب قال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک سالم مولیٰ شیبۃ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو بری لگیں جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غصہ ہوئے پھر فرمایا پوچھو مجھ سے جو تم چاہو ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا نام ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولی جب حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کیطرف **باب** وجوب امتثال ما قالہ شرعا دون ما ذکرہ من معایش الدنیا علی سبیل الرای

آپ جو شرع کا حکم دیں اوس پر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماویں اوس پر چلنا واجب نہیں ہے **عن** طلحۃ قال مررت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقوم علی رؤس النخل فقال ما یصنع ھؤلاء فقالوا یلقحونہ یجعلون الذکر فی الانثیٰ فتلقح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظن یغنی ذلک شیئا قال فاخبروا بذلک فترکوہ فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فقال ان کان ینفعھم ذلک فلیصنعوہ فانی انما ظننت ظنا فلا تؤاخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن اللہ شیئا فخذوا بہ فانی لن اکذب علی اللہ عز وجل **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا پیوند

لگاتے ہین یعنے نرکو مادہ مین رکہتے ہین وہ گابہ ہو جاتی ہے آپنے فرمایا مین سمجہتا ہون اس مین کچہ
فائدہ نہین ہے یہ خبر اون لوگون کو ہوئی اونہون نے پیوند کرنا چہوڑ دیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ خبر پہونچی آپنے فرمایا اگر اس مین انکو فائدہ ہے تو وہ کرین مین نے تو ایک خیال کیا تہا تو مت مواخذہ
کرو میرے خیال پر لیکن جب مین اللہ کیطرف سے کوئی حکم بیان کرون تو اوسپر عمل کرو اسلیے کہ مین اللہ تعالیٰ پر
جہوٹ بولنے والا نہین **فائدہ** نووی نے کہا علما نے کہا ہے کہ آپ کی رای جو اپنی طرف سے ہو معاش
کے کامون مین اور لوگون کی راے کیطرح ہے اور اس مین کوئی نقص نہین اس لیے کہ آپ کا اکثر وقت
آخرت کی اصلاح اور اُس کے فکر مین صرف ہوتا پس آپ کو فرصت نہوتی دنیا کے کامون مین زیادہ
غور کرنے کی اور مراد وہی راے ہے جسمین آپ تصریح کر دین کہ یہ صرف راے سے مین نے کہا ہے اور مقصد یہ
مین ہو جو دین کے احکام سے تعلق نرکہتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہین خواہ وہ دین سے متعلق ہون
یا دنیا سے اون سب کا اتباع واجب ہے **عن** رافع بن خدیج قال قدم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم المدینة وھم یأبرون النخل یقولون یلقحون النخل فقال ما تصنعون فقالوا کنا
نصنعه قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا قال فترکوہ فنفضت او قال فنقصت قال
فذکروا ذلک له فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا به واذا امرتکم
بشیء من رأیي فانما انا بشر قال عکرمة نحو هذا قال المعقري فنفضت ولم یشك
ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اور لوگ پیوند لگاتے
تہے کہجور مین یعنے گابہ کرتے تہے آپنے فرمایا تم کیا کرتے ہو اونہون نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آتے ہین
آپنے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا اُنہون نے گابہ کرنا چہوڑ دیا کہجور گہٹ گئی لوگون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپنے فرمایا مین تو آدمی ہون جب مین کوئی دین کی بات تمکو
بتلاؤن تو اوسپر چلو اور جب کوئی بات مین اپنی راے سے کہون تو آخر مین آدمی ہون اور آدمی
کی راے ٹہیک بہی پڑتی ہے غلط بہی ہوتی ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مر بقوم یلقحون فقال لو لم تفعلوا لصلح قال فخرج شیصا فمر بھم فقال ما لنخلکم قالوا
قلت کذا وکذا قال انتم اعلم بامر دنیاکم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کچہ لوگون پر گذرے جو گابہ کر رہے تہے آپنے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا اُنہون نے نہ کیا آخر خراب

کھجور نکلی آپ ادوہر سے گذرے اور لوگوں سے پوچھا تمہارے درختوں کو کیا ہوا انہوں نے کہا آپ نے ایسا فرمایا تھا
کہ ایسا نہ کرو پھر انہوں نے نہ کیا اُس سے خراب کھجور نکلی آپ نے فرمایا تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے
ہو **ف** جس بات میں فائدہ ہو وہ کرو بشرطیکہ شرع کے رو سے منع نہ ہو **باب** فَضْلِ النَّظَرِ
اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّيهِ آپ کے دیدار کی فضیلت **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا
مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ
لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمَعْنٰى فِيْهِ عِنْدِيْ
لَاَنْ يَرَانِيْ مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَهُوَ عِنْدِيْ مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ایک
زمانہ ایسا آویگا جب تم مجھکو دیکھ نہ سکوگے اور مجھے دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا
اسلیے میری صحبت غنیمت سمجھو زندگی کا اعتبار نہیں اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو **باب**
فَضَائِلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حضرت عیسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ
اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں سب سے زیادہ حضرت عیسی کے قریب ہوں اور پیغمبر سب علاتی بھائیوں کی طرح ہیں (کہ شریعت
کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور انکے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسٰى الْاَنْبِيَاءُ
اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عِيْسٰى نَبِيٌّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ
مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ
قَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ
وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب
سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسی سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے

فرمایا پیغمبر ایک باپ کی بیٹوں کیطرح ہین (اور مائین الگ الگ) دین اُنکا ایک ہے اور میرے اور اون کے
بیچ مین کوئی اور نبی نہین ہے عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ما من مولود يولد إلا نخسه الشيطان فيستهل صارخا من نخسة الشيطان إلا ابن
مريم وأمه ثم قال أبو هريرة اقرؤوا إن شئتم وإني أعيذها بك وذريتها من
الشيطان الرجيم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی بچہ ایسا نہین جسکو شیطان کونچا نہ مارے وہ چلاتا ہے اوس کے کونچے سے مگر مریم کا بچہ اور اسکی
مان مریم (یعنے حضرت عیسی اور حضرت مریم علیہما السلام کہ اُنکو شیطان کونچا نہ دے سکا) پھر کہا
ابوہریرہ نے اگر چاہو تم تو یہ آیت پڑھو (مریم کی مان اور عمران کی بی بی نے کہا) وإني أعيذها بك
وذريتها من الشيطان الرجيم مین پناہ مین دیتی ہون اس بچے کو اور اسکی اولاد کو تیرے شیطان
مردود سے عن الزهري بهذا الإسناد وقال يمسه حين يولد فيستهل صارخا
من مسة الشيطان إياه وفي حديث شعيب من مس الشيطان ترجمہ وہی جو گذرا اسمین
یہ ہے کہ شیطان جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے اسکو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اوس کے چھونے سے عن
أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال كل بني آدم يمسه الشيطان
يوم ولدته أمه إلا مريم وابنها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جسدن اوسکی مان اُسکو جنتی ہے مگر مریم اور اسکے بیٹے
کو شیطان نے نہین چھوا عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صياح
المولود حين يقع نزغة من الشيطان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بچہ پیدا ہونے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا عن همام بن منبه قال هذا
ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر أحاديث منها وقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم رأى عيسى ابن مريم عليه السلام رجلا يسرق فقال له عيسى عليه
السلام سرقت قال كلا والذي لا إله إلا هو فقال عيسى عليه السلام آمنت بالله وكذبت
نفسي ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام
نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے آپ نے اوس سے فرمایا تو نے چوری کی وہ بولا ہرگز نہین قسم اوسکی

جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے سچوری نہیں کی حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا میں ایمان لایا
اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئین (یعنی مجھی سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کہاتا ہے تو تو ہی سچا ہے) **فصل**
میں فضائل ابراهیم الخلیل صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عن**
انس بن مالک قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خیر البریۃ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراهیم علیہ السلام **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ای خیر البریہ یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہیں **فائدہ** آپ نے یہ براہ تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے
آبائی کرام میں تھے ورنہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام خلق میں افضل ہیں اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث
اس سے پہلے کی ہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام اپنے زمانے والون میں سب سے افضل تھے واللہ اعلم **عن** انس یقول قال رجل یا
رسول اللہ بمثلہ **عن** انس عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختتن ابراهیم علیہ السلام
وھو ابن ثمانین سنۃ بالقدوم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور انکی عمر اوسوقت اسی برس کی تھی **فائدہ**
قدوم کے معنے بسولہ اور بعضون نے کہا قدوم ایک قریہ ہے وہان ختنہ کیا **عن** ابی هریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن احق بالشک من ابراهیم اذ قال رب ارني کیف
تحي الموتٰی قال اولم تؤمن قال بلٰی ولکن ... لبی ویرحم اللہ لوطا علیہ السلام
لقد کان یاوي الی رکن شدید ولو ... ن لبث یوسف علیہ السلام
... الداعي **ترجمہ** ابوہریرہ ... رسول اللہ ... اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے
... سبب انہون نے ... ک ریکا ابراہیم علیہ ال... ای پروردگار مجھکو دکھلا دے تو کیونکر
... تا ہے مردونکو فرمایا پروردگار نے ... مجھکو یقین نہیں ... ے ابراہیم بولے کیون نہیں مجھکو یقین
... ے لیکن میں چاہتا ہون کہ ... تو تشفی ہو جاوے ... علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ
... حاصل ہو جاوے) اور رحم کرے اللہ تعالی لوط علیہ السلام ... پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط ... کی

اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلانیوالے کے ساتھ چلا آتا **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گذر چکی **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یغفر الله للوط علیه السلام انه اوی الی رکن شدید **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالی لوط علیہ السلام کو انہوں نے مضبوط سخت کی پناہ چاہی (اور خدا کی پناہ لینا بھول گئے) **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لم یکذب ابراهیم علیه السلام قط الا ثلاث کذبات ثنتین فی ذات الله قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم وواحدة فی شان سارة فانه قدم ارض جبار و معه سارة وکانت احسن الناس فقال لها ان هذا الجبار ان یعلم انک امراتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریه انک اختی فانک اختی فی الاسلام فانی لا اعلم فی الارض مسلما غیری وغیرک فلما دخل ارضه راها بعض اهل الجبار اتاه فقال لقد قدم ارضک امراة لا ینبغی لها ان تکون الا لک فارسل الیها فاتی بها فقام ابراهیم علیه الصلوة والسلام الی الصلوة فلما دخلت علیه لم یتمالک ان بسط یده الیها فقبضت یده قبضة شدیدة فقال لها ادعی الله ان یطلق یدی ولا اضرک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضة الاولی فقال لها مثل ذلک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضتین الاولیین فقال ادعی الله ان یطلق یدی فلک الله ان لا اضرک ففعلت واطلقت یده ودعا الذی جاء بها فقال له انک [illegible]تنی بشیطان ولم تاتنی بانسان فاخرجها من ارضی واعطها هاجر قال فاقب[illegible] تمشی فلما راها ابراهیم علیه السلام انصرف فقال لها مهیم قالت خیرا کف [illegible] یده واخدم خادما قال ابو هریرة فتلک امکم یا بنی ماء السماء **ترجمہ** ابو [illegible] ہریرہ [illegible] اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار اور [illegible] سے دو [illegible] لیے تھے ایک تو انکا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں [illegible] بڑے بت نے توڑا [illegible] اسلام کی قسم [illegible] بستی میں پہنچے [illegible] اور ابراہیم

جانتے لگے حضرت ابراہیم نے اونہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا کہ ستارونکو دیکھکر کہا مین بیمار ہون سو یہ
ظاہر اجہوٹ تہا مگر درحقیقت توریہ ہے اور جہوٹ نہین ہے کیونکہ بیماری سے دلکا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے
کہ بیمار ہونیوالا ہون اسیطرح دوسرا جہوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
سب بتون کو توڑا اور ہتہوڑا بڑے بت کے کاندہے پر رکہدیا وہ جب آئے اور پوچہا کہ بتونکو کس نے توڑا حضرت
ابراہیم نے انکو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا یہ بہی کچہ
جہوٹ نہتہا کیونکہ اسکے ساتہہ شرط لگائی اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ اور بعضون نے کہا بَلْ فَعَلَہٗ پر وقف ہے یعنے کسی
کرنیوالے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہی اوس سے پوچہو اگر وہ بات کرین یہ دونون جہوٹ خدا کے لیے تہے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان مین کوئی فائدہ نہ تہا **ف** تیسرا جہوٹ حضرت سارہ کے باب مین تہا
اسکا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک مین پہونچے اون کے ساتہہ اونکی بی بی
حضرت سارہ بہی تہین وہ بڑی خوبصورت تہین اونہون نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو
اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو مجہسے چہین لے گا اس لیے اگر وہ پوچہے تو تو یہ کہیو مین اس شخص
کی بہن ہون اور تو اسلام کے رشتے سے میری بہن ہے (یہ بہی کچہ جہوٹ نہ تہا) اسلیے کہ ساری دنیا مین
آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہین ہوتا جب حضرت ابراہیم اس ظالم کے ملک مین پہونچے
تو اوس کے کارندے اوس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک مین ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا
تیرے کسی کے لائق نہین ہے اوس نے حضرت سارہ کو بلا بہیجا وہ گئین اور حضرت ابراہیم نماز کے لیے
کہڑے ہوئے (اسیر دعا کرنے لگے اوسکے شر سے بچنے کے لیے) جب حضرت سارہ اُس ظالم کے پاس پہنچین اوس
نے بے اختیار اپنا ہاتہہ ان کیطرف دراز کیا لیکن فوراً اسکا ہاتہہ سوکہہ گیا وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا
ہاتہہ کہلجاوے مین تجہے نہین ستاؤنگا اونہون نے دعا کی اوس مردود نے پہر ہاتہہ دراز کیا پہر پہلے
سے بڑہکر سوکہہ گیا اوس نے دعا کے لیے کہا انہون نے دعا کی پہر اُس مردود نے دست درازی کی پہر
دونون بار سے بڑہکر سوکہہ گیا تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتہہ کہلجاوے مین قسم خدا کی اب تجہکو
نہ ستاؤنگا حضرت سارہ نے پہر دعا کی اسکا ہاتہہ کہل گیا تب اوس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ
کو لیکر آیا تہا اور اس سے بولا تو میرے پاس شیطانی کو لیکر آیا یہ آدمی نہین ہے اسکو میرے ملک سے
باہر نکالدے اور ہاجرہ ایک لونڈی اسکو حوالے کر حضرت سارہ ہاجرہ کو لیکر لوٹ آئین جب حضرت

ابراہیم نے انکو دیکھا تو لوٹے اور ان سے پوچھا کیا گذرا انھوں نے کہا سب خیریت رہی اللہ تعالے نے اُس بدکار کا ہاتھہ مجھہ پر روک دیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔ ابوہریرہ نے کہا پھر یہی لونڈی یعنے ہاجرہ تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو **ف** عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا اسوجہ سے کہ وہ جانور والے ہیں اور اون کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے بعضوں نے کہا یہ خطاب خاص انصار کو ہے اور انکا دادا ماء السماء کہلاتا تہا نووی نے کہا انبیاء رسالت کے امور میں گناہ سے بالکل معصوم ہیں قلیل ہو یا کثیر اور چہوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں یعنے دنیاوی امور میں اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیم کی تینوں باتیں جہوٹ نہ تہیں اور دو باتیں تو خدا ہی کے لیے تہیں اور تیسری بات بھی صحیح تہی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے سو اوس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جہوٹ درست ہے فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبرًا غصب کرنا چاہے تو اُسکے بچانے کے لیے جہوٹ بولنا واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ مذموم اور سارہ کے لیے جو جہوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اوس میں حضرت ابراہیم کا بھی فائدہ تہا اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جہوٹوں کو خدا کے واسطے قرار دیا تہے

باب مِنْ فَضَائِلِ مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ حضرت موسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَثَرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْءَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتا لیکن حضرت موسی علیہ السلام تنہائی مین نہاتے (ننگے ہوکر) لوگون نے کہا قسم خدا کی موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتے کہ اون کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے ایک بار حضرت موسی علیہ السلام غسل کر رہے تھے انہون نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھدیے تھے وہ پتھر اون کے کپڑے لیکر بہاگا اور موسی علیہ السلام اوسکے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تہے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے یہانتک کہ بنی اسرائیل کے لوگون نے اونکی شرمگاہ کو دیکھہ لیا اور کہا قسم خدا کی انکو تو کوئی بیماری نہین ہے اسوقت وہ پتھر تہم گیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھہ چکے حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی اوس پتھر پر نشان ہین چھہ یا سات حضرت موسی علیہ السلام کی مار کے **ف** اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو دو معجزے حضرت موسی علیہ السلام کے پتھر کا بہاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا دوسرے غسل ننگے درست ہونا تنہائی مین تیسرے پیغمبرون کا عیب اور نقص سے پاک ہونا چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ کی کہ اللہ تعالےٰ نے انکو تہمت سے پاک کیا۔

عن ابی ھریرۃ قال کان موسی علیہ السلام رجلا حییا قال فکان لا یری متجردا قال فقال بنو اسرائیل انہ آدر قال فاغتسل عند مویہ فوضع ثوبہ علی حجر فانطلق الحجر یسعی واتبعہ بعصاہ یضربہ ثوبی حجر ثوبی حجر حتی وقف علی ملا من بنی اسرائیل ونزلت یا ایھا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسی فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت موسی علیہ السلام کو بڑی شرم تہی کبہی انکو کسی نے ننگا نہین دیکھا تہا آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتق (باد خائے) کی بیماری ہے ایک بار انہون نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بہاگتا ہوا اور حضرت موسی اپنا عصا لیے ہوئے اوسکے پیچھے چلے اسکو مارتے جاتے تہے اور فرماتے جاتے تہے ای پتھر میرا کپڑا دے ای پتھر میرا کپڑا دے یہانتک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہان جمع تہے وہان تہما اور یہ آیت اتری اے ایمان والو تم ان لوگون کیطرح مت ہونا جنہون نے ستایا موسی کو (اونپر تہمت لگائی فتق کی) پہر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا انکو اس بات سے جو لوگون نے کہی تہی اور وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک عزت والے تہے

عن ابی ھریرۃ قال ارسل ملک الموت الی موسی علیہ السلام فلما جاءہ صکہ

فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَ
قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ
أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ
رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ
الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ السلام)
حضرت موسی علیہ السلام کے پاس بہیجا گیا جب وہ آیا تو حضرت موسی علیہ السلام نے انکو ایک طمانچہ مارا اور
اوسکی آنکہہ پہوڑ دی وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجہے ایسے بندے کے پاس بہیجا جو
موت کو نہین چاہتا اسہ تعالی نے اوسکی آنکہہ پہر درست کر دی اور فرمایا جا اور اس بندی سے کہہ تم اپنا
ہاتہہ ایک بیل کی پیٹہہ پر رکہو اور جتنے بال تمہاری ہاتہہ تلی آوین اوتنے برس کی عمر تمکو ملے گی حضرت موسی علیہ
السلام نے عرض کیا امی پروردگار پہر اوسکے بعد کیا ہوگا حکم ہوا پہر مرنا ہے حضرت موسی علیہ السلام نے
کہا تو پہر ابہی سہی انہون نے دعا کی اسہ مجہے پاک زمین کے نزدیک کردے (یعنے بیت المقدس کے) ایک
پتہر کی مار برابر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین وہان ہوتا تو تمکو حضرت موسی علیہ السلام کی
قبر دکہا دیتا راستہ کیطرف سرخ دہار دار ریتی کے پاس **فائدہ** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ مقدس اور
مبارک مقام مین دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن مین اور حضرت موسی علیہ السلام نے بیت
المقدس مین دفن ہونے کی آرزو نکی اس خیال سے کہ قبر مشہور ہو اور لوگ پرستش نکرنے لگین امام
مازری نے کہا کہ بعض ملحدون نے اسحدیث کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہی کہ موسی علیہ السلام ملک الموت کی آنکہہ
کیونکر پہوڑ سکتی ہین اور انکا جواب یہ ہی کہ اسہ تعالی کی قدرت سی یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اسنے امتحان
کے لیے ایسا کیا ہو دوسرے یہ کہ آنکہہ پہوڑنیسے مجازی معنی مراد ہون یعنے دلیل مین مغلوب کرنا پر یہہ
تاویل ضعیف ہی کس لیے کہ حدیث مین صاف موجود ہے کہ اسہ نے اونکی آنکہہ درست کر دی تیسرے یہہ
کہ موسی علیہ السلام کو بیماری مین دہوکا ہوا وہ اسکو موت کا فرشتہ نہ سمجہی کوئی اجنبی شخص سمجہے اور
ایک طمانچہ مارا جس سی اوسکی آنکہہ پہوٹ گئی نہ یہ کہ آنکہہ پہوڑنے کا انہون نے قصد کیا اور جب وہ
دوسری بار آئے تو حضرت موسی علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہین اور مرنے پر اور اپنے
مالک سی ملنے پر راضی ہو گئے یا اسہ ہمکو بخشدے بطفیل حضرت موسی علیہ السلام کے اور علماء اسلام

پہونچا دی اونکی روح مقدس کو صلے اللہ علیہ وسلم عن هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى
عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِيْ
فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيْدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ
شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ أَمِتْنِيْ
مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّيْ عِنْدَهُ
لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کے فرشتے حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے پاس
آئے اور عرض کیا اے موسی اپنے پروردگار کے پاس چلو حضرت موسی علیہ السلام نے اونکی آنکھ پر ایک طمانچہ
مارا جس سے آنکھ پھوٹ گئی وہ لوٹ کر اللہ تعالی کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھکو ایسے
بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اوس نے میری آنکھ پھوڑ دی اللہ تعالی نے اونکی آنکھ پھر درست کر دی
اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ اور
جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اوتنے برس تو اور جی حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا اوس کے
بعد کیا ہوگا فرمایا اوس کے بعد پھر مرے گا حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے اے
مالک میرے مجھکو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمکو حضرت موسی کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال ٹیلے ریتی کے
پاس عن مَعْمَرٍ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو گذرا عن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا
يَهُوْدِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَ
لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ
وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُوْلُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ لِي ذِمَّةً وَّعَهْدًا وَّقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْ فِي اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِهٖ يَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا اوسکو قیمت دی گئی تو وہ رضی نہوا یا اوس نے برا جانا تو بولا نہیں قسم اوس کی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چنا آدمیوں میں سے یہ لفظ ایک انصاری نے سُنا اور اوس کے مونہہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسی علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود ہیں وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابو القاسم میں ذمّی ہوں اور امان میں ہوں مجھکو فلاں شخص نے طمانچہ مارا آپ نے اُس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا وہ بولا یا رسول اللہ یہ کہنے لگا قسم اُسکی جس نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسی علیہ السلام کو آدمیوں میں اور آپ ہم لوگوں میں تشریف رکہتے ہیں (اور حضرت موسی علیہ السلام سے آپ کا درجہ زیادہ ہے اسلیے میں نے اُسکو مارا) یہ سنکر آپ غصے ہوئے یہانتک کہ آپکے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا پہر فرمایا مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گہٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صور پہونکا جاوے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بیہوش ہو جاوینگے مگر جنکو اللہ تعالی چاہیگا وہ بیہوش نہوں گے) پہر دوسری بار پہونکا جاویگا تو سب سے پہلے میں اٹہونگا اور کیا دیکہونگا کہ حضرت موسی علیہ السلام عرش تہامے ہوئے ہیں میں معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو اُنکو بیہوشی ہوئی تہی وہ اُسکا بدلہ ہے اور اس بار وہ بیہوش نہونگے) یا مجہسے پہلے ہوشیار ہو جاوینگے اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے **فائدہ** حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالی کا عتاب ہوا تہا اسپر بہی پیغمبری کی نقصان ہے کہ اوس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت

سو کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہین پہونچ سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبرون کا ذکر نہایت ادب
اور حرمت کے ساتھ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے
کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اوسکی توہین نکلے ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جاوے گا۔
بعضے جاہل شاعر ایسی شعرین مدحیہ کہتے ہین جس سے اور انبیا کی توہین نکلتی ہے توبہ توبہ ایسی شعرین پڑھنا
اور سننا دونون حرام ہین۔ اگرچہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبرون مین افضل ہین پر آپ نے
اپنی فضیلت بیان کرنے سے روکدیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کر کر تو اور پیغمبرون کے شان مین
بے ادبی نہ کر بیٹھین یا اسوقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ مین اور پیغمبرون سے افضل ہون **عن**
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ
فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ
فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک مسلمان
اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی مسلمان نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چن
لیا سارے جہان مین اور یہودی نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چن لیا سارے
جہان مین اوسوقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسی علیہ السلام
پر کیونکہ لوگ بیہوش ہونگے اور سب سے پہلے مین ہوش مین آؤنگا مین دیکھونگا کہ حضرت موسی علیہ السلام
عرش کا کونا تھامے ہوئے ہین اب مین نہین جانتا کہ وہ بیہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش مین آگئے
یا اللہ تعالی نے انکو ان لوگون مین کر دیا جو بیہوش نہوئے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید الخدری قال جاء یهودی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد
لطم وجهه وساق الحدیث بمعنی حدیث الزهری غیر انه قال فلا ادری اکان ممن
صعق فافاق قبلی او اکتفی بصعقة الطور ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیروا بین الانبیاء وفی حدیث ابن نمیر عن
عمرو بن یحیی قال حدثنی ابی ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھ پہ فضیلت دو اور پیغمبروں میں عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اتیت وفی روایة هداب مررت علی موسی علیه السلام لیلة اسری
بی عند الکثیب الاحمر وهو قائم یصلی فی قبره ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسی پر سے گذرا لال ٹبو ریت
کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں ف حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے
مگر شاید انبیا کو یہ موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس عالم میں بھی عبادت الہی میں مصروف رہیں اس حدیث سے یہ
بھی نکلا کہ پیغمبر اوس عالم میں زندہ ہیں گو یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو عن انس یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت علی موسی وهو یصلی فی قبره وزاد فی حدیث عیسی مررت
لیلة اسری بی ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه
قال یعنی اللہ تبارک وتعالی لا ینبغی لعبدی لی وقال ابن مثنی لعبد ان یقول انا خیر
من یونس بن متی قال ابن ابی شیبة محمد بن جعفر عن شعبة ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا ہے کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے
میں بہتر ہوں یونس بن متے سے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما
ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ونسبه الی ابیه ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس
بن متی سے متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا

باب من فضائل یوسف علیه السلام

حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان عن ابی هریرة قال قیل یا رسول اللہ
من اکرم الناس قال اتقاهم قالوا لیس عن هذا نسألك قال فیوسف نبی اللہ ابن

نبی اللہ بن خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لیس عن ھذا نسألک قال فعن معادن
العرب تسألونی خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ سب لوگون مین بزرگی کسکو ہے آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا
ہے انہون نے کہا ہم یہ نہین پوچھتے آپ نے فرمایا تو سب مین بزرگ حضرت یوسف ہین اللہ کے نبی اور
نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے انہون نے کہا ہم یہ نہین پوچھتے آپ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلون کو
پوچھتے ہو بہتر وہ لوگ ہین عرب کو اسلام کے زمانے مین جو جاہلیت کے زمانے مین بہتر تھے جب دین
مین سمجھ حاصل کرین **باب** من فضل زکریا علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام کی
فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریا
نجارا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریا بڑھئی تھے **فائدہ**
معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور فضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھاوے حضرت داود بھی محنت کر کے کھاتے تھے **باب** من فضائل الخضر
حضرت خضر کی فضیلت **عن** سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ان نوفا البکالی یزعم
ان موسی علیہ السلام صاحب بنی اسرائیل لیس ھو موسی علیہ السلام صاحب الخضر
علیہ السلام فقال کذب عدو اللہ سمعت ابی بن کعب یقول سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول قام موسی علیہ السلام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم
قال انا اعلم قال فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم الیہ فاوحی اللہ الیہ ان عبدا
من عبادی بمجمع البحرین ھو اعلم منک قال موسی علیہ السلام ای رب کیف لی
بہ فقیل احمل حوتا فی مکتل فحیث تفقد الحوت فھو ثم فانطلق وانطلق معہ
فتاہ وھو یوشع بن نون فحمل موسی علیہ السلام حوتا فی مکتل وانطلق ھو وفتاہ یمشیان
حتی اتیا الصخرۃ فرقد موسی علیہ السلام وفتاہ فاضطرب الحوت فی المکتل حتی
خرج من المکتل فسقط فی البحر قال وامسک اللہ عنہ جریۃ الماء حتی کان مثل
الطاق فکان للحوت سربا وکان لموسی وفتاہ عجبا فانطلقا بقیۃ یومھما ولیلتھما و
نسی صاحب موسی ان یخبرہ فلما اصبح موسی علیہ السلام قال موسی لفتاہ آتنا غداءنا لقد
لقینا من سفرنا ھذا نصبا قال ولم ینصب حتی جاوز المکان الذی امر بہ قال ارایت اذ

وبتنا الى الصخرة فانى نسيت الحوت وما انسانيه الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله
في البحر عجبا قال موسى عليه السلام ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال
يقصان آثارهما حتى اتيا الصخرة فرأى رجلا مسجى عليه بثوب فسلم عليه موسى
عليه السلام فقال له الخضر عليه السلام انى بارضك السلام قال انا موسى قال موسى
نبي اسرائيل قال نعم قال انك على علم من علم الله علمكه الله لا اعلمه وانا على علم
من علم الله علمنيه لا تعلمه قال له موسى عليه السلام هل اتبعك على ان تعلمني مما علمت
رشدا قال انك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا قال ستجدني ان شاء
الله صابرا ولا اعصي لك امرا قال له الخضر فان اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى احدث لك
منه ذكرا قال نعم قال فانطلق الخضر وموسى عليهما السلام يمشيان على ساحل البحر فمرت
بهما سفينة فكلماهم ان يحملوهما فعرفوا الخضر عليه السلام فحملوهما بغير نول فعمد
الخضر عليه السلام الى لوح من الواح السفينة فنزعه فقال له موسى عليه السلام قوم حملونا
بغير نول عمدت الى سفينتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك
لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا ثم خرجا من
السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل اذا غلام يلعب مع الغلمان فاخذ الخضر عليه السلام
برأسه فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى عليه السلام اقتلت نفسا زكية بغير نفس
لقد جئت شيئا نكرا قال الم اقل لك انك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه اشد من الاولى
قال ان سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى اذا
اتيا اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان
ينقض يقول مائل قال الخضر عليه السلام بيده هكذا فاقامه قال له موسى عليه السلام
قوم اتيناهم فلم يضيفونا ولم يطعمونا لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا فراق
بيني وبينك سانبئك بتاويل ما لم تستطع عليه صبرا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يرحم الله موسى عليه السلام لوددت انه كان صبر حتى يقص علينا من اخبارهما قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت الاولى من موسى عليه السلام نسيانا قال وجاء

حَتّٰی وَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَۃِ ثُمَّ نَقَرَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لَہُ الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا نَقَصَ عِلْمِیْ وَعِلْمُکَ مِنْ عِلْمِ اللّٰہِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ ھٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَکَانَ یَقْرَءُ وَکَانَ اَمَامَھُمْ مَلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَۃٍ صَالِحَۃٍ غَصْبًا وَکَانَ یَقْرَءُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ کَافِرًا **ترجمہ**

سعید بن جبیر سے روایت ہی میں نے عبد اللہ بن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسی جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تہے وہ اور ہیں اور جو موسی خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تہے وہ اور ہیں انہوں نے کہا جہوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن میں نے ابی بن کعب سے سنا وہ کہتے تہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حضرت موسی ع بنی اسرائیل میں خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوئے اون سے پوچہا سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے انہوں نے کہا مجکو ہے (یہ بات اللہ تعالی کو ناپسند ہوئی) اللہ تعالی نے انپر عتاب کیا اسوجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا خدا خوب جانتا ہے پہر اللہ تعالے نے انکو وحی بہیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجہسے زیادہ عالم ہے **فائدہ** مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہیں جمہور علما کا یہہ مذہب ہی کہ وہ زندہ ہیں صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اسپر اتفاق ہے اور وہ لوگ اون سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے اور بعض محدثین نے انکی حیوۃ کا انکار کیا ہے اور اختلاف ہی کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں لیکن آدمی ہیں اور بعضوں نے کہا فرشتے ہیں اور یہ باطل ہے ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے لوگوں کی نگاہ سے چہپے ہوئے لوگوں نے کہا ہے کہ وہ آخر زمانے میں مرینگے جب قرآن اٹہہ جاویگا اور وہ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں تہے یا اوس کے بعد انکی کنیت ابو العباس ہے اور انکا نام بلیا بن ملکان ہے یا کلیان وہب بن منبہ نے کہا انکا نام و نسب یہ ہی بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اور انکا باپ بادشاہوں میں سے تہا اور خضر انکا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹہے اون کے بیٹہنے کی برکت کیوجہ سے وہ سرسبز ہو گئی انتہے ما قال النووی **ف** حضرت موسی نے عرض کیا ای پروردگار میں اس سے کیونکر ملوں حکم ہوا کہ ایک مچہلی رکہہ ایک زنبیل میں جہاں وہ مچہلی گم ہو جاوے وہیں وہ بندہ ملیگا یہ سنکر حضرت موسی چلے اپنے ساتہی یوشع بن نون علیہ السلام کو لیکر اور انہوں نے ایک مچہلی زنبیل میں رکہہ لی دونو چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) پاس پہونچے وہاں حضرت موسی علیہ السلام سو گئے اور ان کے ساتہی بہی سو گئے مچہلی تڑپی یہانتک کہ زنبیل سے باہر نکلکر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالے نے پانی کا بہنا اوس پر سے روک دیا یہانتک کہ پانی کہڑا ہو کر طاق کیطرح

ہو گیا اور مچھلی کے لیے رستہ بن گیا سو کہا حضرت موسی اور اون کے ساتھی کو تعجب ہوا پہر دونو چلے دن بہر اور
رات بہر اور موسی کے ساتھی مچھلی کا حال اون سے کہنا بہول گئے جب صبح ہوئی تو موسی نے اپنے ساتھی
سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تہک گئے اور تہکے اوسی وقت سے جب اوس جگہہ سے آگے بڑہے
جہان جانے کا حکم ہوا تہا اونہون نے کہا تم کو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر اترے تہے تو مچھلی بہول گئے
اور شیطان نے ہمکو بہلایا اوس مچھلی نے تعجب سے دریا مین راہ لی حضرت موسی نے کہا ہم تو اوسی مقام
کو ڈہونڈہتے تہے پہر دونون اپنے پاؤن کے نشانون پر لوٹے یہانتک کے صخرہ پر پہنچے وہان ایک شخص
کو دیکہا کپڑا اوڑہے ہوئے حضرت موسی نے انکو سلام کیا اونہون نے کہا تمہاری ملک مین سلام کہان سے
حضرت موسی نے کہا مین موسی ہون اونہون نے کہا بنی اسرائیل کے موسی حضرت موسی نے کہا ہان حضرت خضر
نے کہا تمکو خدا نے وہ علم دیا ہے جو مین نہین جانتا اور مجہے وہ علم دیا ہے جو تم نہین جانتے حضرت موسی
نے کہا مین تمہاری ساتہہ رہنا چاہتا ہون اس لیے کہ مجہکو سکہلاؤ وہ علم جو تمکو دیا گیا حضرت خضر نے
کہا تم میرے ساتہہ صبر نکر سکوگے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکیگا اوس بات پر جسکو تم نہین جانتے حضرت
موسی نے کہا خدا چاہے تو تم مجہکو صابر پاؤگے اور مین کسی بات مین تمہاری نافرمانی نہین کرنے
کا حضرت خضر نے کہا اچہا اگر میرے ساتہہ ہوتے ہو تو مجہہ سے کوئی بات نہین پوچہنا جب تک
مین خود اوسکا ذکر نہ کرون حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا بہت اچہا اور حضرت خضر علیہ
السلام اور حضرت موسے علیہ السلام دونو سمندر کے کنارے چلے جاتے تہے ایک کشتی سامنے سے نکلی
دونون نے کشتی والون سے کہا ہمکو چڑہا لو اونہون نے خضر کو پہچان لیا اور دونون کو بن کرایہ (نول) چڑہا
لیا حضرت خضر نے اوس کشتی کا ایک تختہ اکہاڑ ڈالا حضرت موسی نے کہا ان لوگون نے تو ہمکو بغیر کرایہ
کے چڑہا لیا اور تم نے انکی کشتی کو توڑ ڈالا تا کہ کشتی والون کو ڈبودو یہ تم نے بڑا بہاری کام کیا حضرت
خضر نے کہا مین نہین کہتا تہا تم میرے ساتہہ صبر نکر سکوگے حضرت موسی نے کہا بہول چوک پر مت پکڑو
اور مجہپر تنگی مت کرو پہر دونو کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے کنارے چلے جاتے تہے اتنے میں
ایک لڑکا ملا جو لڑکون کے ساتہہ کہیل رہا تہا حضرت خضر نے اوسکا سر پکڑکر اوکہیڑ لیا اور مار ڈالا حضرت
موسی نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہ کہتا تہا
تم میرے ساتہہ صبر نکر سکوگے اور یہ کام پہلے کام سے بہی زیادہ سخت تہا حضرت موسی نے کہا اگر

اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہونچے گاؤں والوں سے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی جھک گئی تھی حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اوسکو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے کہا ان گاؤں والوں سے ہمنے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا ایسے لوگوں کا کام مفت کرنا کیا ضرور تھا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لے سکتے تھے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے میری اور تمہاری میں اب میں تم سے اون باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جنپر تم سے صبر نہ ہو سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰ پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور باتیں دیکھتے اور ہمکو سناتے اور آپنے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسیٰ نے بھولے سے کی پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اوس نے سمندر میں چونچ ڈالی حضرت خضر نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کم کیا ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس پڑھتے تھے اس آیۃ کو کہ اون کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی ثابت کو جبر سے چھین لیتا اور چھوکرا کافر تھا **ف** اوس دیوار کے تلے یتیموں کا مال تھا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم الٰہی کیے نہ اپنی رائے سے اور بحکم الٰہی خون بھی درست ہے اگر خون لغوی بریزی روا ہست - اور حضرت موسیٰ کا اعتراض ظاہر شرع کے روسے تھا اور وہ بھی درست ہے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى الَّذِیْ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوْسٰى بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ اَسَمِعْتَهٗ يَا سَعِيْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے ابن عباس نے کہا تم نے اوس سے ایسا سنا ہے اے سعید میں نے کہا ہاں ابن عباس نے کہا نوف جھوٹا ہے **حَدَّثَنَا** اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ بَيْنَمَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِیْ قَوْمِهٖ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَاؤُهٗ وَبَلَاؤُهٗ اِذْ قَالَ مَا اَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا اَوْ اَعْلَمَ مِنِّیْ قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّیْ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِی الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِیْ عَلَيْهِ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ تَزَوَّدْ حُوْتًا مَالِحًا فَاِنَّهٗ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى

انتهيا الى الصخرة فعمي عليه فانطلق وترك فتاه فاضطرب الحوت في الماء فجعل لا يلتئم
عليه صار مثل الكوة قال فقال فتاه الا الحق نبي الله فاخبره قال فنسي فلما تجاوزا
قال لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يصبهم نصب حتى
تجاوزا قال فتذكر قال أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه
إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما
قصصا فأراه مكان الحوت قال ههنا وصف لي قال فذهب يلتمس فإذا هو بالخضر
عليه السلام مسجى ثوبا مستلقيا على القفا أو قال على حلاوة القفا فقال السلام عليكم
فكشف الثوب عن وجهه فقال وعليكم السلام قال من أنت قال أنا موسى قال ومن
موسى قال موسى بني إسرائيل قال مجيء ما جاء بك قال جئت لتعلمني مما علمت رشدا
قال إنك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا شيء أمرت أن
أفعله إذا رأيته لم تصبر قال ستجدني إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا قال
فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى أحدث لك منه ذكرا فانطلقا حتى إذا ركبا
في السفينة خرقها قال انتحى عليها قال له موسى عليه السلام أخرقتها لتغرق أهلها
لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما
نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا فانطلقا حتى إذا لقيا غلمانا يلعبون قال فانطلق
إلى أحدهم بادي الرأي فقتله فذعر عندها موسى ذعرة منكرة قال أقتلت
نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
هذا المكان رحمة الله علينا وعلى موسى عليه السلام لولا أنه عجل لرأى العجب و
لكنه أخذته من صاحبه ذمامة قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني
قد بلغت من لدني عذرا ولو صبر لرأى العجب قال وكان إذا ذكر أحدا من
الأنبياء بدأ بنفسه رحمة الله علينا وعلى أخي كذا رحمة الله علينا فانطلقا حتى
إذا أتيا أهل قرية لئاما فطافا في المجالس فاستطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا
فيها جدارا يريد أن ينقض فأقامه قال لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا

فراق بيني وبينك واخذ بثوبه قال سانبئك بتاويل ما لم تستطع عليه صبرا اما
السفينة فكانت لمساكين يعملون في البحر الى آخر الاية فاذا جاء الذي يسخرها وجدها
منخرقة فتجاوزها فاصلحوها بخشبة واما الغلام فطبع يوم طبع كافرا وكان ابواه قد
عطفا عليه فلو انه ادرك ارهقهما طغيانا وكفرا فاردنا ان يبدلهما ربهما خيرا
منه زكوة واقرب رحما واما الجدار فكان لغلامين يتيمين في المدينة الى آخر الاية

ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابی بن کعب نے اونہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے
تہے جب موسی اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تہے لوگوں کو اللہ تعالی کی نعمتوں اور بلا سے انہوں نے
ایکا ایک کہا میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجہہ سے بہتر ہو اور مجہ سے زیادہ علم رکہتا ہو اللہ
تعالے نے انکو وحی بہیجی میں جانتا ہوں اُس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکہنے والا ایک
شخص ہے زمین میں حضرت موسی نے عرض کیا ای مالک میری مجہکو ملادے اُس شخص سے حکم ہوا اچہا ایک
مچہلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کر جہاں وہ مچہلی گم ہوجاوے وہیں وہ شخص ملیگا یہ سنکر حضرت موسے
اور اون کے ساتہی چلے یہانتک کہ صخرہ پر پہونچے وہاں کوئی نہ ملا حضرت موسی آگے چلے گئے اور اپنے
ساتہی کو چہوڑ گئے ایک ہی ایکا مچہلی تڑپی پانی میں اور پانی نے ملنا اور بہنا چہوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی
طرح اوس مچہلی پر بن گیا حضرت موسی کے ساتہی نے کہا میں اللہ کے نبی سے ملوں اور اون سے یہ حال کہوں
پہر وہ (چلے اور حضرت موسی سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بہول گئے جب آگے بڑہ گئے تو حضرت موسے نے اون
سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تہک گئے۔ راوی نے کہا انکو تہکن نہیں ہوئی جب تک وہ اُس
مقام سے آگے نہیں بڑہے پہر اون کے ساتہی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہونچے
تو وہاں میں مچہلی کو بہول گیا اور شیطان کے سوا کسی نے مجکو نہیں بہلایا اوس مچہلی نے تعجب سے اپنی
راہ لی سمندر میں حضرت موسی نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تہے پہر اپنے قدموں کے نشان دیکہتے ہوئے
لوٹے اُن کے ساتہی نے جہاں پر مچہلی نکل بہاگی تہی وہ جگہہ بتادی وہاں حضرت موسی ڈہونڈہنے
لگے ناگاہ اُنہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکہا ایک کپڑا اوڑہے ہوئے چیت لیٹے ہوئے یا سیدہے
چیت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کیطرف جہکے نہ تہے حضرت موسی نے کہا السلام علیکم اونہوں نے اپنے
مونہہ پر سے کپڑا اوٹہایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو حضرت موسی نے کہا میں موسے ہوں اُنہوں نے

کہا کون موسی حضرت موسی نے کہا بنی اسرائیل کے موسے انہون نے کہا تم کیون آئے حضرت موسی نے کہا اس لیے
آیا کہ تم اپنے علم مین سے کچھ مجھکو سکہلاؤ انہون نے کہا تم میری ساتھہ صبر نہ کر سکوگے اور کیونکر صبر کروگے
اُس بات پر جسکا تمہین علم نہین پہر اگر تم صبر نہ کروگے تو مجھہ پر تبلاؤ مین کیا کرون حضرت موسی نے کہا جو خدا چاہیگا
تو مجھکو تم صابر پاؤگے اور مین تمہارے فلانے کی کام نہین کرنے کا حضرت خضر نے کہا اچھا اگر تم میرے
ساتھہ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھسے مت پوچھنا جب تک مین خود اسکا ذکر نہ کرون پہر دونو چلے یہان تک کہ ایک
کشتی مین سوار ہوئے حضرت خضر نے اسکا تختہ توڑ ڈالا یا توڑ ڈالنا چاہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہا
تم نے کشتی کو توڑا اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جاوین یہ تم نے بہاری کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہین
کہتا تہا تم میرے ساتھہ صبر نہ کر سکوگے حضرت موسی نے کہا بہول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو
مجھپر پہر دونون چلے ایک جگہہ بچے کہیل رہے تہے حضرت خضر نے بے سوچے اور بے کہٹکے ایک بچے کی پاس جاکر
اوسکو قتل کیا حضرت موسی یہہ دیکہکر بہت گہبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بیگناہ کا ناحق خون کیا یہہ
بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر فرمایا اللہ تعالی رحم کرے موسی علیہ السلام
پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتین دیکہتے لیکن اُنکو حضرت خضر سے شرم آگئی اور اُنہون نے
کہا اب اگر مین کوئی بات تم سے پوچہون تو میرا ساتھہ چہوڑ دینا بیشک تمہارا عذر وجہی ہے اور جو موسے
صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتین دیکہتے اور آپ جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یون فرماتے اللہ تعالی
کی رحمت ہو ہمپر اور ہمارے فلانے بہائی پر اللہ کی رحمت ہو ہمپر خیر پہر دونون چلے یہان تک کہ ایک گاؤن
مین پہونچے وہان کے لوگ بڑے بخیل تہے یہہ دونون سب مجلسون مین گہومے اور کہانا مانگا کسی نے ضیافت
نہ کی پہر اُنکو وہان ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تہی حضرت خضر نے اُسکو سیدہا کر دیا حضرت موسے
نے کہا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لیتے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے مجہہ مین اور تم مین
او حضرت موسی کا کپڑا پکڑا اور کہا مین تمسے ان باتون کا بہید کہے دیتا ہون جنپر تم صبر نہ کر سکے
لیکن کشتی تو وہ مسکینون کی تہی جو سمندر مین مزدوری کرتے تہے اور اون کے آگے ایک بادشاہ تہا
جو کشتیون کو جبراً پکڑ لیتا تہا مین نے چاہا اُس کشتی کو عیب دار کر دون جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اُسکو
عیب دار دیکہکر چہوڑ دیا وہ کشتی آگے بڑہ گئی اور کشتی والون نے ایک لکڑی لگا کر اُسکو درست کر لیا
اور چہوکرا کافر بنایا گیا تہا اوس کے مان باپ اُسکو بہت چاہتے تہے اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماں باپ کو بہی تنگ کرتا

اور کفر مین پہنساتا اس لیے ہمنے چاہا کہ اللہ تعالی انکو دوسرا اچھا دے اوس کے بدلے مین جو اوس سے بہتر ہو اور
اوس سے زیادہ مہربان ہو اور دیوار تو وہ دو یتیمون کی تھی شہر مین اخیر تک **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ نَحْوَ
حَدِیْثِہٖ ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْہِ
اَجْرًا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا قرآن مین لتخذت علیہ اجرا۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ تَمَارٰی ھُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ
مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ھُوَ الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَمَرَّ بِھِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ
الْاَنْصَارِیُّ فَدَعَاہُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ یَا اَبَا الطُّفَیْلِ ھَلُمَّ اِلَیْنَا فَاِنِّیْ قَدْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ
ھٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ شَاْنَہٗ فَقَالَ اُبَیٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا مُوْسٰی عَلَیْہِ
السَّلَامُ فِیْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْکَ قَالَ
مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ
فَسَاَلَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَجَعَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ الْحُوْتَ اٰیَۃً وَّقِیْلَ لَہٗ اِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّکَ
سَتَلْقَاہُ فَسَارَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّسِیْرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ فَتٰی مُوْسٰی حِیْنَ سَاَلَہُ
الْغَدَاءَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْہُ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ
اَذْکُرَہٗ فَقَالَ مُوْسٰی لِفَتَاہُ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا
خَضِرًا فَکَانَ مِنْ شَاْنِھِمَا مَا قَصَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ اِلَّا اَنَّ یُوْنُسَ قَالَ فَکَانَ یَتَّبِعُ اَثَرَ
الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے اور حر بن قیس نے جھگڑا
کیا موسی علیہ السلام کے ساتھی مین ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے پھر وہان ابی بن
کعب نکلے تو ابن عباس نے انکو بلایا اور کہا اے ابو الطفیل ادہر آؤ مین اور یہ جھگڑ رہے ہین موسی
علیہ السلام کے ساتھی مین جن سے انہون نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
باب مین کچھ سنا ہے ابی نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ایک
بار موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت مین بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور پوچھنے
لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو موسی علیہ السلام نے کہا نہین تب اللہ تعالی نے انکو وحی

بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے حضرت موسی نے اُنسے ملنا چاہا اللہ تعالی نے ایک مچھلی کو نشانی
مقرر کی اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھووے تو لوٹ اُس بندے سے ملیگا پھر حضرت موسی چلے جہانتک اللہ
تعالی کو منظور تہا بعد اوسکے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ وہ بولا ہمکو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر پہنچے
تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھکو اوسکی یاد بھلادی حضرت موسی نے کہا یہی تو ہم چاہتے تہے پھر دونو
اپنے قدمون پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے پھر جو حال گذرا وہ اللہ کی کتاب مین موجود ہے یونس کی روایت
مین ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر مین تہی لوٹے

باب مِنْ فَضَائِلِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

حضرت ابوبکر صدیق کی بزرگی

فائدہ امام ابوعبداللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگون نے صحابہ
کی تفضیل مین ایک دوسرے پر بعضون نے کہا ہم اون مین سے کسیکو دوسرے پر فضیلت نہین دیتے اور جمہور
علماء تفضیل کے قائل ہین پھر اختلاف کیا ہے اُنہون نے اہلسنت یہ کہتے ہین افضل ان سب مین ابوبکر صدیق
تہے اور خطابیہ کہتے ہین کہ حضرت عمر تہے اور راوندیہ کہتے ہین کہ حضرت عباس اور شیعہ یہ کہتے ہین کہ حضرت
علی لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا اسپر کہ افضل صحابہ مین ابوبکر صدیق ہین پھر عمر اور اکثر اہل سنت کے
نزدیک پھر عثمان پھر علی اور بعض اہلسنت نے حضرت علی کو حضرت عثمان پر مقدم رکہا ہے اور صحیح مشہور عثمان
کی تقدیم ہے ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چارون خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ ہین پھر اہل بدر پھر
اہل احد پھر بیعۃ الرضوان والے۔ قاضی عیاض نے کہا بعضون کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپکی حیوۃ مین
گذر گئے وہ اُن سے افضل ہین جو آپکے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہین ہے اور یہ فضیلت قطعی ہے
یا ظنی ظاہر اور باطن دونو مین ہے یا صرف ظاہر مین ہے اسمین اختلاف ہے اسیطرح اختلاف ہے کہ عائشہ
اور خدیجہ مین کون افضل ہے اور عائشہ اور فاطمہ مین اور خلافت حضرت عثمان کی صحیح ہے بالاجماع
اور وہ مظلوم شہید ہوئے اونکے قاتل فاسق اور فجار اور اراذل تہے اسیطرح حضرت علی کی خلافت
بالاجماع صحیح ہے اور اپنے وقت مین وہی خلیفہ تہے اونکے سوا کوئی خلیفہ نہ تہا اور معاویہ صحابہ مین سے
ہین اور انکی لڑائی شبہ پر مبنی تہی اور اجتہاد پر جسکو وہ صحیح جانتے تہے اسیوجہ سے بعضے لڑے اور بعضے
الگ رہے بہرحال سب صحابہ عدول ہین اور انکی روایت اور شہادت مقبول ہے (النووی مختصراً)

عن اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ نَظَرْتُ اِلَى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلَى قَدَمَيْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ

اللہ ثالثھما ترجمہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کیطرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تو کیا سمجھتا ہے ان دونوں کو جنکے ساتھ تیسرا خدا بھی ہو ف ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ہُمْ مُّحْسِنُوْنَ سے اور اس حدیث میں بیان ہے آپ کے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق کے کہ انہوں نے ایسے وقت میں آپکا ساتھ دیا اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے انکے مونہہ پر جو ایسے جان نثار وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں عن اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ زَہْرَۃَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ وَّبَکٰی فَقَالَ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّہَاتِنَا قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا بِہٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ مَالِہٖ وَصُحْبَتِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَّلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جسکو اللہ نے اختیار دیا چاہے دنیا کی دولت لیوے چاہے اللہ تعالے کے پاس رہنا اختیار کرے پھر اوس نے اللہ تعالی کے پاس رہنا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر صدیق روئے (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات قریب ہے) اور روئے پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے صدقہ ہوں پھر معلوم ہوا کہ اوس بندے سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھپر ابوبکر کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا بھی اور جو میں کسیکو خلیل بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو خلیل بناتا اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری ہے) ف نووی نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہوجانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ اور ابوبکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنھم قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث میں ہے کہ میں حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا بعضوں نے کہا دونوں

ایک ہین اور بعضون نے کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہی کیونکہ یہ صفت ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضون نے کہا خلت کا
زیادہ ہی اور آپ کی خلت بہی اس حدیث سے ثابت ہی **ف** مسجد مین کسی کی کہڑکی نرہے اس سب بند کری
جاوین اسوا ابوبکر کے گہر کی کہڑکی قائم رکہو **عن** اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ یَومًا بِمِثلِ حَدِیثِ مَالِکٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبدِ اللّٰہِ
ابنِ مَسعُودٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَو کُنتُ مُتَّخِذًا خَلِیلًا لَاتَّخَذتُ
اَبَا بَکرٍ خَلِیلًا وَلٰکِنَّہٗ اَخِی وَصَاحِبِی وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُم خَلِیلًا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین کسیکو اپنا جانی دوست بناتا سوا خدا کے
تو ابوبکر صدیق کو بناتا لیکن وہ میرے بہائی اور میرے صحابی ہین اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا
ہے **عن** عَبدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَو کُنتُ مُتَّخِذًا مِن اُمَّتِی
اَحَدًا خَلِیلًا لَاتَّخَذتُ اَبَا بَکرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو مین کسیکو اپنی امت مین سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا **عن** عَبدِ اللّٰہِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَو کُنتُ مُتَّخِذًا خَلِیلًا لَاتَّخَذتُ ابنَ
اَبِی قُحَافَۃَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو کُنتُ
مُتَّخِذًا مِن اَہلِ الاَرضِ خَلِیلًا لَاتَّخَذتُ ابنَ اَبِی قُحَافَۃَ خَلِیلًا وَلٰکِن صَاحِبُکُم خَلِیلُ اللّٰہِ
ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہین **عن** عَبدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّی اَبرَاُ اِلٰی کُلِّ خِلٍّ مِن خِلِّہٖ وَلَو کُنتُ مُتَّخِذًا خَلِیلًا
لَاتَّخَذتُ اَبَا بَکرٍ خَلِیلًا اِنَّ صَاحِبَکُم خَلِیلُ اللّٰہِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو مین کسی کی دوستی نہین رکہتا (یعنے وہی دوستی
جس مین اور کا خیال نرہے) اور جو مین ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر سے کرتا اور تمہارے
صاحب اللہ کے دوست ہین (صاحب سے مراد حضرت نے اپنے تئین رکہا) **عن** عَمرِو بنِ العَاصِ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ عَلٰی جَیشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَیتُہٗ فَقُلتُ اَیُّ
النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیکَ قَالَ عَائِشَۃُ قُلتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوہَا قُلتُ ثُمَّ مَن قَالَ عُمَرُ
فَعَدَّ رِجَالًا **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ذات السلاسل

کے لشکر کے ساتھ ذات السلاسل نواحی شام مین ایک بستی کا نام ہے وہان کی لڑائی جمادی الاخرے ۸ھ ہجری مین ہوئی) وہ آئے آپکے پاس اُنہون نے کہا یا رسول اللہ سب لوگون مین آپ کو کس سے زیادہ محبت ہی آپنے فرمایا عائشہ صدیقہ سی اونہون نے کہا مردون مین کس سے زیادہ محبت ہی آپ نے فرمایا اون کے باپ سی انہون نے کہا پھر اون کے بعد کس سے آپنے فرمایا عمر سے یہانتک کہ آپ نے کئی آدمیونکا ذکر کیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سی ابوبکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی بڑی فضیلت نکلی اور اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر سے افضل ہین **عن** ابن ابی ملیکہ قال سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَ قَالَتْ اَبُوْبَكْرٍ فَقِيْلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيْلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلٰى هٰذَا **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سی سُنا اون سی پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے (اس سی معلوم ہوا کہ آپنے کسی کی خلافت پر نص نہین کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعوی کرتے ہین کہ حضرت علی کی خلافت پر آپ نے نص کیا تہا باطل اور بے اصل ہے اور خود حضرت علی نے انکی تکذیب کی (نووی) اُنہون نے کہا ابوبکر کو کرتے پھر پوچھا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہون نے کہا عمر کو پھر پوچھا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہون نے کہا ابوعبیدہ بن الجراح کو پھر خاموش ہو رہین **عن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ قَالَ اَبِيْ كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپنے فرمایا پھر آنا وہ بولی یا رسول اللہ اگر مین آؤن اور آپ کو نہ پاؤن (یعنے آپ کی وفات ہوجاوے) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاوے تو ابوبکر کے پاس آنا **عن** محمد بن جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مُوْسٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ ادْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ

اَنَا اَوْلیٰ وَیَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا بلا تو اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بہائی کو تاکہ میں
ایک کتاب لکھدوں میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے
والا یہ نہ کہے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بہی انکار کرتے
ہیں سوا ابوبکر کے اور کسی کی خلافت سے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اتَّبَعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً
قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ
الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِءٍ
اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم
میں سے کون روزہ دار ہے ابوبکر نے کہا میں پہر آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ
گیا ابوبکر نے کہا میں آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کہانا کہلایا ابوبکر نے کہا
میں نے آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش یعنے عیادت کی ابوبکر نے کہا
میں نے آپ نے فرمایا جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاویگا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً لَهٗ قَدْ حَمَلَ عَلَیْهَا الْتَفَتَتْ اِلَیْهِ
الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰکِنِّیْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْبَکْرٍ
وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا رَاعٍ فِیْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَیْهِ
الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهٗ مَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَیْسَ
لَهَا رَاعٍ غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ صلعم فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تہا اور اسپر بوجہہ لادے
ہوئے بیل نے اس کیطرف دیکہا اور کہنے لگا میں اسلئے نہیں پیدا ہوا میں تو کہیتی کیواسطے پیدا ہوا ہوں
لوگوں نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر بیل باتیں کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اسبات
کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بہی سچ جانتے ہیں ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریون مین تہا اتنے مین ایک بہیڑیا آیا اور ایک بکری لیگیا چرواہے نے اُسکا پیچہا کیا اور بکری کو اوس سے چہڑا لیا بہیڑیے نے اسکیطرف دیکہا اور کہا اُس دن کون بکری کو بچاویگا جسدن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جسدن جاہلیت والے کہیل کہود مین مصروف رہتے اور بہیڑیے بکریان بیچتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کیوجہ سے اپنے مال کے فکر سے غافل ہوجاوینگے) لوگون نے کہا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو اسکو سچ جانتا ہون اور ابوبکر اور عمر بہی سچ جانتے ہین (دوسری روایت مین ہے کہ ابوبکر اور عمر وہان موجود نہ تہے اس حدیث سے اون کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپ کو انپر ایسا بہروسا تہا کہ جو بات آپ مانتے مین وہ بہی ضرور مانینگے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین بیل کا ذکر نہین ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ حضرت عمر کی بزرگی کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو وَلَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر نے جب انتقال کیا اور تابوت مین رکہے گئے تو لوگ اون کے گرد ہوگئے دعا کرتے تہے اور تعریف کرتے تہے اور نماز پڑہتے تہے اون پر جنازہ اٹہائے جانے سے پہلے مین بہی اُن لوگون مین تہا مین نہین ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا مونڈہا تہاما میرے پیچہے سے مین نے دیکہا تو وہ حضرت علی تہے انہون نے کہا رحم کرے

اسد تعالی حضرت عمر پر یہہ کہا (انکی طرف خطاب کر کے) اے عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جسکی اعمال ایسے ہون کہ ویسے اعمال پر مجھے اسد سے ملنا پسند ہو تجسے زیادہ قسم اسد کی مین سمجھتا تہا کہ اسد تمکو تمہاری دونون ساتہیون کے ساتہہ کرے گا (یعنی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے) اور مجکو اکثر سنا کرتا تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مین آیا اور ابو بکر اور عمر آئے اور مین اندر گیا اور ابو بکر اور عمر گئے اور مین نکلا اور ابو بکر اور عمر نکلے اس لیے مجہہ امید تہی کہ اسد تعالی تمکو ان دونون کے ساتہہ کریگا **فائدہ** چونکہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ہر کام مین اور ہر بات مین ابو بکر اور عمر کو ساتہہ رکہتے تو آخرت مین بہی اسد تعالی نے انکا ساتہہ قائم رکہا اور تینون صاحب ایک ہی جگہہ دفن ہوئے۔ سحدیث سے حضرت علی کی محبت حضرت عمر سے نکلی اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ حضرت علی حضرت عمر کی تعریف کرتے تہے اور انکو خدا کا مقبول بندہ اور اونکے اعمال کو نیک سمجہتے تہے یہانتک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تہے اب اون بے ایمانون کا مونہہ کالا ہو جو معاذ اسد حضرت علی و حضرت عمر مین عداوت بیان کرتے ہین۔ تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی سے کبہی کوئی جہگڑا نہین ہوا بلکہ حضرت عمر نے اپنی خلافت مین تمام اموال رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے حضرت علی اور عباس کے سپرد کر دیے اور ہر ایک کام اور مشوری مین حضرت عمر حضرت علی کو شریک رکہتے تہے اور بہت سے مسائل مین حضرت علی سے صلاح لیتے تہے یہانتک کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کر دیا باوجودیکہ حضرت عمر بوڑہے تہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت مین مین سو رہا تہا مین نے لوگون کو دیکہا سامنے لائے جاتے مین اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہین بعضون کے کرتے چہاتی تک ہین اور بعضون کے اوس کے نیچے پہر عمر نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے تہے جو زمین پر گہسٹتا جاتا تہا لوگون نے عرض کیا یا رسول اسد اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین **فائدہ** دین اور کرتے مین یہہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چہپاتا ہے سردی گرمی سے

بچاتاہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکہتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا (تحفۃ الاخیار) **عن** عبد اللہ بن عمر بن الخطاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال بینا انا نائم اذ رأیت قدحا اتیت بہ فیہ لبن فشربت منہ حتی انی لاری الری یجری فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال العلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سورہا تھا سو میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس میں دودہ تھا میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونوں سے نکلنے لگی پہر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطاب کو دیدیا لوگوں نے عرض کیا اسکی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا اسکی تعبیر علم ہے **ف** اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودہ کہاتے پیتے خواب میں دیکہے اسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے دودہ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے رازدار تہے اسی سبب سے انکو خلافت اور ملکداری میں وہ لیاقت تہی جو اوروں کو نہ تہی اور انکی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تہی اونہی کی خلافت میں اسلام پہیلا اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح ہوئے اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں اونکا احسان قیامت تک ہر ایک مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک اونکا شکر گذار رہے رضی اللہ تعالیٰ اون سے **عن** صالح باسناد یونس نحو حدیثہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع بہا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع عمر بن الخطاب حتی ضرب الناس بعطن **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں سوتا تہا میں نے اپنے تئیں دیکہا ایک کنوے پر کہ اسپر ڈول پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کہینچا جتنا خدا نے چاہا پہر اسکو ابو قحافہ کے بیٹے یعنے صدیق اکبر نے لیا

اور ایک یا دو ڈول نکالے اون کے کہینچنے مین ناتوانی تہی خدا اُنکو بخشے پہر وہ ڈول پل یعنے بڑا ڈول
ہوگیا اور اُسکو عمر بن الخطاب نے لیا تو مین نے لوگون مین ایسا سردار بشہ زور نہین دیکہا جو عمر کیطرح
پانی کہینچتا ہو انہون نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنی اپنی اونٹون کو سیراب کرکے آرام کیجگہ
لے گیے **فائدہ** علماء نے کہا اس خواب مین تمثیل ہے حضرت ابوبکر اور عمر کے خلافت کی اور اُن کے
حسن سیرت کی اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت تہی اور آپ کی صحبت کا اثر تہا تو پہلے آپ
نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا اور لوگ جوق جوق اُسمین آنے لگے پہر آپ کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق
خلیفہ ہوئے انہون نے دو سال تک خلافت کی اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے اور یہ راوی کا شک
ہے اور صحیح دو ڈول ہین جیسے دوسری روایت مین ہے اُن کی خلافت مین مرتد مارے گئے اور اُنکی جڑ
کٹی اور اسلام پہیلا پہر حضرت عمر خلیفہ ہوے اور اسلام خوب پہیلا اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکر کے کہینچنے مین
ناتوانی تہی اس سے اون کے قدر کا گہٹانا مقصود نہین ہے نہ حضرت عمر کا رتبہ ان سے بڑہانا بلکہ غرض
بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا اور وہ زیادہ ہے حضرت عمر مین۔ اس حدیث مین یہی دلیل ہے
کہ ابوبکر آپ کے نائب ہون گے اون کے بعد عمر راضی ہو اللہ تعالی اون سے (نووی مختصرا) **عن** صالح
بِاِسْنَادِ یُوْنُسَ نَحْوَ حَدِیْثِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْاَعْرَجُ وَغَیْرُہٗ
اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ یَنْزِعُ بِنَحْوِ
حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِیْتُ اَنِّیْ اَنْزِعُ عَلٰی حَوْضِیْ اَسْقِی النَّاسَ فَجَاءَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ
یَدِیْ لِیُرَوِّحَنِیْ فَنَزَعَ دَلْوَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ
فَلَمْ اَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ اَقْوٰی حَتّٰی تَوَلَّی النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْاٰنُ یَتَفَجَّرُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے سوتے مین دیکہا مین اپنے حوض مین پانی کہینچ رہا ہون
اور لوگون کو پلا رہا ہون پہر ابوبکر میرے پاس آئے انہون نے ڈول میرے ہاتہ سے لے لیا مجہے آرام
دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتہ اللہ اُنکو بخشے پہر خطاب کے بیٹے آئے اُنہون نے ڈول
ابوبکر کے ہاتہ سے لے لیا تو مین نے ایسا زبردست کہینچنا کسیکا نہین دیکہا یہانتک کہ لوگ سیراب
ہو کر چلے گئے اور حوض بہرپور ہو کر بہنے لگا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰہُ علیہ وسلّم قال رأیت کأنی أنزع بدلو بکرۃ علی قلیب فجاء ابو بکر فنزع ذنوبا او ذنوبین
فنزع نزعا ضعیفا واللّٰہ یغفر لہ ثم جاء عمر فاستقی فاستحالت غربا فلم أر عبقریا من
الناس یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا العطن **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنوئیں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں اتنے
میں ابوبکر آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ انکو بخشے پھر عمر آئے اور پانی
کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کرنیوالا نہیں دیکھا یہانتک
کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہہ میں بٹھایا **عن** عبداللہ بن
عمر عن رؤیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابن ابی بکر وعمر بن الخطاب بنحو حدیثہم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرأیت
فیہا دارا او قصرا فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخل فذکرت
غیرتک فبکی عمر وقال ای رسول اللہ اوعلیک یغار **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کسکا ہے لوگوں نے
کہا عمر بن خطاب کا میں نے اندر جانا چاہا پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا یہ سنکر حضرت عمر روئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپکے جانے سے میں غیرت کرتا **ف** آپ کا تو گھر بار ہی اور میں خود آپکا
ہوں اور بہشت بھی آپ ہی کا طفیل ہے۔ اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت ظاہر ہے اور انکا جنتی ہونا
یقینی ہے **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن نمیر وزھیر **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال بینا انا نائم اذ
رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ توضأ الی جانب قصر فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب
فذکرت غیرۃ عمر فولیت مدبرا قال ابو ھریرۃ فبکی عمر ونحن جمیعا فی ذلک المجلس
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال عمر بابی انت وامی یا رسول اللہ اعلیک
اغار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں
جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں میں نے پوچھا یہ محل کسکا ہے
لوگ بولے عمر بن الخطاب کا یہ سنکر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔ ابوہریرہ نے

کہا عمر نے جب یہ سنا تو روئے اور یہہ سب اوس مجلس میں تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پہر حضرت
عمر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کرونگا عن ابن شہاب
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سَعْدٍ قَالَ اسْتَاذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا
اسْتَاذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ
قَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَيْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ
وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ
قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ ترجمہ سعد سے روایت ہے حضرت عمر نے اجازت مانگی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اوسوقت قریش کی عورتیں بیٹھی تہیں آپ سے
باتیں کر رہی تہیں اور بہت بکوا کر رہی تہیں اونکی آوازیں بلند تہیں جب حضرت عمر نے آواز دی
تو اوٹھ کر دوڑیں چھپنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس
رہے تہے حضرت عمر نے پوچھا اللہ آپکو ہنستا رکھے یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجہے تعجب ہوا ان عورتوں
سے جو میرے پاس بیٹھی تہیں تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بہاگیں حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ سے انکو زیادہ ڈرنا تہا پہر اون عورتوں سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجہہ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے
رسول سے نہیں ڈرتیں اونہوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ میں میری جان ہے شیطان جب
تمکو ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اوس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے ⁂
ف کیونکہ شیطان حضرت عمر سے بہت کانپتا تہا اس حدیث پر بعض بیوقوفوں نے اعتراض
کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر سے زیادہ
ڈرے اسکا جواب یہی ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجہہ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا ہی ہو تو کیا قباحت

ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اوتنا نہیں ڈرتے اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں
ثابت ہوتی **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ
نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ اَصْوَاتَهُنَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ
الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِى الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُنْ فِىْ اُمَّتِىْ
مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا
کرتے تھے جنکی رائے ٹہیک ہوتی گمان صحیح ہوتا یا فرشتے انکو الہام کرتے میری امت میں اگر ایسا کوئی
ہو تو وہ عمر بن الخطاب ہونگے **عن** سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّىْ فِىْ ثَلَاثٍ فِىْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِى الْحِجَابِ
وَفِىْ اُسَارٰى بَدْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا میں اپنے رب کے موافق ہوا تین
باتوں میں ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑہنے میں رائے میں نے رائے دی کہ یا رسول اللہ آپ اسکو مصلے
بنایئے ویسا ہی قرآن میں اترا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اور دوسرے عورتوں کے پردے میں
تیسرے بدر کے قیدیوں میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّىَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَىِّ ابْنُ سَلُوْلَ جَاءَ ابْنُهُ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ قَمِيْصَهُ اَنْ يُّكَفِّنَ
فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُّصَلِّىَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّىَ عَلَيْهِ
فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّىْ عَلَيْهِ
وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَنِىَ
اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَاَزِيْدُهُ عَلٰى
سَبْعِيْنَ قَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (وہ بڑا منافق تہا) تو اسکا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لیے دیجیے آپ نے

دیدیا پھر اوس نے کہا آپ اوس پر نماز پڑھیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اوسپر نماز پڑھنے کے لیے حضرت
عمر کھڑے ہوئے اور آپکا کپڑا تھاما اور فرمایا یا رسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہین حالانکہ اللہ تعالے
نے آپکو منع کیا اوسپر نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو اون کے
لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالی انکو نہین بخشیگا۔ تو مین ستر بار سے زیادہ دعا کرونگا
حضرت عمر نے کہا وہ منافق تھا آخر آپنے اوسپر نماز پڑھی تب یہ آیت اوتری مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو
مرجاوے اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر (تو حضرت عمرؓ کی رائے اللہ تعالی نے پسند کی) **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** وہی جو
گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپنے منافقون پر نماز پڑھنا چھوڑ دیا **بَابٌ** مِّنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ حضرت عثمان کی بزرگی کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ
فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ
فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ
فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ
رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
گھر مین لیٹے ہوئے تھے رانین یا پنڈلیا کھولے ہوئے اتنے مین ابوبکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اوسی
حال مین باتین کرتے رہے پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی انکو بھی اجازت دی اوسی حال مین باتین کرتے رہے
پھر حضرت عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کیے پھر وہ آئے اور
باتین کین جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابوبکر آئے آپنے کچھ خیال نکیا پھر عمر آئے آپنے کچھ خیال
نہ کیا پھر حضرت عثمان آئے تو آپ بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے درست کیے آپ نے فرمایا کیا مین شرم نکرون
اس شخص سے جس سے فرشتے شرم کرتے ہین **ف** تو آپ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ
عثمان مشہور تھے ساتھ کثرت حیا کے اس لیے آپنے بھی اون سے ویسا ہی برتاؤ کیا مصابیح مین انس سے
مرفوعا مروی ہے کہ سب کو زیادہ میری امت مین سچی شرم کرنے والے عثمان ہین اور ملا نے ابن عمر سے

روایت کیا فرمایا کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے اور سب سے زیادہ غیرت والے عثمان ہیں ۔ اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں ہے نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں راوی کو شک ہے ران نہیں کھلی تھیں یا پنڈلیاں اور صحیح یہی ہے کہ ران عورت ہے (السراج الوہاج)

عَنْ عَائِشَةَ وَعُثْمَانَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْمَعِيْ عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَقَضَيْتُ اِلَيْهِ حَاجَتِيْ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ اور حضرت عثمان سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے آپ نے ابوبکر کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے پھر عمر آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال میں وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچھی طرح پہن لے میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا بعد اس کے عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ ابوبکر کے آنے سے نہ گھبرائے نہ عمر کے آنے سے جیسا عثمان کے آنے سے گھبرائے آپ نے فرمایا عثمان حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں (شرم سے کچھ نہ کہیں اور چلے جاویں)

عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهٗ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ

ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
عَلٰى بَلْوٰى تَكُوْنُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ
قَالَ وَقُلْتُ الَّذِيْ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَبْرًا وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ **ترجمہ** ابوموسی اشعری سے روایت
ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ مین تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ مین
کہونس رہے تھے اتنے مین ایک شخص نے دروازہ کہلوایا آپنے فرمایا کہولدے اور اسکو جنت کی خوشخبری
دے مین جو کہولنے گیا تو ابوبکر تھے مین نے دروازہ کھولا اور انکو جنت کی خوش خبری دی پہر دوسرے
شخص نے دروازہ کہلوایا آپ نے فرمایا کہولدے اور اسکو خوشخبری دے جنت کی مین گیا تو عمر تھے مین نے
دروازہ کہولدیا اور انکو جنت کی خوشخبری دی پہر تیسرے شخص نے دروازہ کہلوایا آپ بیٹھ گئے آپ نے
فرمایا کہولدے اور اسکو جنت کی خوشخبری دے اور اوسپر ایک بلوے ہوگا مین گیا تو عثمان بن عفان
تھے مین نے دروازہ کہولا اور انکو جنت کی خوشخبری دی اور بلوے کا ذکر کیا اونہون نے کہا یا اللہ مجہکو
صبر دے اور تو ہی مددگار ہے **فائدہ** اس حدیث مین ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے
خبر دی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان پر بڑا بلوہ ہوا آخر اونہون نے صبر کیا اور شہید ہوئے **عن**
اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَحْفَظَ
الْبَابَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ **ترجمہ** ابوموسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک باغ مین تشریف لیگئے اور مجہسے فرمایا تو دروازہ پر پہرہ دے پہر بیان کیا
حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ
خَرَجَ فَقَالَ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهُ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ
فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَجَّهَ هٰهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ
عَلٰى اَثَرِهِ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيْسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيْدٍ حَتّٰى قَضٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى
بِئْرِ اَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ
فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ
اَبُوْبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ

فقلت يا رسول الله هذا ابو بكر يستأذن فقال ائذن له وبشره بالجنة قال فاقبلت حتى قلت لابي بكر ادخل ورسول الله صلى الله عليه وسلم يبشرك بالجنة قال فدخل ابو بكر فجلس عن يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم معه في القف ودلى رجليه في البئر كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكشف عن ساقيه ثم رجعت فجلست وقد تركت اخي يتوضأ ويلحقني فقلت ان يرد الله بفلان يريد اخاه خيرا يأت به فاذا انسان يحرك الباب فقلت من هذا فقال عمر بن الخطاب فقلت على رسلك ثم جئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه وقلت هذا عمر يستأذن فقال ائذن له وبشره بالجنة فجئت عمر فقلت اذن ويبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة قال فدخل فجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في القف عن يساره ودلى رجليه في البئر ثم رجعت فجلست فقلت ان يرد الله بفلان خيرا يعني اخاه يأت به فجاء انسان فحرك الباب فقلت من هذا فقال عثمان بن عفان فقلت على رسلك قال وجئت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال ائذن له وبشره بالجنة مع بلوى تصيبه قال فجئت فقلت ادخل ويبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة مع بلوى تصيبك قال فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاههم من الشق الآخر قال شريك فقال سعيد بن المسيب فاولتها قبورهم

ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے انہون نے وضو کیا اپنے گہر مین پہر نکلا اور کہنے لگے مین ملازمت کرون گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کے دن اور ساتھ رہون گا آپ کے وہ مسجد مین آئے اور پوچہا آپ کہان ہین لوگون نے کہا اس طرف گئے ہین ابو موسی بہی آپکے قدمون کے نشان پر پوچہتے ہوئے اسیطرف چلے یہانتک کہ بیر اریس پہنچے (بیر اریس ایک کنوان ہے مدینہ سے باہر) ابو موسی نے کہا مین دروازے پر بیٹہ گیا اور اسکا دروازہ لکڑی کا تہا یہانتک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب مین آپکے پاس گیا آپ کنوے پر بیٹہے تہے اور اس کے منڈیر پر پنڈلیان کہولکر کنوے مین لٹکائے ہوئے مین نے سلام کیا پہر مین لوٹا اور دروازے پر بیٹہا مین نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہونگا آج اتنے مین ابو بکر صدیق آئے اور دروازہ ڈہکیلا مین نے کہا کون ہے انہون نے کہا ابو بکر مین نے کہا ٹہیرو پہر مین گیا اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر آئے ہین اور اجازت

چاہتے ہین آپنے فرمایا انکو اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دو مین آیا اور ابو بکر سے کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جنت کی خوشخبری دیتے ہین ابو بکر آئے اور آپکے داہنی طرف بیٹھے کنوے کی مینڈ پر اور اپنے پاؤن لٹکا دیے کنوے مین جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیان کھول دین مین لوٹا اور دروازہ پر بیٹھا اور مین اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا وہ مجھسے ملنیوالا تھا مین نے (اپنے دل مین) کہا اگر خدا کو اوسکی بہتری منظور ہے تو اسکو بھی لاویگا ایک ہی ایکا ایک آدمی نے دروازہ ہلایا مین نے کہا کون ہو انہون نے کہا عمر بن خطاب مین نے کہا ٹھیرو اور مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور سلام کیا اور عرض کیا عمر اجازت مانگتے ہین آپنے فرمایا انکو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے مین عمر کے پاس آیا اور کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپکی بائین طرف کنوے کے مینڈ پر بیٹھے اور اپنے پاؤن کنوے مین لٹکا دیے مین لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر خدا کو فلانے کی یعنے میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آویگا ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا مینے کہا کون ہو اوسنے کہا عثمان بن عفان مینے کہا ٹھیرو اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا اور آپنے فرمایا انکو اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے مگر اسکو ساتھہ ایک آفت بھی ہے مین آیا اور مین نے کہا اندر آؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہین پر ایک آفت کے ساتھہ وہ آئے انہون نے دیکھا مینڈ پر جگہہ نہین رہی تو وہ انکے سامنے دوسری طرف بیٹھے شریک نے کہا سعید بن مسیب نے کہا مین نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ انکی قبرین بھی اسیطرح ہونگی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو اس حجرہ مین جگہہ نہ ملی تو آپ کے سامنے بقیع مین دفن ہوئے عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ خَرَجْتُ اُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ سَلَكَ فِی الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِی الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَ سَعِیْدٍ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے مین نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنے کے لیے مین نے دیکھا آپ باغون کیطرف گئے ہین پھر مینے آپ کو ایک باغ مین پایا آپ کنوے کی مینڈ پر بیٹھے اور پنڈلیان کھولدین اور انکو لٹکا دیا کنوے مین اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری اس مین سعید کا قول مذکور نہین ہے عَنْ

أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

باب مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حضرت علی کی بزرگی کا بیان عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي بِهِ عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسی علیہ السلام پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے حدیث بیان کی تھی وہ انکو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انہوں نے انگلیاں اپنی دونو کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاویں فائدہ اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی کی کہ آپ کی امت میں انکو وہ مرتبہ ملا جو بنی اسرائیل میں ہارون علیہ السلام کو تھا مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے اور حضرت علی پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا تھے آپکے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آسکتا۔ ہارون حضرت موسی علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے حضرت علی بھی آپکے چچازاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپنے اسوقت فرمائی جب آپ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے انہوں نے کہا آپ مجکو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تب آپنے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں ہوتے کہ تمہارا حال ہارون کا سا ہے جب حضرت موسی علیہ السلام طور کو تشریف لیگئے تھے تو ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے۔ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہوگے کیونکہ ہارون علیہ السلام حضرت موسی کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک ہی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں ایک قرابت جیسے ہارون کو موسی سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارون کی مثل ہونا ضرور

نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون کی مماثلت موجود ہے اور ہارون کی ایک صفت یہ بھی تھی کہ بعد حضرت موسی کے ساری بنی اسرائیل سے افضل تھے اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت میں بھی شیخین کے خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا اس لیے کہ خلافت مفضول کی باوجود فاضل کے درست ہی خاص کر اُس صورت میں جب ابوبکر صدیق کا خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اسپر صحابہ کرام نے حتی کہ حضرت علی نے بھی چھہ ماہ کے بعد بیعت کی سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسی کے سامنے اور ہارون ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسی کی زندگی میں پھر ایسا ہی حضرت علی کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے انتہی مختصراً **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَاءِ وَ الصِّبْیَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَامُ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خلیفہ کیا مدینہ میں جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجکو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپ نے فرمایا تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسی علیہ السلام کے پاس مگر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے **عن** شُعْبَۃَ فِیْ ہٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِیَۃُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتُ ثَلٰثًا قَالَہُنَّ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّہٗ لَاَنْ تَکُوْنَ لِیْ وَاحِدَۃٌ مِّنْہُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَہٗ وَقَدْ خَلَّفَہٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَلَّفْتَنِیْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ وَسَمِعْتُہٗ

يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ اُدْعُوْا لِيْ عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِيْ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیون برا نہین کہتے ابو تراب کو **ف** ابو تراب کنیت ہے حضرت مرتضے علی کی اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ اُنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہین کیا **نووی** نے کہا اس مین ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اوس کی تاویل ضرور ہے اس طرح سے کہ معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہین دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیون پرہیز کرتے ہو اون کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اُسکا اور جواب ہے اور شاید سعد اوس گروہ مین ہون جو حضرت علی کو برا کہتے ہون اور سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ نے اسکا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم اُنکی خطای اجتہادی کیون نہین بیان کرتے **ت** سعد نے کہا مین تین باتون کیوجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائین حضرت علی کو برا نہین کہون گا اگر اُن باتون مین سے ایک بھی مجھکو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹون سے زیادہ پسند ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کسی لڑائی پر جاتے وقت اُنکو مدینہ مین چھوڑ گئے اونہون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتون اور بچون کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے رضی نہین ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تھا موسی علیہ السلام کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام سے آپ فرماتے تھے خیبر کے دن کل مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اُسکی رسول سے اور اللہ اور اُسکا رسول بھی محبت رکھتا ہے اُس سے یہ سنکر ہم انتظار کرتے رہے آپ نے فرمایا علی کو بلا دو وہ آئے تو اُنکی آنکھین دُکھتی تھین آپ نے اُنکی آنکھ مین تھوک دیا اور نشان اون کے حوالے کیا پھر اللہ تعالی نے فتح دی اون کے ہاتھ پر اور جب یہ آیت اوتری بلا دین ہم اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹون کو (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پھر فرمایا یا اللہ

یہہ ہیں اہل بیت **عن** سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لعلي اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے خوش نہیں ہوا اس بات سے کہ تہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تہا موسی علیہ السلام کے پاس **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لاعطين هذه الراية رجلا يحب الله ورسوله يفتح الله على يديه قال عمر بن الخطاب ما احببت الامارة الا يومئذ قال فتساورت لها رجاء ان ادعى لها قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب فاعطاه اياها وقال امش ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك قال فسار علي شيئا ثم وقف ولم يلتفت فصرخ يا رسول الله على ماذا اقاتل الناس قال قاتلهم حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ میں یہہ جہنڈا اوس شخص کو دونگا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اور اوس کے رسول کو فتح دیگا اللہ تعالی اوسکے ہاتہوں پر حضرت عمر نے کہا میں نے امارت کی آرزو کبہی نہیں کی مگر اوسی دن پہر میں آپکے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاویں مجکو اس کام کے لیے لیکن آپنے حضرت علی کو بلایا اور وہ جہنڈا اُنکو دیا اور فرمایا چلا جا اور ادہر اودہر مت دیکہہ اللہ تعالی تجہہ کو فتح دیگا پہر اُنہوں نے چپکے سے کچہہ عرض کیا بعد اوس کے ٹہیرے اور کسی طرف نہیں دیکہا پہر چلا کر بولے یا رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں آپنے فرمایا لڑ اون سے یہانتک کہ وہ گواہی دیوین اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہیں سوا خدا کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں جب یہ گواہی دیوین تو اُنہوں نے بچا لیا تجہہ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور اُن کا حساب اللہ پر ہے **عن** سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لاعطين هذه الراية رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فبات الناس يدوكون ليلتهم ايهم يعطاها قال فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجون ان يعطاها فقال اين علي ابن ابي طالب فقالوا هو يا رسول الله يشتكي عينيه قال فارسلوا اليه فاتي به فبصق رسول الله

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْہِ وَدَعَا لَہٗ فَبَرَأَ حَتّٰی کَاَنْ لَمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِھِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ دونگا مین اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھون پر اللہ تعالی فتح دیگا وہ چاہتا ہے اللہ اور اسکے رسول کو اور اللہ تعالی اور رسول اسکو چاہتے ہین پھر رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھین یہ نشان آپ کسکو دیتے ہین جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ نشان مجھکو ملیگا آپ نے فرمایا علی بن ابیطالب کہان ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آنکی آنکھین دکھتی ہین پھر آنکو بلا بھیجا آپ نے اون کی آنکھون مین تھوکا اور اُن کے لیے دعا کی وہ بالکل اچھے ہوگئے گویا اُنکو کچھ شکوہ نہ تھا پھر آپنے اُنکو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اون سے لڑون یہانتک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جاوین آپنے فرمایا آہستہ چلا جا یہانتک کہ اون کے میدان مین اوترے پھر اُنکو بلا اسلام کیطرف اور اون سے کہہ جو اللہ کا حق اون پر واجب ہے قسم خدا کی اگر اللہ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹون سے **عن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَیْبَرَ وَکَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِیٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا کَانَ مَسَاءُ اللَّیْلَۃِ الَّتِیْ فَتَحَھَا اللّٰہُ فِیْ صَبَاحِھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ اَوْ لَیَاْخُذَنَّ بِالرَّایَۃِ غَدًا رَجُلٌ یُّحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَوْ قَالَ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِیٍّ وَّمَا نَرْجُوْہُ فَقَالُوْا ھٰذَا عَلِیٌّ فَاَعْطَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّایَۃَ فَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے حضرت علی پیچھے رہ گئے خیبر کے دن اُنکی آنکھین دکھتی تھین پھر اونہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہون (یہ کیسے ہو سکتا ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ سے جب وہ رات ہوئی جسکی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہ جھنڈا اُسکو دونگا کل یا یہ جھنڈا کل وہ شخص لے گا جسکو اللہ اور رسول چاہتے ہین یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے اللہ اُسکے ہاتھون پر فتح دیگا پھر ایکایک ہمنے حضرت علی کو دیکھا کہ ہمین امید نہ تھی کہ اُنکو جھنڈا ملیگا لوگون

نے کہا یہ علی ہیں اور انہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی انکو **عن** یزید بن حیان قال انطلقت انا وحصین بن سبرة وعمر بن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا الیہ قال له حصین لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعت حدیثه وغزوت معه وصلیت خلفه لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا حدثنا یا زید ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابن اخی واللہ لقد کبرت سنی وقدم عهدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما حدثتکم فاقبلوه وما لا فلا تکلفونیه ثم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکة والمدینة فحمد اللہ واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایها الناس فانما انا بشر یوشك ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارك فیکم ثقلین اولهما کتاب اللہ فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا به فحث علی کتاب اللہ ورغب فیه ثم قال واهل بیتی اذکرکم اللہ فی اهل بیتی اذکرکم اللہ فی اهل بیتی فقال له حصین ومن اهل بیته یا زید الیس نساؤه من اهل بیته قال نساؤه من اهل بیته ولکن اهل بیته من حرم الصدقة بعده قال ومن هم قال هم آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس قال کل هؤلاء حرم الصدقة قال نعم **ترجمہ** یزید بن حیان سے روایت ہے میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم اونکے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید تمنے تو بڑی نیکی حاصل کی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی حدیث سنی آپ کے ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز پڑھی تمنے بہت ثواب کمایا ہمسے کچھ حدیث بیان کرو جو تمنے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا اے بھتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گذری اور بعض باتیں جنکو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اوسکو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اوس کے لیے مجھکو تکلیف مت دو پھر زید نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جسکو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپنے اللہ کی حمد کی اور اوسکی تعریف بیان کی اور وعظ اور نصیحت کی پھر فرمایا بعد اوس کے اے لوگو میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور میں قبول کروں میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلی تو ہم

کی کتاب اوس مین ہدایت ہی اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تہامے رہو اور اسکو مضبوط پکڑے رہو غرض آپنے
رغبت دلائی اللہ کی کتاب کیطرف پہر فرمایا دوسری چنیز میرے اہل بیت ہین مین خدا یاد دلاتا ہون تم کو اپنے
اہل بیت کے باب مین حصین نے کہا اہل بیت آپکے کون ہین اے زید کیا آپ کی بی بیان اہل بیت نہین
ہین زید نے کہا بی بیان بہی اہل بیت مین داخل ہین لیکن اہلبیت وہ ہین جنپر زکوۃ حرام ہے حصین
نے کہا وہ کون لوگ ہین زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہین حصین نے کہا ان سب
پر صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہان **فائدہ** یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نوین سال جب حجۃ الوداع
کرکے لوٹے فرمائی اور اسکے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ آپنے آخری وصیت تمام عرب کے قومون کے سامنے یہ
کی کہ قرآن پر جمے رہنا اوس سے ہدایت لینا اوسپر عمل کرنا دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکہنا اون سے
محبت کرنا انکو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہلسنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہین ہے خوارج
نے اہل بیت کو چہوڑ دیا اون کے دشمن ہوگئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا **عَنْ** اَبِیْ حَیَّانَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ
مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَی الْهُدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ کی کتاب مین ہدایت ہی اور نور ہے جو اوسکو پکڑے رہیگا وہ ہدایت پر رہیگا اور جو اسکو چہوڑ دیگا
وہ گمراہ ہوجاویگا **عَنْ** یَزِیْدَ بْنِ حَیَّانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَیْهِ فَقُلْنَا لَهٗ لَقَدْ رَاَیْتَ
خَیْرًا كَثِیْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْتَ خَلْفَهٗ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ
حَدِیْثِ اَبِیْ حَیَّانَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا وَاِنِّیْ تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ
حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَی الْهُدٰی وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰی الضَّلَالَةِ وَفِیْهِ فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ
بَیْتِهٖ نِسَاؤُهٗ قَالَ لَا وَایْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ
اِلٰی اَبِیْهَا وَقَوْمِهَا اَهْلُ بَیْتِهٖ اَصْلُهٗ وَعَصَبَتُهُ الَّذِیْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ **ترجمہ** یزید بن حیان
سے روایت ہے انہون نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور ہمنے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تمنے صحبت اٹہائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری اس
مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا مین تم مین دو بہاری چیزین چہوڑے جاتا ہون ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی
ہے جو اوسکی پیروی کریگا ہدایت پر ہوگا اور جو اوسکو چہوڑ دیگا گمراہ ہوجاویگا۔ اس روایت میں

یہ ہی کہ ہمنے کہا اہل بیت کون لوگ ہین بی بیان آپ کی زید نے کہا نہین قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھہ رہتی ہے پہر وہ اُسکو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کیطرف چلی جاتی ہی اہل بیت آپکے ددھیال کے لوگ اور عصبہ ہین جنپر صدقہ حرام ہے آپکے بعد **ف** نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اون دونون پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہین اور بعضون نے کہا بنو قصے اور بعضون نے کہا قریش۔ اس روایت مین جو بی بیون کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش اہلبیت نہین ہین ورنہ آپ کی کئی بی بیان جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قرشی تہین اور ایک روایت مین زید نے ازواج مطہرات کو اہلبیت مین داخل کیا اور دوسری روایت مین خارج اندونون مین تطبیق اس طرح ہے کہ اہلبیت سے دو معنی مقصود ہین ایک وہ اہل بیت جو گہر مین رہتے ہین یعنے عیال جنکے اکرام اور احترام کا حکم ہے اون مین ازواج مطہرات بہی داخل ہین اور قرآن مین آیۃ تطہیر جو وارد ہی وہ اہل بیت اسی معنی مین وارد ہے اور قرینہ اوسکا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت صلعم کے ازواج کا ذکر ہے اور اُنہی کے طرف خطاب ہی اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن مین اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہی جنپر صدقہ حرام ہوا اوس مین بی بیان داخل نہین ہین بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادۃ) **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی مدینہ مین ایک شخص مروان کی اولاد مین سے حاکم ہوا اوس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علی کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو

اسکی ابوتراب پر سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تہا اور وہ خوش ہوتے تہے اس نام کے ساتہہ پکارنے سے وہ شخص بولا اسکا قصہ بیان کرو انکا نام ابوتراب کیون ہوا سہل نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر مین نہ پایا آپ نے پوچہا تیرے چچا کا بیٹا کہان ہے وہ بولین مجہہ مین اور اون مین کچہہ باتین ہوئین وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہان نہین سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا دیکہو حضرت علی کہان ہین وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی مسجد مین سو رہے ہین آپ علی کے پاس تشریف لے گئے وہ لیٹے ہوئے تہے اور چادر اون کے پہلو پر سے الگ ہوگئی تہی اور مٹی لگ گئی تہی (اون کے بدن سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی پونچہنا شروع کی اور فرمانے لگے اوٹہا اے ابوتراب اوٹہہ اے ابوتراب **فائدہ** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا نام ابوتراب رکہا اسوجہ سے انکو یہ نام نہایت پسند تہا اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ مسجد مین سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اوسکو ملانا اور اسکے پاس جانا مستحب ہے **باب** فی فضل سعد ابن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا بیان **عن** عائشۃ قالت ارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت وسمعنا صوت السلاح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا قال سعد بن ابی وقاص یا رسول اللہ جئت احرسک قالت عائشۃ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سمعت غطیطہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہہ کہل گئی اور نیند اچاٹ ہوگئی آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب مین سے کوئی نیک بخت شخص رات بہر میری حفاظت کرے حضرت عائشہ نے کہا اتنے مین ہمکو ہتیارون کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ مین حاضر ہوا ہون آپ پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہانتک کہ مین نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی **عن** عائشۃ قالت سھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت فبینا نحن کذلک سمعنا خشخشۃ سلاح فقال من ھذا قال سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاء بک فقال وقع فی نفسی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هٰذَا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے سعد سے پوچھا تم کیون آئے وہ بولے مجھ کو ڈر ہوا رسول الله صلی الله علیہ وسلم پر تو مین آیا آپ کی حفاظت کرنے کو آپ نے اون کے لیے دعا کی پھر سو رہے عَنْ عَائِشَةَ رَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اپنے مان باپ کو کسی کے لیے جمع نہین کیا (یعنی یون نہین فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہون) مگر سعد بن مالک (یعنے سعد بن ابی وقاص) کے لیے آپ نے احد کے دن اون سے فرمایا تیر مار اے سعد فدا ہون تجھ پر مان باپ میرے عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے جمع کیا اپنے مان باپ کو میرے لیے احد کے دن عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى نَوَاجِذِهِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اُحد کے دن اون کے لیے جمع کیا اپنے مان باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تہا مشرکون مین سے جس نے جلا دیا تہا مسلمانون کو (یعنے بہت مسلمانون کو قتل کیا تہا) رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا تیر مار اے سعد فدا ہون تجھ پر مان باپ میرے مین نے اوس کے لیے ایک تیر نکالا جس مین پیکان نہ تہا وہ اوسکی پسلی مین لگا اور گرا اور اوسکی شرمگاہ کہل گئی رسول الله صلی الله علیہ وسلم یہ دیکھکر ہنسے یہانتک کہ مین نے آپ کی کچلیون کو دیکہا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيْهِ آيَاتٌ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِيْنِهِ وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ أَنَّ اللهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ فَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتّٰى

غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هٰذَا السَّيْفَ فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَرَدْتُ أَنْ أُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَأَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَأَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بِأَنْفِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَعْنِي نَفْسَهُ شَأْنَ الْخَمْرِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ اون کے باب مین قرآن کی کئی آیتین اوترین اون کی ماں نے قسم کہائی تہی کہ اون سے کبہی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنے اسلام کا دین) نہ چہوڑین گے نہ کہاوے گی نہ پیوے گی وہ کہنے لگی اللہ تعالے نے تجہے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنیکا اور مین تیری ماں ہون تجہکو حکم کرتی ہون اس بات کا پہر تین دن تک یون ہی رہی کچہ کہایا نہ پیا یہانتک کہ اسکو غش آگیا آخر ایک بیٹا اسکا جسکا نام عُمارہ تہا کہڑا ہوا اور اسکو پانی پلایا وہ بددعا کرنے لگی سعد کے لیے تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری اور ہمنے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتہہ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالین تجہپر کہ شریک کرے تو میرے ساتہہ اس چیز کو جسکا تجہے علم نہیں تو مت مان اونکی بات (یعنے شرک مت کر) اور رہ اون کے ساتہہ دنیا مین دستور کے موافق اور ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتہہ آیا اوس مین ایک تلوار بہی تہی وہ مین نے لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لایا مین نے عرض کیا یہ تلوار مجہکو انعام دیدیجیے اور میرا حال آپ جانتے ہین آپ نے فرمایا اسکو وہین رکہدے جہان
سے تونے اوٹہائی ہے مین گیا اور مین نے قصد کیا کہ پہر اسکو گدام مین ڈالدون لیکن میرے دل نے مجہے ملامت
کی اور مین پہر آپ پاس لوٹا مین نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجہکو دے دیجیے آپ نے سختی سے فرمایا رکہدے اوسی جگہہ جہان
سے تونے اوٹہائی ہے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری تجہسے پوچہتے ہین لوٹ کی چیزونکو سعد نے کہا مین بیمار ہوا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بہیجا آپ تشریف لائے مین نے کہا مجکو اجازت دیجیے مین اپنے مال کو بانٹ
دون جسکو چاہون آپ نے نہ مانا مین نے کہا اچہا آدہا مال بانٹ دون آپ نے نہ مانا مین نے کہا اچہا تہائی مال بانٹ
دون آپ چپ ہو رہے پہر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے سعد نے کہا ایک بار مین انصار اور مہاجرین
کے کچہ لوگون پاس گیا انہون نے کہا آو ہم تمکو کہانا کہلائین گے اور شراب پلائین گے اوسوقت تک شراب
حرام نہین ہوا تہا مین اون کے پاس گیا ایک باغ مین وہان ایک اونٹ کے سر کا گوشت بہونا گیا تہا اور شراب کی
ایک مشک رکہی تہی مین نے گوشت کہایا اور شراب پیا اون کے ساتہہ وہان مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا
مین نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہین ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجہے مارا میرے ناک مین زخم لگا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری شراب اور جوا اور تہان اور
پانسے یہ سب نجاست ہین شیطان کے کام ہین **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اُنْزِلَتْ
فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ
فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْجَرُوْهَا وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا فَضَرَبَ
بِهٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهٗ فَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا **ترجمہ** سعد نے کہا میرے باب مین چار آیتین اوتری
پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب میری
مان کو کہانا کہلانا چاہتے تو اسکا منہ ایک لکڑی سے کہولتے پہر کہانا اوس کے منہ مین ڈالتے اس روایت
مین یہ ہے کہ سعد کے ناک پر مارا اور اونکی ناک چر گئی پہر اونکی ناک ہمیشہ چری رہی **عن** سَعْدٍ فِيْ وَلَا
تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ سِتَّةٍ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ مِّنْهُمْ وَ
كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالُوْا لَهٗ تُدْنِيْ هٰؤُلَاءِ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر اون لوگون کو جو
پکارتے ہین اپنے مالک کو صبح اور شام جیسے آدمیون کے باب مین اوتری اون مین مین تہا اور عبد اللہ بن

مسعود بہی تہے شرک کہتے تہے آپ ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں **عَنْ** سَعْدٍ قَالَ كُنَّا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ
هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ
أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ **ترجمہ**
سعد سے روایت ہے ہم چھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے مشرکوں نے کہا آپ ان لوگوں کو اپنے
پاس سے ہانک دیجیے یہ جرأت نہ کریں گے ہم پر ان لوگوں میں میں تھا ابن مسعود تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا
اور بلال اور دو شخص اور تھے جنکا میں نام نہیں لیتا آپکے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا آپنے دل ہی دل
میں باتیں کہیں تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری مت ہنکا ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح
اور شام اور چاہتے ہیں اوسکی رضامندی **عَنْ** أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ
طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا **ترجمہ** ابو عثمان سے روایت ہے ان دنوں میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لڑتے تھے کافروں سے بعض دن کوئی آپکے ساتھہ نہ رہا سوا طلحہ اور سعد کے

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ
حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کی فضیلت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ
الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں پہر
آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا پہر آپنے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر
کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ
وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي أُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظُرُ
وَأُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ

وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَبِیْ فَقَالَ وَرَاَیْتَنِیْ یَا بُنَیَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ اَبَوَیْہِ فَقَالَ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے میں اور عمر بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اوس کے لیے وہ دیکھتا میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئی بنی قریظہ کیطرف پہر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے انہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھ کو دیکھا تھا میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا قسم خدا کی اوس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْخَنْدَقِ کُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ فِی الْاُطُمِ الَّذِیْ فِیْہِ النِّسْوَۃُ یَعْنِیْ نِسْوَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُسْہِرٍ فِیْ ہٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُرْوَۃَ فِی الْحَدِیْثِ وَلٰکِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّۃَ فِیْ حَدِیْثِ ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی حِرَاءٍ ہُوَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِیٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخْرَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِہْدَاْ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اتنے میں پتھر ہلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا اے حرا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور صدیق ابوبکر باقی سب شہید میں ظلم سے مارے گئے یہانتک کہ طلحہ اور زبیر بھی)

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسْکُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ وَعَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَۃُ اَبَوَاکَ وَاللّٰہِ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے کہا اللہ کی قسم تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیر اور نانا ابوبکر) ان لوگوں

میں سمجھتے تھے جنکا ذکر اس آیت میں ہے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ یعنے جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اُسکے رسول کی زخمی ہونے پر بھی (ابوبکر عروہ کے باپ نہ تھے نانا تھے نانا کو بھی باپ کہتے ہیں **عن** ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ وَالزُّبَیْرَ **ترجمہ** وہی جو گذرا۔ اس میں دونوں باپ کا بیان ہے یعنی ابوبکر و زبیر رضی اللہ تعالی عنہما **عن** عُرْوَۃَ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَۃُ کَانَ اَبَوَاکَ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ ابوعبیدہ بن جراح کی فضیلت

عن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُھَا الْاُمَّۃُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں (اگرچہ اور صحابہ بھی امین تھے پر ابوعبیدہ اوروں سے ممتاز تھے **عن** اَنَسٍ اَنَّ اَھْلَ الْیَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا یُعَلِّمُنَا السُّنَّۃَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِیَدِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ فَقَالَ ھٰذَا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجیے جو ہمکو حدیث اور اسلام سکھاوے تو آپنے ابوعبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے **عن** حُذَیْفَۃَ قَالَ جَاءَ اَھْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَھَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجیے آپنے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں وہ بیشک امانت دار ہے بے شک امانت دار ہے راوی نے کہا لوگ منتظر رہے کہ کسکو بھیجتے ہیں آپ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بھیجا **عن** اَبِیْ اِسْحَاقَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب مِنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت کا بیان

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِحَسَنٍ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحْبِبْ مَنْ یُّحِبُّہٗ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے لیے یا اللہ میں اسکو چاہتا ہوں یعنے اس سے محبت رکہتا ہوں تو بہی محبت رکہہ اُس سے اور محبت کر اُسے جو محبت کرے اُس سے **فائدہ** یعنے امام حسن علیہ السلام سے جو کوئی محبت کرے اُس سے بہی تو محبت کر سبحان اللہ اہلبیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس کیوجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہمکو قائم رکہہ اہلبیت رضی اللہ تعالی عنہم کی محبت پر اور مارا اون کی محبت پر اور حشر کر اون کی محبت پر۔ ہر چند مومن کو سوا اللہ تعالی کے کسی کی محبت نہ چاہیے پر اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہلبیت کی اور صحابہ کرام کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے محبت بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا اُكَلِّمُهُ حَتّٰى جَاءَ سُوْقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى جَاءَ خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهُ اِنَّمَا تَحْبِسُهُ اُمُّهُ لِاَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجھسے بات کرتے تہے نہ میں آپ سے بات کرتا تہا (یعنے خاموش چلے جاتے تہے) یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے پہر آپ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گہر آئے اور پوچہا بچہ ہے بچہ ہے یعنے امام حسن علیہ السلام کو ہم سمجہے کہ اون کی ماں نے اونکو روک رکہا ہے نہلانے دہلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تہوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن علیہ السلام) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بہی اس سے محبت رکہہ اور محبت رکہہ اوس شخص سے جو اس سے محبت رکہے **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے میں نے امام حسن علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندہے پر دیکہا اور آپ فرماتے تہے یا اللہ میں اس سے محبت رکہتا ہوں تو بہی اس سے محبت رکہہ **عن** الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِي بَكْرَةَ

ابیه قال لقد قدت بنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین بغلته الشهباء
حتی ادخلتهم حجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم هذا قدامه وهذا خلفه **ترجمہ** ایاس نے
اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ) سے سنا اونھون نے کہا مین نے اوس سفید خچر کو کھینچا جسپر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سوار تھے یہانتک کہ گھُس گئے حجرۂ نبوی تک
ایک صاحبزادے آپکے آگے تھے اور ایک پیچھے **عن** عائشة خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاء الحسین
فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال انما یرید اللہ
لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جسپر
کجاوون کی صورتین یا ہانڈیون کی صورتین بنی ہوئی تھین کالے بالون کی اتنے مین امام حسن علیہ
السلام آئے آپنے انکو اس چادر کے اندر کرلیا پھر امام حسین آئے انکو بھی اندر کرلیا بعد اوس کے فرمایا
انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا یعنے اللہ تعالی جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور
کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھروالو **ف** یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج
مطہرات کا بیان ہے اور اون کیطرف خطاب ہے اس آیت کے بعد یہ ہے واذکرن ما یتلی فی بیوتکن عطف کر
ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے مین اس صورت مین یہان اہل بیت سے خاص ازواج مراد
تھے پر آپنے اون لوگون کو بھی شریک کرلیا تاکہ پاکی مین وہ بھی شامل ہوجاوین اور یہ قول کہ آیت تطہیر
انہی لوگون سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اوس مین داخل نہین ہین سیاق وسباق قرآن سے بعید
معلوم ہوتا ہے اور اس مین زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہین کیونکہ یہ امر بہرحال ثابت ہے کہ امام
حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہم آیت تطہیر مین داخل ہین **باب**
من فضائل زید بن حارثة وابنه اسامة رضی اللہ تعالی عنهما زید بن حارثہ اور اسامہ بن
زید کی فضیلت کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر انه کان یقول ما کنا ندعو زید
بن حارثة الا زید بن محمد حتی نزل فی القرآن ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند
اللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے اس وجہ سے کہ آپ

نے انکو بیٹنے کیا تہا یہانتک کہ قرآن مین اوترا پکارو انکو اون کے باپون کیطرف نسبت کرکے یہ اچہا
ہے اللہ کے نزدیک **عن** عبد اللہ بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابن عمر یقول بعث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا وامر علیہم اسامۃ بن زید فطعن الناس فی
امرتہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان تطعنوا فی امرتہ فقد کنتم تطعنون
فی امرۃ ابیہ من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامرۃ وان کان لمن احب الناس
الی وان ھذا لمن احب الناس الی بعدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اُسکا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگون نے اوسکی سرداری پر طعن کیا
(کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپنے افسر کیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعنہ کرتے ہو اُسامہ کی سرداری مین تو البتہ تم طعنہ کرچکے ہو اوس کے باپ کی
سرداری مین اس سے پہلے اور قسم خدا کی اُسکا باپ سرداری کے لائق تہا اور سب لوگون مین وہ میرا زیادہ
پیارا تہا اور اب اُسامہ اوس کے بعد سب لوگون مین مجہے پیارا ہے **ف** پہلے آپنے زید کو لشکر کا
سردار کرکے بہیجا تہا وہ شام مین شہید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری انکی
بیٹے کو دی تاکہ انکو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اورون کے لڑائی مین زیادہ کوشش
کرینگے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت مین بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہو تو
قدامت اور سن بیکار ہے **عن** سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو
علی المنبر ان تطعنوا فی امارتہ یرید اسامۃ بن زید فقد طعنتم فی امارۃ ابیہ من قبلہ
وایم اللہ ان کان لخلیقا لھا وایم اللہ ان کان لاحب الی وایم اللہ ان ھذا لھا لخلیق
یرید اسامۃ وایم اللہ ان کان لاحبھم الی من بعدہ فاوصیکم بہ فانہ من صالحیکم
ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے تو مین وصیت کرتا ہون اُسامہ کے ساتہ سلوک کرنے کی وہ تم مین
نیک بخت لوگون مین سے ہے

باب فی فضائل عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہما عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب کی فضیلت کا بیان

عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ
قال قال عبد اللہ بن جعفر لابن الزبیر اتذکر اذ تلقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انا وانت وابن عباس قال نعم فحملنا وترکک **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت

ہے عبد اللہ بن جعفر نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے تو آپ نے ہمکو سوار کر لیا اور تمکو چھوڑ دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہہ نہ ہوگی)
عن حبیب بن الشہید بمثل حدیث ابن علیۃ و اسنادہ ترجمہ وہی جو گذرا عن عبد اللہ بن جعفر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر تلقی بصبیان اہل بیتہ قال وانہ قدم من سفر فسبق بی الیہ فحملنی بین یدیہ ثم جیئ باحد ابنی فاطمۃ فاردفہ خلفہ قال فادخلنا المدینۃ ثلاثۃ علی دابۃ واحدۃ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ کو جا کر ملتے ایکبار آپ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ سے ملنے کے لیے آپ نے مجھکو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہرا کی ایک صاحبزادے آئی آپنے انکو اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے عن عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر تلقی بنا قال فتلقی بی و بالحسن او بالحسین قال فحمل احدنا بین یدیہ والاخر خلفہ حتی دخلنا المدینۃ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے ایک بار مجھ سے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ تعالی عنہما سے تو آپ نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے یہانتک کہ مدینہ میں آئے عن عبد اللہ بن جعفر قال اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم خلفہ فاسر الی حدیثا لا احدث بہ احدا من الناس ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ کروں گا

باب فضائل خدیجۃ حضرت خدیجہ کی فضیلت عن علی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد قال ابو کریب واشار وکیع الی السماء والارض ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں

سب مین خدیجہ بنت خویلد افضل ہین **ف** یعنی ہر ایک اپنے زمانہ مین سب عورتون سے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ ان دونون مین کون افضل ہے اوسکو بیان نہین کیا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃَ امْرَاَۃِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے لیکن عورتون مین کوئی کامل نہین ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے **ف** اس حدیث سے بعضون نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونو عورتین نبی تہین لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ نبی نہ تہین بلکہ ولی تہین اور منقول ہے اجماع اسپر کہ عورتین نبی نہین ہوتین **ف** اور عائشہ کی فضیلت اور عورتون پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کہانون پر نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ حضرت عائشہ حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہین کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتون پر ہووے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْکَ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا ہِیَ اَتَتْکَ فَاقْرَاْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّہَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ لَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ یَقُلْ فِی الْحَدِیْثِ وَمِنِّیْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہین آپ پاس آتین ہین ایک برتن لیکر اوس مین سالن ہے یا کہانا ہے یا شربت ہے پہر وہ جب آوین تو آپ انکو سلام کہیے اون کے پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے اور انکو خوشخبری دیجیے ایک گہر کی جنت مین جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اوس مین غل ہے نہ کوئی تکلیف ہے **عَنْ** اِسْمٰعِیْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِیْجَۃَ بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ **ترجمہ** اسمعیل نے عبداللہ بن ابی اوفے سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی ایک گہر کی جنت مین جو خولدار موتی کا ہے نہ اوس مین غل پکار ہے نہ تکلیف ہے **عَنْ** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی

جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ
ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ
کو ایک گھر کی جنت میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ
وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَنِيْ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ
اَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا اِلٰى خَلَائِلِهَا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میرے نکاح
ہونے سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رشک میں اُس وقت کرتی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے (اور
اون کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپکو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت
میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری ذبح کرتے تھے پھر خدیجہ کے سہیلیوں کے پاس اوسکا گوشت
تحفہ بھیجتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى
خَدِيْجَةَ وَاِنِّيْ لَمْ اُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَبَحَ
الشَّاةَ يَقُوْلُ اَرْسِلُوْا بِهَا اِلٰى اَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ قَالَتْ فَاَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيْجَةَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں پر رشک نہیں کی البتہ خدیجہ پر کی اور
میں نے اُنکو نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اُسکا گوشت خدیجہ کے
عزیزوں کو بھیجو ایک دن میں نے آپکو غصہ کیا اور کہا خدیجہ آپ نے فرمایا مجھے اُنکی محبت خدا تعالیٰ
نے والدی عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ اِلٰى قِصَّةِ الشَّاةِ
وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ
مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ اِيَّاهَا وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ ترجمہ حضرت
عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ اُنکا
ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہ کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

اِسْتَاْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اِسْتِیْذَانَ خَدِیْجَۃَ فَارْتَاحَ لِذٰلِکَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھَالَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْکُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَیْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَیْنِ ھَلَکَتْ فِی الدَّھْرِ فَاَبْدَلَکَ اللّٰہُ خَیْرًا مِّنْھَا **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے، ہالہ بنت خویلد (حضرت خدیجہ کی بہن آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی مجھے رشک آئی میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی اتنی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو اور نری سرخی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مر گئی اور اللہ تعالے نے آپ کو اس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں قاضی نے کہا عورتوں کو ایسی رشک معاف ہے کیونکہ یہ اون کی طبعی ہے اور اسی واسطے آپ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اوسکی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ ان پر خفا نہ ہوئے)

باب فَضَائِلِ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَیَالٍ جَاءَنِیْ بِکِ الْمَلَکُ فِیْ سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیْرٍ یَقُوْلُ ھٰذِہٖ امْرَاَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْ وَجْھِکِ فَاِذَا اَنْتِ ھِیَ فَاَقُوْلُ اِنْ یَّکُ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھکو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کیطرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنے یہ عورت مجھے ملیگی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہو) **عَنْ** ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ قَالَ اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا کُنْتِ غَضْبٰی قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاھِیْمَ

قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا میں جان لیتا ہوں جب تو مجھسے خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم
محمدؐ کے رب کی اور جب ناراض ہوجاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ہے ابراہیمؑ کے رب کی میں نے عرض کیا
بیشک قسم خدا کی یا رسول اللہ میں آپکا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ سے ناراض ہوتی ہوں اور غصہ حضرت
عائشہ کا اوسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے دل میں حضرت عائشہ
اللہ تعالیٰ کے رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ لَا وَرَبِّ
إِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ
بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ گڑیوں سے کہیلتی تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس کہتی ہیں کہ میری ہمجولیاں آتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر غائب ہوجاتیں (شرم سے
اور ڈر سے) آپ انکو میرے پاس بہیجدیتے **ف** قاضی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیوں سے
کہیلنا درست ہے اور یہ مستثنیٰ ہیں تصویروں میں سے کیونکہ اس کہیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری
کے امور کی اور علماء نے جائز رکہا ہے گڑیوں کی بیع اور شراکو اور امام مالک سے اوسکی کراہت منقول ہے
اور جمہور علما کا قول یہی ہے کہ اون سے کہیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے
تصویروں کی حدیث سے (نووی) **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ كُنْتُ
أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِيْ بَيْتِهِ وَهُنَّ اللُّعَبُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ
كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ میرے باری کا انتظار کیا کرتے جسدن میری باری
ہوتی تحفے بہیجتے تاکہ آپ خوش ہوں **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِيْ مِرْطِيْ
فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِيْ إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ

اِبْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ
تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ فَقَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّىْ هٰذِهٖ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِىْ قَالَتْ وَبِالَّذِىْ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا
مَا نُرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَىْءٍ فَارْجِعِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلِىْ لَهٗ
اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِى ابْنَةِ اَبِىْ قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُهٗ فِيْهَا
اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ
زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِىَ الَّتِىْ كَانَتْ تُسَامِيْنِىْ مِنْهُنَّ فِى الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِى الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰى
لِلّٰهِ وَاَصْدَقَ حَدِيْثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَةً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا
فِى الْعَمَلِ الَّذِىْ تَصَدَّقُ بِهٖ وَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ مَاعَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا
تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِىْ مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِىْ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا
وَهُوَ بِهَا فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ
اَرْسَلْنَنِىْ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِى ابْنَةِ اَبِىْ قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِىْ فَاسْتَطَالَتْ
عَلَىَّ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْقُبُ طَرْفَهٗ هَلْ يَاْذَنُ لِىْ فِيْهَا
قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ اَنْ
اَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا حِيْنَ اَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِىْ بَكْرٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی کو آپ پاس بھیجا انہوں نے اجازت
مانگی آپ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر میں آپ نے اجازت دی انہوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کی بی بیوں نے مجھ کو آپ کنے بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں آپ انصاف کریں اون کے ساتھ ابو قحافہ
کی بیٹی میں یعنے جتنی محبت اون سے رکھتے ہیں اوتنی ہی اوروں سے رکھیں یہ امر اختیاری نہ تھا اور

سب بیویوں میں تو آپ انصاف کرتے تھے) اور میں خاموش تھی آپنے فرمایا اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو
میں چاہوں وہ بولیں ہاں یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہیں آپنے فرمایا تو محبت رکھ عائشہ
سے یہ سنتے ہی فاطمہ اٹھیں اور بی بیوں کے پاس گئیں اون سے جاکر اپنا کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا
بیان کیا وہ کہنے لگیں ہم سمجھتیں ہیں تم کچھ ہماری کام آئیں ایسی پھر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہو آپ کی بی بیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابو قحافہ حضرت ابو بکر کے باپ تھے
تو حضرت عائشہ کے دادا ہوے دادا کیطرف نسبت دی سکتے ہیں) حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت
عائشہ کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو نہ کروں گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی
بی بیوں نے ام المومنین زینب بنت جحش کو آپکے پاس بھیجا اور یہی برابر کی مرتبہ میں آپکے سامنے رہتی تھیں
اور میں نے کوئی عورت اون سے زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنیوالی اور سچی بات کہنے والی اور ناتا جوڑنے
والی اور خیرات کرنیوالی نہیں دیکھی اور نہ اون سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی اللہ تعالے
کے کام میں اور صدقہ میں فقط اون میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا) اوس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں
(اور مل جاتیں اور نادم ہوتیں) انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے اجازت
دی اوسیحال میں کہ آپ میری چادر میں تھے جسحال میں فاطمہ آئیں تھیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ
کی بی بیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں پھر یہ کہکر مجھپر آئیں اور زبان درازی
کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے
کی یا نہیں یہانتک کہ مجھکو معلوم ہو گیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہ مانینگے تب تو میں بھی انپر آئی اور تھوڑی
ہی دیر میں انکو بند کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا یہ ابو بکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی
لڑکی نہیں ہے جو تم سے دب جاوے) **عن** الزهري بهذا الاسناد مثله في المعنى غير انه
قال فلما وقعت بها لم انشبها ان اثخنتها غلبة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة قالت
ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتفقد يقول اين انا اليوم اين انا غدا استبطاء
ليوم عائشة قالت فلما كان يومي قبضه الله بين سحري ونحري **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے تھے (بیماری میں) اور فرماتے تھے کل
میں کہاں ہونگا کل میں کہاں ہونگا یہ خیال کرکے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے پھر میری باری کے دن اللہ

تعالی نے آپکو ملا لیا میرے سینہ اور حلق میں (یعنے آپکا سر مبارک میری سینہ سے لگا ہوا تھا) **عن** عائشۃ
انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت وھو مسند الی صدرھا
واصغت الیہ وھو یقول اللھم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیکا لگائے
تھے میرے سینہ پر میں نے کان لگایا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخشدے مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملادے مجھکو
اپنے رفیقوں سے **عن** ھشام بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ
قالت کنت اسمع انہ لن یموت نبی حتی یخیر بین الدنیا والاخرۃ قالت فسمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ واخذتہ بحۃ یقول مع الذین انعم
اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
قالت فظننتہ خیر حینئذ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے میں سنا کرتی
تھی کہ کوئی نبی نہیں مریگا یہانتک کہ اسکو اختیار دیا جاویگا دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے
کا پھر میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیماری میں جسمیں آپنے وفات پائی اسوقت
آواز آپ کی بھاری تھی آپنے فرمایا ان لوگوں کے ساتھہ کر جنپر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور
شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ اسوقت میں سمجھی انکو اختیار ملا
عن سعد بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وھو صحیح انہ لم یقبض
نبی قط حتی یری مقعدہ فی الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فلما نزل برسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ورأسہ علی فخذی غشی علیہ ساعۃ ثم افاق فاشخص بصرہ الی السقف
ثم قال اللھم الرفیق الاعلی قالت عائشۃ قلت اذا لا یختارنا قالت عائشۃ وعرفت
الحدیث الذی کان یحدثنا بہ وھو صحیح فی قولہ انہ لم یقبض نبی قط حتی یری مقعدہ
من الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فکانت تلک اخر کلمۃ تکلم بھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قولہ اللھم الرفیق الاعلی **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تندرستی کیحالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہانتک کہ اوسنے اپنا

ٹھکانا جنت میں کچھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا آپ ایک ساعت تک بیہوش رہے
پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کیطرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ کر دینے
پیغمبروں کے ساتھ جو اعلے علیین میں رہتے ہیں) حضرت عائشہ نے کہا اوسوقت میں نے کہا اب آپ
ہمکو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپنے فرمائی تھی تندرستی کیحالت میں کوئی نبی
نہیں مرا یہانتک کہ اوسنے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اسکو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہ نے
کہا یہ اخیر کلمہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم الرفیق الاعلےٰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ
وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهٗ جَمِيْعًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ
مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَاَرْكَبُ
بَعِيْرَكِ فَتَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيْرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ
عَلٰى بَعِيْرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ
فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوْا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ
رِجْلَهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ رَسُوْلُكَ وَلَا اَسْتَطِيْعُ
اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو قرعہ
ڈالتے اپنی عورتوں پر ایک بار قرعہ مجھپر اور ام المؤمنین حفصہ پر آیا ہم دونو آپ کے ساتھ نکلیں اور آپ
جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلتے اون سے باتین کرتے ہوئے حفصہ نے عائشہ
سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور مین تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں تم دیکھو گی جو تم نہیں
دیکھتی تھیں اور مین دیکھوں گی جو مین نہیں دیکھتی تھی حضرت عائشہ نے کہا اچھا اور وہ حفصہ کے
اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ اون کے اونٹ پر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ
کیطرف آئے جسپر حفصہ تھیں آپنے سلام کیا اور انہی کے ساتھ ٹہلتے چلے یہانتک کہ منزل پر اوترے
اور حضرت عائشہ نے آپکو نہ پایا رات بھر انکو غیرت آئی جب اوتریں تو وہ اپنے پاؤن اذخر گھاس اور
میں ڈالتیں اور کہتیں یا اللہ مجھپر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھکو ڈس لیوے تیرے رسول ہیں میرے

ہو کچھ کہہ نہیں سکتی **ف** یہ حضرت عائشہ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتوں کو ستاتی
ہے جیسا اوپر گذر چکا مسئلہ یہ کہ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت پاس آپ پر واجب
نہ تھا ورنہ حفصہ اب تم کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضرور نہیں اس لیے کہ اگر باری آپ پر واجب بھی ہو جب بھی سفر
میں چلتے چلتے ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے ایسے ہی حضر میں بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا
ہے بشرطیکہ وہ یہ نہ کرے نووی ۔ **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ **ترجمہ** انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہی جیسے ثرید
(ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر **عَنْ** أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ
فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا جبرئیل
تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا **عَنْ** زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ قَالَ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہ نے کہا آپ دیکھتے تھے جو میں
نہیں دیکھتی تھی

حَدِيثُ أُمِّ زَرْعٍ ام زرع کی حدیث کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ
شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَى
قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ
قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي

كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ
وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ
وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ
طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ
رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ
الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ
قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ
عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ
وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ
أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ
مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَغْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً
مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا
فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ
كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا
بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ
كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے گیارہ عورتیں بیٹھیں اور
انہوں نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپاویں گی *

ف اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کریگی نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات
میں لکھا ہے کہ ان گیارہ عورتوں کے نام میں نہیں جانتا کسی نے لیے ہوں مگر ایک غریب طریق سے اور ان کے
نام مجھکو پہنچے ہیں پھر کہا دوسری عورت کا نام عمرہ بنت عمرو تھا اور تیسری کا حیی بنت کعب جو یمنی

کا مہدد بنت ابی مزرمہ پانچوین کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتوین کا حنے بنت علقمہ آٹھوین کا بنت اوس بن عبد
دسوین کا کبشہ بنت ارقم گیارہوین کا اُم زرع بنت اکیہل بن ساعدا تھے اور پہلی عورت کا نام مذکور نہین
بعض کتابون مین ہے کہ وہ بنت ابی مہزومہ تہی اور بعضون نے اس ترتیب مین اختلاف بہی کیا ہے اور یہہ
عورتین سب یمن کی تہین **ف** پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دُبلا اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار
گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکہا ہو نہ تو وہان تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑہ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا
جاوے **ف** تکلیف اُٹہا کر مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند مین کوئی خوبی نہین اور اوسکی ساتہہ مزاج مین
غربت بہی نہین بلکہ غرور اور نخوت ہے اور بدخلق بہی ہے **ف** دوسری عورت نے کہا مین اپنی خاوند
کی خبر نہین پہیلا سکتی مین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو پورا بیان نکر سکون گی اسقدر اوسمین عیوب ہین
ظاہری بہی اور باطنی بہی (اور بعضون نے یہ معنے کیے ہین کہ مین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو اوسکو چہوڑ دونگی
یعنی وہ خفا ہو کر مجہکو طلاق دیدیگا اور اوسکو چہوڑنا پڑے گا) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہے (یعنی
احمق) اگر مین اوسکی برائی بیان کرون تو مجہکو طلاق دیدیگا اور جو چپ ہون تو اوڑہر رہون گی (یعنے نہ
نکاح کے مزے اوٹہاؤنگی نہ بالکل مجرد رہون گی) چوتہی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز
اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنے معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہے نہ رنج (یہ اوسکی تعریف کی یعنے اوسکے
اخلاق عمدہ ہین اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے) پانچوین نے کہا میرا خاوند جب گہر مین آتا ہے تو
چیتا ہے (یعنے پڑکر سو جاتا ہے اور کسیکو نہین ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے **ف** نووی
نے کہا یہ بہی تعریف ہے اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور اپنے مال اور اسباب کی فکر سے غافل ہو جاتا
ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی مین ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گہر
مین آتے ہی چیتے کیطرح مجہپر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنے ہے **ف** اور جو مال
اسباب گہر مین چہوڑ جاتا ہے اوسکو نہین پوچہتا چہٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کہاتا ہے تو سب تمام
کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچہٹ تک نہین چہوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجہپر ہاتہہ
نہین ڈالتا کہ میرا دکہہ درد پہچانے (یہ بہی ہجو ہے یعنے سوا کہانے پینے کے بیل کیطرح اور کوئی کام کا
نہین عورت کی خبر تک نہین لیتا) ساتوین نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام
نہین کر جانتا سب جہان بہر کے عیب اوس مین موجود ہین ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پہوڑے یا ہاتہہ توڑے

باسر اور ناتہ دونون برو ردی آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند بو مین زرنب ہے زرنب ایک خوشبودار گہانس ہے اور چہونے مین نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنے اسکا ظاہر اور باطن دونون اچھے ہین نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا یعنے پرتلے والا یعنے قد اور بڑی راکہہ والا یعنے سخی ہے اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکہہ بہت نکلتی ہے اسکا گہر نزدیک ہے مجلس اور مسافرخانہ سے یعنے سردار اور سخی ہے اسکا لنگر جاری ہے دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میرے اس تعریف سے اور اسکے اونٹون کے بہت تہان خانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنے ضیافت مین اوس کے یہان اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے تہان خانون ہی مین کم چرنے جاتے ہین جبکہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونیکا یقین کر لیتے ہین یعنے ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تہا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تہا گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اوسنے زیور سے میرے دونون کان جہلا دئے اور چربی سے میرے دونون بازو بہرے یعنے مجھکو موٹا کیا اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین رہی مجھکو اوسنے بہیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تہے سو اوسنے مجھکو گہوڑے اور اونٹ اور کہیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تہی اوسنے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا مین اوسکی بات کرتی ہون وہ مجھکو برا نہین کہتا سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنے کچہ کام کرنا نہین پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گہٹریان کشادہ اور کشادہ گہر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اوسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنے نازنین بدن ہے اوسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتہہ یعنے کم خور ہے بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بہرنے والی یعنے موٹی ہے اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اسوسطے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کہانا نہین لیجاتی اوٹہا کر اور ہمارا گہر آلودہ نہین رکہتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودہ متہا جاتا تہا کہی نکالنے کیواسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتہہ اوس کے دو لڑکے تہے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو اناروں سے کہیلتے تہے سو ابوزرع نے مجھکو طلاق دیا اور اس عورت سے نکاح کیا پہر مینے اوس کے بعد ایک سردار مرد سے

نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوس نے مجھکو چوپایے جانور بہت دیے اور ہر ایک قسم سے
جوڑا جوڑا دیا اور اوس نے مجھ سے کہا کہ کہا ای ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو سو اگر مین جمع کرون جو کچھ دوسرے
خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے (یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے
احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا مین تیرے لیے ایسا ہون
جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لیے (یعنی ویسا ہی تیری خاطر کرتا ہون اور سب باتون مین تشبیہ نہین ہے
تو آپ نے طلاق نہین دیا حضرت عائشہ کو اور یہ غیبت مین داخل نہین جو عورتون نے اپنے خاوندون
کا ذکر کیا کیونکہ انہون نے اپنے خاوندون کا نام نہین لیا اور جب تک نام لیکر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت
نہین دوسرے یہ کہ یہ عورتین مجہول ہین یہ اگر غیبت بھی کرتی ہون تو کیا بعید ہے اور اس وقت مین اگر
کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے اون لوگون کے سامنے جو اوس کے خاوند کو پہچانتے ہون تو وہ غیبت
ہو جاویگی گو نام نہ لیوے (نووی) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ
طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا
وَقَالَ وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا **ترجمہ** وہی جو گذرا
کچھ لفظون کا اختلاف ہے

باب مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی فضیلت کا بیان

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا
ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَ
يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا **ترجمہ**
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے کہ ہشام
بن مغیرہ کے بیٹون نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے (یعنے
ابوجہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت علی نے پیام دیا تھا) تو مین اجازت نہ دونگا نہ دونگا نہ
دونگا البتہ اس صورت مین اجازت دیتا ہون کہ علی میری بیٹی کو طلاق دین اور اونکی بیٹی سے نکاح
کرین اسلیے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا شک مین ڈالتا ہے مجھکو جو اوسکو شک مین ڈالتا ہے اور
ایذا ہوتی ہے مجھکو جس سے اوسکو ایذا ہوتی ہے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم کو ایذا دینا ہر حال مین حرام ہے اگرچہ ایذا

کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تہا پر جب فاطمہ کو اوس کیوجہ سے رنج ہوتا تو آپ کو اونکے رنج
کی وجہ سے رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کردیا بوجہ کمال شفقت کے علی اور فاطمہ پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت
فاطمہ کسی فتنہ میں پڑجاتیں رشک کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے **عن** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ
مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ
لَكَ اِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِيْ بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ هَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا
يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ
فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا
وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ
صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ
وَوَعَدَنِيْ فَاَوْفٰى لِيْ وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا **ترجمہ** امام زین العابدین علی بن الحسین رضی
اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی
شہادت کے بعد تو ملے اون سے مسور بن مخرمہ اور پوچھا آپ کا کچہ کام ہو تو مجھکو حکم فرمایے امام زین
العابدین نے فرمایا کچہ نہیں مسور نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجھکو دیدیتے ہیں کیونکہ
میں ڈرتا ہوں لوگ آپسے زبردستی اوسکو چہین نلیں قسم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجھکو دیدینگے تو کوئی اسکو
نلسکیگا جبتک میرے جان میں جان ہے اور حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ کے
ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سناتے تہے لوگوں کو اس منبر پر
اور اون دنوں میں بالغ ہو چکا تہا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجہکو ڈر ہے
کہ اونکے دین پر کوئی آفت آوے پہر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے ہے یعنے
حضرت عثمان بن عفان رضہ کا) اور تعریف کی اون کی رشتہ داری کی اور فرمایا انہوں نے جو بات

مجھسے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہین کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہون لیکن قسم خدا کی اسکے رسول کی بیٹی اور اسکے دشمن کی بیٹی ایک جگہہ جمع نہونگی **عن** عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِیْ جَہْلٍ وَّ عِنْدَہٗ فَاطِمَۃُ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَاطِمَۃُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَہٗ اِنَّ قَوْمَکَ یَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّکَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِکَ وَھٰذَا عَلِیٌّ نَاکِحًا ابْنَۃَ اَبِیْ جَہْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُہٗ حِیْنَ تَشَہَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَنْکَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِیْعِ فَحَدَّثَنِیْ فَصَدَقَنِیْ وَ اِنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُّضْغَۃٌ مِّنِّیْ وَاِنَّمَا اَکْرَہُ اَنْ یَّفْتِنُوْھَا وَاِنَّھَا وَاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا قَالَ فَتَرَکَ عَلِیٌّ الْخِطْبَۃَ **ترجمہ**

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور اونکے نکاح مین حضرت فاطمہ تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جب فاطمہ نے یہ خبر سُنی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور عرض کیا آپکی لوگ کہتے ہین کہ آپ اپنی بیٹیون کے لیے غصہ نہین ہوتے اور یہ علی ہین جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہین مسور نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تشہد پڑہا پہر فرمایا مین نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا اوسنے جو بات مجھسے کہی سچ کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اوسکے دین پر آفت لاوین (یعنی جب علی دوسرا نکاح کرینگے تو شاید فاطمہ رشک کیوجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھین یا اون کی نافرمانی کرین اور گنہگار ہون) اور قسم خدا کی رسول اللہ کی لڑکی اور دشمن اللہ کی لڑکی دونون ایک مرد کے پاس جمع نہ ہونگی یہ سُنکر حضرت علی نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا) **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَۃَ ابْنَتَہٗ فَسَارَّھَا فَبَکَتْ ثُمَّ سَارَّھَا فَضَحِکَتْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَۃَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ سَارَّکِ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فَبَکَیْتِ ثُمَّ سَارَّکِ فَضَحِکْتِ قَالَتْ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ بِمَوْتِہٖ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ مَنْ یَّتْبَعُہٗ مِنْ اَھْلِہٖ فَضَحِکْتُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان میں اون سے بات کی وہ روئیں پھر کان میں کچھ اون سے فرمایا وہ
ہنسیں میں نے اون سے پوچھا پہلے تم سے آپ نے کچھ فرمایا تو تم روئیں پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں یہ کیا بات تھی انہوں
نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں رو دی پھر فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت میں میرے ساتھ
ملیگی تو میں ہنسی **ف** سبحان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق تھا کہ خاوند
اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ
مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا
بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى
جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا
قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ
بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَّا
الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ
فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ
فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا
رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ
أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں آپ کے پاس تھیں (آپ کی بیماری میں) کوئی باقی
نہ تھی جو نہ ہووے اتنے میں حضرت فاطمہ آئیں اُسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم چلتے تھے آپ نے جب انکو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر انکو اپنے داہنی طرف بٹھایا
یا بائیں طرف اور انکے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا وہ بہت روئیں جب آپ نے انکا یہ حال دیکھا تو
دوبارہ اُن کے کان میں کچھ فرمایا وہ ہنسیں میں نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص

تم سے راز کی باتین کہین پہر تم روتی ہو جب آپ کہڑے ہوگئے تو مین نے اون سے پوچہا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہون نے کہا مین آپ کا راز فاش کرنے والی نہین جب آپ کی وفات ہوگئی تو مین نے انکو قسم دی اوس حق کی جو میرا اونپر تہا اور کہا بیان کرو مجہسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا تہا اونہون نے کہا اب البتہ مین بیان کرون گی پہلے مرتبہ آپنے میرے کان مین یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال مین ایک بار یا دو بار مجہسے قرآن کا دور کرتے اس سال اونہون نے دو بار دور کیا اور مین خیال کرتا ہون کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر مین تیرا بہت اچہا میر خیمہ ہون یہ سنکر مین رونے لگی جیسے تم نے دیکہا تہا جب آپنے میرا رونا دیکہا تو دوبارہ مجہسے سرگوشی کی اور فرمایا ای فاطمہ تو راضی نہین ہے اس بات سے کہ مومنون کی عورتونکی یا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ سنکر مین ہنسی جیسے تم نے دیکہا **ف** اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتون سے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا افضل ہین بلکہ بعضون نے اگلی بہی سب عورتون سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ فاطمہ حضرت صلعم کا جز ہین اس وجہ سے اون کے برابر کوئی عورت نہین ہوسکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہین کیونکہ حضرت مریمؑ کے شان مین اللہ تعالی فرماتا ہے وَاصْطَفَاکِ عَلَی نِسَاءِ الْعَالَمِینَ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتون کی سردار ہین اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سب جوان جنتیون کے سردار ہین اور حضرت علی آپکے بہائی ہین دنیا اور آخرت مین راضی ہو اللہ تعالی اون سے اور ہمارا حشر اون کے غلامون مین کرے آمین یا رب العالمین **عن** عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ أَخَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ

إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہ آئیں بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان کی چال تھی آپ نے فرمایا مرحبا میری بیٹی اور انکو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو ہنسنے لگیں میں نے کہا تم کیوں روتی ہو انہوں نے کہا میں آپ کا بھید کھولنے والی نہیں ہوں میں نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اوس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئیں تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہمسے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ بی بیوں سے زیادہ رازدار ہوگئیں) اور میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا انہوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنیوالی نہیں جب آپ کی وفات ہوگئی تو میں نے پوچھا انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ہر سال مجھسے ایکبار قرآن شریف کا دور کرتے تھے اس سال دو بار دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہونچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھسے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں یہ سنکر میں روئی پھر آپ نے فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مومنوں کی عورتوں کی سردار ہووے یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے یہ سنکر میں ہنسی

باب مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ ام المومنین ام سلمہ کی فضیلت کا بیان

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ قَالَ وَأُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ**

سلمان سے روایت ہے وہ کہتے تہے تجہہ سے اگر ہوسکے تو سب سے پہلے بازار مین مت جا اور نہ سب کے بعد وہان سے
نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہین اُسکا جہنڈا کہڑا ہوتا ہے اونہون نے کہا حضرت جبرئیل علیہ
السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپکے پاس بی بی اُم سلمہ تہین حضرت جبرئیل باتین کرنے
لگے پہر کہڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچہا یہ کون شخص تہے اونہون نے کہا دحیہ کلبی
تہے اُم سلمہ نے کہا قسم خدا کی ہم تو اون کو دحیہ کلبی سمجہے یہانتک کہ مین نے خطبہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا آپ ہماری خبر بیان کرتے تہے **ف** یعنی آپنے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام آج میرے پاس
آئے تہے اوسوقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تہے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تہے اس حدیث سے حضرت
بی بی اُم سلمہ کی فضیلت نکلی کہ انہون نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکہا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیون
کی صورت بن سکتے ہین اور اکثر جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے **بَابٌ** مِنْ
فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حضرت اُم المومنین زینب کی فضیلت **عَنْ**
عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا
بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا
زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنی بی بیون سے) تم سب مین پہلے وہ مجہسے ملیگی جس کے ہاتہہ زیادہ
لنبے ہین تو سب بی بیان اپنے اپنے ہاتہہ ناپتین تا کہ معلوم ہو کس کے ہاتہہ زیادہ لنبے ہین حضرت عائشہ
نے کہا ہم سب مین زینب کے ہاتہہ زیادہ لنبے تہے وہ اپنے ہاتہہ سے محنت کرتین اور صدقہ دیتین **ف**
تو لنبے ہاتہہ سے حضرت صلعم کی مراد سخاوت تہی اور سخاوت حضرت زینب مین سب سے زیادہ تہی انہون ہی نے
سب سے پہلے انتقال کیا یعنے سنہ ۲۰ ہجری مین حضرت عمر کی خلافت مین اور جو لنبے ہاتہہ سے حقیقی معنی مراد
ہوتے تو اُم المومنین سودہ کے ہاتہہ سب سے لنبے تہے وہی سب سے پہلے مرتین۔ اس **حدیث** مین آپ
کے دو معجزے ہین ایک تو یہ فرمایا کہ مین تجہسے پہلے مرونگا اور ایسا ہی ہوا دوسرے حضرت زینب کی خبر
دینا کہ وہ اور بی بیون سے پہلے مرینگی **بَابٌ** مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رضی اللہ عنہا ام ایمن کی فضیلت
ف یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہلائی تہین اونکا نام برکت تہا اور یہ والدہ ہین اسامہ بن زید
کی حضرت عثمان رض کی خلافت مین مرین **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک برتن میں شربت لائیں میں نہیں جانتا آپ روزہ سے تھے یا کیا آپ نے اوسکو پھیر دیا وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر ف کیونکہ وہ کھلائی تھیں آپ کی اگلی حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد عن أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر سے کہا ہمارے ساتھ چلو ام ایمن کی ملاقات کے لیے ہم اُس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے تھے اُس سے ملنے کے لیے جب ہم اوس کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگی دونوں صاحبوں نے کہا تو کیوں روتی ہے اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اوس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے رسول کے لیے ام ایمن نے کہا میں اسلیے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اسوجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا ام ایمن کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر کو بھی رونا آیا وہ بھی اوسکے ساتھ رونے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کو جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے باب فضائل ام سلیم أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حضرت ام سلیم انس کی ماں اور حضرت بلال کی فضیلت عن أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوا اپنی بی بیوں کے یا ام سلیم کے (جو انس کی ماں اور ابوطلحہ کی بی بی تھیں) آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اوس پر بہت رحم آتا ہے اوسکا بھائی

میری ساتھ مارا گیا **ف** نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی خالائیں تھیں رضاعی یا نسبی اور محرم تھیں اسحدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے **عن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت من هذا قالوا هذه الغميصاء بنت ملحان ام انس بن مالك **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا غمیصا بنت ملحان (ام سلیم کا نام غمیصا یا رمیصا تھا) انس بن مالک کی ماں **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اريت الجنة فرايت امراة ابي طلحة ثم سمعت خشخشة امامي فاذا بلال **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابوطلحہ کی بی بی ام سلیم کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال ہیں **عن** انس قال مات ابن لابي طلحة من ام سليم فقالت لاهلها لا تحدثوا ابا طلحة بابنه حتى اكون انا احدثه قال فجاء فقربت اليه عشاء فاكل وشرب قال ثم تصنعت له احسن ما كان تصنع قبل ذلك فوقع بها فلما رات انه قد شبع واصاب منها قالت يا ابا طلحة ارايت لو ان قوما اعاروا عاريتهم اهل بيت فطلبوا عاريتهم الهم ان يمنعوهم قال لا قالت فاحتسب ابنك قال فغضب فقال تركتني حتى تلطخت ثم اخبرتني بابني فانطلق حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما كان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بارك الله لكما في غابر ليلتكما قال فحملت قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر وهي معه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى المدينة من سفر لا يطرقها طروقا فدنوا من المدينة فضربها المخاض فاحتبس عليها ابو طلحة وانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول ابو طلحة انك لتعلم يا رب انه يعجبني ان اخرج مع رسولك صلى الله عليه وسلم اذا خرج وادخل معه اذا دخل وقد احتبست بما ترى قال تقول ام سليم يا ابا طلحة ما اجد الذي كنت اجد انطلق فانطلقنا قال وضربها المخاض حين قدما فولدت غلاما فقالت لي امي يا انس لا يرضعه احد حتى تغدو به على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح احتملته۔

فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَفْتُہٗ وَمَعَہٗ مِیْسَمٌ فَلَمَّا رَاٰنِیْ
قَالَ لَعَلَّ اُمَّ سُلَیْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَضَعَ الْمِیْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِہٖ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ
حَجْرِہٖ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَجْوَۃٍ مِنْ عَجْوَۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَلَاکَہَا فِیْ فِیْہِ حَتّٰی
ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَہَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ فَجَعَلَ الصَّبِیُّ یَتَلَمَّظُہَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْہَہٗ وَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ **ترجمہ** انس سے روایت
ہے ابو طلحہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تہا مر گیا اونہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا انکو
بیٹے کی جب تک مین خود نہ کہوں آخر ابو طلحہ آئے ام سلیم شام کا کہانا سامنے لائین اونہوں نے کہایا
اور پیا پہر ام سلیم نے اچہی طرح بناؤ اور سنگار کیا اون کے لیے یہانتک کہ اونہوں نے جماع کیا اون سے جب
ام سلیم نے دیکہا کہ وہ سیر ہو گئے اور اون کے ساتہ صحبت بہی کر چکے اوسوقت اونہوں نے کہا اے ابو طلحہ
اگر کچہ لوگ اپنی چیز کسی گہر والون کو مانگے پر دیوین پہر اپنی چیز مانگین توکیا گہر والے اسکو روک سکتے
ہین ابو طلحہ نے کہا نہین روک سکتے ام سلیم نے کہا تو مین تم کو خبر دیتی ہون تمہارے بیٹے کے مرنے کی
یہ سنکر ابو طلحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجکو خبر نہ کی یہان تک کہ مین آلودہ ہوا (جنب ہوا) اب
مجہکو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاکر آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اللہ تعالی تمکو برکت
دیوے تمہاری گذری ہوئی رات مین ام سلیم حاملہ ہو گئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے ام سلیم
بہی آپکے ساتہ تہین اور آپ جب سفر سے مدینہ مین تشریف لاتے تو رات کو مدینہ مین داخل نہ ہوتے جب
لوگ مدینہ کے قریب پہونچے تو ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا ابو طلحہ اون کے پاس ٹہیرے رہے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تہے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجہے تیرے رسول
کے ساتہ نکلنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوین لیکن تو جانتا ہے مین جس وجہ سے رک گیا
ہون ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ اب میرے ویسا درد نہین ہے جیسے پہلے تہا تو چلو ہم چلے جب میان بی بی
مدینہ مین آئے تو پہر ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنین میری مان نے کہا اے انس
اسکو کوئی دودہ نہ پلاوے جب تک تو صبحکو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لیجاوے جب
صبح ہوئی تو مین نے بچہ کو اوٹہایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا مین نے دیکہا تو آپ کے
ہاتہ مین اونٹون کے داغنے کا آلہ ہے آپ نے جب مجکو دیکہا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا مین نے

کہان آپ نے وہ آلہ ہاتھ مبارک سے رکھدیا اور مین بچے کو لیکر آیا اور آپ کی گود مین بٹھلا یا آپ نے عجوہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنی منہ مین چبائی جب وہ گھل گئی تو بچے کے منہ مین ڈالی بچہ اُسکو چوسنے لگا آپ نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے پھر آپنے اُس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اُسکا نام عبداللہ رکھا **ف** یہ حدیث کتاب الادب مین گذر چکی **عن** انس بن مالک قال مات ابن لابی طلحۃ واقتص الحدیث بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال صلوۃ الغداۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعۃ من انی لا اتطھر طھورا تاما فی ساعۃ من لیل ولا نھار الا صلیت بذلک الطھور ما کتب اللہ لی ان اصلی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سے صبح کی نماز پڑھ اے بلال اور بیان کر مجھ سے وہ عمل جو تونے کیا ہے اسلام مین جسکی فائدے کی تجھکو زیادہ امید ہے کیونکہ مین نے آج کی رات تیری جوتیون کی آواز سنی اپنے سامنے جنت مین بلال نے کہا مین نے کوئی عمل اسلام مین جسکے نفع کی امید بہت ہو اس سے زیادہ نہین کیا کہ مین جب پورا وضو کرتا ہون کسیوقت مین رات یا دن کو تو اُس وضو سے نماز پڑھتا ہون جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت مین لکھی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت مین جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے

باب من فضائل عبد اللہ بن مسعود و امہ

عبداللہ بن مسعود اور اُن کی مان کی فضیلت **عن** عبد اللہ قال لما نزلت ھذہ الایۃ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا الی اخر الایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل لی انت منھم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے اونپر گناہ نہین ہے اُسکا جو کھاچکے اخیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اُن لوگون مین سے ہے (یعنی ایمان والون اور نیک اعمال والون مین سے) **عن** ابی موسی قال قدمت انا واخی من الیمن فکنا حینا وما نری ابن مسعود وامہ الا من اھل بیت رسول

بتثلیثہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کثرۃ دخولہم ولزومہم لہ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے
مین اور میرا بہائی دونون یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبد اسد بن مسعود اور اون کی مان کو رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم کے اہل بیت مین سے سمجہتے تہے اسوجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ کے پاس اور ساتہہ رہتے
آپ کے عن ابی موسی یقول لقد قدمت انا واخی من الیمن فذکر مثلہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابی موسی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اری
ان عبد اللہ من اہل البیت او ما ذکر من نحو ھذا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین صرف
عبد اسد کا ذکر ہے عن ابی الاحوص قال شہدت ابا موسی وابا مسعود حین مات
ابن مسعود فقال احدہما لصاحبہ اتراہ ترک بعدہ مثلہ فقال ان قلت ذاک
ان کان لیؤذن لہ اذا حجبنا ویشہد اذا غبنا ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود
مر گئے تو مین ابوموسی اور ابومسعود کے پاس تہا ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجہتے ہو کہ عبد اسد کے مثل
اب کوئی ہے دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو اون کا تو یہ حال تہا کہ ہم روکے جاتے اور انکو اجازت دی جاتی
اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے ف یعنی زندگی مین بہی کوئی اون کے برابر رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم کا مقرب نہ تہا تو مرنے کے بعد اب کون اون کا مثل ہوگا عن ابی الاحوص قال کنا
فی دار ابی موسی مع نفر من اصحاب عبد اللہ وہم ینظرون فی مصحف فقام عبد اللہ
فقال ابو مسعود ما اعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک بعدہ اعلم بما انزل
اللہ من ھذا القائم فقال ابو موسی اما لئن قلت ذاک لقد کان یشہد اذا غبنا و
یؤذن لہ اذا حجبنا ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے ہم ابوموسی کے گہر مین تہے اور وہان عبد اسد
بن مسعود کے کئی ساتہی تہے اور ایک قرآن مجید دیکہہ رہے تہے اتنے مین عبد اسد کہڑے ہوئے ابومسعود نے کہا
مین نہین جانتا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کے جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی
چہوڑا ہو جو کہڑا ہے ابوموسی نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو صحیح ہے انکا یہ حال تہا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم
غائب ہوتے اور انکو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے عن زید بن وھب قال کنت جالسا مع
حذیفۃ وابی موسی وساق الحدیث وحدیث قطبۃ اتم واکثر ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عن عبد اللہ انہ قال ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ ثم قال علی قراءۃ

مِنْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِیْنَ سُوْرَۃً وَّلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَعْلَمُہُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ لَرَحَلْتُ اِلَیْہِ قَالَ شَقِیْقٌ فَجَلَسْتُ فِیْ حِلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَرُدُّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ وَلَا یَعِیْبُہٗ **ترجمہ** عبد اسد بن مسعود سے روایت ہی اونہون نے (اپنے یارون سی کہا اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شی بو لاویگا اُسکو قیامت کے دن پہر کہا مجھے کس شخص کی قرارت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو مین نے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے سامنے ستر کئی سورتین پڑہین اور رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم کے اصحاب یہ جانتے ہین کہ مین اون سب مین زیادہ جانتا ہون اسد کی کتاب کو اور جو مین جانتا کوئی مجھہ سی زیادہ جانتا ہے اسد تعالی کی کتاب کو تو مین چلا جاتا اوس کے پاس شقیق نے کہا مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے اصحاب کے حلقون مین بیٹہا مین نے کسی سی نہین سُنا جس نے عبد اسد کی اس بات کو رد کیا ہو یا اونپر عیب کیا ہو **ف** عبد اسد بن مسعود کے مصحف مین بعض بعض مقامون مین جمہور کے مخالف قرأت تہی اون کے یارون کا بہی مصحف اونہی کیطرح تہا لوگون نے اسبات پر انکار کیا اور حکم کیا عبد اسد کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا اون کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن اُنہون نے اپنا مصحف نہین دیا اور اپنے یارون سے بہی کہدیا چہپاؤ الو کیونکہ جو چھپاوگے وہ اس آیت کی بموجب قیامت مین لاؤگے تو تم قیامت مین قرآن لیکر آؤگے اسی زیادہ کون سا شرف ہے اس حدیث سی یہی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہی بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سی نہ ہو اور بہت سی بزرگون نے ایسا کیا ہی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ وَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ مَا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ سُوْرَۃٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَیْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ اٰیَۃٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِیْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا ھُوَ اَعْلَمُ بِکِتَابِ اللّٰہِ مِنِّیْ تَبْلُغُہُ الْاِبِلُ لَرَکِبْتُ اِلَیْہِ **ترجمہ** عبد اسد بن مسعود سی روایت ہی اونہون نے کہا قسم اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اسکی کتاب مین کوئی ایسی سورت نہین ہی مگر مین جانتا ہون کہ وہ کہان اوتری اور کوئی آیت ایسی نہین ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ کس باب مین اوتری اور جو مین جانتا کسی کو وہ اسد کی کتاب مجھہ سی زیادہ جانتا ہے اور اُس تک اونٹ پہنچ سکتے تو مین سوار ہوکر اوس کے پاس جاتا (سبحان اسد دین کے علم کا ایسا شوق تہا **عن** مَسْرُوْقٍ قَالَ کُنَّا نَاْتِیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ اِلَیْہِ وَقَالَ

بْنُ مُرَّةَ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِيْ حُذَيْفَةَ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے ایک دن ہم نے عبد اللہ بن مسعود کا ذکر کیا انہوں نے کہا تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جسے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے یعنی عبد اللہ بن مسعود سے پہلے انہی کا نام لیا اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولی تھا ابو حذیفہ کا **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيْثًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَحَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرٌ قَوْلُهُ يَقُوْلُهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَوَكِيْعٍ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ كُرَيْبٍ أُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنِ** الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِيْ تَنْسِيْقِ الْأَرْبَعَةِ **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ بِهٰذَيْنِ لَا أَدْرِيْ بِأَيِّهِمَا بَدَأَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ

ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت **عَنْ** أَنَسٍ يَقُوْلُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُوْ زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار شخصوں
نے اور وہ چاروں انصاری تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو زید نے قتادہ
نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابو زید کون تھے انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوا
ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے
اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے
اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب واقعہ ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ
ہوں اور خلفاء اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ انکا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجودیکہ وہ
حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے
جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کس لیے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموعہ قرآن
بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا انتہے **عن** قَتَادَةَ قَالَ
قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ
كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ
يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور
زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصار میں سے جسکو ابو زید کہتے تھے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ قَالَ اَللّٰهُ سَمَّانِيْ
لَكَ قَالَ اَللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِيْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھکو ابی نے
کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ سے آپ نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا یہ سنکر ابی بن کعب رونے لگے
خوشی سے یا یہ سمجھکر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا قصور دیکھکر اور خداوند
کریم کی عظمت کا خیال کر کے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ

عن أنس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبتغي نبكي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب من فضائل سعد بن معاذ سعد بن معاذ کی فضیلت کا بیان

عن جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجنازة سعد بن معاذ بين أيديهم اهتز لها عرش الرحمن **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سعد بن معاذ کا جنازہ سامنے رکھا تھا اون کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا

ف یعنی اون کے آنے کی خوشی ہوا اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کیے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے کہا عرش اُن کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اسکا ہلنا جائز ہے اور بعضوں نے کہا مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنی ملائکہ کا اونہوں نے سعد کے آنیکی خوشی کی انتہے مختصرا من النووی

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ کی موت سے

عن أنس بن مالك أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال وجنازته موضوعة يعني سعدا اهتز لها عرش الرحمن **ترجمہ** انس سے بھی ایسے ہی روایت ہے جیسے پہلے گذری

عن البراء يقول أهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حرير فجعل أصحابه يمسونها ويعجبون من لينها فقال أتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها وألين **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا آپ کے اصحاب اُسکو چھونے لگے اور اُسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اوسکی نرمی سے تعجب کرتے ہو البتہ سعد بن معاذ کا توال (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں

عن البراء بن عازب يقول أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بثوب حرير فذكر الحديث ثم قال ابن عبدة أخبرنا أبو داود **نا** شعبة حدثني قتادة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو هذا أو بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن شعبة هذا الحديث بالإسنادين جميعا كرواية أبي داود **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن أنس بن مالك أنه أهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم جبة من سندس وكان ينهى عن الحرير فعجب الناس منها

قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا ایک جبہ تحفہ آیا آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگوں نے اسکو دیکھکر تعجب کیا اوسکی نرمی اور خوبی سے آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت مین اس سے اچھے ہین

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ ترجمہ انس سے روایت ہے اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ نے آپکے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا پھر بیان کیا اوسی طرح اس مین یہ نہین ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے تھے

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكِ بْنِ خَرَشَةَ ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھسے لوگوں نے ہاتھہ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا مین لونگا مین لونگا آپنے فرمایا اسکا حق ادا کرکے کون لیگا یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافرون کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابودجانہ نے کہا مین اسکا حق ادا کرونگا اور لونگا پھر اونہون نے اسکو لے لیا اور مشرکون کے سر اوس تلوار سے چیرے

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عبد اللہ جابر کے باپ کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جِيءَ بِأَبِي مُسَجًّى وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ ترجمہ حضرت جابر سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا اوسپر کپڑا ڈھنکا تھا اور اوسکے ناک کان ہاتھہ پاؤن کاٹے گئے تھے (یعنے کافرون نے اوسکو شہید کرکے اوسکے ساتھہ مثلہ کیا تھا) مین نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگون نے مجھکو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا

باپ کا یہ حال دیکھکر رنج کریگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوٹھا دیا یا آپ کے حکم سے اوٹھایا گیا آپ نے ایک رونیوالے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے لوگوں نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (یعنے شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے فرشتے اوسپر برابر سایہ کیے رہے یہانتک کہ وہ اٹھایا گیا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میرا باپ شہید ہوا اُحد کے دن تو میں اوس کے منہ پر سے کپڑا اوٹھاتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع نکرتے اور فاطمہ عمرو کی بیٹی (یعنے میری پھوپھی) وہ بھی اوسپر رو رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو روویا نہ رووے فرشتے اوسپر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے تھے یہانتک کہ تم نے اسکو اٹھایا **عن** جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِيَةِ **عن** جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرا باپ اُحد کے دن لایا گیا اوس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ کے آگے

باب فِي فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ جلبیب رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت **عن** أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَأَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ فَطُلِبَ فِي الْقَتْلَى فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا **ترجمہ** ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھے اللہ تعالی نے آپ کو مال دیا آپ نے

آپنے لوگون سے فرمایا تم مین سے کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا ہان فلان فلان فلان شخص گم ہین
پھر آپنے پوچھا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا البتہ فلان فلان فلان شخص گم ہین پھر آپنے
فرمایا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا کوئی نہین آپنے فرمایا مین جلیبیب کو نہین دیکھتا
لوگون نے انکو مردون مین ڈھونڈا تو اون کی لاش سات لاشون کے پاس پائی جنکو جلیبیب نے مارا تھا
وہ سات کو مار کر مارے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس آئے اور وہان کھڑے ہوے پھر فرمایا
اُسنے سات آدمیون کو مارا بعد اسکے مارا گیا یہ میرا ہے مین اسکا ہون تم میرا ہے مین اسکا ہون یعنی مین اور وہ ایک ہین
پھر آپنے اوسکو اپنے دونون ہاتھون پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اوٹھایا بعد اوس کے گڑھا کھدوایا
اور قبر مین رکھدیا اور غسل کا بیان نہین کیا راوی نے **باب** فَضَائِلِ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت **عن** عَبْدِ اللہِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ
خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَکَانُوْا یُحِلُّوْنَ الشَّھْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِیْ اُنَیْسٌ وَّاُمُّنَا فَنَزَلْنَا
عَلٰی خَالٍ لَّنَا فَاَکْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَیْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُہٗ فَقَالُوْا اِنَّکَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ
اَھْلِکَ خَالَفَ اِلَیْھِمْ اُنَیْسٌ فَجَآءَ خَالُنَا فَنَثٰی عَلَیْنَا الَّذِیْ قِیْلَ لَہٗ فَقُلْتُ اَمَّا مَا مَضٰی مِنْ
مَعْرُوْفِکَ فَقَدْ کَدَّرْتَہٗ وَلَا جِمَاعَ لَکَ فِیْمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَیْھَا وَتَغَطّٰی
خَالُنَا ثَوْبَہٗ فَجَعَلَ یَبْکِیْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی نَزَلْنَا بِحَضْرَۃِ مَکَّۃَ فَنَافَرَ اُنَیْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ
مِثْلِھَا فَاَتَیَا الْکَاھِنَ فَخَیَّرَ اُنَیْسًا فَاَتَانَا اُنَیْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِھَا مَعَھَا قَالَ وَقَدْ صَلَّیْتُ
یَا ابْنَ اَخِیْ قَبْلَ اَنْ اَلْقٰی رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِیْنَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ
لِلّٰہِ قُلْتُ فَاَیْنَ تَوَجَّہُ قَالَ اَتَوَجَّہُ حَیْثُ یُوَجِّھُنِیْ رَبِّیْ اُصَلِّیْ عِشَآءً حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنْ
اٰخِرِ اللَّیْلِ اُلْقِیْتُ کَاَنِّیْ خِفَآءٌ حَتّٰی تَعْلُوَنِیَ الشَّمْسُ فَقَالَ اُنَیْسٌ اِنَّ لِیْ حَاجَۃً بِمَکَّۃَ
فَاکْفِنِیْ فَانْطَلَقَ اُنَیْسٌ حَتّٰی اَتٰی مَکَّۃَ فَرَاثَ عَلَیَّ ثُمَّ جَآءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِیْتُ رَجُلًا
بِمَکَّۃَ عَلٰی دِیْنِکَ یَزْعُمُ اَنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ اَرْسَلَہٗ قُلْتُ فَمَا یَقُوْلُ النَّاسُ قَالَ یَقُوْلُوْنَ
شَاعِرٌ کَاھِنٌ سَاحِرٌ وَکَانَ اُنَیْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَآءِ قَالَ اُنَیْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْکَھَنَۃِ
فَمَا ھُوَ بِقَوْلِھِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَہٗ عَلٰی اَقْرَاءِ الشُّعَرَآءِ فَمَا یَلْتَئِمُ عَلٰی لِسَانِ اَحَدٍ
بَعْدِیْ اَنَّہٗ شِعْرٌ وَاللہِ اِنَّہٗ لَصَادِقٌ وَاِنَّھُمْ لَکَاذِبُوْنَ قَالَ قُلْتُ فَاکْفِنِیْ حَتّٰی اَذْھَبَ

فانظر قال فأتيت مكة فتضعفت رجلا منهم فقلت أين هذا الذي تدعونه الصابئ
فأشار إلي فقال الصابئ فمال علي أهل الوادي بكل مدرة وعظم حتى خررت مغشيا
علي قال فارتفعت حين ارتفعت كأني نصب أحمر قال فأتيت زمزم فغسلت عني الدماء
وشربت من مائها ولقد لبثت يا ابن أخي ثلاثين بين ليلة ويوم ما كان لي طعام إلا ماء زمزم
فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما وجدت على كبدي سخفة جوع قال فبينا أهل
مكة في ليلة قمراء إضحيان إذ ضرب على أسمختهم فما يطوف بالبيت أحد وامرأتين
منهم تدعوان إسافا ونائلة قال فأتتا علي في طوافهما فقلت أنكحا أحدهما الأخرى
قال فما تناهتا عن قولهما قال فأتتا علي فقلت هن مثل الخشبة غير أني لا أكني
فانطلقتا تولولان وتقولان لو كان ها هنا أحد من أنفارنا قال فاستقبلهما رسول الله صلى
الله عليه وسلم وأبو بكر وهما هابطان قال ما لكما قالتا الصابئ بين الكعبة وأستارها
قال ما قال لكما قالتا إنه قال لنا كلمة تملأ الفم وجاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى استلم الحجر وطاف بالبيت هو وصاحبه ثم صلى فلما قضى صلاته قال
أبو ذر فكنت أنا أول من حياه بتحية الإسلام فقلت السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك ورحمة الله ثم قال من أنت قال قلت من غفار قال فأهوى بيده فوضع
أصابعه على جبهته فقلت في نفسي كره أن انتميت إلى غفار فذهبت آخذ بيده
فقدعني صاحبه وكان أعلم به مني ثم رفع رأسه ثم قال متى كنت ها هنا قال قلت
كنت ها هنا منذ ثلاثين بين ليلة ويوم قال فمن كان يطعمك قال قلت ما كان
لي طعام إلا ماء زمزم فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما أجد على كبدي سخفة
جوع قال إنها مباركة إنها طعام طعم فقال أبو بكر يا رسول الله ائذن لي في طعامه
الليلة فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وانطلقت معهما ففتح أبو بكر
بابا فجعل يقبض لنا من زبيب الطائف فكان ذلك أول طعام أكلته بها ثم غبرت
ما غبرت ثم أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنه قد وجهت لي أرض
ذات نخل لا أراها إلا يثرب فهل أنت مبلغ عني قومك عسى الله أن ينفعهم بك

وَيَاجُرُكَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ إِيمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ

ترجمہ عبداللہ بن صامت سے روایت ہے ابوذر نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی اُنیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اوسکے پاس اوترے اوس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی اوسکی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی ہمارے ماموں سے جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا کرتا ہے وہ ہمارے پاس آیا اور اوس نے یہ بات مشہور کردی (حماقت سے) میں نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب ہوگیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے آخر ہم اپنے اونٹوں پاس گئے اور اپنا اسباب لادا ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا ہم چلے یہانتک کہ مکہ کے سامنے اوترے اُنیس نے ایک شرط لگائی اُتنے اونٹوں پر جو ہمارے تھے اور اوتنے ہی اور پر **ف** وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعوی کرتے ہیں ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں ہر جسکو کاہن کہدیوے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھیرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیے جاویں اور اوتنے ہی اور **ف** پھر دونوں کاہن پاس گئے کاہن نے اُنیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے اُنیس ہمارے اونٹ لایا اور اوتنے ہی اور اونٹ لایا ابوذر نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے میں نے کہا کس کے لیے پڑھتے تھے ابوذر نے کہا اللہ تعالی کے لیے میں نے کہا مونہہ کدھر کرتے تھے اونھوں نے کہا ادھر مونہہ کرتا تھا جدھر اللہ تعالی میرا مونہہ کردیتا تھا میں عشا کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمل کیطرح پڑجاتا تھا یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا انیس نے کہا مجھکو مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا اوس نے دیر کی

پھر آیا میں نے کہا تو نے کیا کیا وہ بولا میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالے
نے اسکو بھیجا ہے میں نے کہا لوگ اوسکو کیا کہتے ہیں اوس نے کہا لوگ اوسکو شاعر کاہن جادوگر کہتے ہیں اور
انیس خود بھی شاعر تھا اوس نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں
کا کلام نہیں ہے اور میں نے اوسکا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑیگا
شعر کیطرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں میں نے کہا تو یہاں رہو میں اوس شخص کو جاکر دیکھتا
ہوں پھر میں مکہ میں آیا میں نے ایک ناتوان شخص کو مکہ والوں میں سے چھانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص
شاید مجھے تکلیف پہونچاوے) اور اوس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جسکو تم صابی کہتے ہو (یعنے
دین بدلنے والا عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت صلعم کو صابی کہتے تھے) اوس نے میری طرف اشارہ کیا
اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سنکر تمام وادی والے ڈھیلے ہڈیاں لیکر مجھپر پلے
یہانتک کہ میں بیہوش ہوکر گرا جب میں ہوش میں آکر اوٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں
(یعنے سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زمزم کے پاس آیا اور سب خون دھویا اور زمزم کا
پانی پیا تو اے بھتیجے میرے میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا سوا
زمزم کے پانی کے (میں جب بھوک لگتی تو اوسی کو پی لیتا) پھر میں موٹا ہوگیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی بٹیں
جھک گئیں (موٹاپے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پائی ایکبار مکہ والے چاندنی
رات میں سو گئے اوسوقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار
رہی تھیں (اساف اور نائلہ دو بت تھے مکہ میں اساف مرد تھا اور نائلہ عورت تھی کفار کا یہ اعتقاد تھا
کہ ان دونوں نے وہاں زنا کی تھی اسوجہ سے مسخ ہوکر بت ہوگئے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں
میں نے کہا ایک کا نکاح دوسرے سے کردو (یعنے اساف کا نائلہ سے) یہ سنکر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر
میرے سامنے آئیں تو میں نے صاف کہدیا اون کے فلاں میں لکڑی (یعنے یہ فحش اساف اور نائلہ کی
پرستش کیوجہ سے ہے) اور مجھے کنایہ نہیں آتا (یعنے کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی کھلم کھلا گالی
دی اساف اور نائلہ کو اون مرد و عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالی کے گھر میں خدا کو چھوڑ کر
اساف اور نائلہ کو پکارتی تھیں) یہ سنکر وہ دونوں عورتیں چلاتی ہوئیں اور کہتی ہوئی چلیں کاش اس
وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں اون عورتوں

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے اونہون نے اون عورتون سے پوچھا
کیا ہوا وہ بولین ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردون مین چھپا ہے اونہون نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولین
ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اسکو زبان سے نکال نہین سکتین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے یہانتک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنی صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو ابوذر
نے کہا مین نے ہی اول سلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا وعلیک السلام
ورحمۃ اللہ پھر آپنے پوچھا تو کون ہے مین نے کہا غفار کا ایک شخص ہون آپنے ہاتھ جھکایا اور اپنی اونگلیان پیشانی
پر رکھین (جیسے کوئی فکر کرتا ہے) مین نے اپنے دلمین کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ مین غفار مین سے
ہون مین لپکا آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپکے صاحب نے (ابوبکر نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا
مجھے روکا پھر آپنے سر اوٹھایا اور فرمایا تو یہان کب آیا مین نے عرض کیا مین یہان تیس رات یا دن سے ہون
آپنے فرمایا تجھے کھانا کون کھلاتا ہے مین نے کہا کھانا وغیرہ کچھ نہین سوا زمزم کے پانی کے پھر مین موٹا
ہوگیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی بٹین مڑ گئین اور مین اپنے کلیجہ مین بھوک کی ناتوانی نہین پاتا آپنے فرمایا
زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کھانے کیطرح ابوبکر نے کہا یا رسول
اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجیے اسکو کھلانے کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور ابوبکر مین بھی
اون دونون کے ساتھ چلا ابوبکر نے ایک دروازہ کھولا اور اس مین سے طائف کی سوکھی انگور نکالنے لگے
یہ پہلا کھانا تھا جو مین نے کھایا مکہ مین پھر رہین جب تک رہے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا آپنے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی مین سمجھتا ہون وہ کوئی زمین نہین ہے سوا یثرب کے
(یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنے قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالی اون کو نفع
دیوے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دیوے مین انیس پاس آیا اوس نے پوچھا تو نے کیا کیا مین نے کہا مین
اسلام لایا اور مین نے تصدیق کی آپکی نبوت کی وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہین ہے مین
بھی اسلام لایا اور مین نے بھی تصدیق کی پھر ہم دونون اپنی ماں کے پاس آئے وہ بولی مجھے بھی تم دونون
کے دین سے نفرت نہین ہے مین بھی اسلام لائی اور مین نے بھی تصدیق کی پھر ہمنے اونٹون پر اسباب
لادا یہانتک کہ ہم اپنی قوم غفار مین پہنچے آدھی قوم مسلمان ہوگئی اور اون کا امام ایماء بن رحضہ
غفاری تھا وہ اون کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین

تشریف لاویں گے تو ہم مسلمان ہوجاوینگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور آدھی قوم جو باقی
تھی وہ بھی مسلمان ہوگئی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائیوں
غفاریوں کی طرح مسلمان ہوتے ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو
اللہ نے بخشدیا اور اسلم کو اللہ نے بچادیا (قتل اور قید سے) **عن** حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ
زَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلَى حَذَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ
قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ اچھا جا لیکن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہیں
اوس شخص کے اور منہ بناتے ہیں اوسکو واسطے **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ
أَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ
حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللَّهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا
إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أُنَيْسٌ يَمْدَحُهُ حَتَّى غَلَبَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا صِرْمَتَهُ
فَضَمَمْنَاهَا إِلَى صِرْمَتِنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ
فَقَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا
فَقَالَ مُنْذُ كَمْ أَنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ
اللَّيْلَةَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونوں
ایک کاہن کے پاس گئے انیس نے اوس کاہن کی تعریف شروع کی یہانتک کہ اوس پر غالب آیا اور ہمنے اوس
کے اونٹ بھی لیکر اپنے اونٹوں میں ملالیے ۔ اور یہ کہ نماز پڑھی آپنے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب
سے پہلے وہ شخص ہوں جسنے آپکو مسلمانی کا سلام کیا اور یہ کہ میں نے کہا میں پندرہ دن سے یہاں ہوں
اور ابوبکر نے کہا مجھے عزت دیجیے اون کی ضیافت سے آج کی رات **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ
مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ
هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ
الْآخَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ
وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى

قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهُ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهُ وَزَادَهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا اٰنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَاَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْاَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ اَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَّمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ فَاِنَّهُ حَقٌّ وَّهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِيْ فَاِنِّيْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّيْ اُرِيْقُ الْمَاءَ فَاِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَاَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِيْ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَّاَنَّ طَرِيْقَ تُجَّارِكُمْ اِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَاَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَثَارُوْا اِلَيْهِ فَضَرَبُوْهُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهُ ؀ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب ابوذر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مکہ مین خبر پہونچی تو اونہون نے اپنے بہائی سے کہا اس وادی کو جا سوار ہو کر اور اس شخص کو دیکھ آ جو کہتا ہے مجھ آسمان سے خبر آتی ہے اوسکی بات سن پہر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا یہانتک کہ مکہ مین آیا اور آپ کا کلام سُنا پہر ابوذر پاس لوٹ کر گیا اور بولا مین نے اُس شخص کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتون کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہین ہے ابوذر نے کہا اس سے مجھکو تسکین نہین ہوئی پہر اُنہون نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہانتک کہ مکہ مین آئے اور مسجد حرام مین داخل ہوئے وہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈہا وہ آپ کو پہچانتے نہ تہے اور اُنہون نے پوچہنا بہی مناسب نہ جانا یہانتک کہ رات ہو گئی وہ لیٹ رہے حضرت علی نے اُنکو دیکہا

اور سمجھا کہ کوئی مسافر ہے پھر اون کے پیچھے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی یہانتک کہ صبح ہو گئی پھر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اوٹھا لائے اور سارا دن وہان رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے وہان حضرت علی گذرے اور کہا ابھی وہ وقت نہیں آیا جب اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو پھر اون کو کھڑا کیا اور اون کے ساتھ گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی یہانتک کہ تیسرا دن ہوا اوسدن بھی ایسا ہی کیا اور حضرت علی نے اُنکو اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا تم مجھ سے کیون نہیں کہتے جس لیے تم اس شہر میں آئے ہو ابوذر نے کہا اگر تم مجھہ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ مجھے راہ بتلاؤ گے تو میں کہتا ہون اونہون اقرار کیا ابوذر نے سب حال بیان کیا حضرت علی نے کہا وہ شخص سچے ہیں اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھہ چلنا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھون گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤن گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو میں چلا جاؤن تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا جہان میں گھسون تم بھی گھس آنا ابوذر نے ایسا ہی کیا اون کے پیچھے چلے یہانتک کہ حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے اور ابوذر بھی اون کے ساتھہ پہونچے پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اُسی جگہہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور اُنکو دین کی خبر کر یہانتک کہ میرا حکم تجھے پہنچے ابوذر نے کہا قسم اوس کی جس کے ہاتھہ میں میری جان ہے میں تو یہ بات (یعنے دین کی دعوت) مکہ والون کو پکار کر سنا دونگا پھر ابوذر نکلے اور مسجد میں آئے اور چلا کر بولے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدًا رسول اللہ اور لوگون نے اونپر حملہ کیا اور اون کو مارتے مارتے لٹا دیا حضرت عباس وہان آئے اور ابوذر پر جھکے اور لوگون سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا رستہ سوداگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کر دینگے) پھر ابوذر کو اون لوگون سے چھڑا لیا ابوذر نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس اُلٹے آئے اور اون کو چھڑا لیا۔

باب مِنْ فَضَائِلِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ جریر بن عبد اللہ کی فضیلت

عن جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ہنسے یعنے خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے **عن**

جریر قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رانی الا تبسم فی وجھی زاد ابن نمیر فی حدیثہ عن ابی ادریس ولقد شکوت الیہ انی لا اثبت علی الخیل فضرب بیدہ فی صدری وقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا آپنے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اسے جمادے اسکو اور راہ بتانے والا راہ پایا ہوا کر دے عن جریر قال کان فی الجاھلیۃ بیت یقال لہ ذو الخلصۃ وکان یقال لہ الکعبۃ الیمانیۃ والکعبۃ الشامیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل انت مریحی من ذی الخلصۃ والکعبۃ الیمانیۃ والشامیۃ فنفرت الیہ فی مائۃ وخمسین من احمس فکسرناہ وقتلنا من وجدنا عندہ فاتیتہ فاخبرتہ قال فدعا لنا ولاحمس ترجمہ جریر سے روایت ہے جاہلیت کے زمانے میں ایک بتخانہ تھا یمن میں جسکو ذو الخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اسکا نام تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھے بیفکر کرتا ہے ذو الخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کیطرف سے (یعنے اوسکو تباہ اور برباد کر کہ لوگ شرک سے چھٹیں) میں ایکسو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لیکر گیا اور ذو الخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو وہاں پایا قتل کیا پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے ہمارے لیے اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی عن جریر بن عبد اللہ البجلی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا جریر الا تریحنی من ذی الخلصۃ بیت لخثعم کان یدعی کعبۃ الیمانیۃ قال فنفرت الیہ فی خمسین ومائۃ فارس وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ فی صدری فقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا قال فانطلق فحرقھا بالنار ثم بعث جریر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یبشرہ یکنی ابا ارطاۃ منا فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما جئتک حتی ترکناھا کانھا جمل اجرب فبرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیل احمس ورجالھا خمس مرات ترجمہ جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھکو آرام نہیں دیتا ذو الخلصہ سے جو بتخانہ تھا خثعم کا (ایک قبیلہ ہے) اوسکو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جریر نے کہا میں ڈیڑہ سو سوار لیکر وہاں گیا اور

مین گھوڑی پر نہین جمتا تہا مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اپنا ہاتہہ میری سینے پر مارا اور فرمایا یا اللہ اسکو جمادے اور اسکو سیدھی راہ کہانیوالا راہ پایا ہوا کردے پہر جریر گئے اور ذوالخلصہ کو انگار سی جلا دیا بعد اوسکے ایک شخص جسکا نام ابوارطاۃ تہا خوشخبری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کیا وہ آپ پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہین مطلب یہ ہو کہ وہ بہی جلکر کالا ہوگیا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گہوڑون اور مردون کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ **عَنْ** اِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ اَبُو اَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **بَابُ** مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ مین تشریف لے گئے مین نے آپکے لیے وضو کا پانی رکھا جب آپ نکلے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہو لوگون نے کہا یا مین نے کہا ابن عباس نے آپنے فرمایا یا اللہ اسکو سمجھدار کردے دین مین **بَابُ** مِنْ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عبداللہ بن عمرؓ کی فضیلت کا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ اُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَى عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہو مین نے خواب مین دیکہا میرے ہاتہہ مین استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور مین جنت کی جس مکان مین جانا چاہتا ہون وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہان لے جاتا ہے یہ خواب مین نے اپنی بہن اُم المومنین حفصہ سے بیان کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا مین عبداللہ کو سمجھتا ہون نیک آدمی ہے۔ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرَى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ

صلى الله عليه وسلم قال وكنت غلاما شابا عزبا وكنت انام في المسجد على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم فرأيت في النوم كأن ملكين اخذاني فذهبا بي الى النار فاذا
هي مطوية كطي البئر واذا لها قرنان كقرني البئر واذا فيها ناس قد عرفتهم فجعلت
اقول اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من النار قال فلقيهما ملك
فقال لي لم ترع فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل
قال سالم فكان عبد الله بعد ذلك لا ينام من الليل الا قليلا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے
بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھون اور آپ سے بیان کرون اور مین لڑکا تھا جوان مجرد مین مسجد مین
سویا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مین نے خواب مین دیکھا جیسے دو فرشتون
نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کیطرف لے گئے دیکھا تو وہ پیچ در پیچ گہرا ہے کنوے کیطرح اور اوسپر دو لکڑیان
ہین جیسے کنوے پر ہوتی ہین اوس مین کچھ لوگ ہین جنکو مین نے پہچانا مین نے کہنا شروع کیا اللہ کی پناہ
مانگتا ہون جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون جہنم سے پھر اور ایک فرشتہ
ملا اور وہ بولا تجھے کچھ خوف نہین یہ خواب مین نے حضرت حفصہ سے بیان کی اونہون نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے سالم نے کہا عبداللہ
اوسکے بعد رات کو نہین سوتے تھے مگر تھوڑی دیر اور تہجد پڑھتے تھے **عن** ابن عمر قال كنت
ابيت في المسجد ولم يكن لي اهل فرأيت في المنام كأنما انطلق بي الى البئر فذكر عن
النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث الزهري عن سالم عن ابيه **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب من فضائل انس بن مالك انس بن مالک کی فضیلت **عن** ام سليم انها
قالت يا رسول الله خادمك انس ادع الله له فقال اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما
اعطيته **ترجمہ** ام سلیم سے روایت ہے انہون نے کہا یا رسول اللہ انس آپکا خادم ہے اسکے لیے
دعا فرمایئے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت مال اور بہت اولاد دے اوسکو اور جو تو دیوے اوسکو برکت دے
اوس مین **عن** انس يقول قالت ام سليم يا رسول الله خادمك انس فذكر نحوه **ترجمہ**

وہی جو گذرا **عن** انس بن مالک یقول مثل ذلک ترجمہ وہی جو گذرا **عن** انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا وما ھو الا انا وامی وام حرام خالتی فقالت امی یا رسول اللہ خویدمک ادع اللہ لہ قال فدعا لی بکل خیر وکان فی آخر ما دعا لی بہ ان قال اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اوسوقت گھر میں کوئی نہ تہا سوا میرے اور میری ماں ام سلیم اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) دعا کیجیے اوس کے لیے آپ نے دعا کی ہر ایک بہلائی کے لیے اور اخیر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد اور برکت دے اوس میں **عن** انس قال جاءت بی امی ام انس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد ازرتنی بنصف خمارھا وردتنی بنصفہ فقالت یا رسول اللہ ھذا انیس ابنی اتیتک بہ یخدمک فادع اللہ لہ فقال اللھم اکثر مالہ وولدہ قال انس فواللہ ان مالی لکثیر وان ولدی وولد ولدی لیتعادون علی نحو المائۃ الیوم **ترجمہ** انس سے روایت ہے میری ماں مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سربند ہن کو پھاڑ کر اوس میں سے آدہی کی ازار بنادی تہی اور آدہی کی چادر مجھکو تو کہنے لگی یا رسول اللہ یہ چھوٹا انس میرا بیٹا ہے آپکی خدمت کرے گا آپ اسکے لیے دعا کیجیے آپنے فرمایا یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد انس نے کہا تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں **عن** انس بن مالک قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت امی ام سلیم صوتہ فقالت بابی وامی یا رسول اللہ انیس فدعا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات قد رایت منھا اثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثۃ فی الآخرۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر صدقہ ہوں یہ چھوٹا انس ہے آپنے میرے لیے تین دعائیں کیں دو تو میں دنیا میں پاچکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے **عن** انس قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان قال فسلم علینا فبعثنی الی حاجۃ فابطات علی امی فلما جئت قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ قالت ما حاجتہ

قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھ کو کسی کام کے لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ بھید ہے میری ماں بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کسی سے نہ کہنا۔ انس نے کہا قسم خدا کی اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِيْ عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھسے کہی میں نے اسکو کسی سے بیان نہیں کیا یہانتک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا میں نے اوس سے بھی بیان نہیں کیا **باب** مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عبد اللہ بن سلام کی فضیلت **عن** سَعْدٍ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَيٍّ يَمْشِيْ اِنَّهٗ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے **عن** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَاسٍ فِيْهِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِيْ وَجْهِهٖ اَثَرٌ مِنْ خُشُوْعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَاْنَسَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَاَيْتُنِيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَجَاءَنِيْ مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ وَصَفَ اَنَّهٗ رَفَعَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ بِيَدِهٖ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَى الْعَمُوْدِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ

لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَاكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہی مین مدینہ مین تہا کچہ لوگون مین جن مین بعض صحابہ بہی تہے ایک شخص آیا اوس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تہا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی جنتی ہی اوس نے دو رکعتین پڑہین پہر چلا مین بہی اوس کے پیچہے گیا وہ اپنے مکان مین گیا مین بہی اوس کے ساتہہ اندر گیا اور باتین کین جب دل لگ گیا تو مین نے اس سے کہا تم جب مسجد مین آئے تہے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنے تم جنتی ہو) اوس نے کہا سبحان اللہ کسی کو نہین چاہیے وہ بات کہنا جو نہین جانتا اور مین تجہہ سے بیان کرتا ہون لوگ کیون ایسا کہتے ہین مین نے ایک خواب دیکہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین وہ خواب مین نے آپ سے بیان کیا مین نے دیکہا مین ایک باغ مین ہون (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اوس نے بیان کیا) اوس باغ کے بیچ مین ایک ستون ہی لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اوسکی بلندی پر ایک حلقہ ہی مجہہ سے کہا گیا اسپر چڑہ مین نے کہا مین نہین چڑہ سکتا پہر ایک خدمتگار آیا اوس نے میرے کپڑے پیچہے سے اٹہائے اور بیان کیا کہ اوس نے اپنے ہاتہہ سے مجہے پیچہے سے اوٹہایا میں چڑہ گیا یہانتک کہ اوس ستون کی بلندی پر پہونچ گیا اور حلقہ کو مین نے تہام لیا مجہہ سے کہا گیا اسکو تہامی رہو پہر مین جاگا اور وہ حلقہ اسوقت تک میرے ہاتہہ ہی مین تہا یہ خواب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ باغ اسلام ہی اور یہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک قیس نے کہا وہ شخص عبد اللہ بن سلام تہے **عَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ اِنَّمَا رَاَيْتُ كَاَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي وَسَطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ نُصِبَ فِيهَا وَفِي رَاْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَرَقِيتُهُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَمُوتَ عَلَيْكَ اللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى **ترجمہ** قیس بن عباد نے کہا میں ایک جماعت میں تہا
جسمیں سعد بن مالک اور عبد اللہ بن عمر بہی تہے اتنے میں عبد اللہ بن سلام نکلے لوگوں نے کہا یہ جنت والوں
میں سے ہیں میں کہڑا ہوا اور میں نے اون سے کہا تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اونہوں نے
کہا سبحان اللہ انکو وہ بات نہ کہنا چاہیے جسکو وہ نہیں جانتے میں نے خواب میں ایک ستون دیکہا جو
ایک سبز باغ کے بیچا بیچ رکہا گیا اوس کے سر پر ایک حلقہ لگا تہا اور اوسکے نیچے ایک خدمتگار کہڑا تہا
مجہ سے کہا گیا اسپر چڑہو میں چڑہا یہانتک کہ حلقہ کو تہام لیا پہر میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے بیان کیا آپنے فرمایا عبد اللہ مریگا اسی مضبوط حلقہ کو تہامے ہوئے (یعنے دین اسلام پر)
عن خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ
الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ
مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَتْبَعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ
مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ
عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ
لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ
مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ
أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ
فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَإِذَا جَوَادُّ
مَنْهَجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا قَالَ فَأَتٰى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ إِذَا
أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اسْتِي قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى
أَتٰى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ فَوْقَ
هٰذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هٰذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ
فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ فَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ
حَتّٰى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الطُّرُقُ
الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ

۲۴۶۱

فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ.

ترجمہ خرشہ بن حُر سے روایت ہے میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا مدینہ کی مسجد میں وہاں پر ایک بوڑھا تھا خوب صورت معلوم ہوا کہ وہ عبد اللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا جسکو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اسکو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم خدا کی میں انکے ساتھ جاؤنگا اور اون کا گھر دیکھوں گا پھر میں اون کے پیچھے ہوا وہ چلے یہانتک کہ قریب ہوئے شہر سے باہر نکلنے کے پھر اپنے مکان میں گئے میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنیکی انہوں نے اجازت دی پھر پوچھا اے بھتیجے میرے کیا کام ہے تیرا میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے جسکو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ انکو دیکھے تو مجھے اچھا معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا انہوں نے کہا اللہ تعالی جانتا ہے جنت والوں کو اور میں تجھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی میں ایک بار سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اوس نے کہا کھڑا ہو پھر اوس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اوس کے ساتھ چلا مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے اون میں جانا چاہا وہ بولا اون میں مت جا یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنے کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جا پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ میں نے جو چڑھنا چاہا تو چوتڑ کے بل گرا کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا پھر وہ مجھے لے چلا یہانتک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں اوس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا مجھ سے کہا اس ستون کے اوپر چڑھ جا میں نے کہا میں اسپر کیونکر چڑھوں اسکا سرا تو آسمان میں ہے آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اوس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اوسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اسوجہ سے کہ اوترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکیگا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر

قائم رہیگا مرتے دم تک اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اسوجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہین)

باب فَضَائِلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍؓ حسان بن ثابتؓ کی فضیلت (یہ شاعر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیتے تھے مشرکون کا جو ہجو کرتے تھے آپ کی) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت عمر حسان بن ثابت پر گذرے وہ مسجد مین شعر پڑہ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ شعر جو اسلام کی تعریف اور کافرون کی برائی یا جہاد کی ترغیب مین ہون مسجد مین پڑہنا درست ہے) حضرت عمر نے اُن کی طرف دیکہا حسان نے کہا مین تو مسجد مین شعر پڑہتا تہا جب مسجد مین تم سے بہتر شخص موجود تہے پہر ابوہریرہ کیطرف دیکہا اور کہا مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے میری طرف سے جواب دے اے حسان یا اللہ مدد کر اوسکی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہان مین نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے **عَنْ** ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حسان بن ثابت انصاری سے سنا وہ ابوہریرہ کو گواہ کرتے تہے مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے اے حسان اللہ کے رسول کیطرف سے جواب دے یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہان مین نے سنا ہے **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حسان بن ثابت سے کافرون کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہین **عَنْ** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُرْوَةَ

بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ دَعْهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتین کہین حضرت عائشہ سے مین نے انکو برا کہا حضرت عائشہ نے کہا جانے دے اے بہانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تہا کافرون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِاَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ　　وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَاْذَنِيْنَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَقَالَتْ فَاَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ اَوْ يُهَاجِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ مسروق سے روایت ہے مین ام المؤمنین عائشہ کے پاس گیا اون کے پاس حسان بن ثابت بیٹھے تھے ایک شعر سنا رہے تھے اپنی غزل مین سے جو چند بیتون کی اونہون نے کہی تہی وہ شعر یہ ہے

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ	وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ
پاک ہین اور عقل والی اُن پہ کچھ تہمت نہین	صبحکو اوٹہتی ہین بہوکی غافلون کے گوشت سے

یعنے کسی کی غیبت نہین کرتین کیونکہ غیبت کرنا گویا اُسکا گوشت کہانا ہے حضرت عائشہ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہین ہے یعنے تو لوگون کی غیبت کرتا ہے مسروق نے کہا مین نے حضرت عائشہ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیون آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالی نے اوسکی شان مین فرمایا وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْهُمْ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ یعنے جس شخص نے اون مین سے بڑا اوٹہایا بڑی بات کا یعنے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے کا اوس کے واسطے بڑا عذاب ہے اور حسان بن ثابت اون لوگون مین شریک تہا جنہون نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تہی پہر آپ نے اُن کو حد ماری حضرت عائشہ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندہا ہوگیا اور کہا کہ حسان جواب دیتا تہا یا ہجو کرتا تہا کافرون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ

قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِيْ مِنْهُ وَالَّذِيْ أَكْرَمَكَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ فَقَالَ حَسَّانُ وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ + قَصِيْدَتَهُ هٰذِهِ۔ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حسان نے کہا یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپکے چچازاد بھائی تھے آپ نے فرمایا وہ تو میرا ناتے والا ہے حسان نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو عزت دی میں آپ کو اون میں سے اسطرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہی **شعر**

وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ	بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

فائدہ آپ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچازاد بھائی ہے اور تو اوسکی ہجو کرے گا تو میری بھی ہجو ہو جاوے گی کیونکہ میرے اور اسکی دادا ایک ہیں حسان نے یہ کہا کہ میں آپ کو بچا کر انکی کی ہجو کروں گا حسان کی یہ شعر ایک قصیدہ کی ہے جو ابوسفیان کی ہجو میں حسان نے کہا تھا اسکی بعد یہ شعر ہے

وَمَنْ وَلَدَتْ أَبْنَاءُ زُهْرَةَ مِنْهُمُ	كِرَامٌ وَلَمْ يَقْرَبْ عَجَائِزَكَ الْمَجْدُ

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبدمناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبدمناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیرے بڈھیوں کے پاس تو شرافت بھٹکی بھی نہیں **عن** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيْرِ الْعَجِيْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا **عن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰی هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهٗ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِیْ فَرْیَ الْاَدِيْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِیْ فِيْهِمْ نَسَبًا حَتّٰی يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِیْ فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ لَخَّصَ لِیْ نَسَبَكَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی (قَالَ حَسَّانُ)

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ	وَعِنْدَ اللّٰهِ فِیْ ذَاكَ الْجَزَاءُ	هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ	فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِیْ	لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِیْ اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا	تُثِيْرُ النَّقْعَ غَايَتُهَا كَدَاءُ	يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰی اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ	تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ	تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا	وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ	وَاِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ	وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا	يَقُوْلُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهٖ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا	هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ	لَنَا فِیْ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ	فَمَنْ يَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ	وَيَمْدَحُهٗ وَيَنْصُرُهٗ سَوَاءُ

وَجِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا — وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهٗ كِفَاءُ

ترجمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو اُنکو زیادہ ناگوار ہے تیرون کی بوچھاڑ سے پھر آپنے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ پاس اور فرمایا ہجو کر قریش کی اُس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی پھر کعب بن مالک پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت پاس بھیجا جب حسان آپکے پاس آئے تو اُنہون نے کہا تمکو آگیا وہ وقت کہ تمنے بلا بھیجا اُس شیر کو جو اپنی دُم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگون کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہین) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اُسکو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اُسکی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کر کے

بہیجا ہین کافرون کو اس طرح پہاڑ ڈالونگا جیسے چمڑے کو پہاڑ ڈالتے ہین اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابو بکر قریش کی نسب کو بخوبی جانتے ہین اور میرا بہی نسب
قریش ہی مین ہے تو وہ میرا نسب تجہی علیحدہ کر دینگے پہر حسان حضرت ابو بکر کے پاس آئے بعد اوسکے
لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر نے آپ کا نسب مجہسے بیان کر دیا قسم اوسکی جسنے آپ کو سچا پیغمبر
کر کے بہیجا مین آپ کو قریش مین سے ایسے نکال لونگا جیسے بال آٹے مین سے نکال لیا جاتا ہے حضرت
عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حسان سے روح القدس ہمیشہ تیری
مدد کرتے رہین گے جبتک تو اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے جواب دیتا رہیگا اور حضرت عائشہ نے کہا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حسان نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنون کے
دلون کو اور تباہ کر دیا کافرون کی عزتون کو حسان نے کہا (ان شعرون کو جو اوپر گذرے ہین اون کا ترجمہ
یہ ہے) ۱؎ تو نے برائی کی محمد کی مین نے اوسکا جواب دیا اور اللہ تعالی اوسکا بدلہ دیگا ۲؎ تو نے برائی
کی محمد کی جو نیک ہین پرہیزگار ہین اللہ تعالی کے رسول ہین وفاداری اون کی خصلت ہے ۳؎ میرے
مان باپ اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے صدقہ ہین ۴؎ مین اپنی جان کو کہوؤن اگر تم نہ دیکہو
اوسکو کہ اڑا دیگا غبار کو کداء کے دونو جانب سے (کداء ایک گہاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر) ۵؎ ایسی
اونٹنیان جو باگون پر زور کرینگی اپنی قوت اور طاقت سے اور چڑہتے ہونگے اون کے مونڈہون پر
وہ برچہے ہین جو باریک ہین یا خون کے پیاسے ہین ۶؎ اور ہمارے گہوڑے دوڑتے ہوئے آوینگے اون کے
منہ عورتین پونچہتی ہین اپنے سربندون سے ۷؎ اگر تم ہمسے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لینگے اور فتح ہو جاویگی
اور پردہ اوٹہہ جاویگا ۸؎ نہین تو صبر کرو اوس دن کی مار کے لیے جس دن اللہ تعالی عزت دیگا جسکو چاہیگا
۹؎ اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے ایک بندہ بہیجا جو سچ کہتا ہے اوسکی بات مین کچہہ شبہ نہین ۱۰؎ اور
اللہ تعالی نے فرمایا مین نے ایک لشکر طیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جنکا کہیل کافرون سے مقابلہ کرنا
ہے ۱۱؎ ہم تو ہر روز ایک نہ ایک طیاری مین ہین گالی گلوچ ہے کافرون سے یا لڑائی ہے یا ہجو
ہے کافرون کی ۱۲؎ جو کوئی تم مین ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور اون کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب
برابر ہین ۱۳؎ جبرئیل اللہ کے رسول ہم مین ہین اور روح القدس جسکا کوئی مثل نہین

باب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضائل مین

فضائل ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ

ابی هریرة قال كنت ادعو امی الی الاسلام وهی مشركة فدعوتها یوما فاسمعتنی
فی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اكره فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا ابكی
قلت یا رسول الله انی كنت ادعو امی الی الاسلام فتابی علی فدعوتها الیوم فاسمعتنی
فیك ما اكره فادع الله ان یهدی ام ابی هریرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اللهم اهد ام ابی هریرة فخرجت مستبشرا بدعوة نبی الله صلی الله علیه وسلم فلما
جئت فصرت الی الباب فاذا هو مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مكانك
یا ابا هریرة وسمعت خضخضة الماء قال فاغتسلت ولبست درعها وعجلت عن خمارها
ففتحت الباب ثم قالت یا ابا هریرة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله قال فرجعت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیته وانا ابكی من الفرح قال
قلت یا رسول الله ابشر قد استجاب الله دعوتك وهدی ام ابی هریرة فحمد الله واثنی
علیه وقال خیرا قال قلت یا رسول الله ادع الله ان یحببنی انا وامی الی عباده المؤمنین
ویحببهم الینا قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم حبب عبیدك هذا
یعنی ابا هریرة وامه الی عبادك المؤمنین وحبب الیهم المؤمنین فما خلق مؤمن
یسمع بی ولا یرانی الا احبنی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مین اپنی ماں کو بلاتا
تہا اسلام کی طرف وہ مشرک تہی ایک دن مین نے اُس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا اُس نے رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین وہ بات سنائی جو مجہہ کو ناگوار گذری
مین جناب رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض
کیا یا رسول اللہ مین اپنی ماں کو اسلام کیطرف بلاتا تہا وہ نہ مانتی تہی آج اوس نے آپ کے
حق مین وہ بات مجکو سنائی جو مجہہ ناگوار ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت
کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر مین خوش ہوکر نکلا حضرت
کی دعا سے جب گہر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تہا میری ماں نے میرے پاؤن کی آواز سنی اور
بولی ذرا ٹہیر رہ مین نے پانی کے گرنے کی آواز سنی غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہنا
اور جلدی سے اوڑہنی اوڑہی پہر دروازہ کہولا اور بولی اے ابوہریرہ مین گواہی دیتی ہون کوئی

برحق معبود نہین ہے سوا خدا کے اور مین گواہی دیتی ہون کہ حضرت محمد اللہ کے بندے ہین اور اوس کے رسول
ہین ابو ہریرہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یا رسول اللہ
خوش ہو جائیے اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی مان کو ہدایت کی آپ نے اللہ کی تعریف
اور اوسکی صفت کی اور بہتر بات کہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ — اللہ عزوجل سے دعا کیجیے
کہ میری اور میری مان کی محبت مسلمانون کے دلون مین ڈالدے اور اون کی محبت ہمارے دلون مین
ڈالدے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اپنے ان بندون کی یعنے ابو ہریرہ اور اون کی مان
کی محبت اپنے مومن بندون کے دلون مین ڈالدے اور مومنون کی محبت اون کے دلون مین ڈالدے
پہر کوئی مومن ایسا نہین پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکہا ہو مگر محبت رکہی اوس نے مجہ سے **عن**
اَبِی هُرَيْرَةَ يَقُولُ اِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا اَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ
بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ
عَلٰى اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ
مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتّٰى قَضٰى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ اِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ
ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تہے تم سمجہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بہت بیان کرتے
ہین اور اللہ حساب لینے والا ہے (اگر مین جہوٹ بولتا ہون یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) مین ایک
مسکین شخص تہا رسول اللہ کی خدمت پیٹ بہرے پر کیا کرتا تہا اور مہاجرون کو بازارون مین معاملے کرنے
سے فرصت نہ تہی اور انصار اپنے مالون کی حفاظت اور خدمت مین مصروف رہتے تہے تو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچہا دے وہ جو مجہ سے سنے گا نہ بہولے گا مین نے اپنا کپڑا بچہا
دیا یہانتک کہ آپ حدیث بیان کر چکے پہر مین نے اوس کپڑے کو اپنے (سینے) سے لگا لیا اور کوئی
بات نہ بہولا جو آپ سے سنی تہی **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا انْتَهٰى حَدِيثُهُ
عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ اِلَى اٰخِرِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ اَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُوْلُوْنَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِيْثِهِ وَسَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ اِخْوَانِي مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَرَضِيْهِمْ وَاَمَّا اِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَلَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَاْخُذُ مِنْ حَدِيْثِي هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ اِلٰى صَدْرِهِ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيْثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِي فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا اٰيَتَانِ اَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا اَبَدًا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم تعجب نہین کرتے ابوہریرہ میرے حجرے کی ایک طرف بیٹھے حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین سن رہی تھی لیکن مین تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چلدیے اگر مین انکو پاتی تو انکا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے جلدی جلدی باتین نہین کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابوہریرہ نے کہا لوگ کہتے ہین ابوہریرہ نے بہت حدیثین بیان کین اور اللہ تعالی جانچنے والا ہے اور یہی کہتے ہین کہ مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کیطرح حدیثین بیان نہین کرتے اور مین تم سے اسکا سبب بیان کرتا ہون میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت مین مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملون بیع اور مین اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تو مین حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور مین یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن کون تم مین اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اوسکو اپنے سینے مین لگاوے تو جو بات سنیگا وہ نہ بھولیگا مین نے اپنی چادر بچھادی یہانتک کہ آپ حدیث سے فارغ ہوئے پھر مین نے اوس چادر کو سینے سے لگالیا اوس دن سے مین کسی بات کو جو آپ نے بیان کی نہین بھولا اور اگر یہ دو آیتین نہ ہوتین جو قرآن مجید مین اوتری ہین تو مین کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا اون آیتون کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہین جو

ہمنے انا رین نشانیان اور ہدایت کی باتین او نپر لعنت ہو اخیر تک عن ابی ھریرۃ قال انکم تقولون ان ابا ھریرۃ یکثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثھم ترجمہ وہی جو گذرا

باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعۃ واھل بدر

حاطب بن ابی بلتعہ اور بدر والون کی فضیلت

عن عبید اللہ بن ابی رافع وھو کاتب علی فقال سمعت علیا وھو یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد فقال ائتوا روضۃ خاخ فان بھا ظعینۃ معھا کتاب فخذوہ منھا فانطلقنا تعادی بنا خیلنا فاذا نحن بالمرأۃ فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصھا فاتینا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس من المشرکین من اھل مکۃ یخبرھم ببعض امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب ما ھذا قال لا تعجل علی یا رسول اللہ انی کنت امرأ ملصقا فی قریش قال سفین کان حلیفا لھم ولم یکن من انفسھا وکان ممن کان معک من المھاجرین لھم قرابات یحمون بھا اھلیھم فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیھم ان اتخذ فیھم یدا یحمون بھا قرابتی ولم افعلہ کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد الاسلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فقال عمر دعنی یا رسول اللہ اضرب عنق ھذا المنافق فقال انہ قد شھد بدرا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فانزل اللہ عز وجل یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ولیس فی حدیث ابی بکر وزھیر ذکر الآیۃ وجعلھا اسحاق فی روایتہ من تلاوۃ سفیان ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے وہ منشی تہے حضرت علی کے اونہون نے کہا مین نے سنا حضرت علی سے وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو اور زبیر اور مقداد کو بہیجا اور فرمایا خاخ کے باغ مین جاؤ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اوسکے پاس ایک خط ہے وہ اوس سے لیکر آؤ ہم چلے گہوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہمکو ملی ہمنے اوس سے کہا خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہین ہمنے کہا خط نکال یا اپنے کپڑے

اوتار بہر مین نے وہ خط اوس کے جوڑے سے نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس مین لکہا تہا حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے مکہ کے بعض مشرکون کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض باتون کا ذکر تہا (ایک روایت مین ہے کہ حاطب نے اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافرون کو مطلع کردیا) آپنے فرمایا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا وہ بولا آپ جلدی نہ فرماییے یا رسول اللہ (یعنے فورًا مجہے سزا نہ دیجیے میرا حال سن لیجیے) مین ایک شخص تہا قریش سے ملا ہوا یعنے اونکا حلیف تہا اور قریش مین سے نہ تہا اور آپکے ساتہہ مہاجرین جو ہین اون کے رشتہ دار قریش مین بہت ہین جن کیوجہ سے اون کے گہر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو مین نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش سے ہی نہین مین بہی کوئی کام اون کا ایسا کردون جس سے میرے ناتے والون کا بچاؤ ہوجاوے اور مین نے یہ کام اسوجہ سے نہین کیا کہ مین کافر ہوگیا ہون یا مرتد ہوگیا ہون نہ کفر سے خوش ہوکر مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر نے کہا آپ چہوڑیے یا رسول اللہ مین اس منافق کی گردن مارون آپنے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی مین شریک تہا اور تو نہین جانتا کہ اللہ تعالے نے بدر والون کو جہانکا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو سو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہونچین) مین نے تمکو بخشدیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اسکا پردہ کہولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہین ہوتا مگر ایسے جاسوسی جو مسلمانون کے خلاف مین ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اسکا قتل بہی جائز ہے اگرچہ توبہ کرلے اور شافعی کے نزدیک اسکو سزا دین قتل نہ کرین اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت مین مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا مین اون سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری تہا انتہے ملخصًا **عن**

عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ

لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے حاطب کا ایک غلام اون کی شکایت کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ حاطب ضرور دوزخ مین جاویگا آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ مین نہ جاویگا وہ بدر اور حدیبیہ مین شریک تھا **باب** مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ جن لوگون نے شجرہ رضوان کے تلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اون کی فضیلت **عن** أُمِّ مُبَشِّرٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ مِنَ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا **ترجمہ** ام مبشر سے روایت ہے اوسنے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ام المومنین حفصہ کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ مین سے کوئی جہنم مین نہ جاویگا یعنے جن لوگون نے بیعت کی اوس درخت کے تلے انہون نے کہا کیون نہ جاوینگے یا رسول اللہ آپ نے اون کو جھڑکا انہون نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا یعنے کوئی تم مین سے ایسا نہین ہے جو جہنم پر نہ جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد یہ ہے ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا یعنے پہر ہم نجات دینگے پرہیزگارون کو اور چھوڑ دینگے ظالمون کو اون کے گھٹنون کے بل اوس مین۔ **ف** مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پلصراط پر سے گذرینگے اور وہ پل جہنم پر ہے پر اچھے لوگ پار اوتر جاوینگے اور برے اوس پر سے گھٹنون کے بل جہنم مین گرینگے **باب** مِنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ ابوموسی اور ابوعامر اشعری کی فضیلت **عن** أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ

فیہ ومج فیہ ثم قال اشربا منہ وافرغا علی وجوھکما ونحورکما وابشرا فاخذا القدح
ففعلا ما امرھما بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادتھما ام سلمۃ من وراء
الستر ان افضلا لامکما مما فی انائکما فافضلا لھا منہ طائفۃ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا آپ جعرانہ میں اترے تہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں
آپ کے ساتہ بلال تہے اتنے میں ایک گنوار آپکے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے
آپنے فرمایا خوش ہو جا وہ بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا پہر آپ متوجہ ہوئے ابوموسیٰ اور بلال
کیطرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا اس نے رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو دونوں نے کہا ہمنے قبول کیا
پہر آپنے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتہ اور مونہہ دہوئے اور اس میں تہوکا پہر دونوں سے
کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینہ پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ ان دونوں نے پیالہ لیکر ایسا ہی
کیا ام المومنین ام سلمہ نے انکو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بہی کچہ بچا ہوا پانی لاؤ
انہوں نے انکو بہی کچہ بچا ہوا پانی دیا **عن** ابی عامر قال لما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من حنین بعث ابا عامر علی جیش الی اوطاس فلقی درید بن الصمۃ فقتل درید بن
الصمۃ وھزم اللہ اصحابہ فقال ابوموسی وبعثنی مع ابی عامر قال فرمی ابو عامر فی
رکبتہ رماہ رجل من بنی جشم بسھم فاثبتہ فی رکبتہ فانتھیت الیہ
فقلت یا عم من رماک فاشار ابو عامر الی ابی موسی فقال ان ذاک قاتلی تراہ ذاک
الذی رمانی قال ابوموسی فقصدت لہ فاعتمدتہ فلحقتہ فلما رانی ولی عنی
ذاھبا فاتبعتہ وجعلت اقول لہ الا تستحیی الست عربیا الا تثبت فکف فالتقت
انا وھو فاختلفنا انا وھو ضربتین فضربتہ بالسیف فقتلتہ ثم رجعت الی ابی عامر
فقلت ان اللہ قد قتل صاحبک قال فانزع ھذا السھم فنزعتہ فنزا منہ الماء فقال
یا ابن اخی انطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقرأہ منی السلام وقل لہ
یقول لک ابوعامر استغفر لی قال واستعملنی ابو عامر علی الناس ومکث یسیرا ثم
انہ مات فلما رجعت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلت علیہ وھو فی بیت علی
سریر مرمل وعلیہ فراش وقد اثر رمال السریر بظھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَجَنْبَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِي
عَامِرٍ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ
اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اِحْدٰهُمَا
لِاَبِيْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰى لِاَبِيْ مُوْسٰى **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین
کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دیکر اوطاس پر بہیجا اون کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے لیکن
اللہ تعالے نے اسکو قتل کیا اور اسکے لوگون کو شکست دی ابو موسی نے کہا مجہکو بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابو عامر کے ساتہہ بہیجا تہا پہر ابو عامر کو تیر لگا گہٹنے مین وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا اون کے
گہٹنے مین جم گیا مین اون کے پاس گیا اور پوچہا اے چچا یہ تیر تم کو کسنے مارا ابو عامر نے مجہکو بتلا یا کہ
اس شخص نے مجہکو قتل کیا اسی شخص نے مجہکو تیر مارا ابو موسی نے کہا مین نے اس شخص کا پیچہا کیا اور اس
سے جا کر ملا اوس نے جب مجہے دیکہا تو پیٹہہ موڑ کر بہاگا مین اسکے پیچہے ہوا اور مین نے کہنا شروع کیا اے
بیحیا کیا تو عرب نہین ہے تو ٹہیرتا نہین یہ سنکر وہ ٹہیر گیا پہر میرا اوسکا مقابلہ ہوا اوس نے بہی وار کیا مین نے
بہی وار کیا آخر مین نے اسکو تلوار سے مار ڈالا پہر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور مین نے کہا اللہ نے تمہارے
قاتل کو مارا ابو عامر نے کہا اب تیر نکال لے مین نے اوسکو نکالا تو تیر کی جگہہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا
شاید وہ تیر زہر آلود تہا) ابو عامر نے کہا اے بہتیجے میرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا
اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجیے ابو موسی نے کہا ابو عامر نے مجہکو لوگون
کا سردار کر دیا اور تہوڑی دیر وہ زندہ رہے پہر مر گئے جب مین لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
تو آپکے پاس گیا آپ ایک کوٹہری مین تہے بان کے ایک پلنگ پر جسپر فرش تہا (صحیح روایت یہہ ہے کہ
فرش نہ تہا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ کی پیٹہہ اور پسلیون پر بن گیا تہا مین نے
یہ خبر بیان کی اور ابو عامر کا بہی حال بیان کیا اور مین نے کہا ابو عامر نے آپسے یہ درخواست کی تہی کہ
میرے لیے دعا کیجیے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پہر دونون ہاتہہ اٹہائے
اور فرمایا یا اللہ بخشدے عبید ابو عامر کو (عبید بن سلیم اون کا نام تہا) یہان تک کہ مین نے آپکے

دونون نعلون کی سفیدی دیکھی پہر فرمایا یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگون کا سردار کر یو نے عرض
کیا یا رسول اللہ اور میری لیے دعا فرمایے بخشش کی آپنے فرمایا بخشدے یا اللہ عبد اللہ بن قیس کے (یہ
نام ہے ابو موسی کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اسکو عزت کی مکان مین لے جا ابو بردہ نے کہا ایک دعا
ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسی کے لیے **باب** مِنْ فَضَائِلِ الْاَشْعَرِيِّينَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمْ اشعری لوگون کی فضیلت **عَنْ** اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ
مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ
حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَأْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ **ترجمہ**
ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اشعریون کے آواز قرآن پڑہنے مین پہچان
لیتا ہون جب وہ رات کو آتے ہین اور رات کو ان کی آواز سے اون کا ٹہکانا بہی پہچان لیتا ہون اگرچہ
دن کو اون کا ٹہکانا نہ دیکہا ہو جب وہ دن کو اترے ہون اور انہی لوگون مین سے ایک شخص حکیم ہے
کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہین ذری
ہمکو فرصت دو یا تہوڑا انتظار کرو یعنی ہم بہی طیار ہین لڑنے کو آتے ہین (تو اپنے تئین دانائے
اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجہتے ہین کہ یہ اکیلا نہین ہے بلکہ اوس کے ساتہہ اور لوگ ہین)
عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّينَ اِذَا اَرْمَلُوْا
فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ
اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینہ مین ان کی
جورو بچون کا کہانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچہ اون سب کے پاس ہوتا ہے اوسکو ایک کپڑے مین اکٹہا کرتے
ہین پہر آپس مین برابر بانٹ لیتے ہین یہ لوگ میرے ہین اور مین اون کا ہون یعنے مین اون سے راضی
ہون اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہون **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ
ابو سفیان کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِي سُفْيَانَ وَ
لَا يُقَاعِدُوْنَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ قَالَ نَعَمْ

قَالَ عِنْدِی اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْیَانَ اُزَوِّجُکَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِیَةُ تَجْعَلُهُ کَاتِبًا بَیْنَ یَدَیْکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ تُؤَمِّرُنِیْ حَتّٰی اُقَاتِلَ الْکُفَّارَ کَمَا کُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ زُمَیْلٍ وَلَوْلَا اَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِکَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِکَ لِاَنَّهُ لَمْ یَکُنْ یُسْئَلُ شَیْئًا اِلَّا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مسلمان ابوسفیان کیطرف دہیان نہین کرتے تہے نہ اوس کے ساتہہ بیٹہتے تہے (کیونکہ ابوسفیان کئی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑا تہا اور مسلمانون کا سخت دشمن تہا) ایکبار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتین مجہے عطا فرمایے آپنے فرمایا اچہا ابوسفیان بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربون مین حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی مین اسکا نکاح آپ سے کردیتا ہون آپنے فرمایا اچہا دوسری میری بیٹے معاویہ کو آپ اپنا منشی بنایے آپنے فرمایا اچہا تیسری مجہکو حکم دیجیے کافرون سے لڑون جیسے اسلام سے پہلے مسلمانون سے لڑتا تہا آپنے فرمایا اچہا ابوزمیل نے کہا اگر وہ ان باتون کا سوال آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے کس لیے کہ ابوسفیان جس بات کا سوال آپ سے کرتا آپ ہان فرماتے اور قبول کرتے **ف** یہ آپکا حسن خلق تہا اور مصلحت بہی تہی کیونکہ ابوسفیان کافرون کا سردار تہا اوسکی تالیف قلب بہی ضرور تہی ہرچند ابوسفیان کا اسلام پہلے ہیل جان کے ڈر سے تہا مگر بعد کو شاید پختہ ہوگیا ہوگا اور جب آدمی اسلام لایا تو اوس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہوجاتے ہین اور آپنے وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کیا اسپر بہی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ دشمن رہا ابوسفیان عمر بہر حضرت سے لڑا کیا اور صدہا مسلمانون کو اوس نے شہید کیا اور اسکے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیر المومنین خلیفہ برحق علی مرتضے شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین مین ہزارون مسلمانون کا خون کیا اون کے بیٹے یزید پلید نے تو ستم ہی ڈہایا امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا اور امام حسین علیہ السلام کو ایسی ظلم سے شہید کرایا جسکے حال لکہنے سے قلم کانپتا ہے پہر یزید کے بعد بہی سارے خلفاء بنی امیہ سوا عمر بن عبدالعزیز کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیاے دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے لاحول ولا قوۃ نووی نے کہا اس حدیث مین یہ اشکال ہے کہ ابوسفیان فتح مکہ کے دن ۸ھ ہجری مین اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپنے ۶ھ یا ۷ھ مین نکاح

فرمایا مدینہ مین یا حبشہ مین اور یہ نکاح عثمان نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے ابن حزم نے
کہا سلمہ کی روایت وہم ہے راوی کا کیونکہ اسپر اتفاق ہی کہ آپ نے ام حبیبہ سے فتح سے پہلی نکاح کیا جب
اون کے باپ کافر تھے ابن حزم نے یہہی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اسکا بانی وہ الا عکرمہ بن عمار ہے
اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہی ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسینے وضع
کی تہمت نہین کی بلکہ وکیع اور یحیی بن معین نے اسکو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابو سفیان
کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کے مرضی کے ناجائز ہے
اس لیے آپ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابو سفیان سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے انتہی

مختصر **بَابُ** مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَاَهْلِ سَفِينَتِهِمْ جعفر بن ابی طالب
اور اسماء بنت عمیس اور اون کی کشتی والون کی فضیلت

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِي اَنَا اَصْغَرُهُمَا
اَحَدُهُمَا اَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ اَبُو رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِيْنَ اَوِ اثْنَيْنِ
وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا
جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا
هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيْمُوا مَعَنَا قَالَ فَاَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ
غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهِ
قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِي لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ
بِالْهِجْرَةِ قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ
عَلٰى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَاٰى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ
عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ
بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً
كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ

ويعظ جاهلكم وكنا في دار او في ارض البعداء البغضاء في الحبشة وذلك في الله وفي رسوله
صلى الله عليه وسلم وايم الله لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتى اذكر ما قلت لرسول
الله صلى الله عليه وسلم ونحن كنا نؤذى ونخاف وساذكر ذلك لرسول الله صلى الله
عليه وسلم واساله والله لا اكذب ولا ازيغ ولا ازيد على ذلك قال فلما جاء النبي صلى
الله عليه وسلم قالت يا نبي الله ان عمر قال كذا وكذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليس باحق بي منكم وله ولاصحابه هجرة واحدة ولكم انتم اهل السفينة هجرتان
قالت فلقد رايت ابا موسى واصحاب السفينة ياتونني ارسالا يسالونني عن هذا الحديث
ما من الدنيا شيء هم به افرح ولا اعظم في انفسهم مما قال لهم رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ابو بردة فقالت اسماء فلقد رايت ابا موسى وانه ليستعيد هذا
الحديث مني **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے ہمنے یمن مین سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے
تو ہم بہی آپکی طرف نکلے ہجرت کرکے مین تہا اور دو میرے چہوٹے بہائی تہے ایک کا نام ابو بردہ تہا اور
دوسرے کا نام ابو رُہم اور چند آدمی تریپن یا باون آدمی ہماری قوم کے تہے تو ہم ایک کشتی مین سوار ہوئے
وہ کشتی حبش کیطرف چلی گئی جہان کا بادشاہ نجاشی تہا وہان ہمکو جعفر بن ابیطالب اور اون کے ساتہی
ملے جعفر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہان بہیجا ہے اور فرمایا ہے یہان ٹہیرو تو تم بہی
ہمارے ساتہ ٹہیرو ابو موسی نے کہا ہم اونہی کے ساتہ ٹہیرے رہے یہانتک کہ ہم سب ملکر مدینہ کو آئے
اُسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تہا تو ہمارا حصہ لگایا وہان کی لوٹ مین سے اور
جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تہا اوسکا حصہ نہ ملا سوا ہمارے کشتی والون کے جو جعفر اور اونکے اصحاب
کے ساتہ تہے آئے تہے اون کا حصہ لگایا بعض لوگ کہنے لگے ہمسے ہم تمسے پہلے ہجرت کر چکے تہے پہر اسماء بنت
عمیس جو ہمارے ساتہ آئین تہین ام المومنین حفصہ کی ملاقات کو انہون نے بہی ہجرت کی تہی نجاشی بادشاہ
حبش کیطرف اور ساتہیون مین حضرت عمر حفصہ کے پاس گئے وہان اسماء موجود تہین حضرت عمر نے جب
اسماء کو دیکہا تو پوچہا یہ کون ہے وہ بولی اسماء بنت عمیس حضرت عمر نے کہا حبش والی دریا والی یہی عورت ہے
اسماء نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف تمسے یہ سنکر اسماء غصے ہوئین اور بولین اے عمر تمنے یہ غلط کہا ہرگز نہین قسم

خدا کی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہی تمہاری بہوکے کو کہانا دیتی اور تمہاری جاہل کو نصیحت کرتے
آپ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک مین تہی یعنے کافرون کے ملک مین کیونکہ سوا نجاشی کے وہان کوئی
مسلمان نتہا اور وہ بہی اپنی قوم سے چہپکر مسلمان ہوا تہا صرف خدا کے لیے اور اوس کے رسول کے لیے اور
قسم خدا کی مین نہ کہانا کہاونگی نہ پانی پیون گی جب تک جو تم نے کہا ہی اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہ کرون گی اور ہمکو حبش مین ایذا ہوتی تہی ڈر بہی تہا مین اسکا ذکر آپ سے کرونگی اور آپ سے پوچہون گی قسم
خدا کی مین نہ جہوٹ بولون گی نہ بغیراہ چلون گی نہ زیادہ کہون گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
تو اسمار نے عرض کیا ای نبی اللہ تعالی کے عمر نے ایسا ایسا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہین رکہتے تم سے
ملکہ اون کی اور اون کے ساتہیون کی ایک ہجرت ہی (مکہ سے مدینہ کو) اور تمہاری کشتی والون کی دو ہجرتین
ہین (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسمار نے کہا مین نے ابوموسی اور کشتی والون کو دیکہا
وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا مین کوئی چیز انکو اتنی خوشی کی نتہی نہ اتنی بڑی
تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ ابوبردہ نے کہا اسمار نے کہا مین نے ابوموسی کو دیکہا
وہ مجہسے دوہراتے تہے اس حدیث کو خوشی کے لیے

باب مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَصُهَيْبٍ

حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت

عن عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أُخَيَّ

ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہی ابوسفیان سلمان اور صہیب اور بلال پاس آیا اور یہی چند لوگ بیٹہے تہے انہون
نے کہا اللہ کی تلوارین خدا کے دشمن کے گردن پر اپنے موقع پر نہ پہونچین (یعنے یہ خدا کا دشمن مارا نہ گیا) ابوبکر
نے کہا تم قریش کے بوڑہے اور سردار کے حق مین ایسا کہتے ہو ابوبکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہین ابوسفیان
ناراض ہوکر اسلام سے قبول نکرے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ای
ابوبکر تم نے شاید ناراض کیا اون لوگون کو (یعنے سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے
انکو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا یہ سنکر ابوبکر اُن لوگون کے پاس آئے اور کہنے لگے اے

بہائیو مین نے تمکو ناراض کیا وہ بولے نہین اللہ تمکو بخشے ہمارے بہائی **ف** نووی نے کہا یہ اوسوقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تہا اور صلح کر کے مسلمانون مین آیا تہا اور اس مین فضیلت ہے سلمان اور اون کے ساتہیون کی اور حکم ہے ضعفا اور اہل دین کی خاطرداری اور دل رکہنے کا

باب مِنْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ

انصار کی فضیلت **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فِيْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا بَنُوْ سَلِمَةَ وَبَنُوْ حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے یہ آیت جب دو گروہ نے تم مین سے قصد کیا ہمت ہارنیکا اور اللہ مالک ہے اون دونون کا ہم لوگون کے باب مین اوتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ مین اور ہم نہین چاہتے کہ یہ آیت نہ اوترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ مالک ہے اون دونون کا **ف** تو اس جملہ سے ایسے خوشی ہے کہ پچہلے لفظ کے اوترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزرج مین سے اور بنو حارثہ اوس مین سے تہے اور یہ دونون قبیلے انصار کے ہین جسوقت آپ احد کی لڑائی کے لیے نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہائی آدمیون کو اپنے ساتہ لیکر راہ سے پہر گیا اور ان دونون قبیلون نے بہی اسکا ساتہ دینا چاہا پہر اللہ تعالیٰ نے اون کو بچا لیا **عن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخشدے انصار کو اور انصار کے بیٹون کو اور پوتون کو **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا۔

عن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ لَا اَشُكُّ فِيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلامون کے لیے **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صِبْيَانًا وَّنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچون اور عورتون کو شادی سے آتے دیکہا تو آپ سامنے کہڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم سب لوگون سے زیادہ میرے محبوب ہو اے لوگو تم سب لوگون سے زیادہ میرے محبوب ہو یعنے انصار کو فرمایا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اوس سے تنہائی کی رشاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے یہ مراد ہے کہ اُس نے لوگون سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے تم سب لوگون سے زیادہ مجھکو محبوب ہو تین بار یہ فرمایا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میری انتڑیان اور میری گٹھریان ہین (کپڑا رکھنے کی یعنے میرے خاص معتمد اور اعتبار کی لوگ ہین) اور لوگ بڑہتے جاوینگے اور انصار گہٹتے جاوینگے تو قبول کرو اون کے نیک کو اور معاف کرو اون کے برے کو عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ ترجمہ ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گہرون مین بنی نجار کا گہر بہتر ہے (جنہون نے حضرت کو اپنے گہر مین اُتارا اور سب سے پہلے آپکی رفاقت کی) پہر بنی عبد اشہل کا پہر بنی حارث بن خزرج کا پہر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گہر مین بہتری ہے سعد بن عبادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر فضیلت دی اورونکو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ مین سے تہے) لوگون نے کہا تمکو فضیلت دی بہتون پر عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا أَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي ترجمہ ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گہرون مین بنی نجار کا گہر بہتر ہے اور بنی عبد اشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا قسم خدا کی اگر مین انصار پر کسی کو اختیار

کرون تو اپنے کنبے والون کو اختیار کرون اور کوئی اون سے بہتر نہیں ہے ۔ عن ابی اسید
الانصاری یشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر دور الانصار بنو النجار ثم
بنو عبد الاشھل ثم بنو الحرث بن خزرج ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر
قال ابو سلمۃ قال ابو اسید اتھم انا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت کاذبا
لبدأت بقومی بنی ساعدۃ وبلغ ذلک سعد بن عبادۃ فوجد فی نفسہ قال خلفنا فکنا اخر
الاربع اسرجوا لی حماری اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ ابن اخیہ سھل
فقال اتذھب لترد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعلم اولیس حسبک ان تکون رابع اربع فرجع وقال اللہ ورسولہ اعلم وامر بحمارہ
فحل عنہ ترجمہ ابو اسید انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار
مین بنی نجار کا ہے پہر بنی عبد اشہل کا پہر بنی حارث بن خزرج کا پہر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک
گھر مین بہتری ہے ابو سلمہ نے کہا ابو اسید نے کہا کیا مین تہمت کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اگر مین جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہونچی اون کو رنج ہوا اور
کہنے لگے ہم چارون کے اخیر مین ہو گئے سیر گدہے پر زین کسو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا
سہل کے بھتیجے نے اون سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ
آپ خوب جانتے ہین کیا تمکو یہ کافی نہین کہ چار مین سے چوتھے تم ہو یہ سنکر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ
اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدہے کے زین کہول ڈالنے کا عن ابی اسید الانصاری انہ
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر الانصار او خیر دور الانصار بمثل
حدیثھم فی ذکر الدور ولم یذکر قصۃ سعد بن عبادۃ ترجمہ وہی جو گذرا عن
ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی مجلس عظیم من المسلمین
احدثکم بخیر دور الانصار قالوا نعم یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بنو عبد الاشھل قالوا ثم من یا رسول اللہ قال ثم بنو النجار قالوا ثم من یا رسول
اللہ قال ثم بنو الحارث بن الخزرج قالوا ثم من یا رسول اللہ قال ثم بنو ساعدۃ قالوا
ثم من یا رسول اللہ قال ثم فی کل دور الانصار خیر فقام سعد بن عبادۃ مغضبا فقال

اُخلِفنا آخر الاربع حین سمّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارہم فاراد کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رجال من قومہ اجلس الا ترضی ان سمّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارکم فی الاربع الدور التی سمّی فمن ترک فلم یسمّ اکثر ممن سمّی فانتہی سعد بن عبادۃ عن کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کی ایک بڑی محفل مین بیٹھے ہوئے تھے آپنے فرمایا مین تم کو انصار کا بہتر گھر بتلاؤن لوگون نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا بنو عبد اشہل لوگون نے کہا پھر کونسا گھر آپنے فرمایا بنی نجار لوگون نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج لوگون نے کہا پھر کون آپنے فرمایا بنی ساعدہ لوگون نے کہا پھر کون یا رسول اللہ آپنے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر مین بہتری ہے یہ سنکر سعد بن عبادہ غصے سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چارون کے اخیر مین ہین جب انہون نے آپکا فرمانا سنا تو چاہا آپ کی بابت پر اعتراض کرنا اون کی قوم کے لوگون نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا گھرانہ اون چارون مین رکھا جنکو بیان کیا اور جن گھرون کو نہ بیان کیا وہ بہت سے ہین تو سعد بن عبادہ چپ ہو رہے **عن** انس بن مالک قال خرجت مع جریر بن عبد اللہ البجلی فی سفر فکان یخدمنی فقلت لہ لا تفعل فقال انی قد رأیت الانصار تصنع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا آلیت ان لا اصحب احدا منہم الا خدمتہ زاد ابن المثنی وابن بشار فی حدیثہما وکان جریر اکبر من انس وقال ابن بشار اسنّ من انس **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین جریر بن عبد اللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر مین وہ میری خدمت کرتے تھے مینے کہا تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو انہونے کہا مینے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ مینے قسم کھائی جب کسی انصاری کے ساتھ ہونگا تو اسکی خدمت کرونگا اور جریر انس سے بڑے تھے

باب من فضائل غفار واسلم وجہینۃ واشجع ومزینۃ وتمیم ودوس وطیئ غفار اور اسلم اور جہینہ اور اشجع اور مزینہ اور تمیم اور دوس اور طی کی فضیلت کے بیان مین

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ **ترجمہ** ابوذر غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو اللہ نے بخشدیا اور اسلم کو بچا لیا **عن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائت قومک فقل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا **ترجمہ** آپ نے فرمایا اسلم کو خدا سلامت رکھے اور غفار کو خدا بخشے **عن** شعبۃ فی ہذا الاسناد **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا اما انی لم اقلہا ولکن قالہا اللہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالیٰ نے بخشا میں یہ نہیں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **عن** خفاف بن ایماء الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ اللہم العن بنی لحیان ورعلا وذکوان وعصیۃ عصوا اللہ ورسولہ غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ **ترجمہ** خفاف بن ایما غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور اوس کے رسول کی اور بخشدیا اللہ تعالیٰ نے غفار کو اور اسلم کو بچادیا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو خدا نے بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وفی حدیث صالح واسامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذالک علی المنبر **ترجمہ** وہی اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ نے فرمایا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل حدیث ہؤلاء عن ابن عمر **عن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار ومزینۃ وجہینۃ وغفار واشجع ومن کان من بنی عبداللہ موالی دون الناس واللہ ورسولہ مولاہم **ترجمہ** ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد سے ہیں میرے دوست ہیں نہ اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسول اونکا دوست اور حمایتی ہے **ف** یہ چند نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ بھی مومن اور محب رسول تھے عبداللہ کی اولاد سے بنی عبدالعزی مراد ہیں جو شاخ ہیں غطفان کی آپ نے انکا نام بنی عبداللہ رکھا عرب انکو محولہ کہنے لگے کیونکہ اون کے باپ کا نام بدل گیا (نووی) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وغیرہ) ٹوٹے مین ہی اور نامراد ہوے وہ بولا ہان آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے وے (یعنے اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہین اون سے (یعنے بنی تمیم وغیرہ سے) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ اَحْسِبُ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي اَسَدٍ وَغَطَفَانَ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہین ایک دوسرے کے عَنْ اَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَاِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہون بنی تمیم سے اور بنی عبد اللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اس صورت مین بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے مین ہے اور نقصان پایا آپنے فرمایا وہ بہتر ہین اون سے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي اِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهَ اَصْحَابِهٖ صَدَقَةُ طَيِّئٍ جِئْتَ بِهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے مین حضرت عمر کے پاس آیا انہون نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کے مونہہ کو (یعنے خوش کر دیا) اون کو طی کا صدقہ تھا (طی ایک قبیلہ ہے) مین اسکو لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے طفیل اور اون کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بد دعا کیجیے دوس کے لیے کہا گیا

قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع دوست ہیں اور انکا حمایتی کوئی نہیں سوا اللہ اور اُسکے رسول کے عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هٰذَا فِيمَا أَعْلَمُ

ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيِّئٍ وَغَطَفَانَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد اور طی اور غطفان سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ ترجمہ ابوبکرہؓ سے روایت ہے اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت کی حاجیوں کے لٹیروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگوں کو کہا آپ نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم

تباہ ہوئے دوس کے لوگ نبی نے فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور اون کو میرے پاس لیکر آ **عن** ابی زرعۃ
قال قال ابو ہریرۃ لا ازال احب بنی تمیم من ثلاث سمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم اشد امتی علی الدجال
قال وجاءت صدقاتھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ صدقات قومنا قال
وکانت سبیۃ منھم عند عائشۃ رض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقیھا
فانھا من ولد اسمعیل **ترجمہ** ابو زرعہ سے روایت ہے ابو ہریرہ نے کہا میں ہمیشہ سے محبت رکھتا
ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ
فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر اور ساون کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہماری
قوم کے صدقے ہیں اور ایک عورت اون میں کی قیدی حضرت عائشہ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اسکو
آزاد کر دے یہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے **عن** ابی ھریرۃ قال لا ازال احب
بنی تمیم بعد ثلاث سمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا فیھم فذکر
مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال ثلاث خصال سمعتھن من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بنی تمیم لا ازال احبھم بعدہ وساق الحدیث بھذا المعنی
غیر انہ قال ھم اشد الناس قتالا فی الملاحم ولم یذکر الدجال **ترجمہ** وہی جو گذرا
اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں
ہے **باب** خیار الناس بہتر لوگ کون ہیں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال تجدون الناس معادن فخیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام
اذا فقھوا وتجدون من خیر الناس فی ھذا الامر اکرھھم لہ قبل ان یقع فیہ
وتجدون من شرار الناس ذو الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے لوگوں کا حال بھی کانوں کی طرح ہے بعضی کان سونے کی ہے بعضی لوہے کی
ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے تو بہتر آدمیوں میں
اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جاویں اور
تم بہتر اوسکو پاؤگے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے یعنی

جو کفر مین مضبوط تہا وہ اسلام لانیکے بعد اسلام مین بہی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید وغیرہ یا مراد یہہ ہی کہ جو خلافت سی نفرت رکہے اوسی کی خلافت عمدہ ہو گی) اور تم سب سے برا اوسکو پاؤ گے جو دو رویہ ہوا ان کے پاس ایک منہ لیکر آوی اور اون کے پاس دوسرا منہ لیکر جاوے **ف** یعنے رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسیکام کا نہین کوئی اوسپر بہروسا نہین کرسکتا **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ اَبِي زُرْعَةَ وَالْاَعْرَجِ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ قریش کی عورتونکی فضیلت **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ قَالَ اَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي صِغَرِهِ وَاَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اون عورتون مین جو اونٹ پر سوار ہوئین نیک بخت عورتین ہین قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چہوٹا ہوا . اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی **ف** یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب اُم ہانی سے آپنے نکاح کا ارادہ کیا انہون نے کہا کہ میرے بچے چہوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپ کی بستر پروے رووین اور چلاوین اور مین بڈہی بہی ہو گئی ہون اونٹ پر چڑہنے والی عورتون سے عرب کی عورتین مراد ہین معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی دو صفتین عمدہ ہین ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَاَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى اِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہی کہ حضرت مریم بنت عمران کبہی اونٹ پر نہین چڑہین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ

وَلِيَ عِيَالٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی
ابوطالب کی بیٹی سے حضرت علی کی بہن سے نکاح کا پیام دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں بوڑھی ہوگئی
اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ
وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب مُوَاخَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ رسول اللہ صلعم کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی
بنا دینے کا بیان

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ
الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا ابوعبیدہ بن الجراح
اور ابوطلحہ میں **عَنْ** عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ **ترجمہ** عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا گیا تم نے سنا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں **ف** پہلے حلف اسطرح ہوتی ایک دوسرے
کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اسکا وارث ہوتا یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہوگیا قرآن میں اترا تو وارث
ناتے والے ہی ہوں گے پر وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد او محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک
باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی (نووی) **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک بات

کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی **باب** بیان ان بقاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
امان لاصحابہ وبقاء اصحابہ امان للامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن
تھا اور صحابہ سے امت کو امن تھا **عن** ابی موسی قال صلینا المغرب مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قلنا لو جلسنا حتی نصلی معہ العشاء قال فجلسنا فخرج علینا فقال
ما زلتم ھھنا قلنا یا رسول اللہ صلینا معک المغرب ثم قلنا نجلس حتی نصلی معک
العشاء قال احسنتم او اصبتم قال فرفع راسہ الی السماء وکان کثیرا مما یرفع راسہ
الی السماء فقال النجوم امنۃ للسماء فاذا ذھبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنۃ
لاصحابی فاذا ذھبت اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی
اتی امتی ما یوعدون **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے ہمنے مغرب کی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ پھر ہمنے کہا اگر ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہانتک کہ عشا آپکے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا پھر
ہم بیٹھے رہے آپ باہر تشریف لائے آپنے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے ہمنے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہمنے
آپکے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہمنے کہا اگر بیٹھے رہیں یہانتک کہ عشا کی نماز بھی آپکے ساتھ پڑھیں
تو بہتر ہوگا آپنے فرمایا تمنے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر آپنے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر
آپ اپنا سر آسمان کیطرف اٹھاتے پھر فرمایا تارے بچاؤ ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جاوینگے تو
آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجاویگی (یعنی قیامت آجاوے گی اور آسمان بھی پھٹ کر
خراب ہو جاویگا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤنگا تو میرے اصحاب پر
بھی وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے (یعنے فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں
میری امت کے جب اصحاب چلے جاوینگے تو میری امت پر وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے
ف نووی نے کہا اصحاب کے جانے کے بعد بدعتیں پیدا ہونگی دین میں نئی باتیں نکلیں گی فتنے
ہونگے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا نصاری کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بیحرمتی ہوگی یہ سب
باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپکا **باب** فضل الصحابۃ ثم الذین یلونھم
ثم الذین یلونھم صحابہ کی اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت **عن** ابی سعید
الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان یغزو فئام من

النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ مِنْكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ جہاد کرینگے آدمیوں کے جھنڈ تو اون سے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے ہان تو فتح ہو جاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اون سے پوچھینگے کہ کوئی ہے تم مین سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو یعنے تابعین مین سے کوئی ہے لوگ کہینگے ہان پھر اوس کی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اون سے پوچھا جاویگا کوئی ہے تم مین ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین مین سے لوگ کہینگے ہان تو اون کی فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی (تحفۃ الاخیار) **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت مین میرے زمانے کے متصل لوگ ہین (یعنی صحابہ

پہر جو اون سے نزدیک ہین (یعنی تابعین) پہر جو اون سے نزدیک ہین (یعنے تبع تابعین) پہر ان تینون کے بعد وے لوگ آوین گے جنکی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **ف** نووی نے کہا صحیح قول جس پر جمہور علماء ہین یہہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت ہی وہ صحابی ہے اور حدیث مین تفضیل سے مجموع قرن کی تفضیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً ہر ایک کی دوسرے پر اس صورت مین صحابی کی فضیلت انبیا پر نہ نکلی گی نہ عورتون کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس مین اختلاف ہے مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپکے اصحاب ہین اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہے جبتک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہا پہر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا پہر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعضون کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا غرض پہلا قرن یعنے صحابہ کا ایک سو بیس برس تک رہا سب سے اخیر صحابی ابو الطفیل ہین جو ۱۲۰ سنہ ہجری مین انتقال کیے اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک رہا اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہون گے جو گواہی کے ساتھہ قسم بہی کہاوین گے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھہ حلف کرے اوس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبہی حلف پہلے کرے گا کبہی شہادت (نووی مع زیادۃ) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَتَبْدُرُ يَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کون سے لوگ بہتر ہین آپنے فرمایا میرے قرن کے پہر جو اون سے نزدیک ہین پہر جو اون سے نزدیک ہین پہر وہ لوگ آوین گے جنکی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی ابراہیم نے کہا ہم بچے تہے اوس وقت لوگ ہمکو منع کرتے تہے گواہی اور قسم ساتھہ کرنے سے **عن** مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَجَرِيْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

ثم الذین یلونهم فلا ادری فی الثالثة او فی الرابعة قال ثم یتخلف بعدهم خلف تسبق
شهادة احدهم یمینه ویمینه شهادته **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میری قرن کے ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں میں نہیں
جانتا آپ نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہونگے جن کی گواہی قسم سے
پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر
امتی القرن الذی بعثت فیهم ثم الذین یلونهم والله اعلم أذکر الثالث ام لا قال ثم یخلف
قوم یحبون السمانة یشهدون قبل ان یستشهدوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جسمیں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اوس کے بعد
ہے معلوم نہیں تیسری کا بھی آپنے ذکر کیا یا نہیں پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہونگے جو فربہی اور موٹاپے پر مرینگے
گواہی دینگے گواہی چاہے جانے سے پہلے **فائدہ** نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہونگے
اور برائی اوسکی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اوسکی جو خلقۃً موٹا ہو اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھاوینگے
اور پیے تاکہ موٹا ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کرینگے اور دعوی کرینگے اون اوصاف کا جو اون میں نہ
ہونگی یا مال بہت اکھٹا کرینگے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اوس حدیث کے جسمیں فرمایا کہ بہتر گواہ
وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دیدیوے اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اوس شہادت کی باب
میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دیجاوے اور تعریف کی حدیث اوس
شہادت کے باب میں ہے جسکا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اوسکا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اوسسے بیان کیجاوے اوسکے
کا حق بچانے کے لیے اسیطرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور
چھپانا بہتر معلوم ہو انتہے مختصرا **عن** ابی بشر بهذا الاسناد مثله غیر ان فی حدیث
شعبة قال ابو هریرة فلا ادری مرتین او ثلاثا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عمران بن
حصین یحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان خیرکم قرنی ثم الذین
یلونهم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم قال عمران بن حصین فلا ادری اقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد قرنه مرتین او ثلاثا ثم یکون بعدهم قوم یشهدون
ولا یستشهدون ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یوفون ویظهر فیهم السمن **ترجمہ**

وہی جو گذرا اس مین یہ ہی کہ پھر وہ لوگ پیدا ہون گے جو بن گواہ کیے گواہی دینگے چور ہون گے امانت داری نہ کرینگے نذر کرین گے لیکن پوری نہ کرین گے اون مین مٹاپا پہلے گا **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِهِمْ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيْثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ ابْنَ مُضَرِّبٍ جَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيْثِ يَحْيَى وَشَبَابَةَ يَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَفِي حَدِيْثِ بَهْزٍ يُوْفُوْنَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ زَادَ فِي حَدِيْثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قسم کھاوینگے بن قسم دلائے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہو ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون لوگ بہتر ہین آپنے فرمایا وہ قرن جسمین مین ہون پھر دوسرا پھر تیسرا **ف** انہی تین قرنون کو قرون ثلثہ کہتے ہین پس جو فعل یا قول وین مین ان زمانون مین نہ ہو وہ بدعت ہو کیونکہ اونکے بعد پھر گمراہی اور فساد کا زمانہ ہو بعد کے لوگون کا ایسا اعتبار نہین کہ اون کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہو اور یہ مجموع کے پس یہ ضرور نہین کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگون سے افضل ہو تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی مین ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گذرے ہین جنکو تبع تابعین پر فضیلت ہو اور حدیث سے یہ بھی غرض نہین ہے کہ ان قرنون کے بعد سب لوگ بری ہون گے اسلیے کہ ہر ایک قرن مین امت محمدی اچھے لوگون سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث مین ہو کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہلحدیث اور قرآن کا ہے اللہ رحمت کرے انپر اور ہمکو دنیا اور آخرت مین اسی گروہ مین شامل رکھے **باب** بَيَانِ لَا يَبْقَى عَلَى بَاسٍ مِائَةِ سَنَةٍ أَحَدٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُوْدٌ الْآنَ صدی کے آخیر تک کسی کے زندہ نہ رہنے کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي اٰخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ

فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى
ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ
فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی
اخیر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سو برس کے آخر پر زمین
والوں میں سے کوئی نہ رہیگا عبد اللہ بن عمر نے کہا لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس
کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں اون میں سے کوئی نہ رہیگا یعنے یہ قرن تمام ہو جاویگا **ف**
اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجاویگی یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اوس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے اخیر صحابی جو ابو الطفیل تھے وہ
بھی بقول صحیح ۱۱۰ ہجری میں گذر گئے نووی نے کہا مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو زمین
اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ
دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ
بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونیکا دعوی کیا وہ محض غلط اور
جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے باقی رہینگے برادر معظم مولوی حاجی
بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے واللہ اعلم **عَنِ** الزُّهْرِيِّ
بِإِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ وفات سے
ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں
اللہ تعالی کی کوئی جان ایسی نہیں یعنے آدمیوں میں جس پر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اوس

وہ زندہ رہی **عن** ابن جريج بهذا الاسناد ولم يذكر قبل موته بشهر **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ذلك قبل موته
بشهر او نحو ذلك ما من نفس منفوسة اليوم يأتي عليها مائة سنة وهي حية يومئذ
وعن عبد الرحمن صاحب السقاية عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل
ذلك فسرها عبد الرحمن قال نقص العمر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جان آج کے دن ہے اُسپر سو برس نہ گذرینگے
کہ وہ مرجاویگی۔ عبد الرحمن نے اسکی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے
تھے) **عن** سليمان التيمي بالاسنادين جميعا مثله **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابي سعيد
قال لما رجع النبي صلى الله عليه وسلم من تبوك سألوه عن الساعة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تأتي مائة سنة وعلى الارض نفس منفوسة اليوم **ترجمہ** ابو سعید سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ سے پوچھا قیامت کو آپنے فرمایا سو برس گذرنے پر اس
وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہیگا **ف** یعنی اسوقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آجاویگی
کیونکہ موت بھی سب کے حق میں قیامت ہے گو قیامت کبری نہیں اور قیامت کبری کب آویگی اسکا علم سوا خدا
کے کسی کو معلوم نہیں ہے **عن** جابر بن عبد الله قال قال نبي الله صلى الله عليه وسلم ما
من نفس منفوسة تبلغ مائة سنة فقال سالم تذاكرنا ذلك عنده انما هي كل
نفس مخلوقة يومئذ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سو
برس تک نہ جیئے گا سالم نے کہا ہم نے اسکا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اُس دن پیدا ہو چکا تھا (جب
آپنے یہ حدیث فرمائی)

باب تحريم سب الصحابة صحابہ کو برا کہنا حرام ہے

ف نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں
شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ
کبیرہ ہے ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اوسکو سزا دیجاوے پر قتل نہ کیا جاوے اور بعض
مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جاویگا انتہے مختصرا **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا تسبوا اصحابي لا تسبوا اصحابي فوالذي نفسي بيده لو ان احدكم انفق مثل

أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول صلعم نے فرمایا مت برا کہو
میری صحاب کو مت برا کہو میرے صحاب کو قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر کوئی تم مین سے احد
پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالی کی راہ مین) تو اون کے مد (سیر بھر) یا آدھی مد کے برابر نہین
ہو سکتا ف کیونکہ اونہون نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تہی اور دین کی ٹہیر اوسکی
کی تائید سے قائم ہوئی اون کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ
یا پیر اونی صحابی کے مرتبے تک نہین پہونچ سکتا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ
وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ
وَلَا نَصِيفَهُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے خالد بن الولید اور عبدالرحمن بن عوف مین کچھ جھگڑا ہوا
تو خالد نے انکو برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب مین سے کسی کو اس
لیے کہ اگر کوئی تم مین سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو اُن کے مد یا آدھے مد کے برابر نہین ہو سکتا
عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ
وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ترجمہ وہی جو گذرا باب
مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ اویس قرنی کی فضیلت ف اُن کا نام اُویس بن عامر ہے یا اوسیر
بن مالک یا اویس بن عمرو کنیت اونکی ابو عمرو تہی صفین کے جنگ مین مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن
کیطرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت صلعم کے زمانے مبارک مین موجود تہے اور اسلام لاچکے
تہے پر آپ کی صحبت سے مشرف نہین ہوئے اس لیے تابعین مین انکا شمار ہے اور انکا درجہ تمام تابعین سے
افضل ہے عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ
يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ
غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ
فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ ترجمہ اسیر بن جابر سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمر کے پاس
آئے اون مین ایک شخص تہا جو اویس سے ٹہٹا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہین جانتا تہا کہ یہ اولیاء اسیر مین

سے ہین اور اویس اپنا حال چھپاتے رہتے نووی نے کہا عارفون کا یہی طریقہ ہے حضرت عمر نے کہا یہان قرن کا
بہی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص
آویگا یمن سے اوسکا نام اویس ہے اور وہ یمن مین کسیکو نہ چھوڑیگا (اپنے عزیزون مین سے) سوا اپنی مان کے
اوسکو برص کی (سفیدی) ہوگئی تہی تو اوس نے اللہ تعالی سے دعا کی اللہ نے دور کردی وہ سفیدی اوسکے
بدن سے مگر ایک دینار یا درہم برابر باقی ہے جو کوئی تم مین سے اوسکو ملے تو اپنے لیے دعا کراوے اوس سے **عن**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ
يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت
ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بہتر تابعین مین ایک شخص ہے جسکو اویس کہتے
ہین اوسکی ایک مان ہے اور اوسکو سفیدی تہی تم اوس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے **عن** أُسَيْرِ بْنِ
جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ
عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ
نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ
أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ
وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ
فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا
قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ
فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ
مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ
أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي
قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا
بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ

عَلٰی وَجْہِہٖ قَالَ اُسَیْرٌ وَکِسْوَتُہٗ بُرْدَۃٌ فَکَانَ کُلَّمَا رَاٰہُ اِنْسَانٌ قَالَ مَنْ اَیْنَ لِاُوَیْسٍ ھٰذِہٖ الْبُرْدَۃُ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ اون سے پوچھتے تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہانتک کہ حضرت عمر خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا تمہارا نام اویس بن عامر ہے اُنہوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلے سے ہو اونہوں نے کہا ہاں پوچھا قرن میں سے ہو انہوں نے کہا ہاں پوچھا تمکو برص تہا وہ اچہا ہوگیا مگر درم برابر باقی ہے اُنہوں نے کہا ہاں پوچھا تمہاری ماں ہے اُنہوں نے کہا ہاں تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے تمہارے پاس اویس بن عامر آویگا یمن والوں کی کمکی فوج کے ساتہہ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اوسکو برص تہا وہ اچہا ہوگیا مگر درم برابر باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے اوسکا یہ حال ہے کہ اگر خدا کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہے تو خدا اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہ سے ہو سکے دعا کرانا اوس سے تو دعا کرا اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے اُویس نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے اون سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو اونہوں نے کہا کوفہ میں حضرت عمر نے کہا میں ایک خط تمکو لکہدوں کوفے کے حاکم کے نام اونہوں نے کہا مجہے خاکسار میں رہنا اچہا معلوم ہوتا ہے جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفے کے رئیسوں میں سے حج کیا وہ حضرت عمر سے ملا حضرت عمر نے اوس سے اویس کا حال پوچہا وہ بولا میں نے اویس کو اس حال میں چہوڑا کہ اون کے گہر میں اسباب کم تہا اور وہ تنگ تہے (خرچ سے) حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے اویس بن عامر تمہارے پاس آوے گا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتہہ وہ مراد قبیلے کا ہے پہر قرن میں سے اوسکو برص تہا وہ اچہا ہوگیا صرف درم برابر باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے جس کے ساتہہ وہ نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کہا بیٹہے تو اللہ اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہہ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لیے تو دعا کرا اوس سے وہ شخص یہ سُنکر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اویس نے کہا تو ابہی نیک سفر کرکے آرہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر پہر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو اویس نے یہی جواب دیا پہر پوچہا تو حضرت عمر سے ملا وہ شخص بولا ہاں ملا اویس نے اوس کے لیے دعا کی اوسوقت لوگ اویس کا درجہ سمجہے وہ وہاں سے سیدہے چلے اسیر نے کہا اون کا لباس ایک چادر تہا جب کوئی آدمی انکو دیکہتا تو کہتا اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آیا

باب وصیۃ

الَنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَهْلِ مِصْرَ مصر والون کا بیان عَنْ اَبِي ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا
فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ
فَمَرَّ بِرَبِيْعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہان قیراط کا
رواج ہوگا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درم اور دینار کا اور مصر مین اسکا رواج بہت تھا) وہان کے لوگون سے
بھلائی کرنا کیونکہ انکا حق ہے تم پر اور ان کا ناتا بھی ہے تم سے (اسلیے کہ حضرت ہاجرہ اسمعیل علیہ السلام
کی ماں مصر کی تھین اور وہ ماں ہین عرب کی) جب تم دو شخص کو وہان دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے
تو وہان سے چلے جاؤ۔ پھر ابوذر نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہین
تو ابوذر وہان سے نکل گئے عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ
مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّ
رَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْهَا فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا
قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ
فَخَرَجْتُ مِنْهَا **ترجمہ** وہی مضمون ہے اس مین اتنا زیادہ ہے کہ ان سے دامادی کا بھی رشتہ ہے اور وہ
رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی ماں ماریہ قبطیہ مصر کی تھین

باب فَضْلِ اَهْلِ عُمَانَ عمان والون کی فضیلت (عمان ایک شہر ہے بحرین مین)

عَنْ اَبِي بَرْزَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ
فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَتَيْتَ اَهْلَ عُمَانَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ **ترجمہ** ابو برزہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کیطرف ان لوگون نے اسکو برا کہا اور
مارا وہ آپ پاس آیا اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو عمان والون کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے
نہ مارتے (کیونکہ وہان کے لوگ اچھے ہین)

باب ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيْفٍ وَمُبِيْرِهَا

ثقیف کے جھوٹے اور ہلاکو کا بیان **ف** ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب مین آپ نے فرمایا تھا کہ ان مین

ایک کذاب پیدا ہوگا یعنے جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعوی کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے پہلے پہل اس مختار نے اچھے کام کیے اور ابن زیاد بدنہاد اور شمر اور ابن سعد اور قاتلین امام حسین علیہ السلام سے عوض لیا اخیر میں خراب ہوگیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا دوسرا ہلاکو یعنے لوگوں کو مارنیوالا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذاللہ ہزاروں کو ناحق قتل کیا مکہ معظمہ کی بیحرمتی کی ابن زبیر کو شہید کیا **عن** ابی نوفل قال رأیت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ ابن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا للرحم اما واللہ لامۃ انت اشرہا لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ فاعاد علیہا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک فابت وقالت واللہ لا اتیک حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیہا فقال کیف رأیتنی صنعت بعدو اللہ قالت رأیتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک آخرتک بلغنی انک تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدہما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الآخر فنطاق المرأۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنہا ولم یراجعہا **ترجمہ** ابو نوفل سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی طرف راہ ہے) قریش کے لوگ انپر سے گذرتے تھے اور اور لوگ بھی (اون کو حجاج مردود نے سولی دیکر اوسی پر بہنے دیا تھا) یہانتک کہ عبد اللہ بن عمر بھی انپر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور کہا السلام علیک ابا خبیب (ابو خبیب کنیت ہے عبد اللہ بن الزبیر کی خبیب ان کے

بڑے بیٹے تھے اور ابوبکر اور ابو بکیر بھی اون کی کنیت ہی السلام علیک ابا خبیب
السلام علیک ابا خبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی مین تو
تمکو منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی مین تمکو منع کرتا تھا اس سے (یعنے خلافت اور حکومت اختیار کرنے
سے **فائدہ** اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے سراج الوہاج
مین ہے کہ اس حدیث سے سماع موتی اور اون کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا **ف** قسم
خدا کی مین جہانتک جانتا ہون تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے
والے تھے قسم خدا کی وہ گروہ جسکی برے تم ہو عمدہ گروہ ہے (یہ انہون نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا
گروہ ہے اور ایک روایت مین صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہے) **ف** نووی نے کہا عبداللہ بن عمر نے عبداللہ
بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہین کیا اس مین عبداللہ بن عمر کی بہی منقبت
نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر کی یہ تہی کہ حجاج نے جو برائیان عبداللہ بن زبیر کی مشہور کی ہین وہ غلط ہین
اور لوگون پر اونکی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تہے اور حجاج
اور اسکے رفقا ظالم اور باغی تہے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہین کہ عبداللہ بن
زبیر بخیل تہے یہ غلط ہے کتاب الاجواد مین اونکو سخی لکہا ہے **ف** یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج
کو پہونچی اوس نے اونکو سولی پر سے اتروا لیا اور یہود کے مقبرہ مین پہنکوا دیا اور مردود یہ نہ سمجھا کہ اس
سے کیا ہوتا ہے انسان کہین بھی گرے پر اوسکے اعمال اچھے ہونا ضرور ہے) پھر حجاج نے اونکی ماں اسماء
بنت ابی بکر کو بلا بھیجا انہون نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی
ہو تو آؤ ورنہ مین ایسے شخص کو بھیجونگا جو تمہارا چونٹا پکڑ کر لاوے (خدا سمجھے اوس مردود سے جس نے
ابوبکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے اپنی بے ادبی کی) انہون نے جب بھی آنے سے انکار
کیا اور کہا قسم خدا کی مین تیرے پاس نہ آؤن گی جب تک تو میرے پاس اسکو نہ بھیجے جو میرے بال کہینچتا
مجھکو لاوے آخر حجاج نے کہا میری جوتیان لاؤ اور جوتیان پہنکر اکڑتا ہوا چلا یہانتک کہ اسماء کے پاس پہنچا
اور کہنے لگا تمنے دیکھا قسم خدا کی مین نے کیا کیا اللہ تعالی کے دشمن سے (حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق
عبداللہ بن زبیر کو کہا ورنہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تہا) اسماء نے کہا مین نے دیکھا تو نے عبداللہ بن زبیر کی
دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی مین نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تہا دو کمر بند والی،

کا بیٹا بیشک قسم خدا کی مین دو کمر بند والی ہون ایک کمر بند مین تو ہیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کا کہانا
اوٹہاتی تہی کہ جانور سا وسکو نہ کہا لین اور ایک کمر بند وہ تہا جو عورت کو درکار ہے اسمار نے اپنی کمر بند کو پہاڑ
کر اوس کے دو ٹکڑے کر لیے تہے ایک سے تو کمر باندہتی تہین اور دوسرے کا دستر خوان بنایا تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابو بکر کے لیے تو یہ فضیلت تہی اسمار کی جسکو حجاج مردود عیب سمجہتا تہا اور عبد اللہ بن الزبیر
کو ذلیل کرنے کے لیے اون کو دو کمر بند والیکا بیٹا کہتا تہا تو خبردار رہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم
سے بیان کیا تہا کہ ثقیف مین ایک جہوٹا پیدا ہوگا اور ایک ملا کو تو جہوٹے کو تو ہمنے دیکہہ لیا اور ہلاکو مین
نہین سمجہتی سوا تیرے کسی کو یہ سنکر حجاج کہڑا ہوا اور اسما کو کچہ جواب نہ دیا **باب** فضل فارس

فارس والون کی فضیلت **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ
الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهٗ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا ثریا پروین کو کہتے ہین یعنے
وہ جہوٹے جہوٹے تارے جو گچہی کیطرح معلوم ہوتے ہین وہ زمین سے نہایت دور ہین اون کے بُعد کا اندازہ
بڑا ہین ہندسی سے بہی نہین ہوسکتا تو بہی فارس کا ایک آدمی اوسے جا پالے لیتا **عن**
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ
الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَاَلَهٗ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ
قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ
الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ
بیٹہے تہے اتنے مین سورہ جمعہ اوتری جب آپنے یہ آیت پڑہی وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنے پاک ہے وہ خدا
جسنے پیغمبر بہیجا عرب کیطرف اور اور ون کیطرف جو ابہی عرب سے نہین ملے ایک شخص نے پوچہا یہ لوگ
کون ہین جو عرب کے سوا ہین یا رسول اللہ آپنے اوسکو جواب نہ دیا یہانتک کہ اوسنے ایک بار یا دو بار یا تین
بار پوچہا اوسوقت ہم لوگون مین سلمان فارسی بہی بیٹہے ہوئے تہے آپنے اپنا ہاتہہ اون پر رکہا اور فرمایا
اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بہی اون کی قوم مین سے کچہ لوگ اُس تک پہونچ جاتے **ف** سراج الوہاج
مین ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث مین اہل فارس کی فضیلت مذکور ہے یعنی سلمان کی قوم کی اور سامام کی اصل کابل سے ہے اور کابل بلاد فارس مین نہین ہے علاوہ اسکے حدیث مین رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغہ جمع ہے البتہ اس حدیث مین فضیلت ہے ائمہ حدیث جیسے بخاری اور مسلم وغیرہما کی کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہین اور انہون نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے مین مہینون کی راہ کا سفر کرنے کی تو گویا دین کو ثریا سے انہون نے لیا جو زمین سے نہایت دور ہے اور فقہا اور اہل الرائے مین سے کسی نے سنت کے حاصل کرنے کے لیے اتنی مشقت نہین اٹھائی پس اس حدیث کا مصداق اگر خدا چاہے تو ائمہ حدیث ہین اور جماعت سنت سلف و خلف رضی ہوا اسد ادن سے انتہے

باب

قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً آدمیون کی مثال اونٹون کے ساتھ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً **ترجمہ** عبداسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا تم آدمیون کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سو اونٹون مین ایک ہی چالاک عمدہ سواری کے قابل نہین ملتا اسیطرح عمدہ مہذب عاقل نیک نیکبخت خوش اخلاق یا صالح اور پرہیزگار یا موحد و دیندار سو آدمیون مین ایک آدمی ہی نظر نہین آتا ہے

کِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْاٰدَابِ

کتاب نیکی اور سلوک اور ادب کے بیان مین

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ وَفِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اسد سب لوگون مین کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کے لیے آپ نے فرمایا تیری مان کا وہ بولا پھر کون آپ نے فرمایا تیری مان کا وہ بولا پھر کون آپنے فرمایا تیری مان کا وہ بولا پھر کون آپنے فرمایا تیرے باپ کا ذات نے مان کو مقدم کیا کس لیے کہ مان بچہ کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا

بیماری دیکھ میں خبر لینا حارث محاسبی نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں
اور بعضوں نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے) **ف** نووی نے کہا سلوک کرنے میں
ناتے واروں کی ترتیب یہ ہے پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا نانا دادی نانی پھر بھائی بہن پھر اور
محرم جیسے چچا پھوپھی ماموں خالہ اور نزدیک مقدم ہے بعید پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر
پھر وہ ناتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد خالہ کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے
پھر غلام پھر ہمسائے انتہی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ
بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حقدار ہے نیک سلوک کرنے کا آپ نے فرمایا ماں پھر
ماں پھر باپ پھر جو قریب ہو قریب ہو **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا
زیادہ ہے وہ شخص بولا اچھا آپ کے باپ کی قسم آپ کو خبر ہو پہنچے گی (نووی نے کہا باپ کی قسم سے قسم کھانا
مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا ہے) **عن** ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ مَنْ أَبِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَيُّ النَّاسِ
أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ
وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص آیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی آپ سے جہاد پر جانے کی آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ
زندہ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو انہی میں جہاد کر **ف** یعنی انہی کی خدمت کر نووی نے
کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے علماء نے
کہا یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضرور
نہیں ہے اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آجاویں اس وقت بھی اجازت ضرور نہیں ہے **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ
قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ **عن** حَبِيبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال اقبل رجل الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابایعک علی الھجرۃ والجھاد ابتغی الاجر من اللہ قال فھل من والدیک احد حی قال نعم بل کلاھما قال فتبتغی الاجر من اللہ قال نعم قال فارجع الی والدیک فاحسن صحبتھما **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اسکا ثواب چاہتا ہوں آپنے فرمایا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے وہ بولا دونوں زندہ ہیں آپنے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا تو لوٹ جا اپنی ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر اون سے

باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلوۃ نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے

عن ابی ھریرۃ انہ قال کان جریج یتعبد فی صومعۃ فجاءت امہ قال حمید فوصف لنا ابو رافع صفۃ ابی ھریرۃ لصفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہ حین دعتہ کیف جعلت کفھا فوق حاجبھا ثم رفعت راسھا الیہ تدعوہ فقالت یا جریج انا امک کلمنی فصادفتہ یصلی فقال اللھم امی وصلاتی قال فاختار صلوتہ فرجعت ثم عادت فی الثانیۃ فقالت یا جریج انا امک فکلمنی قال اللھم امی وصلوتی فاختار صلوتہ فقالت اللھم ان ھذا جریج وھو ابنی وانی کلمتہ فابی ان یکلمنی اللھم فلا تمتہ حتی تریہ المومسات قال ولو دعت علیہ ان یفتن لفتن قال وکان راعی ضان یاوی الی دیرہ قال فخرجت امراۃ من القریۃ فوقع علیھا الراعی فحملت فولدت غلاما فقیل لھا ما ھذا قالت من صاحب ھذا الدیر قال فجاءوا بفؤسھم ومساحیھم فنادوہ فصادفوہ یصلی فلم یکلمھم قال فاخذوا یھدمون دیرہ فلما رای ذلک نزل الیھم فقالوا لہ سل ھذہ قال فتبسم ثم مسح راس الصبی فقال من ابوک فقال ابی راعی الضان فلما سمعوا ذلک منہ قالوا نبنی ما ھدمنا من دیرک بالذھب والفضۃ قال لا ولکن اعیدوہ ترابا کما کان ثم علاہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے جریج ایک عابد تھا بنی اسرائیل میں عبادت کر رہا تھا عبادت خانے میں اتنے میں اوسکی ماں آئی حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابوہریرہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اسکی ماں نے

اپنا ہاتھہ ابرو پر رکہا اور سر اُٹہایا جریج کو پکارنے کو تو بولی اے جریج مین تیری مان ہون مجہہ سے بات کر
جریج اسوقت نماز مین تہا وہ بولا (اپنے دل مین) یا اللہ میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون پہر وہ
اپنی نماز مین رہا اوسکی مان لوٹ گئی دوسرے دن پہر آئی اور بولی ای جریج مین تیری مان ہون مجہسے
بات کر وہ کہنے لگا ای رب میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون آخر وہ نماز پڑہے گئے وہ بولی
یا اللہ یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے مین نے اُس سے بات کی لیکن اُس نے بات کرنیسے انکار کیا یا اللہ مت
مار یو اسکو جب تک بدکار عورتون کو نہ دیکہہ لیوے آپنے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ مین پڑے
البتہ پڑجاتا رہا اُس نے صرف اسیقدر دعا کی کہ بدکار عورتون کو دیکہے) ایک چرواہا تہا بہیڑون کا جو
جریج کے عبادت خانہ پاس ٹہیرا کرتا تہا تو گاؤن سے ایک عورت باہر نکلی وہ چرواہا اوسپر چڑہ بیٹہا اُسکو
پیٹ رہ گیا ایک لڑکا جنی لوگون نے اوس سے پوچہا یہ لڑکا کہان سے لائی وہ بولی اس عبادت خانہ مین جو
رہتا ہے اُسکا لڑکا ہے یہ سنکر (بستی کے لوگ) اپنی کدالین اور پہاوڑے لیکر آئے اور جریج کو آواز دی وہ
نماز مین تہا (اوس نے بات نہ کی لوگ اُسکا عبادت خانہ گرانے لگے جب اُس نے یہ دیکہا تو اوترا لوگون نے اُس
سے کہا اُس عورت سے پوچہہ کیا کہتی ہے جریج ہنسا اور اُس نے لڑکے کے سر پر ہاتہہ پہیرا اور پوچہا تیرا باپ
کون ہے وہ بولا میرا باپ بہیڑون کا چرواہا ہے جب لوگون نے اوس سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادتخانہ
ہمنے تیرا گرایا ہے وہ سونے چاندی سے بنادیتے ہین جریج نے کہا نہین مٹی ہی سے درست کردو جیسا پہلے تہا پہر
چڑہ گیا اوسکے اوپر **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يتكلم في المهد
الا ثلثة عيسى بن مريم عليه السلام وصاحب جريج وكان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة
فكان فيها فاتته امه وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على
صلوته فانصرفت فلما كان من الغد اتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي
وصلاتي فاقبل على صلوته فانصرفت فلما كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال يا
رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فقالت اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات
فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم
لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت اليها فاتت راعيا كان ياوي الى صومعته
فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه

٢٥٠٨

وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ
فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ
فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ
بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَ
بَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ
اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا
تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَ
مَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي
مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ
ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ
زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ
إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ
وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لڑکا جھولے میں (یعنے چھٹپنے میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے ایک تو
عیسے علی نبینا وعلیہ السلام دوسرے جریج کا ساتھی اور جریج کا قصہ یہہ ہے کہ وہ ایک عابد مرد تھا سو اوس نے
ایک عبادت خانہ بنایا اوسی میں رہتا تھا اوسکی ماں آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا او جریج وہ بولا
اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اوس کی ماں پھر گئی جب دوسرا
دن ہوا تو پھر آئی اور پکارا او جریج وہ بولا یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر
نماز ہی میں رہا اوسکی ماں بولی یا اللہ اسکو مت ماریو جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھے پھر بنی اسرائیل
نے جریج کا اور اوسکی عبادت کا چرچہ شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی
سے مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو بلا میں ڈالدوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن

جریج نے اس طرف خیال بھی نہ کیا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادتخانہ پاس ٹہرا کرتا تھا اور
اجازت دی اسکو اپنے سے صحبت کرنے کی اوس نے صحبت کی وہ پیٹ سے ہوئی جب بچہ جنی تو بولی کہ یہ بچہ جریج
کا ہے لوگ یہ سنکر جریج کے پاس آئے اور اس سے کہا اترا اور اسکا عبادتخانہ گرا دیا اور اسکو مارنے لگے وہ بولا
کیا ہوا تمکو انہوں نے کہا تو نے زنا کی اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بھی جنی تجھ سے جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے
لوگ اوسکو لائے جریج نے کہا ذرا مجھکو چھوڑو مین نماز پڑہ لون پہر نماز پڑہی اور آیا اوس بچے کے پاس اور
اوس کے پیٹ کو ایک ٹہونسا دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون ہے وہ بولا فلانا چرواہا یہ سنکر لوگ دوڑے
جریج کیطرف اور اسکو چومنے اور چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادتخانہ ہم سونے سے بنائے دیتے ہین وہ بولا
نہین مٹی سے پہر بنا دو جیسا تھا لوگون نے بنا دیا تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی مان کا دودہ پی رہا تھا اتنے مین
ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستھری پوشاک والا اوسکی مان نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا بچہ یہ سنکر
چھاتی چھوڑ دی اور اوس سوار کیطرف دیکھا اور کہا یا اللہ مجھکو ایسا نہ کرنا پہر چھاتی مین جھکا اور دودہ پینے
لگا ابوہریرہ نے کہا گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت اوس بچے کے دودہ پینے کی نقل کرتے تھے اس
طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے موہنہ مین ڈالکر چوستے تھے حضرت نے فرمایا پہر لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے جسکو
مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کرائی اور چوری کی وہ کہتی تھی اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا
وکیل ہے بچے کی مان یہ دیکھکر بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لونڈی کیطرح نہ کیجیو یہ سنکر بچہ نے دودہ پینا چھوڑ دیا
اور اس لونڈی کیطرف دیکھا اور کہنے لگا یا اللہ مجھکو اس لونڈی کیطرح کیجیو اوسوقت مان اور بیٹے
مین گفتگو ہوئی مان نے کہا او سر منڈے جب ایک شخص اچھی صورت کا نکلا اور مین نے کہا یا اللہ میرے بیٹے
کو ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجھکو ایسا نہ کرنا اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہین اور کہتے جاتے ہین تو نے
زنا کی چوری کی تو مین نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اسکی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجھکو اسکی طرح کرنا یہ کیا بات
ہے (بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تھا مین نے دعا کی یا اللہ مجھکو اس کیطرح نہ کرنا اور اس لونڈی پر لوگ
تہمت کرتے ہین کہتے ہین تو نے زنا کی چوری کی حالانکہ نہ اوس نے زنا کی ہے نہ چوری کی ہے تو مین نے کہا یا اللہ
مجھکو اوسکی مثل کرنا **ف** نووی نے کہا جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو والدین کے ساتھ
نیکی کرنے کی فضیلت دوسرے مان کے حق کی تاکید تیسرے یہ کہ مان جب بلاوے تو جواب دینا چاہیے چوتھے یہ کہ
جب دو امر جمع ہون تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے پانچوین یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالی اپنے دوستون کے

بیسا نکال دیتا ہی اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہی اور وضو سے پہلی امتون میں
بھی تہا اور کرامات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا انتہی مختصرا **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ
عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پھر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پھر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جو اپنی
ماں باپ کو بوڑھاپے میں پاوے دونوں کو یا ایک کو اون میں سے پھر جنت میں نہ جاوے یعنی اون کی خدمت گذاری کرکے
عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ
ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا
ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** وہی مضمون ہی **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهُ ثَلٰثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فَضْلِ صِلَةِ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَهُ بِطَرِیْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَمَلَهُ عَلٰی حِمَارٍ
كَانَ یَرْكَبُهُ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰی رَاْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ فَقُلْنَا لَهُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ
اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ
اَبِیْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ میں عبداللہ نے اسکو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار
ہوتے تھے اوسپر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اوسکو دیا عبداللہ بن دینار نے کہا خدا تمسے نیکی کرے گنوار
تھوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں اور اسکو اسقدر دینا کیا ضرور تھا عبداللہ بن عمر نے کہا اسکا باپ دوست تھا
عمر بن خطاب میرے باپ کا اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے
کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے سلوک کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ یَتَرَوَّحُ عَلَیْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ

وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهٗ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰى فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ فِيْهِ وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اوس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے ایک دن وہ اُس گدھے پر جا رہے تھے اتنے میں ایک گنوار نکلا عبداللہ نے کہا تو فلان کا بیٹا ہے فلان کا پوتا وہ بولا ہان عبداللہ نے اوسکو گدھا دیدیا اور کہا اِسپر چڑھ اور عمامہ بھی دیدیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے بعضے ساتھی بولے تمنے اپنی تفریح کا گدھا دیدیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تمکو بخشے انہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی ہے یہ کہ آدمی سلوک کرے اپنی باپ کے دوستون سے باپ کے مرجانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر کا دوست تھا

باب تَفْسِيْرِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

بھلائی اور برائی کا معنے

عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہین (یعنے خوش مزاجی سے ملنا لوگون کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتے المقدور دنیاوی امور مین کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل مین چبھے اور تجھکو برا لگے کہ لوگ اوس سے مطلع ہون **ف** سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اسمین آگئے

عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْئَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

رہا مدینہ میں ایکسال تک (اسطرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کی لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانیکا
ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنے اپنے ملک میں جانیکا ارادہ موقوف نکیا) مگر اسوجہ سے کہ جب کوئی
ہم میں سے ہجرت کرلیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافرون کے اُن کو پوچھنے کی
اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ سے بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے
جو دل میں کھٹکے اور لوگون کو اوسکی خبر ہونا برا لگے تجھ کو **باب** صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ
قَطِيعَتِهَا ناتا توڑنا حرام ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ
قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ لَكِ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُوا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ
تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ
اَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوبٍ اَقْفَالُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا البتہ خدا تعالی نے خلق کو بنایا پھر جب اون کے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا کھڑا ہوا تو بولا یہ مقام اُسکا
ہے (یعنے بزبان حال یا کوئی فرشتہ اوس کیطرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود
ناتا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ناتے کی زبان ہونے سے اوس عالم میں) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ
تعالی نے فرمایا ہان تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اوس سے ملون جو تجھ کو ملاوے اور اُس سے کاٹون
جو تجھ کو کاٹے ناتا بولا میں راضی ہون اس سے اللہ تعالی نے فرمایا پس تجھکو یہ درجہ حاصل ہوا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدا تعالی منافقون سے فرماتا ہے اگر
تم کو حکومت ہوجاوے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور ناتون کو توڑو یہ لوگ وہ ہیں جنپر اللہ نے لعنت کی
اونکو بہرا کردیا (حق بات کے سننے سے) اور اُنکی آنکھون کو اندھا کردیا کیا غور نہیں کرتے قرآن میں
کیا اون کے دلون پر قفل پڑے ہیں اخیر تک **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ
ترجمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناتا عرش سے لٹکا
ہوا ہے کہتا ہے جو مجھکو ملاوے اللہ اسکو اپنے سے ملاویگا اور جو مجھکو کاٹے اللہ اسکو اپنے سے کاٹے گا

عن جبیر بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ قاطع قال ابن
ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں جاویگا جنت میں وہ جو ناتے کو توڑیگا **ف** یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھیگا وہ تو کافر ہے ہمیشہ
جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھیگا وہ پہلی بار میں نہ جاویگا بلکہ روکا جاویگا تھوڑی مدت تک ناتے توڑنے
کے عذاب میں (نووی) **عن** جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل
الجنۃ قاطع رحم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزہری بہذا الاسناد مثلہ وقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان یبسط علیہ رزقہ او ینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو بھلا لگے کہ اوسکی روزی بڑھے اور
اوسکی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملاوے **ف** یعنی ناتے داروں کے ساتھہ سلوک کرے یہاں یہ اشکال ہے
کہ عمر تو پہلے ہی سے معین لکھی ہوئی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسا اوسکا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اوسکی عبادت
میں برکت ہوگی اور اوس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی
ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اُسکا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑھ گئی (نووی مختصرا) **عن**
انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ
لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ **ترجمہ** جو چاہے اپنی روزی بڑھنا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملاوے **عن**
ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلہم ویقطعونی واحسن الیہم
ویسیئون الی واحلم عنہم ویجہلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفہم
الملّ ولا یزال معک من اللہ ظہیر علیہم ما دمت علی ذلک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے کچھ ناتے والے ہیں میں اون سے احسان کرتا ہوں
اور وہ برائی کرتے ہیں میں ناتا ملاتا ہوں وہ توڑتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں وہ جہالت کرتے
ہیں آپ نے فرمایا اگر حقیقت میں ایسا ہی کرتا ہے تو اون کے مونہہ پر جلتی راکھہ ڈالتا ہے اور
ہمیشہ خدا کیطرف سے تیرے ساتھہ ایک فرشتہ رہیگا جو تمکو اُنپر غالب رکھیگا جبتک تو اس حالت پر رہے گا
ف جلتی راکھہ ڈالتا ہے یعنی اون کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھہ

سے تعبیر کیا اس حدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحم کرنیوالے کی مدد میں منتی ہیں

باب تَحْرِیْمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندو بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دیوے اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ **ف** حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اس کو کھا لیتی ہے **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوْا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ يَزِيْدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَ جَمِيْعًا وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کی طرح جیسے تم کو اللہ تعالی نے حکم دیا (قرآن میں)

باب تَحْرِیْمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے **عن** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے لیکن تین

دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست
نہیں اور جب سلام علیک ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اُسکو ایذا نہ دے اسیطرح اگر اُسکو خط لکھے یا پیام
بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہیگا (نووی مختصراً) **عن** الزُّهرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ
إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هٰذَا
وَيَصُدُّ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کے بعد چھوڑنا نہیں ہے

باب

تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا
اور لڑائیاں حرام ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ
وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا
وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر
اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض
رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَجَّرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا
عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو ایک
دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسیکا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور
ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور
مت کان لگاؤ کسیکا بھید سننے کو اور مت لڑائیاں کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی **عن**

الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ **ترجمہ** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع نکرو اور دشمنی نہ کرو اور بغض نکرو اور حسد نکرو اور جس طرح اسنے حکم دیا ہے اوسکے بندے بن جاؤ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو اور ایک دوسرے سے اور ہو جاؤ اسکے بندو بہائی بہائی **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** مت کاٹو ملنے یا دوستی کو مت دشمنی کرو مت بغض رکہو مت حسد کرو ہو جاؤ اللہ کے بندو بہائی بہائی

بَاب تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ مسلمان پر ظلم کرنا یا اوسکو ذلیل کرنا حرام ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو مت لڑایا بن کرو مت بغض رکہو مت دشمنی کرو کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نکرے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بہائی بہائی مسلمان مسلمان کا بہائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو ذلیل کرے نہ اوسکو حقیر جانے تقوی اور پرہیزگاری یہاں ہے اور اشارہ کیا آپنے اپنے سینے کیطرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اُسکا صاف نہ ہو) کافی ہے آدمی کو یہہ برائی کہ اپنے بہائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اوسکا خون مال عزت اور آبرو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا اس میں زیادہ ہے کہ اللہ تعالی تمہارے جسموں کو نہیں دیکھیگا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھیگا اور اشارہ کیا آپنے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کیطرف **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ

وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھنے کا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھیگا

باب النَّهْیِ عَنِ الشَّحْنَاءِ کینہ رکھنے کی ممانعت **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ہر ایک بندے کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اوس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جبتک ملجاویں ان دونوں کو دیکھتے رہو جبتک ملجاویں اچھی طرح جب انکی مغفرت ہو **عن** سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ بِاِسْنَادِ مَالِکٍ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ الدَّرَاوَرْدِیِّ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَیْنِ مِنْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ قُتَیْبَةُ اِلَّا الْمُهْتَجِرَیْنِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت میں یہ ہے کہ اون دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کیا ہو **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ کُلِّ یَوْمِ خَمِیْسٍ وَّاثْنَیْنِ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ لِکُلِّ امْرِئٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا امْرَءًا کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ ارْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا ارْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمیں یہ ہے کہ ان دو لوگوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں +

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا اَوِ ارْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دو بار پیر اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندے کی مگر اس بندے کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھیرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ ملجاویں

باب فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

ظلی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرماویگا
کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن میں اون
کو اپنے سائے میں رکھونگا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا میرے سائے کے ف یعنی میری
پناہ کی یا میری نعمت کی یا میرے عرش کے سائے کے اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اسکی تعمیل حکم اور
اوسکی رضامندی کے لیے ہووے جیسے محبت کہنا دینداروں سے و عالموں سے پرہیزگاروں سے عن
أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا زار أخا له في قرية أخرى فأرصد
الله له على مدرجته ملكا فلما أتى عليه قال أين تريد قال أريد أخا لي في هذه القرية
قال هل لك عليه من نعمة تربها قال لا غير أني أحببته في الله قال فإني رسول الله إليك
بأن الله قد أحبك كما أحببته فيه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کیطرف گیا اللہ تعالیٰ نے اوسکی
راہ میں ایک فرشتے کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اوس فرشتے نے پوچھا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس
گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے اوس کے دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتے نے کہا اوسکا تیرے اوپر کوئی احسان ہے
جسکو سنبھالنے کے لیے تو اوس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کوئی احسان اوسکا مجھپر نہیں ہے صرف اللہ کے
لیے میں اوسکو چاہتا ہوں فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھکو چاہتا ہے جیسے تو اوس کی
راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے

باب فضل عيادة المريض بیمار پرسی کرنے کا ثواب

عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائد المريض في مخرفة الجنة
حتى يرجع ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کا پوچھنے والا اوسکے سرکا
پر جاکر جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل في خرفة الجنة حتى يرجع
ترجمہ وہی جو گذرا عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن المسلم إذا عاد
أخاه المسلم لم يزل في خرفة الجنة حتى يرجع ترجمہ وہی جو گذرا عن ثوبان مولى
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من عاد مريضا
لم يزل في خرفة الجنة قيل يا رسول الله وما خرفة الجنة قال جناها ترجمہ وہی مضمون ہے

عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَارَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَارَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہٗ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَارَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَقَیْتَہٗ وَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماویگا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا تجھکو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اوسکی خبر نہ لی اگر تو اوسکی خبر لیتا تو مجھکو پاتا اوس کے نزدیک اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھکو کھانا نہ دیا وہ کہیگا اے رب میں تجھ کو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اسکو نہ کھلایا اگر تو اسکو کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا بندہ بولے گا میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماوے گا میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسکو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اسکا بدلہ میرے پاس پاتا

بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِیْمَا یُصِیْبُہٗ مِنْ مَرَضٍ اَوْ حُزْنٍ

مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اسکا ثواب

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَیْہِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃِ عُثْمَانَ مَکَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِیْرٍ مِثْلَ حَدِیْثِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُوْعَکُ فَمَسِسْتُہٗ بِیَدِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَتُوْعَکُ وَعْکًا شَدِیْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِکَ اَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

عليه وسلم ما من مسلم يصيبه أذى من مرض فما سواه إلا حط الله به سيئاته كما تحط
الشجرة ورقها وليس في حديث زهير فمسسته بيدي ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں
ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ
آپ کو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھکو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو میں نے کہا آپ کو
دو اجر ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو تکلیف پہنچے بیماری کی یا اور کچھ
مگر اللہ تعالی اوس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے عن الاعمش باسناد جرير
نحو حديثه وزاد في حديث أبي معاوية قال نعم والذي نفسي بيده ما على الأرض مسلم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الاسود قال دخل شباب من قريش على عائشة وهي بمنى وهم
يضحكون فقالت ما يضحككم قالوا فلان خر على طنب فسطاط فكادت عنقه أو
عينه أن تذهب فقالت لا تضحكوا فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من
مسلم يشاك شوكة فما فوقها إلا كتبت له بها درجة ومحيت عنه بها خطيئة
ترجمہ اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ کے پاس گئے وہ منا میں تھیں وہ لوگ ہنس
رہے تھے حضرت عائشہ نے کہا کیوں ہنستے ہو انہوں نے کہا فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اوسکی گردن یا
آنکھ جاتی رہی حضرت عائشہ نے کہا مت ہنسو اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو
اگر ایک کانٹا لگے یا اوس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اوس کے لیے ایک درجہ بڑھیگا اور ایک گناہ اوسکا
مٹ جاویگا عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يصيب المؤمن
من شوكة فما فوقها إلا رفعه الله بها درجة أو حط عنه بها خطيئة ترجمہ وہی جو گذرا
اسمیں یہ ہے کہ ایک درجہ بڑھیگا یا ایک گناہ مٹیگا عن عائشة قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يصيب المؤمن شوكة فما فوقها إلا قص الله بها من خطيئته ترجمہ
ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اوس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دیگا عن هشام بهذا
الإسناد عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مصيبة يصاب بها
المسلم إلا كفر بها عنه حتى الشوكة يشاكها عن عائشة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصيب المؤمن من مصيبة حتى

قص

الشوكة الا قص بها من خطاياه او كفر بها من خطاياه لا يدري يزيد ايتهما قال عروة ترجمہ وہی جو گذرا عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من شيء يصيب المؤمن حتى الشوكة تصيبه الا كتب الله له بها حسنة او حطت عنه بها خطيئة ترجمہ وہی جو گذرا عن ابي سعيد وابي هريرة انهما سمعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما يصيب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتى الهم يهمه الا كفر به من سيئاته ترجمہ ابوسعید اور ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہانتک کہ فکر جو اوس کو ہوتی ہے تو اوس کے گناہ مٹ جاتے ہیں عن ابي هريرة قال لما نزلت من يعمل سوءا يجز به بلغت من المسلمين مبلغا شديدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاربوا وسددوا ففي كل ما يصاب به المسلم كفارة حتى النكبة ينكبها او الشوكة يشاكها قال مسلم هو عمر بن عبد الرحمن بن محيصن من اهل مكة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو کوئی برائی کرے گا اسکا اسکو بدلہ ملیگا تو مسلمانوں پر بہت سخت گذرا (کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہوگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستے کو ڈھونڈھو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہانتک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جاوے گا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على ام السائب او ام المسيب فقال ما لك يا ام السائب او يا ام المسيب تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فانها تذهب خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا ای ام السائب یا ام المسیب تو لرز رہی ہے کیا ہوا تجھکو وہ بولی بخار ہے خدا اوسکو برکت نہ دے آپنے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے عن عطاء بن ابي رباح قال قال لي ابن عباس الا اريك امراة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المراة السوداء اتت النبي صلى الله عليه وسلم قالت اني اصرع واني اتكشف فادع الله لي قال ان شئت

صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ
فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفُ فَدَعَا لَهَا **ترجمہ** عطا بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا کیا
میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا دکھلاؤ انہوں نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آئی اور بولی مجھے مرگی کا عارضہ ہے اوس حالت میں میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ سے دعا کیجیے
میرے لیے آپنے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں خدا تجھکو
تندرست کردیگا وہ بولی میں صبر کرتی ہوں پھر بولی میرا بدن کھل جاتا ہے تو خدا تعالیٰ سے دعا کیجیے میرا بدن
نہ کھلے آپنے دعا کی اوس عورت کے لیے چنانچہ اسکا بدن اُس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری
اور مصیبت میں صبر کرنیکا بدلہ بہشت ہے **باب** تَحْرِيمِ الظُّلْمِ ظلم کرنا حرام ہے **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ
الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ
فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي
كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي
وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى
أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ
وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ
أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ
مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا
هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ
ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ
جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے سنا فرمایا
اوس نے اے بندو میرے میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تمہیں بھی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس میں
ایک دوسرے پر اے بندو میرے تم سب گمراہ ہو مگر جسکو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تمکو راہ بتلاؤنگا

اي بندو ميري تم سب بهوکے ہو مگر جسکو مین کہلاؤن تو مجہہ سی کہانا مانگو مین تمکو کہلاؤن گا اے بندو میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین پہناؤن تو کپڑا مانگو مجہسی مین پہناؤن گا تمکو اے بندو میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور مین سب گناہونکو بخشتا ہون تو بخشش چاہو مجہ سے مین بخشون گا تمکو اے بندو میرے تم میرا نقصان نہین کر سکتے اور نہ مجہکو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہاری اگلے اور پچہلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جاوین جیسے تم مین کا بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت مین کچہ افزایش نہ ہو گی اور اگر تم مین کے اگلے اور پچہلے اور آدمی اور جنات اور سب ایسی ہو جاوین جیسے مین کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت مین سی کچہ کم نہ ہوگا اے بندو میرے اگر تمہارے اگلے اور پچہلے اور آدمی اور جنات سب ایک میدان مین کہڑے ہون پہر مجہ سی مانگنا شروع کرین اور مین ہر ایک کو جو مانگے سو دون تب بہی میرے پاس جو کچہ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا مین سوئی ڈبو کر نکال لو تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اوتنا ہی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا ہے ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہی) اے بندو میرے یہ تو تمہاری ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پہر تمکو اون اعمال کا پورا بدلہ دونگا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے اور کہ اوسکی کمائی بیکار نہ گئی اور جو برا بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئین برا سمجہے کہ اُس نے جیسا کیا ویسا پایا)

ف قرآن مین آیۃ الکرسی اور احادیث مین یہ حدیث خداوند عالیجاہ بے پرواہ کی عظمت اور دبدبہ کے بیان مین بے مثل ہے اس حدیث سی صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندون کی سی بادشاہی نہین بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہی اور اُسکو کسی سی رتی برابر بہی ڈر اور خوف نہین ہے کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اُس کی درگاہ مین سوا گڑگڑانے کی اور عاجزی کرنے کے کچہ نہین کر سکتا سب بندے اوس کے غلام ہین وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے دنیا مین بہی وہی کہلاتا پلاتا ہے اور آخرت مین بہی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو اوس کے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اوسکی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہان پیغمبرون کیطرح متقی ہو جاوے تو اوسکی حکومت کی کچہ رونق نہ بڑہے گی اور جو تمام جہان فرعون اور ہامان کیطرح بدکار ہو جاوے تو اوسکی سلطنت مین کچہ نقصان نہ ہوگا یہ جو حدیث مین آیا ہی کہ اچہے نیک خدا کی درگاہ مین سفارش کرینگے مراد اوس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پاکر اوس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو دنیا کے پادشاہون پاس زور دباکر کیجاتی ہے یا جس مین بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر مین یہ سفارش

قبول نہ کرونگا تو میرے کام میں خلل آجاوے گا معاذ اللہ خدا تعالی پر کسیکا زور نہیں چلتا اوسکے
حکم میں کسی کی مجال نہین ہے کہ چون وچرا کرے کسی کی مخالفت یا خفگی کی اسکو رتی برابر بھی پرواہ نہیں
تمام جہان کے پیغمبر و ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال خدا کے خلاف ہو جاویں تو ایک رتی برابر
اوسکی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایکدم میں اُن سب کو فنا کرکے خاک میں ملا سکتا ہے **عن**
سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ مَرْوَانَ اَتَمُّهُمَا حَدِيثًا قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا
بِهٰذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اِبْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرَ
الْحَدِيثَ بِطُولِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهٖ اِنِّي حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا وَسَاقَ
الْحَدِيثَ بِنَحْوِهٖ وَحَدِيثُ اَبِي اِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ اَتَمُّ مِنْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ
ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ
سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیاں ہیں قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی
قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ
کیا بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انہوں نے خون کیے اور حرام کو حلال کیا **عن** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے تاریکیاں ہونگی قیامت کے دن **عن**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ
كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ
بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اوس پر ظلم کرے
نہ اسکو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہیگا اللہ تعالی اوس کے کام میں رہے گا اور جو شخص
کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالی اوس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت

دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ
فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ
وَّزَکٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَکَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا
مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَا
هُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے
ہو مفلس کون ہے لوگوں نے عرض کیا مفلس ہم مین وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہو آپ نے فرمایا
مفلس میری امت مین قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لاویگا اور روزہ اور زکوۃ لیکن اوس نے دنیا مین ایک
کو گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسرے کا مال کہالیا ہوگا چوتھے کا خون کیا ہوگا
پانچوین کو مارا ہوگا پہر اون لوگون کو یعنے جنکو اوس نے دنیا مین ستایا اوسکی نیکیان ملجاوینگی اور جو
اوسکی نیکیان اوسکے گناہ ادا ہونیسے پہلے ختم ہوجاوینگی تو اون لوگون کی برائیان اوسپر ڈالی جاوینگی
آخر وہ جہنم مین ڈالدیا جاویگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حقدارون کے حق ادا کروگے قیامت کے
دن یہانتک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلا سینگ والی بکری سے لیا جاویگا (گو جانورون کو عذاب
و ثواب نہین پر قصاص ضرور ہوگا) **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ یُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ
الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اوسکی باگ ڈہیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرلے
اور عذاب کا مستحق ہوجاوے) پہر جب پکڑتا ہے اوسکو تو نہین چھوڑتا بعد اوس کے آپ نے یہ آیت پڑہی
اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیون کو یعنے اون بستیون کو جو ظلم کرتی ہین بیشک اوس
کی پکڑ دکہ والی ہے سخت **باب** نَصْرِ الْاَخِ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اپنے بہائی کی مدد ظالم ہو یا
مظلوم ہر حال مین کرنے سے کیا مراد ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ

وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَی الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُوْنَ یَا لَلْمُهَاجِرِیْنَ وَنَادَی الْاَنْصَارِیُّ یَا لَلْاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ھٰذَا دَعْوٰی اَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا اَنَّ غُلَامَیْنِ اقْتَتَلَا فَکَسَعَ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ فَقَالَ لَا بَاْسَ وَلْیَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاہُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ کَانَ ظَالِمًا فَلْیَنْھَہٗ فَاِنَّہٗ لَہٗ نَصْرٌ وَاِنْ کَانَ مَظْلُوْمًا فَلْیَنْصُرْہُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے دو لڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تہا ایک انصار میں سے مہاجر نے اپنے مہاجرین کو پکارا اور انصاری نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم میں سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم اسے لڑتا اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجہا تہا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بہائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اوسکی مدد یہ ہے کہ اوسکو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اوسکی مدد کرے اور ظالم کے پنجہ سے چھڑاوے **عن** جَابِرٍ یَقُوْلُ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَکَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ یَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُ یَا لَلْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْھَا فَاِنَّھَا مُنْتِنَۃٌ فَسَمِعَھَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوْھَا وَاللّٰہِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَ ھٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْہُ لَا یَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا یَقْتُلُ اَصْحَابَہٗ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پہ مارا (ہاتہ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین دوڑو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا چہوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے یہ خبر عبد اللہ بن ابی کو پہونچی (جو منافق تہا) وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دیگا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کہا)

حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھو اس منافق کی گردن مارنے دیجیے آپ نے فرمایا جانے دو اے عمر لوگ یہ کہین
محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اگرچہ وہ مردود اسی قابل تہا پر آپ نے مصلحت سے اوسکو سزا نہ دی **عن**
جابر بن عبد اللہ قال کسع رجل من المہاجرین رجلا من الانصار فاتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسالہ القود فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہا فانہا منتنۃ قال
ابن منصور فی روایتہ عمرو قال سمعت جابرا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ انصاری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مجھکو قصاص دلوایے **باب** تراحم المومنین
وتعاضدہم مومنون کا آپس مین اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا **عن** ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا **ترجمہ** ابوموسی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت مین ایک اینٹ
دوسری اینٹ کو تہامے رہتی ہے (اسیطرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے)
ف گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک مین رہتا ہو مگر جہان تک ہو سکے اوسکی مدد کرنا چاہیے
خصوصًا اوس حالت مین جب کافر اوسکو ستاوین تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنون کو لڑنا چاہیے
عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المومنین فی
توادہم وتراحمہم وتعاطفہم مثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر
الجسد بالسہر والحمی **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومنون کی مثال اون کی دوستی اور اتحاد اور شفقت مین ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنے سب
مومن ملکر ایک قالب کیطرح ہین) بدن مین سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اوس مین
شریک ہو جاتا ہے نیند نہین آتی بخار آجاتا ہے (اسیطرح ایک مومن پر آفت آوے خصوصًا وہ آفت
جو کافرون کیطرف سے پہونچے تو سب مومنون کو بے چین ہونا چاہیے اور اوسکا علاج کرنا چاہیے)
عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومنون کرجل
واحد ان اشتکی راسہ تداعی لہ سائر الجسد بالحمی والسہر **عن** النعمان بن بشیر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی

راستہ اختیار کرے گا۔ عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ وہی جو گذرا۔ باب النهی عن السباب گالی دینے کی ممانعت عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اوسی پر ہوگا جو ابتدا کرے جبتک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ ف یعنی ابتدا کرنے والیکو اوس سے زیادہ سخت نہ سناوے اگر اوتنا ہی جواب دیوے تو جائز ہے بعض قرآن ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل اور والذین اذا اصابہم البغی ہم ینتصرون لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کردیوے فرمایا اللہ تعالے نے ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور اور مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جسکو گالی دیجاوے وہ اوتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اوس کے بزرگون کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفا کار کہے اور جب جواب دیدیا تو اوسکا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ رہا اور بعضون کے نزدیک اوس کا بھی گناہ جاتا رہا (نووی) باب استحباب العفو والتواضع عفو اور عاجزی کی فضیلت عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہین گھٹا اور جو بندہ معاف کردیتا ہے اللہ اوسکی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالی کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالی اوسکا درجہ بلند کردیتا ہے۔ باب تحریم الغیبۃ غیبت حرام ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ فقد بہتہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگون نے کہا اللہ تعالی اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ اگر وہ سامنے ہو تو اوسکو ناگوار ہو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی مین وہ عیب موجود ہو آپنے فرمایا جب ہی تو غیبت ہوگی نہین تو بہتان اور افترا ہے۔ ف نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے

اور وہ چھہ سبب سے ہوتی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلان نے مجھپر ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مٹنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جسکو قدرت ہو اوس سے کہنا کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے اُسکو باز رکھو اس سے تیسرے فتوی لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہی کہ نام نہ لیوے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہی کیونکہ ہند نے اپنے خاوند ابو سفیان کا نام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چوتھے مسلمانون کو بچانے کے لیے شر سے جیسے حدیث کے راویون اور گواہون کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہی حفظ شریعت کے لیے اسیطرح نکاح کے مشورے مین عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیرخواہی کے لیے نہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اسکا عیب بیان کر دینا اور اسی مین داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلے کے سامنے تاکہ وہ دھوکہ نہ کھاوے پانچوین یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگون سے جبرا نہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اُسکو بیان کر دینا نہ اور باتون کو چھٹے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلا اعمش اعرج ازرق قصیر اعمے اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اُسکا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی)

باب بشارۃ من ستر مسلما مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستر اللہ علی عبد فی الدنیا الا ستره اللہ یوم القیمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا مین کسی بندے کا عیب چھپاویگا اللہ تعالی اُسکا عیب چھپاویگا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا ستره اللہ یوم القیمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب مداراۃ من یتقی فحشہ جسکی برائی کا ڈر ہو اوس کے ظاہر مین خاطرداری کرنا

عن عائشۃ ان رجلا استاذن علی النبی صلعم قال ائذنوا لہ فلبئس ابن العشیرۃ او بئس رجل العشیرۃ فلما دخل علیہ الان لہ القول قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ قلت لہ الذی قلت ثم النت لہ القول قال یا عائشۃ ان شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیمۃ من ودعہ او ترکہ الناس اتقاء فحشہ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ

سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا اجازت دو اوسکو برا شخص ہے اپنے کنبے میں جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے باتیں کین نرمی سے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو اسکو ایسا فرمایا تھا پھر اس سے باتیں کین نرمی سے آپ نے فرمایا ای عائشہ برا شخص اللہ تعالے کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جسکو لوگ رخصت کرین یا چھوڑ دین اسکی بدگمانی کی وجہ سے **ف** نووی نے کہا یہ شخص عیینہ بن حصن تھا اسوقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعوی کرتا تھا آپ نے اسکا حال بیان کر دیا تا کہ مسلمانون کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ کے وفات کے بعد پھر مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ نے اوس سے نرمی کی تالیف قلب کے لیے اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اوسکی مدارات منع نہیں اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اوسکی تعریف کی صرف نرمی کی جو بمقتضای مصلحت تھی **عن** ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب

فَضْلِ الرِّفْقِ نرمی کی فضیلت **عن** جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے **عن** جَرِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور کسی چیز پر **ف** نرم ترجمہ ہے رفیق کا اور رفیق اس حدیث میں اللہ تعالی پر وارد ہے اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اسکا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں یہی صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ
ترجمہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کسی مین نرمی ہو تو اسکی زینت ہو
جاتی ہے اور جب نرمی نکل جاوے تو عیب ہو جاتا ہے عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحِ بْنِ هَانِیٍٔ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ
فِی الْحَدِیْثِ رَکِبَتْ عَائِشَةُ بَعِیْرًا فَکَانَتْ فِیْهِ صُعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهٗ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
ایک اونٹ پر چڑہین وہ منہ زور تھا اُسکو پھرانے لگین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی جسکو
نرمی کرنا چاہیے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ
اَسْفَارِهٖ وَامْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَیْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَکَاَنِّیْ اَرَاهَا الْاٰنَ
تَمْشِیْ فِی النَّاسِ مَا یَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک سفر مین تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپی عورت نے اوسپر لعنت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اوتار لو اور اُسکو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے
عمران نے کہا مین اُس اونٹنی کو گویا اس وقت دیکھ رہا ہون وہ پھرتا تھا لوگون مین کوئی اُس سے نہ بولتا
عَنْ اَیُّوْبَ بِاِسْنَادِ اِسْمٰعِیْلَ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ
اِلَیْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِیْ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَیْهَا وَاَعْرُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ ترجمہ
وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہون وہ خاکی رنگ کی اونٹنی
تھی آپنے فرمایا جو کچھ اوسپر ہے اوتار لو اور اسکو ننگا کرو کیونکہ وہ ملعون ہے عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ
قَالَ بَیْنَمَا جَارِیَةٌ عَلٰی نَاقَةٍ عَلَیْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَتَضَایَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَیْهَا لَعْنَةٌ ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ایک بار ایک چھوکری اونٹنی
پر سوار تھی اوسپر لوگون کا اسباب بھی تھا یکایک اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور
رستہ مین پہاڑ کی راہ تنگ تھی وہ چھوکری بولی حل (یہ آواز ہے اونٹ ہانکنے کی) یا اللہ لعنت
کر اسپر تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جسپر لعنت ہے ✤

عن سُلَیمانَ التَّیمِیِّ بِھٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فِی حَدِیثِ الْمُعْتَمِرِ لَا اَیْمُ اللّٰہِ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَۃٌ عَلَیْھَا لَعْنَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ اَوْکَمَا قَالَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہہ ہر کہ قسم خدا کی ہماری ساتھہ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہو اسد کی طرف سی **ف** یہ آپنے فرمایا زجر کے وسطی تاکہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑین معلوم ہوا کہ جانور پر بہی لعنت کرنا درست نہین (تحفۃ الاخیار) **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِی لِصِدِّیقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے **ف** ابو بکر صدیق نے ایکبار اپنی غلام پر لعنت کی تب حضرت صلی اسد علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اُس ولی کامل کو کہتے ہین جس کے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کچھ حضرت سی معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرتؐ کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کو درجون مین صدیقی کے برابر کوئی رتبہ نہین (تحفۃ الاخیار) **عن** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلٰی اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَنْجَادٍ مِّنْ عِنْدِہٖ فَلَمَّا اَنْ کَانَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِکِ مِنَ اللَّیْلِ فَدَعَا خَادِمَہٗ فَکَاَنَّہٗ اَبْطَاَ عَلَیْہِ فَلَعَنَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَتْ لَہٗ اُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُکَ اللَّیْلَۃَ لَعَنْتَ خَادِمَکَ حِیْنَ دَعَوْتَہٗ فَقَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی عبد الملک بن مروان نے ام الدردا، پاس گہر کی آرایش کا سامان اپنے پاس سی بہیجا ایک رات کو عبد الملک اوٹہا اور اُس نے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے مین دیر کی عبد الملک نے اُسپر لعنت کی جب صبح ہوئی تو ام دردا، نے عبد الملک سے کہا مین نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور مین نے سنا ابو الدردا سے وہ کہتی تہے فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے جو لوگ لعنت کرتے ہین وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کرینگے نہ گواہ ہونگے **ف** ہو سطی کہ لعنت کی معنے دور کرنا اسد کی رحمت سی اور یہ بددعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہی اور آپس مین ایک دوسرے کے جانی دوست ہین پہر جس نے اپنے بہائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہا کی دشمنی اُس سے کی اور سیوطی

صحیح حدیث مین ہی کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اوسکو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنون سے ایسی عداوت رکہے
قیامت کے دن اونکا شفیع اور شہید کیونکر ہوسکتا ہے عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ
بِمِثْلِ مَعْنٰی حَدِیْثِ حَفْصِ بْنِ مَیْسَرَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُهَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ عَلَی
الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی لوگون
نے کہا یارسول اللہ بددعا کیجیے مشرکون پر آپنے فرمایا مین اس لیے نہین بہیجا گیا کہ لعنت کرون لوگون
پر بلکہ مین بہیجا گیا رحمت کرنے کے لیے (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگون پر زیادہ ہوگی نہ لعنت)
اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

باب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِیُّ وَلَیْسَ هُوَ اَهْلًا لَّهَا فَهِیَ لَهُ زَکٰوةٌ وَّاَجْرٌ

جسپر آپنے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تہا تو اوسپر رحمت
ہوگی عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَکَلَّمَاهُ
بِشَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَنْ
اَصَابَ مِنَ الْخَیْرِ شَیْئًا مَا اَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ وَمَا ذَاکِ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا
قَالَ اَوَمَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَیْهِ رَبِّیْ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ
سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَکٰوةً وَّاَجْرًا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہی دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم نہین آپسے کیا باتین کین آپکو
غصہ آیا آپنے اون دونون پر لعنت کی اور اون کو برا کہا جب وہ باہر نکلے تو مین نے عرض کیا
یارسول ان دونون کو کچہ فائدہ نہ ہوگا آپنے فرمایا کیون مین نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپنے اون پر
لعنت کی اور اون کو برا کہا آپنے فرمایا تجہے معلوم نہین مین نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے
مینے عرض کیا ہے ای مالک میرے مین آدمی ہون تو جس مسلمان پر مین لعنت کرون یا اوسکو برا
کہون اُسکو پاک کر اور ثواب دے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری
مین وہ آپمین بہی موجود تہے جیسے غصہ وغیرہ پر آپ غصے مین سوا حق کے اور کچہ نہ فرماتے اور یہ آپ
کی کمال شفقت ہی اپنی امت پر کہ لعنت کو بہی اون کے حق مین رحمت کر دیا یا ربّ صلّ وسلّم

دائماً ابداً علیٰ نبیک خیر الخلق کلہم عن الاعمش بہذا الاسناد نحو حدیث جریر وقال فی حدیث عیسیٰ فخلوا بہ فسبھما ولعنھما واخرجھما ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اونہوں نے تنہائی کی آپ کے ساتھ آپ نے اون کو برا کہا اور انپر لعنت کی اور انکو نکالدیا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انما انا بشر فایما رجل من المسلمین سببتہ او لعنتہ او جلدتہ فاجعلھا لہ زکوۃ ورحمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اسکو پاک کر دے اور اس پر رحمت کر ف یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے اون کے لیے آپکی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعن یا سب مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یا عادۃً ہے جیسے کہتے ہیں تربت یمینک یا حلقی یا عقری یا لاکبرت سنک یا لا اشبع اللہ بطنہ جیسا معاویہ کی حدیث میں ہے کیونکہ ان کلمات سے حقیقۃً بددعا منظور نہیں ہوتی (نووی مختصراً) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا ان فیہ زکوۃ واجرا ترجمہ جابر سے روایت ایسی ہی ہے عن الاعمش باسناد عبد اللہ بن نمیر مثل حدیثہ غیر ان فی حدیث عیسیٰ جعل واجرا فی حدیث ابی ھریرۃ وجعل ورحمۃ فی حدیث جابر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم انی اتخذ عندک عھدا لن تخلفنیہ فانما انا بشر فای المؤمنین اذیتہ شتمتہ لعنتہ جلدتہ فاجعلھا لہ صلوۃ وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا الیک یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جسکا تو خلاف نکریگا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اوس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن عن ابی الزناد بھذا الاسناد نحوہ الا انہ قال او جلدہ قال ابو الزناد وھی لغۃ ابی ھریرۃ وانما ھی جلدتہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انما محمد بشر یغضب کما یغضب البشر وانی قد اتخذت عندک عھدا لن تخلفنیہ فایما مؤمن اذیتہ او سببتہ او جلدتہ فاجعلھا لہ کفارۃ وقربۃ تقربہ بھا الیک یوم القیمۃ ترجمہ

ان سب اینوں کا جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول اللھم فایما عبد مؤمن سببتہ
فاجعل ذلک لہ قربۃ الیک یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان
بندے کو میں برا کہوں تو اسکو نزدیکی دے اپنی قیامت کے دن عن ابی ہریرۃ انہ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول اللھم انی
اتخذت عندک عہدا لن تخلفنیہ فایما مؤمن سببتہ او جلدتہ فاجعل ذلک کفارۃ لہ یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اسکا خلاف مجھ سے نکریگا جس مومن کو میں برا کہوں
ماروں تو تو اسکو کفارہ کردے اسکے گناہوں کا قیامت کے دن عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول
انما انا بشر وانی اشترطت علی ربی ای عبد من المسلمین سببتہ او شتمتہ ان یکون ذلک لہ زکوۃ واجرا ترجمہ وہی
مضمون جو اوپر گذرا عن ابن جریج بہذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن انس بن مالک قال کانت عند ام سلیم
یتیمۃ وہی ام انس فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیتیمۃ فقال انت ہیہ لقد
کبرت لا کبر سنک فرجعت الیتیمۃ الی ام سلیم تبکی فقالت ام سلیم ما لک یا
بنیۃ قالت الجاریۃ دعا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یکبر سنی فالآن لا
یکبر سنی ابدا او قالت قرنی فخرجت ام سلیم مستعجلۃ تلوث خمارہا حتی لقیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ام سلیم
فقالت یا نبی اللہ ادعوت علی یتیمتی قال وما ذاک یا ام سلیم قالت زعمت انک دعوت
ان لا یکبر سنہا ولا یکبر قرنہا قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا ام سلیم
اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی
البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوۃ لیس لہا باہل
ان یجعلہا لہ طہورا وزکوۃ وقربۃ تقربہ بہا منہ یوم القیمۃ وقال ابو معن یتیمۃ
بالتصغیر فی المواضع الثلاث من الحدیث ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہو گئی خدا کرے
تیری عمر بڑی نہ ہو وہ لڑکی یہ سنکر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا بیٹیا تجھے کیا ہوا وہ
بولی مجھ پر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو اب میں کبھی بڑی نہ ہونگی یا یوں فرمایا

تیرے ہمجولی بڑی نہ ہوے یہ سُنکر اُم سلیم جلدی سے نکلین اپنی اوڑہنی اوڑہتی ہوئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملین آپنے فرمایا کیا ہے ای اُم سلیم وہ بولین لے نبی اللہ کے آپنے بددعا دی میری یتیم لڑکی
کو آپنے پوچہا کیا بددعا اُم سلیم بولین وہ کہتی ہے آپنے فرمایا اوسکی یا اوسکی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہو یہ سنکر
آپ ہنسے اور فرمایا ای اُم سلیم تو نہین جانتی مین نے شرط کی ہو اپنے پروردگار سے میری شرط یہ ہو کہ مین نے
عرض کیا ای پروردگار مین ایک آدمی ہون خوش ہوتا ہون جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصے ہوتا ہون
جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسی پر مین دعا کرون اپنی اُمت مین سے ایسی دعا جسکے وہ لائق نہین تو
اوسکے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کردن **عن** ابن عبّاس قال كنتُ العبُ
مع الصِّبيان فجاء رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فتواريتُ خلف بابٍ قال فجاء فحطأني
حطأة وقال اذهب ادعُ لي معاوية قال فجئتُ فقلتُ هو يأكلُ قال ثمّ قال لي اذهب فادعُ
لي معاوية قال فجئتُ فقلتُ هو يأكلُ فقال لا اشبع الله بطنه قال ابن المثنّى قلتُ
لامية ما حطأني قال قفدني قفدة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مین بچون کے ساتہ کہیل رہا
تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین ایک دروازے کے پیچہے چہپ گیا آپنے ہاتہ سے
مجہے تہپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا مین گیا پہر لوٹکر آیا اور مین نے کہا وہ کہانا کہاتے ہین
آپنے پہر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا مین پہر لوٹکر آیا اور کہا وہ کہانا کہاتے ہین آپنے فرمایا خدا اوسکا پیٹ
نہ بہرے **ف** یہ آپنے عادةً فرمایا جیسے اوپر گذر چکا یا حقیقت مین عقوبت کے لیے کیونکہ اونہون نے
آنے مین دیر کی اور چاہیے یہ تہا کہ کہانا چہوڑکر آتے کیونکہ قرآن مجید مین صاف موجود ہے یا ایہا الذین
آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق
نہ تہے اسواسطے یہ حدیث اس باب مین لائے اور بعضون نے اسکو مناقب معاویہ مین ذکر کیا ہے کیونکہ فی
الحقیقت یہ اون کے لیے دعا ہوئی بموجب آپکے فرمانے کے کہ مین جس کے لیے بددعا کرون تو اسکو قربت
اور اجر کر اوسکے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتہ سے اسی حدیث پر مار کہائی جب اونہون نے منبر پر
کہا کہ معاویہ کی فضیلت مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی سوا الحدیث کے لا اشبع اللہ بطنہ **عن**
ابن عبّاس يقول كنتُ العبُ مع الصِّبيان فجاء رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فاختبأتُ
منه فذكر بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** ذمّ ذي الوجهين

دو مونہہ والے کی مذمت **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
من شر الناس ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہے
ان لوگوں پاس ایک مونہہ لیکر آتا ہے اور اون لوگوں کے پاس دوسرا مونہہ لیکر جاتا ہے **ف** اس
حدیث کی شرح اوپر گزری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جاوے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف
ملا رہے شرعًا اور اخلاقًا یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضے راستبازی اور دیانت داری ہے
یہ صفت اوس کے بالکل برخلاف ہے اس زمانہ میں بعضے بے وقوف دنیا دار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں
حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے
تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اوسکا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اوس پر بھروسا نہیں کرتا ہر فرقہ یہ
کہتا ہے کہ وہ تو ہرجائی اور رکابی مذہب ہے اسکا کیا اعتبار ہے آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی
کا گدہا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کرکے بڑے تجربہ کے
بعد قائم کیے ہیں وہی عمدہ ہیں اور اونہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے ان دنیا دار بیوقوفوں کی بات
پر چلنا سراسر نادانی ہے فقط **عن** ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان شر الناس ذو الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ** وہی جو گذرا
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون من شر الناس ذا
الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب

تحریم الکذب و بیان ما یباح منہ جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہے اوسکا بیان

عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان امہ ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط
وکانت من المھاجرات الاول اللاتی بایعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انھا
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس
ویقول خیرا وینمی خیرا قال ابن شھاب لم اسمع یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب
الا فی ثلاث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل امراتہ وحدیث المراۃ
زوجھا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات

امل ہین سے تھین جنھونے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہون نے کہا مین نے سُنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جہوٹا وہ نہین ہے جو لوگون مین صلح کراوے اور بہتر بات کہے یا لگاوے ابن شہاب
نے کہا مین نے نہین سُنا کسی جہوٹ مین رخصت دی گئی ہو مگر تین مقامون مین ایک تو لڑائی مین دوسرے
لوگون مین صلح کرانے کو تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے **ف** قاضی نے کہا ان
صورتون مین بالاتفاق جہوٹ بولنا جائز ہے اور اون کے سوا بہی بعضون نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز
رکہا ہو اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہی جس سے ضرر ہو اور دلیل اون کی قول ہے حضرت ابراہیم کا بَل
فَعَلَهُ كَبِيرُهُم اور اِنِّي سَقِيمٌ اور اِنَّهَا اُختِي اور منادی یوسف کا قول اَيَّتُهَا الْعِيرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ اُنہون نے کہا اس مین
کسیکا خلاف نہین ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپانے
والے کو جہوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہین جانتا وہ شخص کہان ہے اور بعض علما نے کہا اون مین سے مین طبری
کہ جہوٹ بولنا مطلقاً کسی حال مین درست نہین اور یہ جو جہوٹ مذکور ہوئے مرطریق توریہ ہین اور تعریض
نہ کذب صریح اور صلاح کے لیے جہوٹ یہ ہو کہ ہر فریق کیطرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتین پہونچاوے
اسیطرح لڑائی مین مثلاً یون کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانے کا سردار رکہے
اور زوج زوجہ کا وہ جہوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جاوے نہ مکر و فریب جس سے کسی کی حق
تلفی ہو وہ تو حرام ہے بالاجماع (نووی) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ لَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا
يَقُولُ النَّاسُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ **عَنْ** الزُّهْرِيِّ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ چغل خوری حرام ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ
وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ
حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
آگاہ ہو مین تمکو بتلاتا ہون کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگون مین عداوت ڈالے اور آپ نے فرمایا
کہ آدمی سچ بولتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جہوٹ بولتا ہے یہانتک کہ خدا

کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے **باب** قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لیجاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے **ف** یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اسکا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اوس کا اثر ہوتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ عِيْسٰى وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہانتک اللہ تعالی اسکو لکھ لیتا **ف** نووی نے کہا ہمارے شہروں میں جو بخاری مسلم کے نسخے موجود ہیں اونمیں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اسکو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود دمشقی نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ ثمر الوعایا ر وایا الکذب فان الکذب لا یصلح منہ جد و

لا هَزلاً ولا يَعِدُ الرَّجُلُ صَبِيَّهُ ثُمَّ يُخْلِفُهُ یعنی بڑی نقل کرنیوالے وہ ہین جو جھوٹ نقل کرتے ہین اور
جھوٹ جائز نہین کسیطرح دل لگی سے نہ دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پہر اوسپر قسم کہاوے

باب فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ غصہ کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُوْلَدُ
لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ
الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ
عِنْدَ الْغَضَبِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوڑا ناٹھا (بے اولاد)
تم کس کو سمجھتے ہو لوگون نے عرض کیا اوسکو جس کی اولاد نہین ہوتی (یعنی جیتی نہین) آپنے فرمایا وہ لنگوڑا ناٹھا
نہین ہے اوسکی اولاد تو آخرت مین اوسکی مدد کرنے کو موجود ہے لنگوڑا ناٹھا حقیقت مین وہ شخص ہے جس
نے اپنی اولاد مین سے اپنے آگے کچھ نہ بہیجا (یعنے جسکے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرے) آپنے فرمایا پہلوان
تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہمنے کہا پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین آپنے فرمایا
وہ کچھ نہین پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے تئین سنبہالے (یعنے زبان سے کوئی بات
مصلحت کے خلاف نہ کہے) ف یعنی ہرچند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہین جو تمنے
کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ
غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مرگیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین
اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنی مان باپ کی شفاعت ہی کرے گا تو ہر صورت
اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہین تو گویا وہ بے اولاد ٹہیرا اگرچہ ظاہر مین
اولاد ہوئی تو سہی پر کس کام کی اسیطرح پہلوان حقیقت مین وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب
نہونے دیوے اگرچہ ظاہر مین کمزور ہو اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلینگے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ
سیر کہانیوالے ہین ہزارون ہین عَنْ الأَعْمَشِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہین ہے جو کشتی مین غالب آوے پہلوان

وہ ہو جو اپنے اوپر اختیار رکہو غصے کیوقت (یعنی زبان اور کچے قابو میں ہے) عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّمَ هُوَ يَا رَسُولَ
اللهِ قَالَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ
قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ وَهَلْ تَرَى
وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ ترجمہ سلیمان بن صرد سے روایت ہے دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال ہوگئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں آپنے فرمایا مجھکو ایک کلمہ
معلوم ہے اگر یہ اسکو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وہ شخص یہ سنکر
بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تہا جب تو نیک بات سمجھی) نووی نے کہا شاید وہ
منافق ہوگا یا بیوقوف سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے عن
سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا
يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا
لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفًا قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ
كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ
أَمَجْنُونًا تَرَانِي ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
سنکر جاکر اس شخص سے بیان کیا جو غصہ ہوا تہا وہ بولا کیا تو مجکو مجنون سمجہتا ہے عن الْأَعْمَشِ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا

باب خُلِقَ الْإِنْسَانُ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ

انسان اسطرح پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھہ سکتا عن أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا صَوَّرَ اللهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ
بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ ترجمہ انس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اُس کیطرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ اسطرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکیگا یعنے شہوت اور غضب میں اپنے تئین سنبھال نہ سکیگا یا وسوسون سے اپنے تئین بچا نہ سکیگا (نووی) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو گذرا

باب النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ منہ پر مارنے کی ممانعت عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اوسکے منہ سے بچا رہے ف یعنی منہ پر نہ مارے اس لیے کہ منہ کی مار سے بعضے وقت عقل میں فتور آجاتا ہے اور کبھی عیب ہوجاتا ہے جو ہر وقت نمایان رہتا ہے اسیطرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نووی) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ ترجمہ جب کوئی تم میں اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں اپنے بھائی سے لڑے تو اوسکے منہ سے بچا رہے اسلیے کہ اللہ تعالے نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے ف نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اسکا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہوچکا اور بعض علماء ایسی احادیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم اونپر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور انکا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسا معنے مراد ہے جو لائق ہے خدا کے صفت ہونیکے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور یہی ہے احتیاط ہی اور سلامتی ہے اور بعض انکی تاویل کرتے ہیں جیسے لائق ہے اللہ تعالی کی تنزیہ کے کیونکہ اسکی مثل کوئی شے نہیں ہے مازری نے کہا یہ حدیث اس لفظ سے ثابت ہے اور بعضون نے یون روایت کیا ہے اللہ تعالی نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ

اہلحدیث کی نزدیک ثابت نہیں ہی اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی مازری نے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث
مین غلطی کی اور اسکو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالی کی ایک صورت ہی لیکن اور صورتون کیطرح نہین اور
یہ قول ظاہر الفساد ہی اسواسطی کہ صورت سی ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہی اور اللہ عزوجل حادث نہین
ہے تو صورت دار بھی نہ ہوگا اور یہ قول انکا مجسمہ کیطرح ہے کہ اللہ تعالی جسم ہی نہ اور اجسام کیطرح انہون نے
دیکھا کہ اہل سنت کہتی ہین اللہ تعالی شے ہے نہ اور شیا کیطرح تو یہ بڑھا دیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور
اجسام کیطرح حالانکہ شے اور جسم مین بڑا فرق ہی شے حدوث کو مقتضے نہین ہے اور جسم وصورت ترکیب
کو مقتضی ہین اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہی ابن قتیبہ سی کہ انہون نے کہا اللہ تعالی کی صورت
ہے نہ اور صورتون کیطرح حالانکہ ظاہر حدیث کا اون کی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کو
اپنی صورت پر بنایا تو دونون صورتین نظیر ہوئین ایک دوسری کی پھر یہ کہنا کہ اوسکی صورت اور صورتون
کیطرح نہین تھی تناقض ہے اور مازری نے کہا جاویگا کہ صورت ہی نہ اور صورتون کی طرح اس سے کیا مراد
ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہین ہی تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً اس صورت مین یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل
ہوگئی اور اختلاف کیا ہی علما نے اسکی تاویل مین بعض کہتے ہین ضمیر صورت مین اوس شخص کیطرف پھرتی
ہے جسکو مار پڑی تو مطلب صاف ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو اسی شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضون
نے کہا آدم علیہ السلام کیطرف پھرتی ہے یعنے اللہ تعالی نے آدم کو بنایا اوسکی صورت پر یعنی آدم کی
کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہی اور بعضون نے کہا ضمیر اللہ تعالی کیطرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف
او اختصاص کی لیے ہے جیسے کہتے ہین ناقہ اللہ تعالی کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب مترجم
کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنے پر ہمارا ایمان
ہے اور ہم تاویل نہین کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہری معنی کی نفی سلف سی نقل
کی اوس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سی خاص ہے نہ ظاہر معنے لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے
اور انتہاء فی الاستواء مین ہمنے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کیے ہین جو کہتے ہین احادیث صفات اپنے
ظاہر پر محمول ہین اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہی اسلیے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی
ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اسکا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے ان اشیاء سی ترکیب لازم نہین آتی ویسی
صورت سی بھی لازم نہین آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالی پر احادیث مین نہین آیا پس ہم کیونکر اپنے

ول سے اطلاق کرین گے اور ہم جسم کی نفی بہی نہین کرتے اسلیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہین آئی اوسکا
اثبات اور اوسکی نفی دونون بےدلیل ہین اور جسم کی نفی اگر اسوجہ سے ہے کہ اوس سے حدوث یا ترکیب لازم
آتی ہے تو اور صفات سے بہی جیسے اوترنا چڑہنا بات کرنا آنا جانا ہنسنا سننا دیکہنا ان صفات سے بہی لازم آتی
ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے ابیہ اعتراض باقی رہی کا کہ جب صورت اسد تعالی
کی لاکالصور ہوئی تو آدم اوس کی صورت پر کیونکر ہون گے ناسمجہی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق
لفظ مین ہے نہ مراد او حقیقت مین جیسے کوئی کہے اسد بہی سنتا ہے آدمی بہی سنتا ہے اسد کا بہی ہاتہ ہے
آدمی کا بہی ہاتہ ہے اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہین ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث مین مجازاً اسکو
کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کے مخالف ہوجاوے گی امام شوکانی نے اسحدیث مین عَلٰی
صُوْرَتِہٖ کی ضمیر آدم کے طرف پہیری ہے اور ایک قول یہ بہی لکہا ہے کہ صُوْرَتِہٖ سے صفت مراد ہے یہ تاویل
کچہ نہین ہے کس لیے کہ ایسے تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ بگاڑنے کی کوئی وجہ نہین
نکلتی سراج الوہاج مین علامہ ابو الطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف ہے یعنی جاری کرنا ان احادیث کا
اپنے ظاہری معنون پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکییف اور تمثیل کے اور اس مین کوئی قباحت نہین ہے واسد
اعلم **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ
فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے
اپنے بہائی سے لڑے تو اوس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے) **بَابٌ** الْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ
لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ جو شخص کو ناحق ستاوے اوسکا عذاب **عَنْ** هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ
قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُؤُسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا
قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ
اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک مین کچہ
لوگون پر گذرے وہ دہوپ مین کہڑے کیے گئے تہے اور اون کے سرون پر تیل ڈالا گیا تہا انہون نے پوچہا یہ کیا
ہے لوگون نے کہا سرکاری محصول دینے کے لیے انکو سزا دی جاتی ہے اونہون نے کہا مین نے رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اسد عذاب کرے گا اون لوگون کو جو دنیا مین لوگون کو عذاب کرتے
ہین (یعنے ناحق تو اس مین وہ عذاب داخل نہین ہے جو حداً یا قصاصاً یا تعزیراً ہو) **عَنْ**

هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَاْنُهُمْ قَالُوْا حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہہ ہی کہ وہ عجم کے کاشتکار تہے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہین ہے **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ وَاَمِيْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى فِلَسْطِيْنَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخَلَّوْا **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اون دنون حاکم وہان کا عمیر بن سعد تہا جو والی تہا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہین بیت المقدس اور اس کے اطراف کی شہرون کو) ہشام بن حکیم اوس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اوس نے حکم دیا وہ لوگ چہوڑ دیے گئے **عن** عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰى حِمْصٍ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** وہی اس مین یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکہا جو حمص کا حاکم تہا وہ کاشتکارون کو دہوپ مین عذاب دیرہا تہا جزیہ دینے کے لیے

باب

مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ اَمْسَكَ بِنِصَالِهَا مجمع مین ہتہیار لیے جاوے تو اوسکی احتیاط رکہے **عن** جَابِرٍ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک شخص تیر لیکر مسجد مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکی پیکانون کو پکڑے **ف** تاکہ کسی کو صدمہ نہ پہونچے نووی نے کہا جس سے ضرر کا احتمال ہو اسکا یہی حکم ہے ہمارے زمانے مین بندوق یا تفنگچہ مجمع مین بہر کر نہ لیجانا چاہیے۔ **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدٰى نُصُوْلَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا **ترجمہ** ایک شخص مسجد مین تیر لیکر آیا اونکی پیکانین کہولے ہوئے آپنے فرمایا اون کی پیکانین تہام لے تاکہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے **عن** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ اٰخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹتا تہا مسجد مین کہ تیر لیکر جب نکلے تو اون کی

پیکان تہام لیا کرے عن ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلعم قال اذا مر احدکم فی مجلس او سوق و بیدہ نبل فلیاخذ بنصالہا ثم لیاخذ بنصالہا ثم لیاخذ بنصالہا فقال ابو موسیٰ واللہ ما متنا حتی سددناہا بعضنا فی وجوہ بعض ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے مسجد یا بازار مین گزرے اور ہاتہہ مین تیرہون تو چاہیے کہ اون کی گانسی اپنے ہاتہہ مین پکڑ لیوے پہر گانسی پکڑ لیوے پہر گانسی پکڑ لیوے تین بار فرمایا تاکید کے لیے ابوموسی نے کہا قسم خدا کی ہم نہین مرے یہانتک کہ ہمنے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے مونہہ پر (یعنی آپس مین لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مر احدکم فی مسجدنا او سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین منہا او قال لیقبض علی نصالہا ترجمہ وہی جو گذرا

باب النہی عن الاشارۃ بالسلاح الی مسلم

کسی مسلمان کو ہتیار سے ڈرانے کی ممانعت عن ابی ہریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملائکۃ تلعنہ حتی یدعہ وان کان اخاہ لابیہ وامہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے بہائی کو لوہے سے ڈراوے (یعنی ہتیار سے) اوسپر فرشتے لعنت کرتے ہین جب تک اوسے باز نہ آوے اگرچہ وہ اُسکا سگا بہائی ہو (اور اُسکا مارنا منظور نہو لیکن صرف ڈرانے مین آنا ٹہا گناہ ہے معاذ اللہ) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ہمام بن منبہ قال ہذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو نہ دہمکاوے ہتیار سے معلوم نہین شیطان اوسکے ہاتہہ کو ڈگاوے (اور ہتیار چل جاوے) پہر جہنم کے گڈہے مین جاوے

باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق

راہ مین سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوک

علَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ میں جارہا تھا اوس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اوسکو سرکا دیا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا نووی نے کہا مسلمانوں کو ہر ایک طرح فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** آپنے فرمایا ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو کہا قسم خدا کی میں اسکو ہٹا دونگا مسلمانوں کے آنے جانیکی راہ سے تاکہ اون کو تکلیف نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اسکو جنت میں داخل کیا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں ایک شخص کو پھرتے اوڑاتے دیکھا جسنے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا وہ جنت میں گیا **عن** اَبِي بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ + **ترجمہ** ابوبرزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھکو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے فائدہ اوٹھاؤں آپنے فرمایا مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے **عن** اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَدْرِي لَعَسٰى اَنْ تَمْضِيَ وَاَبْقٰى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْعَلْ كَذَا اِفْعَلْ كَذَا اَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَاَمِرَّ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ **ترجمہ** ابوبرزہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا شاید آپ کی وفات ہو جاوے اور میں آپکے بعد زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھکو نفع دیوے آپنے فرمایا ایسا کر ایسا کر راوی بھول گیا

باب تحریم تعذیب الہرۃ ونحوھا من الحیوان الذی لا یؤذی
اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا جو جانور ستاتا نہ ہو اسکو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو

عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت امرأۃ فی ہرۃ سجنتھا حتی ماتت فدخلت فیھا النار لا ھی اطعمتھا وسقتھا اذ ھی حبستھا ولا ھی ترکتھا تاکل من خشاش الارض **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لیے جسکو اوس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی اس عورت نے اوس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث جویریۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ہرۃ اوثقتھا فلم تطعمھا ولم تسقھا ولم تدعھا تاکل من خشاش الارض **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اوس بلی کو باندھ دیا تھا

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت امرأۃ النار من جرا ھرۃ لھا او ھر ربطتھا فلا ھی اطعمتھا ولا ھی ارسلتھا ترمرم من خشاش الارض حتی ماتت ھزلا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جسکو اوس نے باندھ دیا تھا پھر نہ اوسکو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہاں تک کہ دبلی ہو ہو کر مرگئی

باب تحریم الکبر غرور کرنا حرام ہے

عن ابی سعید الخدری وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العز ازارہ والکبریاء رداؤہ فمن ینازعنی عذبتہ **ترجمہ** ابوسعید خدری اور ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اوسکی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اوسی کی صفتیں ہیں) اب پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے میں اوسکو عذاب دونگا (نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور صفت خاص پروردگار کی ہے ع

مرا ورا رسد کبریا و منی
کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

باب النھی عن تقنیط الانسان من رحمۃ اللہ تعالی اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا

حرام ہے **عن** جُندُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا
یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰہَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ
لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ **ترجمہ** جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ فلانے کو نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کھاتا
ہے کہ میں فلانے کو نہ بخشوں گا میں نے اسکو بخشدیا اور اُس کے (جس نے قسم کھائی تھی) اعمال لغو کردیے
(بیکار) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بے
توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط
ہو جاتے ہیں اور اہلسنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا
ہے کہ اوسکی نیکیاں برائیوں کے ساتھ گر گئیں یا اوس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہو گیا
ہوگا یا یہ حکم اگلے اُمتوں کے لیے تھا انتہے **باب** فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِیْنَ ناتوانوں اور
گمنام شخصوں کی فضیلت **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ
مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر خدا کے اعتماد
پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا اون کی قسم کو سچا کر دیوے **ف** یعنی بعض بندگان خدا ظاہر
کے تو ایسے ذلیل اور بُرے ہیں کہ کوئی دروازے پر کھڑا ہونے نہ دیوے اور باطن کے ایسے صاف ہیں کہ خدا
جل جلالہ کو اون کی خاطر داری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر
کو حقیر نہ جانے **س** خاکساران جہان را بحقارت منگر — تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد
مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کیطرح اعتقاد کیے اسواسطے کہ حضرت نے
اس حدیث میں بعضی پریشان مو خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خوار یا مدک یا بھنگ
پینے والے داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھہ خاکساری اور گمنامی
حقتعالی کو پسند ہے (تحفۃ الاخیار) **باب** النَّهْیِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ یہ کہنا منع ہے
کہ لوگ تباہ ہوئے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ
هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ لَا اَدْرِیْ اَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ اَوْ اَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جانکر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے عن سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو گذرا

باب الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ ہمسایہ کا حق عن عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَيُوَرِّثَنَّهٗ ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبریل علیہ السلام مجھکو نصیحت کرتے رہے ہمسایے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہانتک کہ مین سمجھا وہ ہمسایہ کو وارث بنا دینگے ف یعنی یہانتک ہمسایے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوجاویگا اس حدیث مین حق ہمسائگی کی نہایت تاکید ہے عن عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ ترجمہ ابن عمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے عن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تو گوشت پکا دے تو شوربا بہت رکھہ اور خیال رکھہ اپنے ہمسایون کا عن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيْلِيْ اَوْصَانِيْ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَاءَهٗ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میرے جانی دوست نے مجھکو وصیت کی کہ جب گوشت پکاوے تو شوربا بہت رکھہ اور اپنے ہمسایے کے گھر والون کو دیکھہ انکو اس مین سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین)

باب اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ ملاقات کیوقت کشادہ پیشانی سے ملنا عن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم مت سمجھہ (یعنے ثواب سے خالی نہین) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھہ

باب اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيْمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ اچھے کام مین سفارش کرنا مستحب ہے عن اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰی جُلَسَائِهٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا وَ یَقْضِی اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی حاجت لیکر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تمکو ثواب ہوگا اور اللہ تعالی تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے **ف** یعنی میں تو وہی کرونگا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب مت کھو سفارش کرو نووی نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسیطرح ناحق کرنے کے لیے **باب** اِسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِیْنَ نیک صحبت کا حکم **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَ الْجَلِیْسِ السُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَ نَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَ اِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبًا وَ نَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ رِیْحًا خَبِیْثَةً ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسی مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی مشک والا یا تو تجھے یونہی دیگا (تحفہ کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اوس سے خرید لیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا بری بو تجھ کو سونگھنا پڑے گی **ف** یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدے سے خالی نہیں اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کے صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا رہتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کیطرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اوسکا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنی درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے۔ نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اسپر اجماع ہے علماء کا لیکن شیعہ سے اوسکی نجاست منقول ہے اور انکا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے انتہی مختصرا

باب فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَی الْبَنَاتِ بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِیْ اِمْرَاَةٌ وَ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا فَاَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ

اُبْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میرے پاس ایک عورت آئی اوسکی دو بیٹیاں اوسکے ساتھ تھیں اوسنے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی مین نے اسکو دیدی اوس نے وہ کھجور لیکر دو ٹکڑے کی اور ایک ایک ٹکڑا دونون بیٹیون کو دیدیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اوٹھی اور چلی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین نے اوس عورت کا حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو مبتلا ہو بیٹیون مین (یعنی اوسکی بیٹیاں ہون) پھر وہ اون کے ساتھ نیکی کرے (اون کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کردے) تو وہ قیامت کے دن اوسکی آڑ ہونگی جہنم سے **عن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِيْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ اِبْنَتَيْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَّرَفَعَتْ اِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِيَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِيْ شَاْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ اَوْ اَعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک فقیرنی میری پاس آئی اپنے دونون بیٹیون کو لیے ہوئی مین نے اسکو تین کھجورین دین اوسنے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی اتنے مین اسکی بیٹیون نے (وہ کھجور بھی) مانگی کھانے کو اوسنے اوس کھجور کے جبکو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کیے مجھے یہ حال دیکھکر تعجب ہوا مین نے جو اوسنے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا اللہ تعالی نے اس سبب سے اوسکے لیے جنت وجب کردی یا اوسکو جہنم سے آزاد کردیا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیون کو پالے اون کے جوان ہونے تک قیامت کے دن مین اور وہ اس طرح سے اوٹھینگے اور آپنے اپنی اونگلیون کو ملایا (یعنی پھر اسکا ساتھ ہوگا قیامت کے دن) مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اوسکی لڑکیاں ہون تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیون کو پالے اور جوان ہونے پر اون کا نکاح کردیوے تاکہ حضرت صلعم کا ساتھ اوسکو نصیب

باب فضل من یموت له ولد فیحتسبہ جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مرجاوین اوسکو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اوتارنے کے لیے (یعنے اللہ تعالی نے جو فرمایا کہ تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو دوزخ پر سے نہ گذرے اوسی سے اوسکا بھی گذر دوزخ پر سے ہوگا پار اور کسیطرح کا عذاب نہ ہوگا) **عن** الزھری باسناد مالک وبمعنی حدیثہ الا ان فی حدیث سفیان فیلج النار الا تحلۃ القسم **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لنسوۃ من الانصار لا یموت لاحداکن ثلثۃ من الولد فتحتسبہ الا دخلت الجنۃ فقالت امرأۃ منھن او اثنان یا رسول اللہ قال واثنان **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے فرمایا تم مین سے جس کے تین لڑکے مرجاوین اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت مین جاویگی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اگر دو بچے مرین آپ نے فرمایا دو بھی **عن** ابی سعید الخدری قال جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ذھب الرجال بحدیثک فاجعل لنا من نفسک یوما نأتیک فیہ تعلمنا مما علمک اللہ فقال اجتمعن یوم کذا وکذا فاجتمعن فاتاھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمھن مما علمہ اللہ ثم قال ما منکن من امرأۃ تقدم بین یدیھا من ولدھا ثلاثۃ الا کانوا لھا حجابا من النار فقالت امرأۃ واثنین واثنین واثنین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واثنین واثنین واثنین **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتین آپ کی مرد ہی سنا کرتے ہین تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کرین اور آپ ہمکو وہ باتین سکھا دین جو اللہ تعالی نے آپ کو سکھلا مین آپ نے فرمایا اچھا فلانے دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئین رسول اللہ صلعم اونکے پاس تشریف لائے پھر فرمایا تم مین سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنے تین بچے اوسکے مرگئے) تو وہ اوس کی آڑ ہوجاوینگے جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے دو بچے آپنے

فرمایا اور دو بچے دو بچے یعنی اون کا بھی یہی حکم ہے عن ابی ھریرۃ قال ثلثۃ لم یبلغوا الحنث ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہو کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہون عن ابی حسان قال قلت لابی ھریرۃ انہ قد مات لی ابنان فما انت محدثی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحدیث تطیب بہ انفسنا عن موتانا قال قال نعم صغارھم دعامیص الجنۃ یتلقی احدھم اباہ او قال ابویہ فیاخذ بثوبہ او قال بیدہ کما اخذ انا بصنفۃ ثوبک ھذا فلا یتناھی او قال ینتھی حتی یدخلہ اللہ واباہ الجنۃ وفی روایۃ سوید حدثنا ابو السلیل ترجمہ ابو حسان سے روایت ہے مین نے ابو ہریرہ سے کہا میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہین بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو اُنھون نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہین (یعنی جنت سے جدا نہ ہون گے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہین ہوتا) وہ اپنے باپون سے ملین گے یا ماں باپ سے اور اُنکا کپڑا پکڑین گے یا ہاتھ جیسے مین اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہون پھر چھوڑین گے یہانتک کہ اللہ اُنکو اور اون کے باپون کو جنت مین داخل کرے گا عن التیمی بھذا الاسناد وقال فھل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا تطیب بہ انفسنا عن موتانا قال نعم ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ قال اتت امراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصبی لھا فقالت یا نبی اللہ ادع اللہ لہ فلقد دفنت ثلاثۃ فقال دفنت ثلاثۃ قالت نعم قال لقد احتظرت بحظار شدید من النار قال عمر من بینھم عن جدہ وقال الباقون عن طلق لم یذکروا الجد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچہ لیکر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجیے اس کے لیے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ مین تین بچون کو گاڑ چکی ہون آپ نے فرمایا تو نے تین بچون کو گاڑا وہ بولی ہان آپ نے فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابن لھا فقالت یا رسول اللہ انہ یشتکی وانی اخاف علیہ قد دفنت ثلاثۃ قال لقد احتظرت بحظار شدید من النار قال زھیر عن طلق ولم یذکر الکنیۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس بیٹے کے لیے دعا فرمایئے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جاوے میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی

باب إذا أحب الله عبدا أحبه أهل السماء

خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله إذا أحب عبدا دعا جبريل عليه السلام فقال إني أحب فلانا فأحبه قال فيحبه جبريل ثم ينادي في السماء فيقول إن الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء قال ثم يوضع له القبول في الأرض وإذا أبغض الله عبدا دعا جبريل عليه السلام فيقول إني أبغض فلانا فأبغضه قال فيبغضه جبريل ثم ينادي في أهل السماء إن الله يبغض فلانا فأبغضوه قال فيبغضونه ثم توضع له البغضاء في الأرض **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلانے بندے سے تو بھی اوس سے محبت کر پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اوس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں اللہ تعالی محبت کرتا ہے فلانے سے تم بھی محبت کرو اس لیے پھر آسمان والے فرشتے اوس سے محبت کرتے ہیں بعد اوس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالی دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلان کا دشمن ہوں تو بھی اوسکا دشمن ہو پھر وہ بھی اوس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالی فلان شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اوس سے دشمنی رکھو وہ بھی اوس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اوس کے زمین والوں کے دلوں میں اوسکی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اوس کے دشمن رہتے ہیں سچ ہے۔

ازخدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت)

عن سهيل بهذا الإسناد غير أن حديث العلاء بن المسيب ليس فيه ذكر البغض **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن أبي صالح قال كنا بعرفة فمر عمر بن عبد العزيز وهو على الموسم فقام الناس ينظرون إليه فقلت لأبي يا أبت إني أرى الله تعالى يحب عمر بن عبد العزيز قال وما ذاك قلت لما له من الحب في قلوب الناس قال بأبيك أنت إني سمعت أبا هريرة

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ ترجمہ ابو صالح سے روایت ہے ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبد العزیز حاجیوں کے سردار تھے نکلا لوگ کھڑے ہو گئے اون کے دیکھنے کو میں نے اپنے باپ سے کہا اے باپ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالی دوست رکھتا ہے عمر بن عبد العزیز کو باپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا اسلئے کہ لوگوں کے دلوں میں انکی محبت پڑگئی ہے اونہوں نے کہا قسم تیرے باپ کی میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا

باب الارواح جنود مجندۃ روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں پھر جنہوں نے اون میں سے ایکدوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہیں اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں ف پہچان سے یہ غرض کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں غرض یہ کہ اچھی روحیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں یعنی جو اسوقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ الگ ہیں پھر جن روحوں کو ایک دوسرے کے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی اون میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر ہیں

باب المرء مع من احب آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے وہ بولا

اللہ اور اُسکے رسول کی محبت آپنے فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے گو اوس کے اعمال کم ہوں **عَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَّ لَھَا فَلَمْ یَذْکُرْ کَثِیْرًا قَالَ
وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ **ترجمہ** وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اُس گنوار
نے بہت سامان نہ کیا اور کہا لیکن میں محبت رکھتا ہوں اللہ اور اُسکے رسول سے **ف** نووی نے کہا اللہ اور
اوسکے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ اون دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اُس سے باز رہے
اور شرع پر قائم رہے اور محبت میں صالحین کے یہ ضرور نہیں کہ اون کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو اُنکی
مثل ہو جاویگا **بیت** اُحِبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْھُمْ لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ
مَا اَعْدَدْتُّ لَھَا مِنْ کَبِیْرٍ اَحْمَدُ عَلَیْہِ نَفْسِیْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اُس گنوار نے
کہا میں نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَمَا
اَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ حُبَّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَ فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ
الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ
فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَھُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِھِمْ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا طیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی
محبت کو آپنے فرمایا تو تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔ انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے
اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اُس کے
رسول سے اور ابوبکر اور عمر سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں اون کے ساتھ ہوں گو میں نے اون کے
سے اعمال نہیں کیے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ اَنَسٍ
فَاَنَا اُحِبُّ وَمَا بَعْدَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَارِجَیْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِیْنَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی
السَّاعَۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ فَکَاَنَّ الرَّجُلَ اسْتَکَانَ ثُمَّ قَالَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَعْدَدْتُ لَھَا کَثِیْرَ صَلٰوۃٍ وَّلَا صِیَامٍ وَّلَا صَدَقَۃٍ وَّلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہمکو ملا مسجد کے سایبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا تونے کیا سامان طیار کیا ہے قیامت کے لیے یہ سنکر وہ شخص دب گیا پھر بولا یا رسول اللہ میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ طیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اسکے رسول سے آپنے فرمایا پس تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمَّا یَلْحَقْ بِھِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اُس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اُس قوم سے عمل نہ کرے آپنے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ **ترجمہ** ابوموسی سے بھی ایسے ہی روایت ہے

باب اِذَا اُثْنِیَ عَلَی الصَّالِحِ لَا تَضُرُّہٗ نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اوسکو خوشی ہے

عن اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اوسکی تعریف کرتے ہیں آپنے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو یعنے آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اوس کے لیے کہ لوگ اوسکی تعریف کرتے ہیں **عن** اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ مِثْلَ حَدِیْثِہٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِھِمْ عَنْ شُعْبَۃَ غَیْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ کَمَا قَالَ حَمَّادٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

كتاب القدر

کتاب تقدیر کے بیان مین

عن عبدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَعَمَلِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے ہین سچے کیے ہوئے بیشک تم مین سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہے پہر چالیس دن مین لوہو کی پھٹکی ہوجاتا ہے پہر چالیس دن مین گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پہر خدا تعالی اوس کیطرف فرشتے کو بہجتا ہے وہ اوس مین روح پہونکتا ہے اور چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہے کہ اوسکی روزی لکہتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکہتا ہے کہ کتنا جیے گا اور اُسکے عمل لکہتا ہے کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکہتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کہاتا ہون اوسکی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوس مین اور بہشت مین ہاتہہ بہر کا فرق رہ جاتا ہے یعنی بہت قریب ہوجاتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اُسپر غالب ہوجاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے پہر دوزخ مین جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بہر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ مین اور اُس مین سوائے ایک ہاتہہ بہر کے کچھ فرق نہین رہتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اُسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہے پہر بہشت مین جاتا ہے **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بہید نہین سمجہ سکتے اس کے بوجہنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹہیرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گہمنڈ نہ کرے اسواسطے کہ خاتمے

کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت
اُسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتی ہین کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی مین عیش کیا چاہیے ضعیفی مین
توبہ کر لینگے سو یہ شیطان نے انکو دہوکا دیا ہے اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی
مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اُسکو کسیوقت خدا سے غافل ہونا
لازم نہین اسواسطے کہ شاید ہمین نفس نفس واپسین ہو بار الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے
نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین (تحفۃ الاخیار) **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ
وَکِیْعٍ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَۃَ اَرْبَعِیْنَ
لَیْلَۃً اَوْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَاَمَّا فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَعِیْسٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ**
حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدٍ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ الْمَلَکُ عَلَی النُّطْفَۃِ بَعْدَ
مَا تَسْتَقِرُّ فِی الرَّحِمِ بِاَرْبَعِیْنَ اَوْ خَمْسَۃٍ وَاَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ
فَیُکْتَبَانِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی فَیُکْتَبَانِ وَیُکْتَبُ عَمَلُہٗ وَاَثَرُہٗ وَاَجَلُہٗ وَرِزْقُہٗ
ثُمَّ تُطْوَی الصُّحُفُ فَلَا یُزَادُ فِیْھَا وَلَا یُنْقَصُ **ترجمہ** حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے جب وہ بچہ دان مین جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے
بعد اور کہتا ہے اے رب اسکو بدبخت لکھون یا نیک بخت پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے پھر کہتا
ہے مرد لکھون یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اُسکا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے پھر
کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اوس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ الشَّقِیُّ
مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ حُذَیْفَۃُ بْنُ اَسِیْدٍ الْغِفَارِیُّ فَحَدَّثَہٗ بِذٰلِکَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ
وَکَیْفَ یَشْقٰی رَجُلٌ بِغَیْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ اَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَۃِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَیْلَۃً بَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْھَا مَلَکًا فَصَوَّرَھَا
وَخَلَقَ سَمْعَھَا وَبَصَرَھَا وَجِلْدَھَا وَلَحْمَھَا وَعِظَامَھَا ثُمَّ قَالَ یَا رَبِّ اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی فَیَقْضِیْ
رَبُّکَ مَا شَآءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَجَلُہٗ فَیَقُوْلُ رَبُّکَ مَا شَآءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ ثُمَّ
یَقُوْلُ یَا رَبِّ رِزْقُہٗ فَیَقْضِیْ رَبُّکَ مَا شَآءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ ثُمَّ یَخْرُجُ الْمَلَکُ بِالصَّحِیْفَۃِ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَزِیْدُ

عَلٰى اُمُوْرٍ لَا يُنْقَصُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود کہتے تہے بدبخت وہ ہی جو اپنی مان کے پیٹ سے بدبخت ہو اور نیک بخت وہ ہی جو دوسرے سے نصیحت پاوے۔ عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعود سے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی پاس آئے جنکو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تہے اور اون سے یہ حدیث بیان کی کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہوگا۔ حذیفہ بولی تو اس سے تعجب کرتا ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب نطفہ پر بیالیس راتین گذر جاتی ہین تو اللہ تعالی ایک فرشتہ بہیجتا ہے اُس کے پاس وہ اوسکی صورت بناتا ہے اور اوس کے کان آنکہہ اور کہال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہی پہر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہی پہر عرض کرتا ہے اے پروردگار اوسکی عمر کیا ہے پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے پہر عرض کرتا ہے اے پروردگار اوس کی روزی کیا ہے پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے پہر وہ فرشتہ اپنے ہاتہہ مین یہ کتاب باہر لیکر نکلتا ہے اور اُس سے کوئی امر نہ بڑہتا ہے نہ گہٹتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَسَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِيْ يَخْلُقُهَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَسَوِيٌّ اَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِيًّا اَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا اَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِيًّا اَوْ سَعِيْدًا ترجمہ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے ان دونون کانون سے آپ فرماتے تہی نطفہ مان کے پیٹ مین چالیس راتون تک یون ہی رہتا ہے پہر فرشتہ اوس پر اوترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اُسکو تیار بناتا ہے وہ کہتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت پہر اللہ تعالی اوسکو مرد کرتا ہے یا عورت پہر وہ فرشتہ کہتا ہی اے پروردگار یہ پورا ہو یا ناقص پہر اللہ تعالی اُسکو پورا کرتا ہے یا ناقص پہر کہتا ہے اے پروردگار اوسکی روزی کیا ہے اوسکی عمر کیا ہے اسکے اخلاق کیسے ہین پہر اللہ تعالی اُسکو بدبخت کرتا ہے یا نیک بخت عَنْ

حُذَیفَةَ بنِ اَسِیدٍ الغِفَارِیِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الحَدِیثَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَلَکًا مُوَکَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَن یَّخلُقَ شَیئًا بِاِذنِ اللّٰہِ لِبِضعٍ وَّ
اَربَعِینَ لَیلَةً ثُمَّ ذَکَرَ نَحوَ حَدِیثِہِم ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہی کہ ایک فرشتہ جو موکل ہے رحم
پر جب اللہ تعالی کچھ پیدا کرنا چاہتا ہی چالیس پر کئی راتون کے بعد پہر بیان کیا وہی جو گذرا عن
اَنَسِ بنِ مَالِکٍ وَرَفَعَ الحَدِیثَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَد وَکَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَکًا فَیَقُولُ اَی رَبِّ نُطفَةٌ
اَی رَبِّ عَلَقَةٌ اَی رَبِّ مُضغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَن یَّقضِیَ خَلقًا قَالَ قَالَ المَلَکُ اَی رَبِّ
ذَکَرٌ اَو اُنثٰی شَقِیٌّ اَو سَعِیدٌ فَمَا الرِّزقُ فَمَا الاَجَلُ فَیُکتَبُ کَذٰلِکَ فِی بَطنِ اُمِّہٖ ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے رحم پر ایک فرشتے کو مقرر کیا
ہے وہ کہتا ہے ای رب ابہی نطفہ ہی اے رب اب لوہو کی پہٹکی ہے ای رب اب گوشت کی بوٹی ہے پہر
جب اللہ تعالی کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہی یا عورت نیک ہے یا بد اوسکی
روزی کیا ہے اوسکی عمر کیا ہے پہر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھہ لیا جاتا ہے اپنے ماں کے پیٹ مین
عن عَلِیٍّ قَالَ کُنَّا فِی جَنَازَةٍ فِی بَقِیعِ الغَرقَدِ فَاَتَانَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ
وَقَعَدنَا حَولَہٗ وَمَعَہٗ مِخصَرَةٌ فَنَکَسَ فَجَعَلَ یَنکُتُ بِمِخصَرَتِہٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنکُم مِّن اَحَدٍ
مَا مِن نَّفسٍ مَّنفُوسَةٍ اِلَّا وَقَد کَتَبَ اللّٰہُ مَکَانَہَا مِنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَد کُتِبَت
شَقِیَّةً اَو سَعِیدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَفَلَا نَمکُثُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ العَمَلَ
فَقَالَ مَن کَانَ مِن اَہلِ السَّعَادَةِ فَسَیَصِیرُ اِلٰی عَمَلِ اَہلِ السَّعَادَةِ وَمَن کَانَ مِن اَہلِ
الشَّقَاوَةِ فَسَیَصِیرُ اِلٰی عَمَلِ اَہلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعمَلُوا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ اَمَّا اَہلُ السَّعَادَةِ
فَیُیَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَہلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَہلُ الشَّقَاوَةِ فَیُیَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَہلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ
قَرَاَ فَاَمَّا مَن اَعطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالحُسنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلیُسرٰی وَاَمَّا مَن بَخِلَ وَاستَغنٰی
وَکَذَّبَ بِالحُسنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلعُسرٰی ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی ہم بقیع مین تہے (بقیع
مدینہ منورہ کا قبرستان ہی) ایک جنازے کے ساتہہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
آپ بیٹہے ہم بہی آپکے گرد بیٹہے آپکے پاس ایک چہڑی تہی آپ سر جہکا کر بیٹہے اور چہڑی سے زمین
پر لکیرین کرنے لگے پہر آپنے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے کوئی جان ایسی نہین ہے جسکا

اللہ نے ٹھکانا نہ لکھدیا ہو جنت مین یا دوزخ مین اور یہ نہ لکھدیا ہو کہ نیک بخت ہی یا بدبخت ہی ایک شخص بولا
یا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر کیون بھروسا نہ کرین اور عمل کو چھوڑ دین (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا
بے فائدہ ہے جو قسمت مین ہی وہ ضرور ہوگا) آپنے فرمایا جو نیک بختون مین سے ہے وہ نیکون کا کام شتابی کریگا
اور جو بدبختون مین سے ہی وہ بدون کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دیگی
گئی ہے لیکن نیکون کو آسان کیا جاویگا نیکون کے اعمال کرنا اور بدون کو آسان کیا جاویگا بدون
کے اعمال کرنا پھر آپنے یہ آیت پڑھی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنے اسلام کو سچا جانا)
سو اوسکو ہم آسان کردینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹا
جانا تو اوسپر ہم آسان کردینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو
عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے
کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنے حکمت کی
بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھرایا جیسے آنکھہ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی
کا اور زہر سبب ہی موت کا اسیطرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بدعمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم
ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسیطرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اسکا سبب ہے اور کوئی اسکو
کو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ ان احادیث کی روسے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا کہ تقدیر
حق ہے اور اسپر ایمان لانا واجب ہی اور اس مین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف
عقل تقدیر کا بھید سمجھہ نہین سکتی اکثر ایک جاتی ہے کسی نے حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے پوچھا
تقدیر کو آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات مین سمندر مین مت گھس یعنے تقدیر کا بھید دریافت کرنا
آدمی کا مقدور نہین۔ احادیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا
دین اسلام کے برخلاف ہی کیونکہ آپنے صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم
یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے مین جہانتک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس
کوشش کے اپنے تدبیر پر غرہ نہو اور اللہ تعالی کی تقدیر پر بھروسا رکھے ہمارا تو یہ عقاد ہی کہ
دین اسلام کی تعلیم مین خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر مین مخالف فرقون کو جب وہ
ناکام ہوتے ہین کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہوجانے پر کیسا رنج کرتے ہین پہ

مومنون کو کچھ رنج نہین وہ جانتے ہین کہ صرف کوشش سے کامیابی نہین ہوتی بلکہ اللہ تعالی کی تقدیر بھی
ضرور ہی اور جو لوگ تقدیر کو نہین مانتے ہم اون سے یون بحث کرتے ہین کہ بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب کے
مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا مین یہ حال نہین کہ ہمیشہ مسبب اوس کے بعد ہو اکثر بیسے زہر
کہاتے ہین پر نہین مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہین مرتے تعفن ہوتا ہے پر ہیضہ نہین ہوتا پانی خراب ہوتا
ہے پر وبا نہین ہوتی پانی اور ہوا دونون اچھے ہوتے ہین پر ہیضہ ہو جاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ
سبب نہین مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہین جاتا کافور سے ہمیشہ وبا کو فائدہ نہین ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے
ہین کہ جو سبب عوام کی نظر مین بہت یقینی ہین وہ بہی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہین ہین مثلاً آگ
ہمیشہ نہین جلاتے جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہین یا بہیگی لکڑی کو جلائین تو نہین جلاتے
وہ لوگ یہ کہتے ہین کہ یہان ایک مانع موجود ہے ہم یہ جواب دیتے ہین کہ سوا اس مانع کے اور بہی سیکڑون
موانع نکلتے آتے ہین پہر اکیلی نار جلانے کے سبب کیونکر ٹہیری اور موانع اسقدر غیر محصور ہین کہ انکا
منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے
کہ کوئی سبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اوسکا ہونا موقوف ہے اوس کے سبب کے ہونے پر پہر اوس کا
ہونا اوس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر متناہیہ
کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان متناہی مین کیونکر پائے جا سکتے ہین اب اگر زمانہ ازل مین غیر
متناہی ہے تو ہر ایک سبب واجب بالغیر ہے اور اوسکا سبب بہی واجب بالغیر ہوگا کیونکہ وہ سبب ہے دوسرے
سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہین اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا
بدون واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدون ما بالذات کے پایا جاوے اور جب
ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور سبب مین ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور
ساری اسباب کی تاثیر اوسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہی اور یہی عین ایمان ہے

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ مَعْنَاهُ قَالَ فَاَخَذَ عُوْدًا وَلَمْ یَقُلْ مِخْصَرَةً قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ جَالِسًا وَفِیْ یَدِهٖ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا مِنْکُمْ مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ

والنار قالوا یا رسول الله فلم نعمل افلا نتکل قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق له ثم قرأ
فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الی قوله فسنیسره للعسری **ترجمہ** حضرت علی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں
کر رہے تھے آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں ہے جسکا ٹھکانا معلوم ہو گیا ہو
(یعنے اللہ تعالی کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا جہنم میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں
کریں بھروسا نہ کر لیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا
گیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) **عن** منصور
والاعمش انهما سمعا سعد بن عبيدة يحدثه عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي
عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** جابر قال جاء سراقة بن
مالك بن جعشم قال يا رسول الله بين لنا ديننا كانا خلقنا الآن فيما العمل اليوم افيما
جفت به الاقلام وجرت به المقادير ام فيما نستقبل قال لا بل فيما جفت به الاقلام
وجرت به المقادير قال ففيم العمل قال زهير ثم تكلم ابو الزبير بشيء لم افهمه
فسألت ما قال فقال اعملوا فكل ميسر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا
ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے کرتے ہیں جسکو لکھکر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہوئی
یا اس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے (اور پہلے سے اسکی نسبت کچھ نہیں قرار پایا) آپ نے فرمایا
نہیں بلکہ اوس مقصد کے لیے عمل کرو جسکو لکھکر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا
پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی جسکو میں نہیں سمجھا میں نے پوچھا لوگوں
سے کیا کہا (انہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے **عن** جابر بن عبد الله
عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا المعنى وفيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كل عامل ميسر لعمله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے
اسکا کام آسان کیا گیا ہے **عن** عمران بن حصين قال قيل يا رسول الله اعلم اهل
الجنة من اهل النار قال فقال نعم قال قيل ففيم يعمل العاملون قال كل ميسر لما خلق له

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت والون کا اور دوزخ والون کا علم ہوگیا ہے (خداوند تعالی کو) آپ نے فرمایا ہان لوگون نے کہا پھر عمل کرنے والے عمل کیون کرتے ہین آپ نے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا اب اگر اوس کے ہاتھ سے اچھے کام ہو رہے ہین تو امید ہوتی ہے کہ اُسکی تقدیر مین جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو بُرے کام ہو رہے ہین تو خیال ہوتا ہے کہ اوس کی تقدیر مین جہنمی ہونا لکھا ہے ہمکو تقدیر کا علم نہین حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہین وہ بھی بہ تقدیر الٰہی ہین اور عذاب و ثواب اوس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہمکو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہین پہونچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہین اور اوسکی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہین۔ **عن** يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ اَفَلَا يَكُوْنُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيْدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهٖ فَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّي لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا **ترجمہ** ابو الاسود دیلی سے روایت ہے مجھ سے عمران بن حصین نے کہا تم کیا سمجھتا ہے آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہین اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہین آیا وہ بات فیصلہ پاچکی اور گذر گئی اگلی تقدیر کے رو سے یا آگے ہونیوالی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اور حجت سے مین نے کہا وہ بات فیصلہ پاچکی اور گذر گئی عمران نے کہا تو پھر ظلم لازم آیا اس لیے کہ خدا تعالی نے جب کسی کی تقدیر مین جہنمی ہونا لکھدیا تو پھر وہ اوس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے؟

یہ سنکر مین بہت گھبرایا اور مین نے کہا ظلم نہین ہی سوجہ سی کہ ہر ایک چیز اسکی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی
ملک ہے اوس سے کوئی پوچھ نہین سکتا اور لوگون سے البتہ پوچھ سکتی ہین عمران نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے
مین نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤن دو شخص مزینہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہین اور محنت اٹھا رہے
ہین آیا اسکا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر مین وہ بات گذر چکی یا آیندہ ہونے والا ہے اس حکم کے رو سے جسکو پیغمبر
لیکر آئے اور اُنپر حجت ثابت ہو چکی آپ نے فرمایا نہین بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اسکی تصدیق
اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اوسکی جس نے بنایا اسکو پھر
بتادی اوسکو برائی اور بھلائی **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ
وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک جو کام کیا کرتا ہے
یعنے جنتیون کے کام پھر اسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیون کے
کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ جنتیون کے کام پر ہوتا ہے **عن** سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِیْمَا یَبْدُوْ
لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ
اَھْلِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی
لوگون کی نظر مین جنتیون کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگون کی نظر مین جہنمیون
کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے **باب** حِجَاجِ اٰدَمَ وَمُوْسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَامُ حضرت
آدم اور حضرت موسی علیہما السلام کا مباحثہ **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ
الْجَنَّۃِ فَقَالَ لَہٗ اٰدَمُ اَنْتَ اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِکَلَامِہٖ وَخَطَّ لَکَ بِیَدِہٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَہُ
اللّٰہُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَقَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی وَفِیْ حَدِیْثِ
ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَۃَ قَالَ اَحَدُھُمَا خَطَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ کَتَبَ لَکَ التَّوْرَاۃَ بِیَدِہٖ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسی سے بحث ہوئی حضرت موسی نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ ہو تم نے ہمکو محروم کیا اور جنت سے نکالا اپنے گناہ سے کہا حضرت آدم نے کہا تم موسی ہو تم کو اللہ تعالی نے اپنی کلام سے خاص کیا اور توراۃ تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھکو طعنہ دیتے ہو اوس کام پر جو اللہ تعالی نے میری قسمت مین میری پیدایش سے چالیس برس پہلے لکھدیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم علیہ السلام بحث مین غالب آئے موسی علیہ السلام پر **ف** اللہ تعالی نے توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اس مقام پر اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ ہین اور دونوں داہنے ہین اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فقہ اکبر مین کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نکرینگے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی نے جو کہا کہ اسکا ظاہر مراد نہین ہے تو ظاہر سے ظاھر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بیشک مراد نہین ھے کیونکہ اللہ تعالی کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہین ہو سکتی اور یہ مطلب نہین کہ ظاہر معنے لغوی مراد نہین ہے اسلیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہو تو تاویل کرنے والون مین اور اہل حدیث مین کوئی فرق باقی نہین رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الہی اپنے ظاہر پر محمول ہین تو ید کا ترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کا منہ سے اور عین کا آنکھہ سے اور قدم کا پاؤن سے کر سکتے ہین اور نہین اختلاف کیا اسمین مگر اس جاہل نے جو معاند ہے اور غور نہین کرتا سلف علیہ الرحمۃ کے اقوال مین اور ہمنے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتہا فی الاستواء مین بیان کیا ہے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنی ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونون پیغمبر ایک جگہہ جمع ہوے ہون اور حدیث معراج مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات پیغمبرون سے ثابت ہے آسمان مین اور بیت المقدس مین تو یہ امر بعید نہین ہے کہ اللہ تعالی نے انکو زندہ رکھا ہو جیسے شہدا کے باب مین آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسی علیہ السلام کی زندگی مین ہوا ہو اور انہون نے خدا سے دعا کی ہو کہ اون کو حضرت آدم سے ملا وین۔ اور یہ جو حضرت آدم نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدایش سے میری قسمت مین لکھا گیا تو یہ توراۃ شریف مین لکھا ہے کیونکہ توراۃ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالی نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہین ہے اسلیے کہ تقدیر جو علم الہی مین تھی وہ تو ازلی ہے (نووی) **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى

أنت آدم الذي أغويت الناس وأخرجتهم من الجنة فقال آدم أنت الذي أعطاه الله
علم كل شيء واصطفاه على الناس برسالته قال نعم قال فتلومني على أمر قد قدر علي
قبل أن أخلق ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحث کی آدم اور
موسی علیہما السلام نے تو آدم موسی پر غالب ہوئے موسی نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگون کو اور
جنت سی انکو نکالا آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی موسی ہو جن کو اللہ تعالی نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو
برگزیدہ کیا لوگون پر اپنا پیغمبر کرکے موسی علیہ السلام نے کہا ہان آدم علیہ السلام نے کہا تو پھر مجھکو ملامت
کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سی پہلے میری تقدیر مین لکھدیا گیا تھا۔ عن أبي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتج آدم وموسى عليهما السلام عند ربهما فحج
آدم موسى قال موسى أنت آدم الذي خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وأسجد
لك ملائكته وأسكنك في جنته ثم أهبطت الناس بخطيئتك إلى الأرض قال
آدم عليه السلام أنت موسى الذي اصطفاك الله برسالته وبكلامه وأعطاك الألواح
فيها تبيان كل شيء وقربك نجيا فبكم وجدت الله كتب التوراة قبل أن أخلق قال موسى
بأربعين عاما قال آدم فهل وجدت فيها وعصى آدم ربه فغوى قال نعم قال
أفتلومني على أن عملت عملا كتبه الله علي أن أعمله قبل أن يخلقني بأربعين سنة
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فحج آدم موسى ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی علیہما السلام نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ
السلام غالب ہوئے موسی علیہ السلام پر موسی علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جنکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ
سے بنایا اور اپنی روح تم مین پھونکی اور تمکو سجدہ کرایا فرشتون سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ عبادت کا
اور سلامی کا سجدہ اسوقت جائز تھا ہمارے دین مین سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہوگیا) اور تمکو
اپنی جنت مین رہنے کو جگہ دی پھر تمنے اپنی خطا کی وجہ سی لوگون کو زمین پر اوتارا آدم علیہ السلام نے کہا تم وہ ہو
جنکو اللہ تعالی نے چن لیا اپنا پیغمبر کرکے اور کلام کرکے اور تمکو اللہ تعالی نے توراۃ شریف کی تختیان
دین جن مین ہر بات کا بیان ہی اور تمکو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے لیے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالی نے
توراۃ کو میرے پیدا ہونے سو کتنی مدت پہلے لکھا ہے حضرت موسی نے کہا چالیس برس پہلے آدم علیہ السلام

نے کہا تمنے توریات میں نہیں پڑہا کہ آدم نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بہک گیا حضرت موسی نے کہا کیوں نہیں میں نے پڑہا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا پہر تم مجہہ کو ملامت کرتے ہو اسکام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکہدیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم غالب آئے موسے پر **ف** نووی نے کہا اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پہر یہی جواب دیوے جو حضرت آدم علیہ السلام نے دیا تو کیا اسکی ملامت اور عقوبت جاتی رہیگی جواب یہ ہو کہ نہیں جاویگی کیونکہ وہ دنیا میں ہے جو دار التکلیف ہے اور آدم علیہ السلام تو مرچکے تہے اور انکا گناہ اللہ تعالی نے بخشدیا تہا سو جہ سے اونکی ملامت نہ ہی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی نے تقریر کی موسی علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے آدم نے کہا تم وہی موسی ہو جنکو اللہ تعالی نے چنا رسالت اور کلام سے پہر تم مجہہ کو ملامت کرتے ہو اوس کام پر جو میری تقدیر میں لکہا گیا میری پیدایش سے پہلا تو حضرت آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسی پر **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ تعالی نے مخلوقات کی تقدیر کو لکہا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اوسوقت پروردگار کا عرش پانی پر تہا **ف** نووی نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہی اوسکی کوئی ابتدا نہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالی کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے پہلے تہا اور وہ عرش پانی پر تہا اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تہا اس کی خبر ہمکو اللہ اور رسول نے نہیں دی **عن** اَبِي هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهٗ

عَلَى الْمَاءِ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین پانی پر عرش ہونیکا بیان نہین ہے **بَاب** تَصْرِيفِ اللهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ دل اسد تعالی کے اختیار مین ہین **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ترجمہ عبد اسد بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیون کے دل پروردگار کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار انکو پھراتا ہے جس طرح چاہتا ہے پھر آپنے فرمایا یا اسد دلون کے پھرانے والے ہمارے دلون کو پھرا دے اپنی اطاعت پر **ف** یعنے انسان کا دل بھی اسکے قابو مین نہین وہ بھی خداوندکریم کے ہاتھ مین ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے جسے چاہتا ہے تو گمراہی کیطرف پھیر دیتا ہے [illegible] دل کا خیال بھی خداوند کیطرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے اسد تعالی قرآن مین فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہ بھی نہین سکتے جبتک خداوند تعالی نہ چاہے ۔ یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث مین یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہین اور اون کی کیفیت کا علم خدا کو ہے بیشک خدا کی اونگلیان ہین جیسے اوسکی ہاتھ ہین پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہمکو معلوم ہے نہ اونگلیون کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنہون نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہین اونگلیون سے مراد یہان قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگون نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہوگا قرآن مین صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونون ہاتھ اوسکے کھلے ہین اور حدیث مین اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے **بَاب** كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ ہر ایک چیز تقدیر سے ہے **عَنْ** طَاوُسٍ اَنَّهُ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ ترجمہ طاوس سے روایت ہے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے کئی صحابیون کو پایا وہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور مین نے عبد اسد بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہانتک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنے بعضا آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے بعضا بیوقوف کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے) **عن** ابی ھریرۃ قال جاء مشرکوا قریش یخاصمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اتری جس دن گھسیٹے جاوینگے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جاویگا چکھو جہنم کا لگنا ہمنے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھہ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنے یہ کیے ہیں کہ ہمنے ہر چیز کو اوس کے انداز پر پیدا کیا یعنے جتنا مناسب تہا) **باب** قدر علی ابن ادم حظہ من الزنا انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا **عن** ابن عباس قال ما رأیت شیئا اشبہ باللمم مما قال ابو ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق ذلک او یکذبہ قال عبد فی روایۃ ابن طاوس عن ابیہ سمعت ابن عباس **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور لمم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالی بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں لمم کے معنے وہ ہیں جو ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں سے اسکا حصہ لکھدیا ہے جو ضرور ہونیوالا ہے۔ تو زنا آنکھوں کی دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے) اور زنا زبان کی باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھہ) اور زنا نفس کی خواہش کرنا ہے اور فرج اسکو سچا کرتی ہے یا جھوٹا **ف** یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا ئیں بھی ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہیں صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقۃً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازاً ہیں اور یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالی اس لمم کو بخشدیگا اور بعضوں نے کہا لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنے دل میں گناہ کا خیال آوے لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جاویگا واللہ اعلم **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کتب علی ابن ادم نصیبہ من الزنا مدرک ذلک لا محالۃ فالعینان

زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی تقدیر میں اُسکا حصہ زنا کا لکھدیا گیا ہے جسکو وہ خواہ مخواہ کریگا تو آنکھوں کی زنا دیکھنا ہے اور کانوں کی زنا سننا ہے اور زبان کی زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کی زنا پکڑنا (اور چھونا) ہے اور پاؤں کی زنا جانا ہے (فاحشہ کیطرف) اور دل کی زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ

باب حُكْمِ الْاَطْفَالِ

بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور فطرت کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر یعنے اوس عہد پر جو روحوں سے لیا گیا تھا یا اُس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر پھر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوس بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا پھر ابو ہریرہ کہتے تھے تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ یعنی اللہ کی پیدایش جسپر بنایا لوگوں کو اللہ کی پیدایش نہیں بدلتی **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اقْرَءُوْا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُشَرِّكَانِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اُسکے

ماں باپ اوسکو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس سے
پہلے مرجاوے آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا **ف** تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسکو جنت میں
لیجاوے چاہے جہنم میں۔ بچوں کے باب میں جو بلوغ سے پہلے مرجاویں علما کا اختلاف ہے نووی نے کہا
مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ
اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جاوینگے اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح جسپر محققین ہیں
یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ اور اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانیکا ذکر نہیں ہے بلکہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور
خضر نے جس لڑکے کو مارا اوسکے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اوسکا کافر کہا ہے اسکا مطلب
یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا **عن** الاعمش بهذا الاسناد في
حديث ابن نمير ما من مولود يولد الا هو على الملة وفي رواية ابي بكر عن ابي معاوية
الا على هذه الملة حتى يبين عنه لسانه وفي رواية ابي كريب عن ابي معاوية
ليس من مولود يولد الا على هذه الفطرة حتى يعبر عنه لسانه **ترجمہ** وہی جو گذرا
اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس مدت پر پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے
لگے **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يولد يولد
على هذه الفطرة فابواه يهودانه وينصرانه كما تنتجون الابل فهل تجدون فيها
جدعاء حتى تكونوا انتم تجدعونها قالوا يا رسول الله افرايت من يموت صغيرا
قال الله اعلم بما كانوا عاملين **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے ماں باپ اسکو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی
جیسے اونٹ جنتی ہیں کوئی اون میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے بلکہ تم اونکے کان کاٹتے ہو لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ چھٹپنے ہی میں مرجاوے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل انسان تلده امه
على الفطرة ابواه بعد يهودانه او ينصرانه او يمجسانه فان كانا مسلمين فمسلم

كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ يَلْكُزُ الشَّيْطَانُ فِيْ حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا **ترجمہ** یہی اتنا زیادہ ہے کہ اگر اوس کے ماں باپ مسلمان ہوں تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اوسکی ماں جنتی ہے تو شیطان اوس کے پہلوؤں میں ٹہونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور اون کے بیٹے عیسی علیہما السلام کو شیطان ٹہونسا نہ دے سکا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال آپ نے فرمایا اللہ تعالی خوب جانتا ہے وہ (بڑے ہوکر) کیا عمل کرتے **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِیِّ الْمُشْرِكِيْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِيْرًا فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ اِذْ خَلَقَهُمْ **ترجمہ** ابن عباس سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لڑکا جس کو حضرت خضر نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تہا (یعنے بڑا ہوکر کافر ہوجاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پہنسا دیتا **ف** یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اوسکی تقدیر میں خداوند تعالی نے یہ لکہدیا تہا کہ وہ چہٹپن میں مارا جاویگا تو بڑا ہوکر کافر کیونکر ہوتا اور اسکا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بہی لکہا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جاویگا تو کافر ہوجاویگا **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ تُوُفِّیَ صَبِیٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَهُ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَّلِهٰذِهٖ اَهْلًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک بچہ مرگیا میں نے کہا خوشی ہو اوس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

قالت دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جنازۃ صبی من الانصار فقلت یا رسول اللہ طوبی لھذا عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ قال او غیر ذلک یا عائشۃ ان اللہ خلق للجنۃ اھلا خلقھم لھا وھم فی اصلاب آبائھم وخلق للنار اھلا خلقھم لھا وھم فی اصلاب آبائھم ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچے کے جنازے پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہو اسکو یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہونچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ اللہ تعالی نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا اون کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا اون کو جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے عن طلحۃ بن یحیی باسناد وکیع نحو حدیثہ ترجمہ وہی جو گذرا

باب

الاجل والرزق لا تزید ولا تنقص عن القدر عمر اور روزی تقدیر سے زیادہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے عن عبد اللہ قال قالت ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم امتعنی بزوجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبابی ابی سفیان وباخی معاویۃ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد سالت اللہ لاجال مضروبۃ وایام معدودۃ وارزاق مقسومۃ لن یعجل شیئا قبل حلہ او یؤخر شیئا عن حلہ ولو کنت سالت اللہ ان یعیذک من عذاب النار او عذاب فی القبر کان خیرا او افضل قال وذکرت عندہ القردۃ قال مسعر واراہ قال والخنازیر من مسخ فقال ان اللہ لم یجعل لمسخ نسلا ولا عقبا وقد کانت القردۃ والخنازیر قبل ذلک ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ نے کہا یا اللہ مجھکو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابو سفیان اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالی سے وہ چیزیں مانگیں جنکی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالی اوس کے وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اوس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھکو دوزخ کے عذاب بچا دے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے اونکی نسل یا اولاد نہیں چلی اور بندر

اور سور تو اون سے پہلے بہی موجود تہے **ف** یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہی گہٹ بڑہ نہین سکتی اوس کے لیے دعا کرنا
فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بہی تقدیر مین لکہی گئی ہے
لیکن اوسکی دعا کرنا عبادت مین داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہین ہے اور یہ جو حدیث مین آیا
کہ ناتا ملانے سے عمر بڑہتی ہے اوسکی تاویل اوپر گذر چکی اور شاید وہ عمر بڑہتی ہو جو لوح محفوظ مین لکہی گئی
اسد اوسکو گہٹا اور بڑہا دیتا ہو لیکن جو علم الٰہی مین ہے وہ گہٹ بڑہ نہین سکتی۔ یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ
یا اون کی اولاد مین نہین ہین جو مسخ ہوگئے تہے مراد اون سے بنی اسرائیل کے لوگ ہین جن پر عذاب ہوا تہا یہ وہ
سب تین روز مین ہلاک ہوگئے تہے اون کی نسل نہین چلی اب جو بندر اور سور موجود ہین یہ حیوان ہین جو
کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے دنیا مین چلی آتی ہے (نووی مختصرا) **عن** مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ
اَنَّ فِي حَدِيْثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَّ وَكِيْعٍ جَمِيْعًا مِّنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ **ترجمہ** وہی جو
گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّكِ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَّضْرُوْبَةٍ وَّاٰثَارٍ مَّوْطُوْءَةٍ وَّاَرْزَاقٍ مَّقْسُوْمَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِّنْهَا
قَبْلَ حِلِّهٖ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهٖ وَلَوْ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ
عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَّكِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ
نَسْلًا وَّاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ام المومنین
ام حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجہہ کو فائدہ اوٹہانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیان
سے اور میرے بہائی معاویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تونے اللہ تعالےٰ سے اون باتون کے لیے کہا جن
کی میعادین مقرر ہین اور قدم تک جو چلے جا چکے ہین اور روزیان بٹی ہوئی ہین اون مین سے کسی چیز کو
اللہ اوس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر کرنے والا نہین اگر تو اسد سے یہ مانگتی کہ تجہکو بچاوے جہنم کے عذاب
سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندر اور سور اون لوگون مین سے ہین جو مسخ ہوگئے تہے
آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا اون کی نسل نہین چلائی اور بندر اور سور تو اون
لوگون سے پہلے موجود تہے **عن** سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاٰثَارٍ مَّبْلُوْغَةٍ قَالَ

ابن معبد وروی بعضهم قبل حلیه ای کقوله **ترجمه** وہی جو گذرا **باب** الایمان بالقدر تقدیر پر بہروسا رکہنے کا حکم **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی الله من المؤمن الضعيف وفي كل خير احرص علی ما ينفعك واستعن بالله ولا تعجز وان اصابك شیء فلا تقل لو انی فعلت كان كذا وكذا ولكن قل قدر الله وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشيطان **ترجمه** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جسکا ایمان قوی ہو اللہ تعالی پر بہروسا رکہتا ہو آخرت کے کاموں مین ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے ناتوان مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے حرص کر اون کاموں کی جو تجھکو مفید ہیں (یعنی آخرت مین فائدہ دینگی) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت نہ ہار اور جو تجھپر کوئی مصیبت آوے تو یون مت کہہ اگر مین ایسا کرتا ایسا کرتا تو یہ مصیبت کاہیکو آتی لیکن یون کہہ اللہ تعالی کی تقدیر مین ایسا ہی تہا جو اوسنے چاہا کیا اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کہولنا ہے (یعنے جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اسکی مشیت کے بغیر نہین ہوتا اور جو اللہ تعالی کی مشیت پر اعتقاد رکہتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بہی اوسکے حکم سے ہے اسکو اگر مگر کہنا جائز ہے اور اوسکی مثال ایسے کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بہی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے اور جو اعتقاد کافر کا ہے اوس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہین اور اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے)

كتاب العلم

کتاب علم کے بیان مین

باب النهي عن اتباع متشابه القرآن قرآن میں جو متشابہ آیتین ہین اون مین کہوج کرنا منع ہے **عن** عائشة قالت تلا رسول الله صلی الله عليه وسلم هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله وما يعلم

تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّی اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پروردگار وہ ہے جس نے تجھپر کتاب اوتاری اس مین بعضی آیتین مضبوط ہین (محکم) وہ تو جڑ ہین کتاب کی اور بعضی متشابہ (گول گول ہا جیسے مطلب کی) پھر جن لوگون کے دل مین گمراہی ہے وے کھوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا فساد چاہتے ہین اور اسکا مطلب چاہتے ہین حالانکہ اسکا مطلب کوئی نہین جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم ایمان لائے اوسپر سب آیتین ہماری پروردگار کے پاس سے آئین ہین اور نصیحت وہی سنتے ہین جو عقل رکھتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اون لوگون کو دیکھو جو کھوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا تو ان سے بچو وہ وہی لوگ ہین جن کو اللہ تعالی نے بتلایا **ف** متشابہ کے معنی مین علما کے بہت سے اقوال ہین بعض یہ کہتے ہین کہ متشابہ اون حرفون کا نام ہے جو اوائل سور مین ہین جیسے الم اور المرا اور کہیعص ان کا علم سوا خدا کے کسی کو نہین ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے یہی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعضون نے کہا کہ متشابہ قصص اور امثال ہین اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعضون نے کہا متشابہ مشترک الفاظ ہین جیسے قرء اور لمس وغیرہ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتین بھی متشابہ ہین جن کے ظاہری معنے سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کے محتاج ہین امام فخرالدین رازی نے کہا کہ ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب آیتون کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتون کو متشابہ بتلاتا ہے بہر حال محکم اور متشابہ کے تعین مین بڑا اختلاف ہے اور ہمنے اوسکی تفصیل انہا فی الاستوا مین کی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گمراہون اور اہل بدعت کے ساتھ ملنا منع ہے اور مراد کھوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لیے کھوج کرے لوگون کو بہکانے کے لیے اور جو سمجھنے کے لیے پوچھے تو وہ کھوج نہین ہے پھر جو فساد کے لیے پوچھے اوسکو جواب ندین بلکہ سزا دین جیسے حضرت عمر نے صبیغ بن عسل کو سزا دی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ھَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَیْنِ اخْتَلَفَا فِیْ اٰیَۃٍ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْ وَجْہِہِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِھِمْ فِی الْکِتَابِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو

سے روایت ہی ایک دن مین سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر گیا آپنے دو شخصون کی آواز سنی جو ایک آیت مین جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپکے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا آپنے فرمایا تم سے پہلی لوگ تباہ ہوے اللہ کی کتاب مین جھگڑا کرنے سے یعنی جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگون کو بہکانے کے لیے لیکن مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہی انووی **عَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ فَقُوْمُوْا **ترجمہ** جندب بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو جبتک تمہارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمہارے دل اور زبان مین اختلاف پڑے تو اوٹھہ کھڑے ہو **ف** یعنی قرآن اسوقت تک پڑھو جبتک دل لگے مزا آوے اور جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہی غلط پڑھ جانیکا **عَنْ** جُنْدُبٍ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَؤُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدُبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْکُوْفَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُوا الْقُرْاٰنَ بِمِثْلِ حَدِیْثِہٖ **ترجمہ** ابو عمران نے کہا جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو گذرا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مردون مین برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا الٹا کا جھگڑالو ہو **ف** ناحق لوگون سے لڑے اور فساد نکالے دین مین ہو یا دنیا مین لیکن حقیقات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہین ہے بلکہ ثواب ہی اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا فِیْ جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوْھُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تم چلوگے اگلی امتون کی راہون پر یعنی گناہون مین اور دین کی مخالفت مین یہ کہ کفر اختیار کروگے بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھہ برابر ہاتھہ کے یہان تک کہ اگر وہ گوہ کے

سوراخ مین گہسین تم بہی اونکے ساتھہ گہسوگے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ اگلی امتون سے مراد یہود اور نصاریٰ ہین آپنے فرمایا اور کون ہے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپکا جیسا آپنے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے مین تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس مین کسیکو شک نہ رہے ہند کے مسلمانون نے خصوصاً حیدرآباد اور علی گڈہ وغیرہ کے مسلمانون نے ہر بات مین نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی کیا کہانے مین کیا پینے مین کیا پہننے مین یہانتک کہ بعض مسلمانون کو دیکہکر دہوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہین ہے افسوس اسپر ہے کہ اس بددینی اور بے حمیتی کے ساتھہ عقل سلیم سے کام ہی لینا چہوڑ دیا اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتون مین اُن کی تقلید کرتے اون کا سا اتفاق اون کی سی اولو العزمی اون کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالا طاق رکہا صرف لباس اور وضع اور اکل و شرب مین جو ایک آسان امر ہے اون کی مشابہت کرتے ہین اور یہ نہین سمجہتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس × خود ایک قومی عزت ہے جسکو بلا وجہ چہوڑنا انتہی درجہ کی بیحیائی اور بے غیرتی ہے عقلمندی کا تو یہ کام تہا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے اونکی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑہتی مسجدین آباد ہوتین مدرسے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جسپر تمام دنیاوی اور دینی بہلائیون کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رای سے تمام فائدون پر نظر کر کے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بیوقوفون کی طرح اندہا دہندہ نصاریٰ کی تقلید کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانون کی آنکہہ کہولے وہ جدہر جا رہے ہین یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہین ہے ترقی اون کی جس زمانہ مین ہوئی تہی اوسکی تاریخ حدیث کی کتابون مین صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کرین اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اختیار کرین **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **عَنْ** عَطَاءٍ وَّذَكَرَ الْاَحَادِيْثَ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ ہوئے بال کی کہال نکالنے والے یعنے بیفائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑہنے والے تعصب کرنے والے تین بار یہ فرمایا

بَاب رَفْعِ الْعِلْمِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اخیر زمانہ مین علم کی کمی ہونا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ علم اوٹھ جاویگا (یعنے دین کا علم لوگ کم حاصل کرینگے
دنیا میں غرق ہو جاوینگے) اور جہالت قائم ہو جاویگی اور شراب پیا جاویگا اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہوگی
فائدہ اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم
نہیں دیتے عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے حدیث و تفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے۔ شراب کا یہ حال ہے کہ
سوا اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ
کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں ننانوے شرابی ہیں زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہے فحش
سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لاحول ولا قوۃ ۔ یا اللہ اب اپنے رسول کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو
پھر زندہ کریں **عن** انس بن مالک قال الا احدثکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یحدثکم احد بعدی سمعہ منہ ان من اشراط الساعۃ ان یرفع
العلم و یظھر الجھل و یفشو الزنا و یشرب الخمر و یذھب الرجال و تبقی النساء حتی
یکون لخمسین امرأۃ قیم واحد **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تمسے
ایک حدیث بیان نکروں جسکو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم
سے حدیث بیان کریگا جس نے اسکو سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں
میں سے یہ ہے کہ علم اوٹھ جاویگا اور جہالت پھیل جاوے گی اور زنا کھلم کھلا ہوگی اور شراب پیا جاویگا
اور مرد کم ہو جاوینگے یہانتک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہوگا جو اون کی خبر گیری کرے گا (یعنے
لڑائیوں میں مرد بہت مارے جاوینگے اور عورتیں رہ جاوینگی) **عن** انس عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وفی حدیث ابن بشر و عبدۃ لا یحدثکموہ احد بعدی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول فذکر بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ و ابی موسی
قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ ایاما یرفع فیھا العلم
و ینزل فیھا الجھل و یکثر فیھا الھرج والھرج القتل **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی
اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہونگے جن
میں علم اوٹھ جاویگا اور جہالت اوترے گی اور کشت و خون بہت ہوگا **عن** شقیق قال کنت
جالسا مع عبد اللہ و ابی موسی وھما یتحدثان فقالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مِثْلَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اِنِّيْ لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ
فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ
الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہو جاویگا زمانہ اور اٹھا لیا جاویگا علم (یعنے زمانہ قیامت کے
قریب ہو جاویگا) اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈالدی جاویگی (لوگ زکوٰۃ اور خیرات نہ
دیں گے) اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپنے فرمایا کشت وخون عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ
الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
غَيْرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوْا وَيُلْقَى الشُّحُّ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ
الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ
فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
اللہ تعالیٰ اس طرح سے علم نہ اٹھاویگا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لیوے لیکن اس طرح اٹھاویگا کہ عالموں
کو اٹھا لیگا یہانتک کہ جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنا لیویں گے وہ بن جانے
فتوی دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے ف یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں
کے دلوں سے سلب ہو جاویگا بلکہ عالم مر جاویں گے اور جاہل رہ جاویں گے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی
نہیں ہے کہ دیندار عالم کا انتقال ہووے اس حدیث میں یہی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل
ہوں گے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن

وحدیث سے ناواقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو ایک اور اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اوس کی قدر و منزلت
نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہیں لاحول ولا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا
گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن لوگ جاہلوں کو آگے کرتے ہیں اور اون کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث
کے روسے یہ سب گمراہ ہیں خدا تعالی انکو ہدایت کرے۔ ہندوستان میں اسوقت امیروں اور نوابوں میں
کوئی ایک عالم نہیں ہے سوا جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر کے اللہ تعالی
اون کی عمر و اقبال میں برکت دیوے اُن کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ
کا ترجمہ بھی اُنہی کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف
فرما کر شائقین کو مفت تقسیم کر رہے ہیں ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمی کا شکرگذار ہونا چاہیے اور انکی
خیرخواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور اُن کے لیے دعای خیر کرنا چاہیے آمین یا رب العلمین

عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث جریر وزاد فی
حدیث عمر بن علی ثم لقیت عبد اللہ بن عمرو علی راس الحول فسالتہ فرد علی الحدیث
کما حدث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **عن** عبد اللہ بن عمرو
ابن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ہشام بن عروۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
عن عروۃ بن الزبیر قال قالت لی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا یا ابن اختی بلغنی ان
عبد اللہ بن عمرو مار بنا الی الحج فالقہ فسائلہ فانہ قد حمل عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم علما کثیرا قال فلقیتہ فسائلتہ عن اشیاء یذکرہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال عروۃ فکان فیما ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا ینتزع العلم
من الناس انتزاعا ولکن یقبض العلماء فیرفع العلم معہم ویبقی فی الناس رؤوسا جہالا
یفتونہم بغیر علم فیضلون ویضلون قال عروۃ فلما حدثت عائشۃ بذلک اعظمت
ذلک وانکرتہ قالت احدثک انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہذا قال
عروۃ حتی اذا کان قابل قالت لہ ان ابن عمرو قد قدم فالقہ ثم فاتحہ حتی تسالہ
عن الحدیث الذی ذکرہ لک فی العلم قال فلقیتہ فسالتہ فذکرہ لی نحو ما حدثنی
بہ فی مرتہ الاولی قال عروۃ فلما اخبرتہا بذلک قالت ما احسبہ الا قد صدق

اَرَاہُ قَالَ لَمْ یَزِدْ فِیْہِ شَیْئًا وَلَمْ یَنْقُصْ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا اے بھانجے میرے مجھ کو خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمرو ہمارے اوپر گذریں گے حج کے لیے تم اون سے ملو اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا میں اون سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں عروہ نے کہا اون باتوں میں یہ بھی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لیگا لیکن عالموں کو اُٹھا لیگا اون کے ساتھ علم بھی اوٹھ جاویگا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جاویں گے جو بغیر علم کے فتوی دینگے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ سے بیان کی اُنہوں نے اُسکو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمرو کو شبہ نہ ہوا ہو یا اُنہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہوا اور غلطی سے اوسکو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے عروہ نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا جا عبداللہ بن عمرو سے مل پھر یہاں تک کہ پوچھ اُن سے وہ حدیث جو علم کے باب میں اُنہوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہ نے کہا میں پھر عبداللہ سے ملا اور اُن سے یہ حدیث پوچھی اُنہوں نے اوسیطرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب میں نے حضرت عائشہ سے یہ بیان کیا تو اونہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہوں اور اُنہوں نے اس حدیث میں زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہ صدیقہ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید اونکو شبہ ہو گیا ہو جب دوبارہ بھی اُنہوں نے حدیث کو اوسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا)

باب مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً اَوْ سَیِّئَۃً جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰی سُوْءَ حَالِہِمْ قَدْ اَصَابَتْہُمْ حَاجَۃٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَاَبْطَؤُا عَنْہُ حَتّٰی رُئِیَ ذٰلِکَ فِیْ وَجْہِہٖ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّۃٍ مِّنْ وَّرِقٍ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰی عُرِفَ السُّرُوْرُ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعُمِلَ بِہَا بَعْدَہٗ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِہَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَعُمِلَ بِہَا

بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ **ترجمہ** جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کچھ گنوار لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ کمل پہنے ہوئے تھے آپ نے اون کا برا حال دیکھا اور اون کی محتاجی دریافت کی تو لوگون کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی لوگون نے صدقہ دینے مین دیر کی یہانتک کہ اس بات کا رنج آپکے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی روپیون کی لیکر آیا پھر دوسرا آیا یہانتک کہ تار بندہ گیا صدقہ اور خیرات کا آپکے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین اچھی بات نکالے (یعنے عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرین تو اسکو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنیوالون کو ہوگا اور عمل کرنیوالون کے ثواب مین کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام مین بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرین تو تمام عمل کرنے والون کے برابر گناہ اوسپر لکھا جاویگا اور عمل کرنیوالون کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا **ف** خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہو اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہو جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اسکو لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھکر رواج دیوین اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑین (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اوس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو یا نہ کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب او سکا یہی حکم ہے خواہ لوگ اوس کی زندگی مین اوسپر عمل کرین یا اوسکے مرنے کے بعد ہر طرح اسکو ثواب ہو چکے گا **عَنْ** جَرِيْرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور لوگون کو رغبت دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عَنْ** جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کیطرف بلاوے اوسکو ہدایت پر چلنے والون کا بہی ثواب ملیگا اور چلنیوالون کا ثواب کچہ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کیطرف بلاوے اوسکو گناہ پر چلنیوالون کا بہی گناہ ہوگا اور چلنے والون کا گناہ کچہہ کم نہ ہوگا ط

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالاِسْتِغْفَارِ

ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کی کتاب

بَابُ الْحَثِّ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ تعالٰی کا ذکر کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ هُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی فرماتا ہے مین اپنے بندے کے خیال کے پاس ہون (یعنے اوس کے گمان اور اٹکل کے ساتھہ نووی نے کہا یعنے بخشنے اور قبول سے اوس کے ساتھہ ہون) اور مین اپنے بندے کے ساتھہ ہون (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھکو اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بہی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہے اور اگر مجمع مین مجھکو یاد کرتا ہے تو مین اُسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنے فرشتون کے مجمع مین) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبرون سے افضل ہین اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتون سے افضل ہین اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہین نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنیوالون مین پیغمبر موجود نہین رہتے **ف** اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک ہاتہہ اوس کے نزدیک ہوجاتا ہون اور جب وہ ایک ہاتہہ مجھسے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک باع (دونون ہاتہہ کے پہیلاو کے برابر) اوس سے نزدیک ہوجاتا ہون اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو مین اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہون **ف** نووی نے کہا یہ حدیث صفات مین سے ہے اور محال ہے یہان ظاہری معنے (یعنے متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق مین سمجہا جاتا ہے) اور مطلب اسکا یہ ہے کہ

جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے مین اوسکے نزدیک ہوتا ہون رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ
نزدیک ہوتا ہے تو مین اور رحمت زیادہ کرتا ہون اور دوڑکر آنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت کا دریا اوسپر بہا دیتا
ہون غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اوس کا اجر دیتا ہون انتہے نووی نے کہا اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن
مین آیا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے **عَنِ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ
لَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین ہاتھ اور
باع کا ذکر نہین ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ
وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی
بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے مین ایک ہاتھ اوس کیطرف بڑھتا ہون اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے
تو مین ایک باع بڑھتا ہون اور جب وہ ایک باع بڑھتا ہے تو مین اور جلدی آتا ہون اوس کیطرف **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ
يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی راہ مین جا رہے تہے آپ ایک پہاڑ پر گذرے جسکو جمدان (بضمہ جیم وسکون میم)
کہتے تہے آپنے فرمایا چلو یہ جمدان ہے آگے بڑہ گئے مفرد لوگون نے عرض کیا مفرد کون ہین یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہین اور جو عورتین اللہ کی یاد بہت کرتی ہین **باب**
فِي أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى اللہ تعالی کے نامون کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ
يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہین جو کوئی انکو یاد کر لیوے وہ جنت مین
جاویگا اور اللہ تعالے طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو **ف** امام ابو القاسم قشیری نے
کہا اس مین دلیل ہے کہ اسم عین مسمی ہے اسواسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسماء ہوتے اور اللہ تعالے

فرماتا ہے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی خطابی نے کہا سب مین مشہور اسم ہے اور سب اسمار اسکیطرف نسبت دیے جاتے ہین
اور مروی ہی کہ اسم اعظم اسہ ہے ابو القاسم طبری نے کہا سب اسم اسکیطرف منسوب کیے جاتے ہین یون کہتے ہین
کہ رؤف اور کریم اسکے نام ہین اور یہ نہین کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اسہ ہی اور اتفاق کیا ہی علما نے
کہ اس حدیث مین اسمار الٰہی کا حصر نہین بلکہ اون کے سوا اور بھی نام ہین اور مقصود یہ ہی کہ ان ننانوے
نامون کو جو کوئی یاد کرے گا وہ جنت مین جاویگا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اسہ کے ہزار نام ہین اور تعیین
ان اسمار کی مختلف فیہ ہی اور بعضون نے کہا مخفی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا
ہے اور بعضون نے کہا دعا کرنا ان نامون سے اور بعضون نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا
اور اسہ تعالی دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسیوجہ سے اکثر عبادتین طاق ہین جیسے پانچ نمازین تین
بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی ایام تشریق بھی تین ہین سات بار رمی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق
یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصرًا) حصن حصین مین یہ ننانوی نام یون مذکور ہین هُوَ اللّٰهُ
الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ
الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ
الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ
الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ
الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ
الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیْ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیْ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ
الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ

ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **باب** العزم فی الدعاء ولا یقل ان شئت یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھکو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلیعزم فی الدعاء ولا یقل اللھم ان شئت فاعطنی فان اللہ لا مستکرہ لہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے (یعنی یوں کہے یا اللہ بخشدے مجھکو) اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخشدے مجھکو اس لیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے بس بندے کو یہ شرط لگانا کیا ضرور ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفرلی ان شئت ولکن لیعزم المسئلۃ ولیعظم الرغبۃ فان اللہ لا یتعاظمہ شیء اعطاہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخشدے مجھکو اگر چاہے تو بلکہ سوال جاصل ہونیکا یقین رکھکر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جسکو وہ دیوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم اللھم اغفرلی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم فی الدعاء فان اللہ صانع ما شاء لا مکرہ لہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھکو بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ مجھپر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اوسپر زور ڈالنے والا نہیں **باب** کراھۃ تمنی الموت موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ فان کان لا بد متمنیا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اوسپر آوے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے یا اللہ جلا مجھکو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال من ضر اصابہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** النضر بن انس وانس یومئذ حی قال قال انس لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ **ترجمہ** نضر بن انس سے روایت ہے انس اون دنون
زندہ تھے وہ کہتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو مین ضرور کیا آرزو
کرتا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ مین پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے
اور ایسا سلف کے بعض لوگون نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور
قضاء الٰہی سے راضی رہے **عن** قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى
سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهٖ فَقَالَ لَوْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ
لَدَعَوْتُ بِهٖ **ترجمہ** قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہون نے سات داغ
لگائے تھے (کسی بیماری کیوجہ سے) اپنے پیٹ مین تو کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع نہ
کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو مین موت کے لیے دعا کرتا **عن** اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
ترجمہ وہی جو گذرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا
خَيْرًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے موت کی آرزو
نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم مین سے مرجاتا ہے اسکا عمل ختم
ہو جاتا ہے اور مومن کو عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ زیادہ نیکیان کرتا ہے

باب مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ جو شخص اسے ملنے کی آرزو رکھتا ہے **عن** عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَ
مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص
اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے **عن** عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ
وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ

الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ
لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَ
كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اللہ تعالی سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالی بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی
اوس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ
مطلب نہیں بلکہ مومن جب اوسکا اخیر وقت آجاتا ہے (خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی
کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاص پایا) اللہ
بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر کا جب (اخیر وقت آتا ہے) اوسکو خبر دیجاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصے
کی تو وہ اللہ تعالی سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اوس سے ملنا پسند نہیں کرتا **عَنْ** قَتَادَةَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ
لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ
اللَّهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالے سے ملاقات ہوتی ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو گذر چکا **عَنْ**
شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ
اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ
يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا
إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ
اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ
فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ
إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ
أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ**
شریح بن ہانی سے روایت ہے ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے

اسد بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اسد بھی اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے جو میں نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنکر حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا اے ام المومنین ابو ہریرہ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جو ہلاک ہو وہی حقیقت میں ہلاک ہوا کہہ تو وہ کیا ہے میں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اوس سے ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہ نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھیں پھر جاویں اور دم رک جاوے سینہ میں اور رونگٹے بدن پر کھڑے ہو جاویں اور اونگلیاں ٹیڑھی ہو جاویں (یعنی نزع کی حالت میں) اوس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے **عن** مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْثَرٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے بھی ایسی ہی روایت ہے

باب فَضْلِ الذِّكْرِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اسکے ساتھ ہوں (علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلاوے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ برابر اوس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھسے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی کے برابر) اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اوس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

فائدہ یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی **عن** معتمر عن ابیہ بھذا الاسناد ولم یذکر اذا اتانی یمشی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہم وان اقترب الی شبرا اقتربت الیہ ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیہ باعا وان اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اُس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور گر وہ مجھکو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اُسکو اُس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک **عن** ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا وازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلھا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلھا مغفرۃ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اُسکی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اوس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھسے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اوس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھسے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اُسکے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اونتی ہی بخشش کے ساتھ اُس سے ملونگا **فائدہ** سبحان اللہ مالک عز وجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے مولی میرے آقا میرے سید میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اسی حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے خداوند حبیب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی

عزت سمجھتا ہون پہر مین کسی اور غلام کو تیری برابر کیسی کرسکتا ہون جہان ہین سب تیرے غلام ہین توہی اکیلا مالک
اور آقا ہے مین اپنے آقا کو چہوڑکر غلامون سے کیون مانگون غلامون کی کیون عبادت کرون عبادت کے
لائق غلام کیسی ہوسکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہین سوا تیری
عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه غير انه قال فله عشر امثالها او ازيد ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا **باب** كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا دنیا مین عذاب ہوجانے کی
دعا کرنا مکروہ ہے **عن** انس رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد
رجلا من المسلمين قد خفت فصار مثل الفرخ فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل
كنت تدعو بشيء او تسأله اياه قال نعم كنت اقول اللهم ما كنت معاقبي به في الاخرة
فعجله لي في الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله لا تطيقه او لا
تستطيعه افلا قلت اللهم اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار
قال فدعا الله فشفاه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت
کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہوگیا تہا یعنے بہت ضعیف اور ناتوان ہوگیا تہا آپنے اوس سے فرمایا
تو کچہ دعا کیا کرتا تہا یا خدا تعالی سے کچہ سوال کیا کرتا تہا وہ بولا ہان مین یہ کہا کرتا تہا یا اللہ جو کچہ تو مجہہ کو آخرت
مین عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی مین کردے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تجہہ اتنی
طاقت کہان ہے کہ خدا کا عذاب اوٹہا سکے دنیا مین تو نے یہ کیون نہ کہا یا اللہ مجہکو دنیا مین بہی بہلائی
دے اور آخرت مین بہی بہلائی دے اور مجہکو بچادے جہنم کے عذاب سے پہر آپ نے اوس کے لیے دعا کی اللہ
عزوجل سے اللہ تعالے نے اوسکو اچہا کردیا **ف** یہ بندے کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت
کے بدلے دنیا مین عذاب کردے بندے کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے اے میرے
مالک تو جانتا ہے کہ مین کیسا ضعیف اور ناتوان ہون میرا دل کیسا کمزور ہے مین ذرسی بیماری اور دکہہ
درد کا بہی تحمل نہین کرسکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقے سے اپنے اس غلام
کو آزاد کردے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اے میرے بادشاہ مین تیرے صدقے مجہکو بچادے دنیا اور
آخرت دونون کے صدمون سے اور مجہے اپنی پناہ مین کرلے ہر ایک دکہہ اور درد اور بیماری اور عذاب
سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ کام آتی ہے

[illegible] کی پناہ دیتا ہے عن حمید بهذا الاسناد الی قوله وقنا عذاب النار ولم یذکر الزیادة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علی رجل من اصحابه یعوده وقد صار کالنشر بمعنی حدیث حمید ثم انه قال لا طاقة لك بعذاب الله ولم یذکر فدعا الله له فشفاه عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب فضل مجالس الذکر ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اوس کی فضیلت

عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لله تبارك وتعالی ملائکة سیارة فضلا یتبعون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیه ذکر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا باجنحتهم حتی یملؤا ما بینهم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا او صعدوا الی السماء قال فیسالهم الله عز وجل وهو اعلم بهم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لك فی الارض یسبحونك ویکبرونك ویهللونك ویحمدونك ویسالونك قال وماذا یسالونی قالوا یسالونك جنتك قال وهل راوا جنتی قالوا لا ای رب قال فکیف لو راوا جنتی قالوا ویستجیرونك قال ومما یستجیرونی قالوا من نارك یا رب قال وهل راوا ناری قالوا لا قال فکیف لو راوا ناری قالوا ویستغفرونك قال فیقول قد غفرت لهم واعطیتهم ما سالوا واجرتهم مما استجاروا قال یقولون رب فیهم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معهم قال فیقول وله غفرت هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں جنکو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھپا لیتے ہیں یہانتک کہ اون کے پرون سے زمین سے لیکر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ اُس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار جل وعلا اون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ف اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہماری اوپر ہے آسمانون کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہے بجز

چند جہمیوں اور پچھلے کٹہ ملاؤں کی جو منطق اور کلام پڑہکر اس اجماع سے نکل گئے **ف** تم کہاں سے آئے وہ عرض کرتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے زمین میں جو کہ وہ تیری پاکی بول رہے ہیں اور تیری بڑائی کر رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہ رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں (یعنی سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں) اور تجھ سے کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کیا اونہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں اونہوں نے تو نہیں دیکھا اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا اون کا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری آگ سے ای مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے کیا اونہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ دیکھتے میری آگ کو تو اون کا حال کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری بخشش چاہتے ہیں پروردگار فرماتا ہے (صدقے اوسکے کرم اور فضل اور عنایت کے) میں نے اون کو بخشدیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اوس سے پناہ دی پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے مالک ہمارے اون لوگوں میں ایک فلان بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے وہ ادہر سے نکلا تو اون کے ساتھہ بیٹھہ گیا تھا پروردگار فرماتا ہے میں نے اوسکو بھی بخشدیا وہ لوگ ایسے ہیں جنکا ساتھی بدنصیب نہیں ہوتا **فائدہ** اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتھہ بیٹھنے کی فضیلت نکلی ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بھی ملائکہ لکھتے اور اسکی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اوسکو پہچان لیتے ہیں (نووی مختصرا) **باب** اَكْثَرُ دُعَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ اکثر کون سی دعا کرتے **عن** عَبْدِ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيْهِ **ترجمہ** عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا زیادہ مانگتے انس نے

کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور انس بھی جب دعا
کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اُس میں بھی یہ دعا ملا لیتے **ف** یہ دعا
مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہی اسوجہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسکو بہت پڑھتے **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ربنا اٰتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار **ترجمہ** انس سے روایت ہے اکثر آپ کی
یہ دعا تھی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اے مالک ہمارے ہمکو دنیا میں بھلائی
دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمکو بچا دے آگ کے عذاب سے **باب** فضل التھلیل
والتسبیح والدعاء لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ
عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا
من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد افضل مما جاء بہ الا احد عمل اکثر
من ذلک ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ ولو کانت
مثل زبد البحر **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک دن میں سو بار تو
اُسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس بردے آزاد کیے اور سو نیکیاں اوسکی لکھی جاویں گی اور سو برائیاں اُس
کی میٹ دی جاوینگی اور شیطان سے اوسکو بچا رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اوس دن
اُس سے بہتر عمل نہ لاویگا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال
خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دن میں سو بار کہے اوس کے گناہ میٹ دیے جاوینگے
اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد
یوم القیمۃ افضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو اور شام کو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سو بار کہے

قیامت کے دن اوس سے بہتر کوئی عمل لیکر نہ آویگا مگر جو اوتنا ہی یا اوس سے زیادہ کہے **عن** عمرو بن میمون
قال من قال لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر
عشر مرار کان کمن اعتق اربعة انفس من ولد اسمعیل وقال سلیمان حدثنا ابو عامر
حدثنا عمر حدثنا عبد الله بن ابی السفر عن الشعبی عن ربیع بن خیثم بمثل ذلک قال
قلت للربیع ممن سمعته قال من عمرو بن میمون قال فاتیت عمرو بن میمون فقلت ممن
سمعته قال من ابن ابی لیلی فاتیت ابن ابی لیلی فقلت ممن سمعته قال من ابی ایوب الانصاری یحدثه عن رسول الله صلعم
ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا اله الا الله وحده لا شریک له له
الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر دس بار کہے اوسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسمعیل
علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرایا عمرو بن میمون نے یہ حدیث ابن ابی لیلے سے سنی اونہوں نے ابو ایوب
انصاری سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی
عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان
فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے
دن میزان میں بھاری ہونگے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم
عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان اقول
سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر احب الی مما طلعت علیه الشمس
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں سبحان الله والحمد لله ولا
اله الا الله والله اکبر تو یہ مجھکو زیادہ پسند ہے اون تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے **عن** سعد
قال جاء اعرابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال علمنی کلاما اقوله قال قل
لا اله الا الله وحده لا شریک له الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله رب
العلمین لا حول ولا قوة الا بالله العزیز الحکیم قال فهؤلاء لربی فما لی قال قل اللهم
اغفرلی وارحمنی واهدنی وارزقنی قال موسی اما عافنی فانا اتوهم وما ادری
ولم یذکر ابن ابی شیبة فی حدیثه قول موسی **ترجمہ** سعد سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتایے جسکو مین کہا کرون آپ نے فرمایا یہ کہا کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ وہ گنوار بولا ان کلمون مین تو میرے مالک کی تعریف ہی میرے لیے بتایے آپ نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۔ موسیٰ نے کہا جو راوی ہی اس حدیث کا کہ عَافِنِیْ کا مجھکو خیال آتا ہے پر یاد نہین عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** ابو مالک اشجعی سے روایت ہے اونھون نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی مسلمان ہوتا اوسکو یہ سکھلاتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** وہی اسمین یہ ہی کہ جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو نماز سکھلاتے پھر ان کلمون کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقُوْلُ حِیْنَ اَسْئَلُ رَبِّیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَیَجْمَعُ اَصَابِعَہٗ اِلَّا الْاِبْھَامَ فَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْیَاکَ وَ اٰخِرَتَکَ **ترجمہ** ابو مالک اشجعی سے روایت ہی انھون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ مین کیا کہون جب اپنے رب سے مانگون آپ نے فرمایا کہہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اور آپ ان کلمون کو فرماتے وقت ایک ایک اونگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کرلین صرف انگوٹھا رہ گیا آپ نے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونون کے فائدے تیرے لیے اکھٹا کرونگے عَنْ سَعْدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَتُکْتَبُ اَلْفُ حَسَنَۃٍ وَّیُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیان ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپکے پاس بیٹھنے والون مین سے پوچھا کیونکر ہم مین سے کوئی

ہزار نیکیاں کرے گا آپ نے فرمایا سو بار سُبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اُس کے لیے لکھی جاویں گی اور ہزار گناہ اُس کے مٹ جاویں گے

باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفّس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفّس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسّر علی معسر یسّر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھّل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفّتھم الملئکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ومن بطّأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اوس پر سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دیوے (یعنے اوس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اوس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانپیگا تو اللہ اُسکا عیب ڈھانپیگا دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنے دین کا علم خالص خدا کے لیے) اللہ تعالیٰ اوس کے لیے جنت کا رستہ سہل کر دیگا اور جو لوگ جمع ہوں کسی اللہ کے گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھاویں تو اون پر خدا کی رحمت اوترے گی اور رحمت اون کو ڈھانپ لیگی اور فرشتے اون کو گھیر لینگے اور اللہ تعالیٰ اون لوگوں کا ذکر کریگا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنے فرشتوں میں) اور جسکا عمل کوتاہی کرے تو اُسکا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آویگا **ف** یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اوسکو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہونچی یا اون کا مطلب یہ ہوگا کہ ایکبار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے) اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط میں

لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث معاویۃ غیر ان حدیث ابی اسامۃ لیس فیہ ذکر التیسیر علی المعسر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** الاغر ابی مسلم انہ قال اشھد علی ابی ھریرۃ وابی سعید
الخدری انھما شھدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یقعد قوم یذکرون
اللہ عزوجل الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم
اللہ فیمن عندہ **ترجمہ** ابو مسلم سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہ اور ابو سعید
خدری پر اون دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا جو لوگ بیٹھ کر یاد کریں اللہ
تعالی کو تو اون کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) انپر
اوترتی ہے اور اللہ تعالی اپنے فرشتوں میں اون کا ذکر کرتا ہے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد
نحوہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی سعید الخدری قال خرج معاویۃ علی حلقۃ فی المسجد
فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ
ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تھمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ حدیثا منی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ
علی ما ھدانا للاسلام ومن بہ علینا قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قال اما انی
لم استحلفکم تھمۃ لکم ولکنہ اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ عزوجل یباھی بکم
الملائکۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے معاویہ نے مسجد میں ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا
تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالی کی یاد کرنے کو معاویہ نے کہا تم اس لیے بیٹھے ہو یا
اور بھی کچھ کام کے لیے وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں معاویہ نے کہا میں نے
تمکو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس رتبہ
کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہیں (یعنے میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت
کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو وہ
بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ جل وعلا کی یاد کرتے ہیں اور اوسکی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ

اوس نے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا آپنے فرمایا قسم اللہ تعالیٰ کی تم اسلیے بیٹھے ہو یا
اور کسیکام کے لیے وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو صرف اسیواسطے بیٹھے ہین آپ نے فرمایا مین نے تمکو اس لیے قسم نہین
دی کہ تمکو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگونکی فضیلت
بیان کررہا ہے فرشتون کے سامنے **ف** تیری قسمت اون لوگون کی کہ مالک اون کی یاد کی اور اون
کی خوبی بیان کی غلام کو اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اوس سے خوش ہو اور اوسکی ثنا اور صفت
بیان کرے یا اللہ اون لوگون کی طفیل سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہین پر ہین پاہیلو
تیرے بندے اور غلام ہین سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہین نہ کسی سے مراد مانگتے ہین نہ کسی کو مصیبت
کیوقت پکارتے ہین نہ کسی کو ہر جگہہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہین تو ہی روزی دینے والا
ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی جلانیوالا اور مارنے والا اور تو ہی بیماری سے چنگا کرنے
والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہمارا نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا
اور سب عبادتین تیری ہی لیے اور تجھی سے ہین سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہین نہ اوٹھتے بیٹھتے سوا
تیرے اور کسیکا نام لیتے ہین پس رحم کر اے مالک اور اے آقا اور اے شاہنشاہ اور اے مربی
اور اے مولیٰ اپنے قصوروار غلامون پر تیرے اچھے غلامون کے پاس تو اچھے عمل بھی ہین اور
ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہین جسکو ہم تیری درگاہ عالیہ مین پیش کرین ہم خالی ہاتھہ ہین بیچارے
گنہگار مارے قصورون مین پھنسے ہوے خطاؤن سے لدے ہوے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا
تیرے اور ہمارا ہاتھہ پکڑنیوالا اور ہمارا سنبھالنیوالا کون ہے سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر
رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہمنے جو کام کیے ہین تو اون کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہین کہ
وہ کام نہایت برے ہین اور ہمکو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک
ہماری ہم سراسر تقصیروار اور قصوروار ہین اور ہماری پاس کچھ پونجی نہین ہے پر ایسے محتاج
بے سامان ننگے غلامون کا ٹھکانا کہان ہے اور کون اونکو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرنیوالا
ہے تو ہی مالک ہے **بَابُ** اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ خدا سے مغفرت
مانگنے کی فضیلت **عَنِ** الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ

مِائَۃَ مَرَّۃٍ **ترجمہ** اغر مزنی سے روایت ہے وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے (یعنی خدا سے کبھی غافل ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں **ف** نووی نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اوسکو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کے فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کے فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ اور بعضوں نے کہا اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے محاسبی نے کہا انبیا اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انتہے مختصرا

بَابُ التَّوْبَۃِ باب توبہ کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار **فائدہ** نووی نے کہا اوپر آپ کی استغفار کی وجہ گذر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں **ایک** تو یہ کہ گناہ سے باز آوے **دوسری** اس سے نادم ہو **تیسری** عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اوس سے معاف کرالیوے انتہے **عَنْ** شُعْبَۃَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اوسکو معاف کرے گا (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح جان کنی یعنی نزع کیوقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اوسکی وصیت نافذ ہوگی)

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْھَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَھُوَ مَعَکُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَہٗ وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ

ابن قیس الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی یا رسول اللہ فقال قل لا حول ولا
قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں لوگ پکار کر
تکبیر کہنے لگے آپ نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنے آہستہ سے ذکر کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب
کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اسکو جو (ہر جگہہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے یعنی
علم اور احاطہ سے (نووی) ابو موسی نے کہا میں آپ کے پیچھے تھا اور میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا
آپ نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھکو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں میں نے عرض
کیا بتلایئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار
ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اسوجہ سے خدا تعالی کو بہت پسند ہے) **عن** عاصم بھذا الاسناد
نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسی انھم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھم یصعدون فی ثنیۃ قال فجعل رجل کلما علا ثنیۃ نادی لا الہ الا اللہ و
اللہ اکبر قال فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا قال
فقال یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس الا ادلک علی کلمۃ من کنز الجنۃ قلت ما
ھی یا رسول اللہ فقال لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے وہ لوگوں کے
ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی پہاڑ
پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے
کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپ نے فرمایا اے ابو موسی یا ای عبد اللہ بن قیس میں تجھکو ایک کلمہ
بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا کلمہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لا حول
ولا قوۃ الا باللہ **عن** ابی موسی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ
عن ابی موسی قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فذکر نحو
حدیث عاصم **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فذکر الحدیث وقال فیہ والذی
تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلۃ احدکم ولیس فی حدیثہ ذکر
لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنی زیادہ ہے کہ جسکو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ

قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل الورید اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن مین خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیت اور قرب علمی پر محمول ہین بہروہ جہمیون کی دلیل کیونکر ہوسکتی ہین جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہہ ذات سے سمجھتے ہین۔ اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالاے عرش ہے ور اسکا علم اور سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے **عن** ابی موسی الاشعریؓ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمۃ من کنوز الجنۃ او قال علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی فقال لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کیا مین تجھکو بتلاؤن ایک کلمہ جنت کے خزانون مین سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانون مین سے مین نے عرض کیا بتلایے آپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **باب** الدعوات والتعوذ دعاؤن اور اعوذ باللہ کا بیان **عن** ابی بکر انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کبیرا وقال قتیبۃ کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم **ترجمہ** ابو بکر سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک دعا سکہلایے جسکو مین پڑہا کرون اپنی نماز مین آپنے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ مین نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے تو بخشدے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھپر تو بخشنے والا مہربان ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول ان ابا بکر الصدیق قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی یا رسول اللہ دعاء ادعو بہ فی صلوتی وفی بیتی ثم ذکر بمثل حدیث اللیث غیر انہ قال ظلما کثیرا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جسکو مین پڑہا کرون اپنی نماز مین اور اپنے گہر مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الدعوات اللھم فانی اعوذ بک من فتنۃ النار وعذاب النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر ومن شر فتنۃ الغنی ومن شر فتنۃ الفقر واعوذ بک

بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَعُوْذُ بِكَ اخیر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے اور عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے کی برائی سے **ف** امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدا تعالی کو بھول جاوے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے **ت** اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے فتنے کے شر سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضداری سے **ف** کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹ وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرضخواہ کو دھوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا نہ کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے **مترجم** کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زہاد نے اس پر غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں ہے کس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو خدا تعالی کریم کرے اس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضائے عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولی میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولی اپنے غلام کو گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولی ناراض نہ ہو جاوے کس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور سستی اور نامردی اور بڑہاپے (اوس بڑہاپے سی جس مین عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہوسکے) اور بخیلی سی اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنوں سے عن انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ تَعَوَّذَ مِنْ اَشْیَاءَ ذَکَرَھَا وَالْبُخْلِ ترجمہ وہی جو گذرا عن اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْکَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

ترجمہ وہی جو گذرا عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرْکِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرٌو فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ سُفْیَانُ اَشُکُّ اَنِّیْ زِدْتُّ وَاحِدَۃً مِّنْھَا ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضا سی پناہ مانگتے تھے اور بدبختی مین پڑنے سی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے عن خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ السُّلَمِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ اَحَدُکُمْ مَنْزِلًا فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِہٖ ذٰلِکَ ترجمہ خولہ بنت حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل مین اوترے پہر کہے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اوس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اوسکو کوئی چیز نقصان نہ پہونچاوے گی یہانتک کہ وہ کوچ کرے اوس منزل سی عن خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ السُّلَمِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ اَحَدُکُمْ مَنْزِلًا فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْہُ ترجمہ وہی جو گذرا عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَۃَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا

خلق لم تضرک ۔ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھ کو بڑی تکلیف پہنچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھ کو کاٹا آپ نے فرمایا اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھے ضرر نہ کرتا یا نہ کاٹتا یا کاٹتا تو تکلیف نہ ہوتی ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رجل یا رسول اللہ لدغتنی عقرب بمثل حدیث ابن وہب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ۔

باب الدعاء عند النوم سوتے وقت کی دعا

عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللہم انی اسلمت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت واجعلہن من اخر کلامک فان مت من لیلتک مت وانت علی الفطرۃ قال فرددتہن لاستذکرہن فقلت امنت برسولک الذی ارسلت قال قل امنت بنبیک الذی ارسلت

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر داہنے کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللہم انی اخیر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنا مونہہ رکھ دیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اوتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اس رات تو مریگا اسلام پر اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لیے تو بنبیک کے بدلے برسولک کہا آپ نے فرمایا بنبیک کہہ **ف** کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے اور شاید دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اسلیے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول کے معنے اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے (نووی مختصرا)

عن البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث غیر ان منصورا اتم حدیثا وزاد فی حدیث حصین وان اصبح اصاب خیرا **ترجمہ** وہی جو گذرا ۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ
اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِىْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً
اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِىْ
اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَّاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ
براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہا کرے
اللّٰهم اسلمت آخیر تک عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ
فَاِنْ مُّتَّ مِنْ لَّيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا ترجمہ براء بن عازب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلانے جب تو اپنے بچھونے پر جاوے تو یہ دعا
پڑھ جو اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مرجاوے گا مرے گا اسلام پر اور جو صبح کو اٹھے گا تو بہتری پر
اٹھیگا عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهٖ
وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ الْبَرَاءِ
اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى وَبِاسْمِكَ
اَمُوْتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ترجمہ
براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو فرماتے اللّٰهم باسمك آخیر تک یعنی یا اللہ تیرے نام کے ساتھ
جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب جاگتے تو فرماتے الحمد للہ الذی آخیر تک یعنی شکر اس
خدا کا جس نے ہمکو جلایا مار کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسیکی طرف مرکے اٹھنا
ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ
اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِىْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَ
اِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ
فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِىْ رِوَايَتِهٖ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو
سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو اللّٰهم خلقت نفسى آخیر تک یعنی یا اللہ تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی

مارینگا اور تیرے لیے ہی جینا اور مرنا اگر تو جلا دے اوسکو تو اپنی حفاظت مین کہہ اور جو مارے تو بخشدے اسکو یا اسد مین تندرستی چاہتا ہون تجھسے ایک شخص اوس سے بولا تمنے یہ دعا عمر رضی اسد عنہ سے سنی انہون نے کہا اُن سے سنی جو عمر سے بہتر تھے یعنے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ صَالِحٍ يَاْمُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَّنَامَ اَنْ يَّضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سہیل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم مین سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سوؤ اور یہ دعا پڑہو اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ اخیر تک یعنی ای اسد مالک آسمانون کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اے مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اُگانے کے لیے) اور اُتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تہامے ہے (یعنے تیرے اختیار مین ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی شے نہین تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہین (یعنے ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہین تو باطن ہے (یعنے لوگون کی نظر سے چھپا ہوا) تجھسے ورے کوئی شے نہین (یعنے تجھسے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کردے قرض ہمارا اور امیر کردے ہمکو محتاجی دور کرکے ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ رضی اسد تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے ف نووی نے کہا اس حدیث مین پروردگار عز شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابو بکر باقلانی نے کہا آخر کے معنے باقی اپنی صفات سے ساتھ علم و قدرت وغیرہ کے جیسے ازل مین تہا اور بعد مخلوقات کے مرنے اُنکے علوم اور حواس کے مٹنے اور اون کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اسیحالت مین رہیگا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جاوے گا اور اہل حق کا مذہب ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہوگا بلکہ وہ جدا جدا ہو جاوے گا اور یہان مراد اون کی صفات کا فنا ہونا ہے مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کے رو سے بہی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونو

کے اتفاق سے ثابت ہے کہ جو اسم فنا نہیں ہو سکتے سو صورت میں فنا سو وہی اختلال اور بطلان ترکیب اور انعدام
تعلقات مراد ہے یہی اہل حق کا مذہب ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا اخذنا مضجعنا ان نقول بمثل حدیث جریر و قال من
شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ پناہ
مانگتا ہوں تیری ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال اتت فاطمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ خادما فقال لھا قولی اللھم رب السموات
السبع بمثل حدیث سھیل عن ابیہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک خدمتگار مانگنے کو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اللھم رب السموات السبع اخیر تک جیسے
اوپر گذری **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
اوی احدکم الی فراشہ فلیاخذ داخلۃ ازارہ فلینفض بھا فراشہ و لیسم اللہ فانہ لا
یعلم ما خلفہ بعدہ علی فراشہ فاذا اراد ان یضطجع فلیضطجع علی شقہ الایمن و لیقل
سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفر لھا و ان ارسلتھا
فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جاوے تو اپنے تہبند کا کنڈا پکڑے اور اوس سے اپنا بچھونا جھاڑے
اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اوس کے بعد اوس کے بچھونے پر کون سی چیز آئی جب لیٹنے لگے تو داہنی
کروٹ پر لیٹے اور کہے سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفر لھا و ان
ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین یعنے پاک ہے تو اے پروردگار میرے تیرا نام لیکر میں کروٹ
زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لیوے تو اوسکو بخشدے اور جو چھوڑ دیوے
(پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اوس کی حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی **عن**
عبید اللہ بن عمر بھذا الاسناد و قال ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی فان احییت
نفسی فارحمھا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و کفانا و اوانا فکم
ممن لا کافی لہ و لا مؤوی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے

تو فرماتے شکر ہے اوس خدا کا جس نے ہمکو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہمکو کتنے لوگ ایسے ہین جنکے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے **بَابٌ** فِی الْاَدْعِیَۃِ دعاؤن کا بیان **عَنْ** فَرْوَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِہِ اللّٰہَ قَالَتْ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **ترجمہ** فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے اللہ سے اونہون نے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون برائی سے اوس کام کے جو مین نے کیا اور جو مین نے نہین کیا ✦ **عَنْ** فَرْوَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ دُعَاءٍ کَانَ یَدْعُوْ بِہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** حُصَیْنٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللّٰھم لک اسلمت اخیر تک یعنی اے پروردگار مین تیرا فرمانبردار ہوگیا اور تجھپر ایمان لایا اور تجھپر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنون سے لڑا اے مالک میرے مین تیری عزت کی پناہ مانگتا ہون کوئی برحق معبود نہین سوا تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دیوے مجھکو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہین مرتا اور جن اور آدمی سب مرتے ہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَّاَسْحَرَ یَقُوْلُ سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر مین ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اوسکی حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے دیجیے مدد سے اور فضل کر ہمپر پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم سے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْا بِھٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ **ترجمہ** ابوموسی اشعری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اللھم اغفرلی اخیر تک یعنی یا اللہ بخشدے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال مین ہوئی اور بخشدے اس چیز کو جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخشدے میرے ارادے کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف ہی اے مالک میرے بخشدے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہون کو اور جنکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنیوالا اور تو ہر چیز پر قادر ہے **ف** نووی نے کہا یہ دعا آپنے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپنے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپسے ہوا یا جو امر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال مین آپکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہین اور یہ دعا تواضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تحفۃ الاخیار مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولے کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ ہوتا خوف زیادہ مثل مشہور ہے نزدیکان را بیش بود حیرانی یہی معنے ہین بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے **عَنْ** شُعْبَۃَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم اصلح اخیر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا جس مین میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس مین میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب اور یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ

يقول اللهم انى اسئلك الهدى والتقى والعفاف والغنى ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہون ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی تونگری عن ابى اسحق بهذا الاسناد مثله غير ان ابن مثنى قال فى روايته والعفة ترجمہ وہی جو گذرا عن زيد بن ارقم رضى الله تعالى عنه قال لا اقول لكم الا كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال كان يقول اللهم انى اعوذ بك من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم وعذاب القبر اللهم ات نفسى تقويها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم انى اعوذ بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها ترجمہ زید بن ارقم نے کہا میں تم سے وہی کہون گا جو آپ فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو تقوی دے اور پاک کر دے اسکو تو اسکا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اسکا آقا اور مولے ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون تیری اوس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امسى قال امسينا وامسى الملك لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شريك له قال الحسن فحدثنى الزبيد انه حفظ عن ابراهيم فى هذا له الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير اللهم اسئلك خير هذه الليلة واعوذ بك من شر هذه الليلة وشر ما بعدها اللهم انى اعوذ بك من الكسل وسوء الكبر اللهم انى اعوذ بك من عذاب فى النار وعذاب فى القبر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو فرماتے ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالی کے جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اوسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار مین تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہون اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے اور اسکے بعد کی برائی سے ای پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑھاپے کی برائی سے ای پروردگار مین تجھسے پناہ مانگتا ہون جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح

ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے صبح کی ہمنے اور صبح کی خدا کے ملک نے اخیر تک (اور بجاے رات کے دن فرماتے) عن عبد اللہ قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال اراہ قال فیھن لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسألک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل و سوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللھم انی اسألک من خیر ھذہ اللیلۃ وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر قال الحسن ابن عبید اللہ وزادنی فیہ زبید عن ابراھیم بن سوید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ رفعہ انہ قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا الہ الا اللہ وحدہ اعز جندہ ونصر عبدہ وغلب الاحزاب وحدہ فلا شیء بعدہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالی کے وہ اکیلا ہے اوسنے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندے کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اوسنے اکیلے اوسکے بعد کوئی شے نہیں ہے عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدی ھدایتک الطریق والسداد سداد السھم ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھکو اور سیدھا کر دے مجھکو اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا دھیان کیا کر ف یعنے جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسیطرف چلتے ہیں داہنے بائیں نہیں جھکتے اسیطرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچ جاوے

شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کیطرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے
یعنے جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہے داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل راستی کا خیال چاہیے
کہ باطل دخل نہ پاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو (تحفہ
الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ اسوقت مین راہ راست پر قائم رہنا بڑی مشکل ہے گمراہ کرنے والے اور راہ
راست سے بہکا دینے والے بہت پھیل گئے ہین پر خداوند تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ مین حدیث شریف
کی کتابون کا ترجمہ کرایا اب مسلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھین اور اسپر عمل کرین
اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہین تو راہ راست سے کبھی نہ بہکینگے **عن** عاصم بن كليب
بهذا الاسناد قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قل اللهم اني اسألك الهدى
والسداد ثم ذكر بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** التسبيح اول النهار وعند النوم
اول روز اور سوتے وقت تسبیح کہنا **عن** جويرية ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج من عندها
بكرة حين صلى الصبح وهي في مسجدها ثم رجع بعد ان اضحى وهي جالسة قال ما زلت
على الحال التي فارقتك عليها قالت نعم قال النبي صلى الله عليه وسلم لقد قلت بعدك
اربع كلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت منذ اليوم لوزنتهن سبحان الله وبحمده
عدد خلقه ورضى نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته **ترجمہ** ام المومنین جویریہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے اونکے پاس سے نکلے جب آپنے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہہ مین
تہین پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہین بیٹھی ہین آپنے فرمایا تم اوسی حال مین رہین جب سے
مین نے تمکو چھوڑا جویریہ نے کہا ہان آپنے فرمایا مین نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولی جاوین
اون کلمون کے ساتھہ جو تو نے آج اب تک کہی ہین البتہ وہی بھاری پڑینگے وہ کلمے یہ ہین سبحان اللہ و
بحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنہ عرشہ ومداد کلماتہ یعنے مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھہ
اوسکے مخلوقات کی شمار کے برابر اور اوس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اوسکی عرش کے تول کے
برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر یعنے بے انتہا اسلیے کہ خدا کے کلمون کی کوئی حد نہین سارا
سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمے تمام نہ ہون **عن** جويرية قالت مر بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم حين صلى الغداة او بعد ما صلى الغداة فذكر نحوه غير

اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ
اللّٰهِ مِدَادَ کَلِمَاتِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَلِیٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَکَتْ مَا تَلْقٰی مِنَ الرَّحٰی
فِیْ یَدِهَا وَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِیَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا
فَلَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِیْءِ فَاطِمَةَ اِلَیْهَا فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰی مَکَانِکُمَا فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰی صَدْرِیْ وَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُکُمَا خَیْرًا
مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا اَنْ تُکَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ
وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا
بیمار ہوگئین یا اونہون نے شکایت کی اوس تکلیف کی جو اون کو ہوتی تہی چکی پیسنے مین اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے وہ گئین تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملین
اون سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان
کیا حضرت فاطمہ کے آنیکا حال یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچہونے
پر جا چکے تہے ہمنے چاہا کہڑے ہون آپنے فرمایا اپنی جگہہ پر رہو پہر آپ ہمارے بیچ مین بیٹہ گئے (یعنی میان
بی بی کے بیچ مین) یہانتک کہ مینے آپکے قدمون کی ٹہنڈک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا مین
تم دونو کو وہ نہ بتاؤن جو بہتر ہے اوس سے جو مانگا تمنے اپنے خادم سے جب تم دونون لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس
بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے **ف**
سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہرا کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا اونہون نے دنیا مین کوئی راحت
نہین اوٹہائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے بسر کی اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت کا زمانہ
آیا اوس سے پیشتر وہ دنیا سے گذر گئین اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئین یا اللہ بخشدے ہم کو حضرت فاطمہ
زہرا کی طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ مُعَاذٍ
اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَکُمَا مِنَ اللَّیْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ عَلِیٌّ مَا
تَرَکْتُهٗ مُنْذُ سَمِعْتُهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لَهٗ وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ قَالَ وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ وَفِیْ

حدیث عطاء عن مجاهد عن ابن ابی لیلی قال قلت له ولا لیلة صفین **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا صفین کی رات میں (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انہوں نے کہا صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ ناغہ نہیں کیا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فاطمۃ اتت النبی صلی تسالہ خادما وشکت العمل فقال ما الفیتیہ عندنا قال الا ادلک علی ما ھو خیر لک من خادم تسبحین ثلاثا وثلاثین وتحمدین ثلاثا وثلاثین وتکبرین اربعا وثلاثین حین تاخذین مضجعک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھے بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے **عن** سھیل بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیک

مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فسلوا اللہ من فضلہ فانھا رات ملکا واذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان فانھا رات شیطانا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اسکا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے **ف** تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے (نووی)

باب دعاء الکرب

سختی کی دعا **عن** ابن عباس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند الکرب لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات ورب الارض رب العرش الکریم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سختی (اور مشکل) کے وقت یہ دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے **عن** ھشام بھذا الاسناد وحدیث معاذ بن ھشام اتم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھِنَّ وَیَقُوْلُھُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
مُعَاذِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ قَتَادَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ **ترجمہ** ابن عباس نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے ہیں بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری
اسمین رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا حَزَبَہٗ اَمْرٌ قَالَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْہِ وَزَادَ مَعَھُنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا
تو یہی دعا پڑہتے اس میں اتنا زیادہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ **بَابُ** فَضْلِ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اَوْ لِعِبَادِہٖ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا
کلام افضل ہے آپنے فرمایا جسکو اللہ تعالی نے چنا اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔
عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا میں تجھکو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ بتلایے مجھکو وہ کلام جو اللہ تعالی کو بہت پسند ہو آپنے فرمایا بہت پسند اللہ تعالی کو یہ کلام
ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **بَابُ** فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت **عَنْ**
اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ
الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ بِمِثْلٍ **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بہائی کے لیے پیٹھ پیچھے اوسکے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھکو بہی
بہی ملیگا رکیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بجید ہے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ
اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ دَعَا لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ
بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ **ترجمہ** اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بہائی کے لیے اوسکی پیٹھ
پیچھے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجہہ کو بہی ملے گی **عَنْ** صَفْوَانَ وَھُوَ ابْنُ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهٖ فَلَمْ اَجِدْهُ وَوَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ اَتُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ قَالَ فَخَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے اور ان کے نکاح میں ام الدردا تھیں انہوں نے کہا میں شام کو آیا تو ابوالدردا کے مکان کو گیا وہ نہیں ملے لیکن ام دردا ملیں انہوں نے مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں ام دردا نے کہا تو میرے لیے دعا کرنا کس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ متعین ہے جب وہ اپنے بھائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھکو بھی ایسا ہی ملیگا پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدردا سے ملا انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا **عن** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب اِسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندے سے جب وہ کھانا کھا کر اسکا شکر کرے یا پیکر اسکا شکر کرے (یعنی صبح یا شام کسی وقت کے کھانے کے بعد) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِنَحْوِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب اِسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ مَا لَمْ يَعْجَلْ جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا اَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا

قبول ہوئی یا قبول ہوگی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ فَیَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَلَمْ یَسْتَجِبْ لِیْ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرے یعنی یون نہ
کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَزَالُ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ
مَا لَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ
یَسْتَجِیْبُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی
نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جلدی کرے کیا معنی آپ نے فرمایا یون کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا
کہ وہ قبول ہو پھر ناامید ہو جاوے اور دعا چھوڑ دے (یعنی بندہ کو ناگوار ہوتا ہے جو وہ قبول نہیں کرتا) بندے
کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل وکرم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اسکا
صلہ ملیگا

باب اَکْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ
الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاکِیْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ اِلَّا اَصْحَابَ النَّارِ
فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ ترجمہ اسامہ
بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا جو دیکھا تو اکثر
وہ لوگ اوس کے اندر ہیں جو دنیا میں مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی
ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں انکو تو دوزخ میں لے جانیکا حکم
ہوچکا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
یَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَ
اطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے
دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطَّلِعُ فِی النَّارِ فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ کَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ امْرَاَتَانِ فَجَآءَ مِنْ عِنْدِ اِحْدٰھُمَا فَقَالَتِ الْاُخْرٰی جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَۃَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِیْ الْجَنَّۃِ النِّسَآءُ ترجمہ ابو التیاح سے روایت ہے مطرف بن عبد اللہ کی دو عورتیں تھیں تو ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلانی عورت کے پاس سے آتا ہے مطرف نے کہا میں عمران بن حصین کے پاس سے آیا اونہوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَآءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت (صحت) دلی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب اور سب تیرے غضب و اے کاموں سے عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا یُحَدِّثُ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہٗ امْرَاَتَانِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مُعَاذٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً ھِیَ اَضَرُّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا (یہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں انکو مجبور کر دیتی ہیں) عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ وَسَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ اَنَّھُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِی النَّاسِ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَۃِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَانَتْ

فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا (ظاہر مین) شیرین اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تمکو حاکم کرنے والا ہے دنیا مین پہر دیکہیگا تم کیسے عمل کرتے ہو **ف** ایسا ہی ہوا کہ مسلمانون کی حکومت مشرق سے مغرب تک پہیل گئی پہر اون کے بُرے اعمال کیوجہ سے اُسکو تنزل ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی اب مسلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہین اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ مسلمانون کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تہے اون کی حکومت اور عزت روز بروز بڑہتی جاتی تہی اور جب سے انہون نے دین چہوڑ دیا باپ دادا کی رسمون کے پابند ہوگئے کافرون کے چال چلن اختیار کی ساری حکومت اور عزت خاک مین مل گئی **ف** تو بچو دنیا سے (یعنے ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کردیوے) اور بچو عورتون سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتون سے شروع ہوا **باب** قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ غار والون کا قصہ **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالَىٰ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَامْرَأَتِي وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَإِنِّي نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعِبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ

وَلَا تُفَرِّجْ لَنَا ثُمَّ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ
اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهٗ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ
حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ
الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ
ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ
فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تین آدمی جا رہے تہے اتنے مین مینہ آیا وہ پہاڑ مین ایک غار تہا اوس مین گہس گئے پہاڑ پر سے
ایک پتہر گرا اور غار کے موہنہ پر آ گیا اور موہنہ بند ہو گیا ایک نے دوسرون سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا
خیال کرو جو خدا کے لیے کیے ہون اور دعا مانگو اون اعمال کے وسیلے شاید اللہ تعالی اس پتہر کو کہولدے
تمہارے لیے تو ایک نے اون مین سے کہا میرے مان باپ بوڑہے ضعیف تہے اور میری جورو اور میرے چہوٹے
چہوٹے لڑکے تہے کہ مین اون کے واسطے بہیڑ بکریان چرایا کرتا تہا پہر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تہا تو
اون کا دوودہ دوہتا تہا سو اول اپنی مان باپ سے شروع کرتا تہا تو اون کو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تہا
اور البتہ ایک دن مجہکو درخت نے دور ڈالا یعنے چارہ بہت دور ملا سو مین گہر مین نہ آیا یہانتک کہ مجہ کو
شام ہو گئی تو مین نے مان باپ کو سوتا پایا پہر مین نے دوودہ دوہا جس طرح دوہا کرتا تہا تو مین دوودہ لایا اور مان
باپ کے سر کے پاس کہڑا ہوا مجہکو برا لگا کہ مین انکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکون
کو پلاؤن اور لڑکے بہوک کے مارے شور کرتے تہے میرے دونو پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا
اور اون کا حال رہا صبح تک یعنے مین اون کی انتظار مین دوودہ لیے رات بہر کہڑا رہا اور لڑکے روتے
چلاتے رہے نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الہی اگر تو جانتا ہی کہ ایسی محنت اور شفقت تیری رضامندی
کے واسطے مین نے کی تہی تو اس پتہر سے ایک روزن کہولدے جس مین سے ہم آسمان کو دیکہین تو خدا تعالی نے
اوس مین ایک روزن کہولدیا اور اونہون نے اوس مین سے آسمان کو دیکہا دوسرے نے کہا الہی ماجرا
یہ ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تہی جس سے مین محبت کرتا تہا جیسے مرد عورت سے کرتے ہین یعنے مین اوس کا
کمال عاشق تہا سو اوسکی طرف مائل ہو کر مین نے اوسکی ذات کو چاہا یعنے حرامکاری کا ارادہ کیا اوس نے

نہ مانا اور کہا جب تک سو اشرفیان نہ دیگا مین راضی نہ ہونگی مین نے کوشش کی اور سو اشرفیان کما کر اوس کے پاس لایا جب مین نے اوس کی ٹانگین اٹھائین (یعنے جماع کے ارادے سے) اوس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مت توڑ مُہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو مین اوٹھہ کھڑا ہوا اوس کے اوپر سے الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام مین نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کہولدے ہمارے لیے خدا تعالی نے اور روزن کہولدیا (یعنے وہ روزن بڑا ہوگیا) **تیسرے** نے کہا الٰہی مین نے ایک شخص سے مزدوری لی ایک فرق (وہ ایک برتن جس مین سولہ¹⁶ رطل اناج آتا ہے) چانول پر جب وہ اپنا کام کرچکا اوس نے کہا میرا حق دی مین نے فرق بھر چانول اوس کے سامنے رکھے اوس نے نہ لیے مین اون چانولون کو بوتا رہا (اوس مین برکت ہوئی) یہانتک کہ مین نے اوس مال سے گائے بیل اور اون کے چرانے والے غلام اکھٹے کیے پہر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار مین نے کہا جا اور گائے بیل اور چرانے والے سب تو لے وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھسے ٹھٹھا مت کر مین نے کہا مین ٹھٹھا نہین کرتا وہ گائے بیل اور چرانے والون کو تو لے اوس نے اونکو لے لیا پہر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام مین نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کہولدے حقتعالی نے اوسکو بھی کہولدیا (اور وے لوگ اوس غار سے باہر نکلے) **ف** اس حدیث مین بہت کام کے فائدے ہین **اول** یہ کہ سخت مصیبت مین اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہ ہوسکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالی اوسکو نجات دیگا **دوسرے** یہہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیون مین داخل ہے **تیسرے** یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے **چوتھے** یہ کہ حقداروں کا حق ادا کرنا رضاے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے **پانچوین** یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا اناج بووے تو اوس کے حاصلات کا مالک بھی مالک ہے (تحفۃ الاخیار) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابی ضمرۃ عن موسی بن عقبۃ وکا ثرو فی حدیثہم وخرجوا یمشون و فی حدیث صالح یتماشون الا عبید اللہ فان فی حدیثہ وخرجوا لم یذکر بعدہا شیئا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انطلق ثلاثۃ رھط ممن کان قبلکم حتی اواھم

الْبَيْتُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ
اللّٰهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا أَغْبُقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ
فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ
وَقَالَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین
شخص چلے جاتے تھے یہانتک کہ اونکو رات ہوگئی ایک غار میں پھر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گذرا اس میں
یہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں اون سے پہلے رات کو کسی کو دودھ
نہ پلاتا نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ ہے کہ اوس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہانتک کہ ایک سال قحط
میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اوسکو ایک سو بیس دینار دیے اور یہ ہے کہ میں نے اوس مزدور
کی اجرت کو بویا یہانتک کہ بہت سے مال اوس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے اخیر میں یہ ہے
کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے

كتاب التوبة

کتاب توبہ کے بیان میں

ف نووی نے کہا کتاب الایمان میں گذرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سے باز آنا
دوسرے کیے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کرونگا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے
کہ اوس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک
گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہ پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا
گناہ لکھا جاوے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی مختصرا) **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي
بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللّٰهِ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ
وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَ
إِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اوس کے ساتھ ہوں
(علم سے) جہاں وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے
کوئی خالی زمین میں اپنا گما ہوا جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اوس کی
طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کا پھیلاؤ)
نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اوس کی طرف آتا ہوں۔
(اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی) **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ اَحَدِکُمْ بِضَالَّتِہٖ اِذَا وَجَدَھَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اوس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی
تم میں سے اپنا گما ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ دَخَلْتُ
عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ اَعُوْدُہٗ وَھُوَ مَرِیْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِیْثَیْنِ حَدِیْثًا عَنْ نَفْسِہٖ وَحَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا
بِتَوْبَۃِ عَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّۃٍ مُّھْلِکَۃٍ مَّعَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ
فَنَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَھَبَتْ فَطَلَبَھَا حَتّٰی اَدْرَکَہُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِیَ
الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی سَاعِدِہٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ وَعِنْدَہٗ
رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا زَادُہٗ وَطَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ ھٰذَا
بِرَاحِلَتِہٖ وَزَادِہٖ **ترجمہ** حارث بن سوید سے روایت ہے میں عبد اللہ کے پاس گیا اون کے پوچھنے کو وہ
بیمار تھے اونہوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اونہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے
کی توبہ سے اوس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک ٹپر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی)
جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اوس کے ساتھ اوس کا اونٹ ہو جس پر اوس کا کھانا اور پانی ہو جب
وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پاوے پھر اوس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں تک کہ پیاسا ہو جاوے پھر کہے میں لوٹ جاؤں
اوس جگہ جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے

تو اپنا اونٹ اپنے پاس پاوے اوس پر اوسکا توشہ ہو کہانا بہی اور پانی بہی تو اللہ تعالی کو مومن بندے کی توبہ سے اُس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اُس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد او قال من رجل بداویۃ من الارض **عن** الحارث بن سوید قال حدثنی عبد اللہ حدیثین احدھما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر عن نفسہ فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ المؤمن بمثل حدیث جریر **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** سماک قال خطب النعمان بن بشیر فقال للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من رجل حمل زادہ ومزادہ علی بعیر ثم سار حتی کان بفلاۃ من الارض فادرکتہ القائلۃ فنزل فقال تحت شجرۃ فغلبتہ عینہ وانسل بعیرہ فاستیقظ فسعی شرفا فلم یر شیئا ثم سعی شرفا ثانیا فلم یر شیئا ثم سعی شرفا ثالثا فلم یر شیئا فاقبل حتی اتی مکانہ الذی قال فیہ فبینما ھو قاعد اذ جاءہ بعیرہ یمشی حتی وضع خطامہ فی یدہ فللہ اشد فرحا بتوبۃ العبد من ھذا حین وجد بعیرہ علی حالہ قال سماک فزعم الشعبی ان النعمان رفع ھذا الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما انا فلم اسمعہ **ترجمہ** سماک سے روایت ہے نعمان بن بشیر نے خطبہ پڑہا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جسکا توشہ اور توشہ دان ایک اونٹ پر ہو وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہونچے جہاں کہانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا وقت ہو جاوے وہ اوترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اوس کی آنکہہ لگ جاوے اور اونٹ چلدیوے جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑہے تو اونٹ نہ پاوے پہر دوسرے اونچان پر چڑہے کچہ نہ دیکہے پہر تیسری اونچان پر چڑہے کچہ نہ دیکہے پہر لوٹ کر اپنے اوسی جگہہ میں آوے جہاں سویا تہا اور وہ بیٹہا ہوا تنے میں اسکا اونٹ چلتا ہوا آوے یہانتک کہ اپنی نکیل اوس کے ہاتہہ میں دیدے البتہ اللہ تعالی کو بندے کی توبہ سے اُس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اوسیطرح پاتا ہے سماک نے کہا شعبی نے کہا نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سُنا **عن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تقولون بفرح رجل انفلتت منہ راحلتہ تجر زمامھا بارض قفر لیس بھا طعام ولا شراب وعلیھا لہ طعام وشراب فطلبھا حتی شق علیہ ثم مرت بجذل شجرۃ فتعلق زمامھا

فَوَجَدَ هَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيْدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهٖ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اوس شخص کو کتنی خوشی ہوگی جسکا اونٹ بھاگ جاوے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے پتھر میدان میں جہان نہ کہانا ہو نہ پانی اور اوسکا کہانا اور پانی سب اوسی اونٹ پر ہو پھر وہ اوسکو ڈھونڈے ڈھونڈتے تہک جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر سے گذرے اور اوسکی نکیل اوس جڑ سے اٹک جاوے پھر وہ شخص اوس اونٹ کو اوس درخت سے اٹکا ہوا پاوے ہم لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس شخص کو بہت خوشی ہوگی آپ نے فرمایا خبردار رہو البتہ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اوس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب ودانہ جنگل میں پھر وہ اونٹ نکل بہاگے اوسی پر اوسکا کہانا اور پانی ہو آخر وہ اوس سے ناامید ہوکر ایک درخت کے تلے آنکر لیٹ رہے اور اپنے سائے میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہوگیا ہو وہ اوسی حال میں ہو کہ یکایک اونٹ اوس کے سامنے آنکر کہڑا ہوجاوے اور وہ اوس کی نکیل تہام لیوے پھر خوشی کے مارے بہول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے (یعنے یون کہنا تہا یا اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں اولٹا نکل جاوے) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ اِذَا اسْتَيْقَظَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے بہ نسبت اوس شخص کے تم میں

سے جو جاگتی ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہو ایک خشک جنگل مین **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَاب فَضِیْلَۃِ الْاِسْتِغْفَارِ مغفرت مانگنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ حِیْنَ حَضَرَتْہُ الْوَفَاۃُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَیْئًا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰہُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ یَغْفِرُ لَھُمْ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جب انکی وفات قریب آئی تو انہون نے کہا مین نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنی تھی تم سے چھپایا تھا (مصلحت یہ کہ لوگ اوسپر تکیہ نہ کرین اور گناہ سے بے ڈر نہ ہو جاوین) مین نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالی ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کرین پھر بخشش مانگین) اور اللہ تعالی انکو بخشے **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ یَغْفِرُھَا اللّٰہُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ لَھُمْ ذُنُوْبٌ یَغْفِرُھَا لَھُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالی تم کو فنا کر دیوے اور ایسے لوگون کو پیدا کرے جو گناہ کرین پھر اوس سے بخشش مانگین اور اللہ تعالی بخشے انکو (سبحان اللہ مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسی پسند ہے کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جسکے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)

بَاب فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اسکا ترک جائز ہونیکا بیان **عَنْ** حَنْظَلَۃَ الْاُسَیْدِیِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِیَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَیْفَ اَنْتَ یَا حَنْظَلَۃُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ كَاَنَّا رَاْیُ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ

والضيعات نسينا كثيرا قال ابوبكر فوالله انا لنلقى مثل هذا فانطلقت انا وابوبكر حتى
دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت نافق حنظلة يا رسول الله فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم وما ذاك قلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالجنة والنار
كانا رأي عين فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا
كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ان لو تدومون على ما
تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي طرقكم ولكن
يا حنظلة ساعة وساعة ثلاث مرار **ترجمہ** حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ محرروں میں سے تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہوں نے کہا ابوبکر صدیق مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ میں نے کہا حنظلہ
تو منافق ہوگیا (یعنی بے ایمان) ابوبکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمکو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونو ہماری آنکھ کے سامنے
ہیں پھر جب ہم آپکے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بی بیوں اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں
تو بہت بھول جاتے ہیں ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہے پھر میں اور ابوبکر دونوں چلے یہاں
تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہوگیا آپ نے
فرمایا تیرا کیا مطلب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں
دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپکے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بی بیوں
اور بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں آپنے فرمایا قسم اوسکی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں
رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے فرشوں پر اور تمہارے راہوں میں لیکن اے حنظلہ ایک
ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار تین بار یہ فرمایا **ف** تو آپ کے فرمانے سے
معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیاداری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہو تو دنیا کے سارے
کاروبار معطل ہو جاویں گے پس غفلت بھی حکمت ہے **بیت** غفلت بجہان اگر نبودے
از عمر دمے بسر نبودے **عن** حنظلة رضي الله تعالى عنه قال كنا عند رسول الله صلى
الله عليه وسلم فوعظنا فذكر النار قال ثم جئت الى البيت فضاحكت الصبيان و

لَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ
مَا ذَكَرْتُ فَلَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ
فَحَدَّثْتُهٗ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً
لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ كَمَا تَكُوْنُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ
فِي الطُّرُقِ **ترجمہ** حنظلہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے نصیحت کی اور
دوزخ کا ذکر کیا پھر مین گھر مین آیا اور بچون سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا پھر مین نکلا تو ابوبکر ملے مین نے
ان سے بیان کیا اونہون نے کہا مین نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے مین نے سارا حال بیان کیا ابوبکر نے
کہا مین نے بھی حنظلہ کی طرح کیا آپ نے فرمایا اے حنظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر
تمہارے دل اوسی طرح رہین جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہین تو فرشتے تم سے مصافحہ کرین یہانتک کہ
راہون مین تمکو سلام کرین **عن** حَنْظَلَةَ التَّمِيْمِيِّ الْاُسَيْدِيِّ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** سِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ تعالیٰ کی رحمت غصے سے زیادہ ہے
عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ
فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب مین لکھا اور وہ کتاب اوس کے پاس
ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غصے پر غالب ہوگی **ف** اس حدیث سے جہمیون کا مذہب باطل ہوتا
ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے **عن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غصے
سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنے رحمت زیادہ ہے) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عِنْدَهٗ اِنَّ رَحْمَتِيْ
تَغْلِبُ غَضَبِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات

کو بنا چکا تو اپنی کتاب مین لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اوسکے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے
غضب پر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول جعل اللہ الرحمۃ مائۃ جزء فامسک عندہ تسعۃ وتسعین وانزل فی الارض جزءا
واحدا فمن ذلک الجزء یتراحم الخلائق حتی ترفع الدابۃ حافرھا عن ولدھا خشیۃ
ان تصیبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اللہ تعالی نے رحمت کے سو حصے کیے ہین تو ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور زمین مین ایک حصہ اتارا
اوسی حصے سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہانتک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہے کہ بچہ کو نہ لگ
جاوے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
خلق اللہ مائۃ رحمۃ فوضع واحدۃ بین خلقہ وخبأ عندہ مائۃ الا واحدۃ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے سو رحمتین پیدا کین تو ایک اون
مین سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ مائۃ رحمۃ انزل منھا رحمۃ واحدۃ
بین الجن والانس والبھائم والھوام فبھا یتعاطفون وبھا یتراحمون وبھا تعطف
الوحش علی ولدھا واخر اللہ تسعا وتسعین رحمۃ یرحم بھا عبادہ یوم القیمۃ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک
رحمت اوتاری جنون اور آدمیون اور جانورون اور کیڑون مین اوسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس مین
ایک دوسرے پر دیا کرتے ہین اور رحم کرتے ہین اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچہ سے محبت
کرتا ہے اور ننانوے رحمتین اللہ تعالی نے اوٹھا رکھین جو اپنے بندون پر کرے گا قیامت کے دن
عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
للہ مائۃ رحمۃ فمنھا رحمۃ یتراحم الخلق بینھم وتسعۃ وتسعون لیوم القیمۃ
ترجمہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس مین رحم کرتے ہین اور ننانوے رحمتین
قیامت کے لیے ہین عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق یوم

خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اوس دن سو رحمتیں پیدا کیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین کا ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچہ سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے سے کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی اوسکو پورا کرے گا اس رحمت سے **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ تَبْتَغِيْ اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت اون میں سے ڈھونڈھتی تھی جب ایک بچہ کو پاتی اون قیدیوں میں سے تو اوسکو اوٹھا لیتی اور پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو انگار میں ڈالدیگی ہمنے کہا نہیں قسم خدا کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اوس سے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے **ف** اے مالک ہمارے اسی حدیث کے بھروسے پر ہم جیتے ہیں تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاص دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہونچا دے ہمکو جنت میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اوس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ

إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ
عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ
مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ
فَغَفَرَ اللهُ لَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی
نہیں کی تھی وہ جب مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا
اور آدھی سمندر میں کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجھ کو پاوے گا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا عذاب دنیا میں
کسی کو نہیں کرنے کا جب وہ شخص مر گیا اوسکے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالے نے جنگل کو حکم دیا اوس نے
سب راکھ اکٹھا کر دی پھر سمندر کو حکم دیا اوس نے بھی اکٹھا کر دی پھر پروردگار نے اوس شخص سے فرمایا
تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پروردگار نے اوس کو بخش دیا

ف نووی نے کہا اوس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالی کی قدرت میں شک
کرنیوالا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنے تنگ کریگا جیسے فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ
یا اوس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اوسکے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے
ہوا اور بعضوں نے کہا یہ مجاز ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل صفت کی
تکفیر میں اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تھا
اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہیں ہے اور بعضوں نے کہا شاید اوس وقت کی شرع میں کافر کی مغفرت
جائز ہو (انتہی مختصرا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي
ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ
أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ
عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي
جَمِيعًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے گناہ کیے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت
کیا کہ مرنے کے بعد مجھکو جلانا پھر میری راکھ (باریک پیسنا پھر دریا میں ہوا میں اڑا دینا کیونکہ
قسم خدا کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا

اوس کے ہیٹون نے ایسا ہی کیا اسد تعالی نے زمین سے فرمایا جو تونے اوسکی خاک لی ہے وہ اکھٹا کر دے پہر وہ (پورا ہو کر) کھڑا ہوگیا اسد تعالی نے اوس سے فرمایا تونے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار پہر اسد تعالی نے اوسکو بخشدیا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ قَالَ الزُّهْرِيُّ ذٰلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْاَسَ رَجُلٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت جہنم مین گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اوس نے باندہ دیا تہا پہر نہ کہانا دیا اوسکو نہ چہوڑا اوسکو کہ وہ زمین کے کیڑے کہاتی یہانتک کہ وہ مرگئی - زہری نے کہا ان دونون حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیون کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهٖ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ الْمَرْاَةِ فِيْ قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَفِيْ حَدِيْثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت مین بلی کا قصہ نہین ہے اور یہ ہے کہ اسد تعالی نے ہر ایک سے کہا جو تونے اوسکی راکہہ کا حصہ لیا ہے وہ واپس کر عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ لَتَفْعَلُنَّ مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ اَوْ لَاُوَلِّيَنَّ مِيْرَاثِيْ غَيْرَكُمْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِيْ وَاَكْثَرُ عِلْمِيْ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ وَاذْرُوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فَاِنِّيْ لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ اَنْ يُعَذِّبَنِيْ قَالَ فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِيْثَاقًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ وَرَبِّيْ فَقَالَ اللّٰهُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تہا کہ جسکو اسد تعالی نے مال اور اولاد دیا تہا اوس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو مین حکم دیتا ہون ورنہ مین اپنے مال کا وارث اور کسی کو کردونگا جب مین مرجاؤن تو مجہ کو جلانا اور مجھے بہت یاد ہے کہ یہ بہی کہا پہر پیسنا اور ہوا مین اوڑا دینا کیونکہ مین نے خدا کے پاس کوئی نیکی آگے نہین بہیجی اور جو اسد تعالی مجہ پر قدرت

پاویگا تو مجکو عذاب کریگا پھر اوسنے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انہوں نے ایسا ہی کیا جب وہ
مرگیا قسم میرے رب کی اللہ تعالی نے فرمایا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اللہ تعالی نے اسکو
کو اور کچھ عذاب نہ دیا **عن** قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ
وَأَبِي عَوَانَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ
عِنْدَ اللهِ خَيْرًا قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا ابْتَأَرَ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ
أَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَأَرَ بِالْمِيمِ **ترجمہ** قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس مین بجائے رغسہ اللہ کے رغسہ اللہ ہے یعنے
دیا تھا اوسکو اللہ تعالے نے اور لم یبتہر کے بدلے لم یبتئر ہے یعنے کوئی نیکی نہین جمع کی اور ما ابتار
اور ما امتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گذرا **باب** قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ
تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ
لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي
الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندے گناہ کیا اور کہا
یا اللہ میرے گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا
ہے پھر اوس نے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک رب ہے
جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اوسنے گناہ کیا اور کہا اے پالنے والے میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا
میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر
مین نے تجھے بخشدیا عبد الاعلی نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہین تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا
اب جو چاہے عمل کر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے
تو اوس کی توبہ قبول ہو اور گناہ ساقط ہو جاویگا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے
اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جاویگا

مین بخشتا جاؤن گا عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان عبدا اذنب ذنبا بمعنی حدیث حماد بن سلمۃ وذکر ثلاث مرات اذنب ذنبا وفی الثالثۃ قد غفرت لعبدی فلیعمل ما شاء ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ مین بخشدیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیء النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس من مغربھا ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہانتک کہ آفتاب نکلے پچھم سے ف اوسوقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاوے گا - ہاتھ پھیلانا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے صفات الٰہی جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور کیفیت اوس کے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے جیسے اوس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہین کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے نووی نے کہا یہ مجاز ہے اس لیے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنے جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگون کا یہ محال ہے اللہ تعالے کی ذات مین انتہے بیشک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہے ویسا اللہ کا ہاتھ نہین پر ہم یہ نہین تسلیم کرتے کہ ید کا اطلاق اوس کے ہاتھ پر مجاز ہے اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ پر یا ملائکہ کے ہاتھ پر بھی ید کا اطلاق مجازا ہونا چاہیے کس لیے کہ اون کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہین ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھون پر حقیقۃ ہے پر ہر ایک حقیقت دوسرے سے مخالف ہے اور سوا لفظ کے اور کوئی امر مشترک نہین ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنون پر عن شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب غیرۃ اللہ تعالی اللہ تعالی کی غیرت کا بیان

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد احب الیہ المدح من اللہ عزوجل من اجل ذلک مدح نفسہ ولیس احد اغیر من اللہ من اجل ذلک حرم الفواحش ما ظھر منھا وما بطن ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہین ہے جتنا اللہ تعالی کو پسند ہے کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کا اور سب این عیب سے جو وہین تو تعریف کے لائق نہین ہین اسی

سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے اوس نے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي وَائِلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے زیادہ کسیکو عذر کرنا پسند نہیں ہے (یعنے اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ گناہ گار بندے اوس کے سامنے عذر کریں اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسیواسطے اوس نے کتاب اوتاری اور پیغمبروں کو بھیجا (اور توبہ کی تعلیم کی) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ شَيْءٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اوسپر حرام کیا۔ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں (بخاری کی روایت میں شخص ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ اَسْمَاءَ ترجمہ ابوہریرہ سے ایسا ہی

ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اس میں اسماء کی حدیث کا ذکر نہیں ہے **عن** اسماء عن النبی صلی الله علیہ وسلم انہ قال لاشیٔ اغیر من الله عزوجل **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال المؤمن یغار والله اشد غیرا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالی کو سب سے زیادہ غیرت ہے **عن** العلاء بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب

قولہ تعالی ان الحسنات یذھبن السیئات نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنھما ان رجلا اصاب من امراۃ قبلۃ فاتی النبی صلی الله علیہ وسلم فذکر ذلک لہ قال فنزلت اقم الصلوۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین قال فقال الرجل الی ھذہ یا رسول الله قال لمن عمل بھا من امتی **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری اقم الصلوۃ طرفی النھار اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کی ساعت میں بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (نووی) **عن** ابن مسعود رضی الله تعالی عنہ ان رجلا اتی النبی صلی الله علیہ وسلم فذکر انہ اصاب من امراۃ اما قبلۃ او مسا بید او شیئا کانہ یسئل عن کفارتھا قال فانزل الله عزوجل ثم ذکر بمثل حدیث یزید **ترجمہ** وہی اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اسکا کفارہ پوچھا تب یہ آیت اتری **عن** سلیمان التیمی بھذا الاسناد قال اصاب رجل من امراۃ شیئا دون الفاحشۃ فاتی عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنہ فعظم علیہ ثم اتی ابا بکر رضی الله عنہ فعظم علیہ ثم اتی النبی صلی الله علیہ وسلم فذکر مثل حدیث

يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ **ترجمہ** سلیمان تیمی سے روایت ہے وہی جو گذری اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے
مرتکب ہوا سب باتوں کا سوا زنا کے وہ حضرت عمر پاس آیا انکو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا پھر ابوبکر پاس آیا
اُن کو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا
فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ
فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے
اور میں نے سب باتیں کیں سوا جماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے باب میں حکم کیجیے حضرت عمر نے
کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا تب
وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ نے اوس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ۔ ایک شخص بولا
یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اُس کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذٌ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً أَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةً **ترجمہ** وہی جو گذرا
اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسکے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے
آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا
فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ **ترجمہ**

انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا تو مجھپر حد قائم کیجیے اور نماز کا وقت آگیا تھا پھر اوس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا اللہ تعالی کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے آپنے فرمایا تو نماز مین ہمارے ساتھ تھا وہ بولا ہان آپنے فرمایا اللہ تعالے نے بخشدیا تجھکو **عن**

اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُوْدٌ مَّعَہٗ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ فَسَکَتَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ فَسَکَتَ عَنْہُ وَقَالَ ثَالِثَةً وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ حِیْنَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْظُرُ مَا یَرُدُّ عَلَی الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ حِیْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِكَ اَلَیْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ شَہِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تھے اور ہم لوگ بھی بیٹھے تھے آپکے ساتھ اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھپر حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اوسنے پھر کہا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھپر آپ چپ ہو رہے اوسنے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا اتنے مین نماز کھڑی ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیچھے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور مین بھی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہین اوس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا تو مجھ کو حد لگائیے ابو امامہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہین کیا وہ بولا کیا کیون نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی

وہ بولا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو اللہ نے بخشدیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو **باب** قُبُولِ تَوْبَةِ
الْقَاتِلِ خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ
نَفْسًا فَسَئَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ
نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَکَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَئَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ
فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَهٗ
وَبَیْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا وَکَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا یَّعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاعْبُدِ
اللّٰہَ تَعَالٰی مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ
اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِکَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ جَآءَ
تَائِبًا مُّقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَی اللّٰہِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِکَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ
فِیْ صُوْرَةِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْهُ بَیْنَهُمْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ فَاِلٰی اَیَّتِهِمَا کَانَ اَدْنٰی فَهُوَ لَهٗ
فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ
الْحَسَنُ ذُکِرَ لَنَا اَنَّهٗ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَاٰی بِصَدْرِهٖ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کیے تھے اوس نے دریافت کیا کہ
زمین کے لوگون مین سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگون نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاری کے پادری)
وہ بولا مین نے ننانوے خون کیے ہین میری توبہ قبول ہوگی یا نہین راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اوس نے
اوس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے پھر اوس نے لوگون سے پوچھا سب سے زیادہ زمین مین کون
عالم ہے لوگون نے ایک عالم کو بتایا وہ اوس کے پاس گیا اور بولا مین نے سو خون کیے ہین میری توبہ ہو سکتی
ہے یا نہین وہ بولا ہان ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلانے ملک مین جا وہان
کچھ لوگ ہین جو اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہین تو بھی جا کر اون کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک مین مت
جا وہ برا ملک ہے پھر وہ چلا اوس ملک کو جب آدھی دور پر پہنچا تو اوسکو موت آگئی اب عذاب کے فرشتون اور
رحمت کے فرشتون مین جھگڑا ہوا رحمت کے فرشتون نے کہا یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آرہا تھا
عذاب کے فرشتون نے کہا اس نے کوئی نیکی نہین کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بنکر آیا اور انہون نے

اوسکو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کے لیے اوس نے کہا دونون ملکون تک ماپو اور جس ملک سے قریب ہو وہ وہیں کا ہے ماپا تو وہ اُس ملک سے قریب تھا جہان کا ارادہ رکھتا تھا آخر رحمت کے فرشتے اوسکو لے گئے۔ قتادہ نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگون نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل بڑھا تاکہ اوس ملک سے نزدیک ہو جاوے) **ف** نووی نے کہا یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اسی پر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ مقبول ہے اور اس مین کسی نے خلاف نہین کیا سو حضرت ابن عباس کے اور بعض سلف سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہین اور قرآن مین جو آیا ہے فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا اُس سے توبہ کا بطلان نہین نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ تعالی دیوے چاہے معاف کر دیوے البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم مین رہیگا بالاجماع اور بعضون نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت مین دیر تک رہنا مراد ہے اور یہ تاویل ضعیف ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ ملک چھوڑ دینا مستحب ہے جہان گناہ کی عادت ہو گئی ہو اور اہل خیر اور صلاح کی صحبت عمدہ چیز ہے انتہے مختصراً **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ننانوے ٩٩ آدمیون کو مارا پھر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے آخر ایک راہب پاس آیا اوس سے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہین اوس نے راہب کو بھی مار ڈالا پھر لگا پوچھنے اور ایک گاؤن سے دوسرے گاؤن کیطرف چلا جہان نیک لوگ رہتے تھے رستہ مین اوسکو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا پھر جھگڑا کیا اُس مین رحمت کے فرشتون اور عذاب کے فرشتون نے لیکن وہ اچھے گاؤن کیطرف نزدیک نکلا تو اونہی لوگون مین کیا گیا **عَنْ** قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی نے گناہ کی زمین کیطرف حکم

بہیجا کہ تو دور ہوجا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو وہان سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بد یارون کی صحبت پہر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر انکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے چوتہی یہ کہ مدعی اور مدعی علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہین او ہر بندے نے خالص دل سے توبہ کی ادہر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا (تحفۃ الاخیار)

باب فِدَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْكَافِرِيْنَ مسلمانون کا فدیہ کافر ہونگے

عن اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرماوے گا یہ تیرا چہٹکارا ہے جہنم سے

عن قَتَادَةَ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِيْ سَعِيْدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ

ترجمہ قتادہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اوسوقت موجود تہے جب ابو بردہ نے عمر بن عبد العزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہین مرے گا مگر اللہ تعالی اوس کی جگہہ پہ ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم مین داخل کرے گا - عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دلائی تین بار اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے کہ تمہارے باپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اونہون نے قسم کہائی - سعید نے یہ نہین کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی نہ عون کی بات کا انکار کیا (عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث مین بشارت عظیمہ ہے مومنون کے لیے شافعی نے کہا کہ یہ حدیث سے مسلمانون کو بڑی امید ہے)

عن اَبِيْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَفَّانَ

وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَیَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَیَضَعُهَا عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فِیْمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَقَالَ اَبُوْكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ (ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ) سے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لیکر آوینگے اللہ تعالی اُن کو بخشدیگا اور اون گناہوں کو یہود اور نصاری پر ڈالدیگا **ف** یعنی اون گناہوں کی مثل جو یہود اور نصاری نے گناہ کیے ہونگے وہ معاف نہونگے اور انکی وجہ سے جہنم میں جاوینگے اور یہ تاویل ضرور ہے کس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور یہ جو فرمایا کہ کافر جیکار اہو گا مسلمان کا اسکا مطلب ہے کہ جب مسلمان جنت میں جاویگا تو ایک کافر جہنم میں جاویگا تاکہ جہنم بھر جاوے اور اوسکے لوگوں کی تعداد پوری ہو یہ مختصر ہے امام نووی کی کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمانوں کے فدیہ بنینگے اور اللہ تعالی مسلمانوں کو بخشدیگا اور اون کو جہنم میں ڈالیگا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے کس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کیوجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب اونپر اور بوجھا ڈالنا درحقیقت بوجھا نہیں ہے بموجب مثل مشہور کے۔ چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ وچہ یکدست **عن** صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَیْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی النَّجْوٰی قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یُدْنَی الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْهِ كَنَفَهٗ فَیُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَیَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَیْكَ فِی الدُّنْیَا وَاِنِّیْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی صَحِیْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِهِمْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ **ترجمہ** صفوان بن محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب میں یعنے خدا تعالے جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کریگا انہوں نے کہا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاویگا یہانتک

که مالک اپنا پردہ اوس پر کہدیگا اور اُس سے اقرار کرا دیگا اُسکے گناہون کا اور کہیگا تو پہچانتا ہے اپنے گناہون کو وہ کہیگا اے رب مین پہچانتا ہون پروردگار فرماویگا تو مین نے چھپا دیا اُن گناہون کو تجھپر دنیا مین اور اب مین بخشدیتا ہون اُنکو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیون کی کتاب دیا جاویگا اور کافر اور منافقون کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہی لوگ ہین جنہون نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ پر

باب حدیث توبۃ کعب بن مالک وصاحبیہ کعب بن مالک اور اُن کے دونون یارونکی توبہ کا بیان

عن ابن شہاب قال ثم غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک وھو یرید الروم ونصاری العرب بالشام قال ابن شہاب فاخبرنی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب ان عبد اللہ بن کعب وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک یحدث حدیثہ حین تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک قال کعب ابن مالک لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط الا فی غزوۃ تبوک غیر انی قد تخلفت فی غزوۃ بدر ولم یعاتب احدا تخلف عنہ انما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون یریدون عیر قریش حتی جمع اللہ بینہم وبین عدوھم علی غیر میعاد ولقد شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام وما احب ان لی بہا مشہد بدر وان کانت بدر اذکر فی الناس منہا وکان من خبری حین تخلفت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک انی لم اکن قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزوۃ واللہ ما جمعت قبلہا راحلتین قط حتی جمعتہما فی تلک الغزوۃ فغزاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا واستقبل عدوا کثیرا فجلا للمسلمین امرھم لیتاھبوا اھبۃ غزوھم فاخبرھم بوجہہم الذی یرید والمسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر ولا یجمعہم کتاب حافظ یرید بذلک الدیوان قال کعب فقل رجل یرید ان یتغیب الا یظن ان ذلک سیخفی لہ ما لم ینزل فیہ وحی من اللہ عز وجل وغزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الغزوۃ حین طابت الثمار والظلال فانا الیہا اصعر فتجہز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون معہ وطفقت اغدو لکی اتجہز معہم فارجع ولم اقض شیئا

وأقول في نفسي أنا قادر على ذلك إذا أردت فلم يزل ذلك يتمادى بي حتى استمر بالناس الجد
فأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم غاديا والمسلمون معه ولم أقض من جهازي شيئا ثم
غدوت فرجعت ولم أقض شيئا فلم يزل ذلك يتمادى بي حتى أسرعوا وتفارط الغزو فهممت أن أرتحل فأدركهم فياليتني
فعلت ثم لم يقدر ذلك لي فطفقت إذا خرجت في الناس بعد خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم يحزنني أني لا أرى لي أسوة إلا
رجلا مغموصا عليه في النفاق أو رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ولم يذكرني حتى
بلغ تبوك فقال وهو جالس في القوم بتبوك ما فعل كعب بن مالك قال رجل من بني سلمة
يا رسول الله حبسه برداه والنظر في عطفيه فقال له معاذ بن جبل بئس ما قلت والله
يا رسول الله ما علمنا عليه إلا خيرا فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هو على
ذلك رأى رجلا مبيضا يزول به السراب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن
أبا خيثمة فإذا هو أبو خيثمة الأنصاري وهو الذي تصدق بصاع التمر حين لمزه
المنافقون فقال كعب بن مالك فلما بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد توجه
قافلا من تبوك حضرني بثي فطفقت أتذكر الكذب وأقول بم أخرج من سخطه غدا
وأستعين على ذلك كل ذي رأي من أهلي فلما قيل لي إن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد أظل قادما زاح عني الباطل حتى عرفت أني لن أنجو منه بشيء أبدا فأجمعت
صدقه وصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قادما وكان إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد
فركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون
إليه ويحلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل منهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم إلى الله حتى جئت
فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت أمشي حتى جلست بين يديه فقال
لي ما خلفك ألم تكن قد ابتعت ظهرك قال قلت يا رسول الله إني والله لو جلست
عند غيرك من أهل الدنيا لرأيت أني سأخرج من سخطه بعذر لقد أعطيت جدلا
ولكني والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشكن الله
أن يسخطك علي ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه إني لأرجو فيه عقبى

الله والله ما كان لي عذر والله ما كنت قط اقوى ولا ايسر مني حين تخلفت عنك قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك فقمت وثار رجال
من بني سلمة فاتبعوني فقالوا لي والله ما علمناك اذنبت ذنبا قبل هذا لقد عجزت في
ان لا تكون اعتذرت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بما اعتذر اليه المخلفون فقد
كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله عليه وسلم لك قال فوالله ما زالوا
يؤنبونني حتى اردت ان ارجع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكذب نفسي ثم قلت
لهم هل لقي هذا معي من احد قالوا نعم لقيه معك رجلان قالا مثل ما قلت وقيل
لهما مثل ما قيل لك قال قلت من هما قالوا مرارة بن ربيعة العامري وهلال بن امية
الواقفي قال فذكروا لي رجلين صالحين قد شهدا بدرا فيهما اسوة قال فمضيت
حين ذكروهما لي قال ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين عن كلامنا ايها
الثلاثة من بين من تخلف عنه قال فاجتنبنا الناس وقال تغيروا لنا حتى تنكرت
لي في نفسي الارض فما هي بالارض التي اعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة فاما
صاحباي فاستكانا وقعدا في بيوتهما يبكيان واما انا فكنت اشب القوم واجلدهم
فكنت اخرج فاشهد الصلوة واطوف في الاسواق ولا يكلمني احد وآتي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاسلم عليه وهو في مجلسه بعد الصلوة فاقول في نفسي هل حرك شفتيه برد
السلام ام لا ثم اصلي قريبا منه واسارقه النظر فاذا اقبلت على صلاتي نظر الي
واذا التفت نحوه اعرض عني حتى اذا طال ذلك علي من جفوة المسلمين مشيت حتى
تسورت جدار حائط ابي قتادة وهو ابن عمي واحب الناس الي فسلمت عليه فوالله ما
رد علي السلام فقلت له يا ابا قتادة انشدك بالله هل تعلمن اني احب الله ورسوله
قال فسكت فعدت فناشدته فسكت فعدت فناشدته فقال الله ورسوله اعلم
ففاضت عيناي وتوليت حتى تسورت الجدار فبينا انا امشي في سوق المدينة اذا نبطي
من نبط اهل الشام ممن قدم بالطعام يبيعه بالمدينة يقول من يدل على كعب بن
مالك قال فطفق الناس يشيرون له الي حتى جاءني فدفع الي كتابا من ملك غسان

وكنت كاتبا فقرأته فإذا فيه أما بعد فإنه قد بلغنا أن صاحبك قد جفاك ولم يجعلك
الله بدار هوان ولا مضيعة فالحق بنا نواسك قال فقلت حين قرأتها وهذه أيضا من
البلاء فتيممت بها التنور فسجرتها بها حتى إذا مضت أربعون من الخمسين واستلبث
الوحي إذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني فقال إن رسول الله صلى الله
عليه وسلم يأمرك أن تعتزل امرأتك قال فقلت أطلقها أم ماذا أفعل قال لا بل
اعتزلها فلا تقربنها قال فأرسل إلى صاحبي بمثل ذلك قال فقلت لامرأتي الحقي
بأهلك فكوني عندهم حتى يقضي الله في هذا الأمر قال فجاءت امرأة هلال بن أمية
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت له يا رسول الله إن هلال بن أمية شيخ ضائع ليس
له خادم فهل تكره أن أخدمه قال لا ولكن لا يقربنك فقالت إنه والله ما به حركة
إلى شيء ووالله ما زال يبكي منذ كان من أمره ما كان إلى يومه هذا قال فقال لي بعض
أهلي لو استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في امرأتك فقد أذن لامرأة هلال بن
أمية أن تخدمه قال فقلت لا أستأذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يدريني ماذا
يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استأذنته فيها وأنا رجل شاب قال فلبثت
بذلك عشر ليال فكمل لنا خمسون ليلة من حين نهي عن كلامنا قال ثم
صليت صلاة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا أنا جالس على
الحال التي ذكر الله منا قد ضاقت علي نفسي وضاقت علي الأرض بما رحبت سمعت
صوت صارخ أوفى على سلع يقول بأعلى صوته يا كعب بن مالك أبشر قال فخررت
ساجدا وعرفت أن قد جاء فرج قال وآذن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس
بتوبة الله علينا حين صلى صلاة الفجر فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبي
مبشرون وركض رجل إلي فرسا وسعى ساع من أسلم قبلي وأوفى على الجبل فكان
الصوت أسرع من الفرس فلما جاءني الذي سمعت صوته يبشرني نزعت له ثوبي
فكسوتهما إياه ببشارته والله ما أملك غيرهما يومئذ واستعرت ثوبين
فلبستهما فانطلقت أتأمم رسول الله صلى الله عليه وسلم يتلقاني الناس فوجا

فوجا يهنئوني بالتوبة ويقولون لتهنئك توبة الله عليك حتى دخلت المسجد فاذا رسول
الله صلى الله عليه وسلم جالس في المسجد وحوله الناس فقام طلحة بن عبيد الله يهرول
حتى صافحني وهنأني والله ما قام رجل من المهاجرين غيره قال فكان كعب لا ينساها
لطلحة قال كعب فلما سلمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يبرق وجهه
من السرور ويقول ابشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك امك قال فقلت امن عندك
يا رسول الله ام من عند الله فقال لا بل من عند الله وكان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا سر استنار وجهه حتى كأن وجهه قطعة قمر قال وكنا نعرف ذلك قال
فلما جلست بين يديه قلت يا رسول الله ان من توبتي ان انخلع من مالي صدقة
الى الله والى رسوله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك
عليك بعض مالك فهو خير لك قال فقلت فاني امسك سهمي الذي بخيبر قال
وقلت يا رسول الله ان الله انما انجاني بالصدق وان من توبتي ان لا احدث
الا صدقا ما بقيت قال فوالله ما علمت ان احدا من المسلمين ابلاه الله في صدق
الحديث منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم احسن مما ابلاني الله و و
الله ما تعمدت كذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم الى يومي هذا
واني لارجو ان يحفظني الله فيما بقي قال فانزل الله عز وجل لقد تاب الله على
النبي والمهاجرين والانصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة ثم تاب عليهم انه
بهم رءوف رحيم وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما
رحبت وضاقت عليهم انفسهم وظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه ثم تاب عليهم
ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين
قال كعب والله ما انعم الله علي من نعمة قط بعد اذ هداني الله للاسلام اعظم في نفسي
من صدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا اكون كذبته فاهلك كما هلك
الذين كذبوا ان الله قال للذين كذبوا حين انزل الوحي شر ما قال لاحد و
قال الله سيحلفون بالله لكم اذا انقلبتم اليهم لتعرضوا عنهم انهم رجس وماواهم

جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَاِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر شام کے رستہ میں) اور آپ کا ارادہ تہا روم اور عرب کے نصاری کو دہمکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا مجہہ سے بیان کیا عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اون سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے تہے اونکے بیٹون مین سے جب کعب اندہے ہو گئے تہے اونہون نے کہا مین نے سنا کعب بن مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تہے جب پیچہے رہ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نہ جانے غزوہ تبوک مین کعب بن مالک نے کہا مین کسی جہاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے نہین رہا سوا غزوہ تبوک کے البتہ بدر مین مین پیچہے رہا پر آپ نے کسیپر غصہ نہین کیا جو پیچہے رہ گیا تہا اور بدر مین تو آپ مسلمانون کے ساتہہ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تہے لیکن اللہ تعالی نے مسلمانون کو اونکے دشمنون سے بہڑا دیا (اور قافلہ نکل گیا) جس وقت اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ موجود تہا لیلۃ العقبہ مین (لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب آپ نے انصار سے بیعت لی تہی اسلام پر اور آپ کی مدد کرنے پر یہ بیعت جمرہ عقبہ کے پاس ہوئی تہی یہ دو بار ہوئی پہلی بار مین بارہ انصاری تہے اور دوسری بار مین ستر انصاری تہے) اور مین نہین چاہتا کہ اس رات کے بدلے مین جنگ بدر مین شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگون مین اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنے لوگ اسکو افضل کہتے ہین) اور میرا قصہ غزوہ تبوک سے پیچہے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو مین سب سے زیادہ طاقتدار اور مالدار تہا قسم خدا کی اُس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیان کبہی نہین ہوئین اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹنیان تہین آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنون مین اور سفر بہی لنبا تہا اور راہ مین جنگل تہے (اور دور دراز جنمین پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تہا بہت دشمنون کو اس لیے آپ نے مسلمانون سے کہولکر فرما دیا کہ مین اس لڑائی کو جاتا ہون حالانکہ آپ کی یہ عادت تہی کہ اور لڑائیون مین اپنا ارادہ صاف صاف

نہ فرماتے مصلحت سے تاکہ خبر مشہور نہ ہوا تاکہ وہ اپنی طیاری کرلین پہر اونسے کہدیا کہ فلانی طرف اُنکو جانا پڑے گا
اُسوقت آپکے ساتہہ بہت سے مسلمان تہے اور کوئی دفتر نہ تہا جسمین اونکے نام لکہے ہوتے تو ایسے شخص کم تہے جو
غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہیگا جب تک اللہ پاک کیطرف سے کوئی وحی نہ اوترے
اور یہ جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کیا جب پہل پک گئے تہے اور سایہ خوب تہا اور مجہکو ان چیزون
کا بہت شوق تہا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیاری کی اور مسلمانون نے بہی آپکے ساتہہ طیاری کی
مین نے بہی صبحکو نکلنا شروع کیا اس ارادے سے کہ مین بہی اونکے ساتہہ طیاری کرون لیکن پہر روز مین لوٹ آتا
اور کچہہ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دلمین یہ کہتا کہ مین جب چاہون جاسکتا ہون (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود
تہا) یونہی ہوتا رہا یہانتک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی صبح کیوقت
نکلے اور مسلمان بہی آپکے ساتہہ نکلے اور مینے کوئی طیاری نہین کی پہر صبحکو مین نکلا اور لوٹ کر آگیا اور
کوئی فیصلہ نہین کیا میرا یہی حال رہا یہانتک کہ لوگون نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے اُسوقت
مینے بہی کوچ کا قصد کیا کہ اون سے ملجاؤن تو کاش مین ایسا کرتا لیکن میری تقدیر مین نہ تہا بعد اوسکے جب
مین باہر نکلتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد تو مجہکو رنج ہوتا کیونکہ مین کوئی پیروی کے لائق
نہ پاتا مگر ایسا شخص جسپر منافق ہونے کا گمان تہا یا معذور ضعیف اور ناتوان لوگون مین سے خیر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے (راہ مین) میری یاد کہین نہ کی یہانتک کہ آپ تبوک مین پہونچے آپ لوگون مین بیٹہے ہوئے تہے
اوسوقت فرمایا کعب بن مالک کہان گیا ایک شخص بولا بنی سلمہ مین سے یا رسول اللہ اوسکی چادرون نے اُسکو
روک رکہا وہ اپنے دونون کنارون کو دیکہتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس مین مشغول اور مصروف ہے)
معاذ بن جبل نے یہ سنکر کہا تو نے بری بات کہی قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچہا سمجہتے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اتنے مین آپنے ایک شخص کو دیکہا جو سفید کپڑے پہنے
ہوئے آرہا تہا اور ریتی کو اڑا رہا تہا (چلنے کی وجہ سے) آپنے فرمایا ابو خیثمہ ہے پہر وہ ابو خیثمہ ہی تہا
اور ابو خیثمہ وہ شخص تہا جس نے ایک صاع کہجور صدقہ دی تہی جب منافقون نے اوسپر طعنہ کیا تہا کعب بن
مالک نے کہا جب مجہے خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے مدینہ کیطرف تو میرا رنج بڑہ
گیا مینے جہوٹ باتین بنانا شروع کین کہ کوئی بات ایسی کہون جس سے آپ کا غصہ مٹ جاوے کل
کے روز اور اس امر کے لیے مین نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گہر والون مین سے

یعنے اون سے بہی صلاح لی کہ کیا بات بناؤن) جب لوگون نے مجہہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب آن
پہونچے اُسوقت سارا جہوٹ کافور ہو گیا اور مین سمجہ گیا کہ اب کوئی جہوٹ بنا کر مین آپ سے نجات نہین پانیکا
آخر مین نے نیت کر لی سچ بولنے کی اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو
پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین پڑہتے پہر لوگون سے ملنے کے لیے بیٹہتے جب آپ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچہے رہ
گئے تہے انہون نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمین کہانے لگے ایسے اسی پر چند آدمی تہے آپنے
اونکی ظاہر کی بات کو مان لیا اور اون سے بیعت کی اور اون کے لیے دعا کی مغفرت کی اور اون کی نیت (یعنے
دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہان تک کہ مین بہی آیا جب مین نے سلام کیا تو آپنے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے
غصے کی حالت مین کرتے ہین پہر آپنے فرمایا آمین چلتا ہوا آیا اور آپکے سامنے بیٹہا آپنے فرمایا تو کیون پیچہے
رہ گیا تونے تو سواری بہی خرید کر لی تہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مین آپکے سوا کسی اور شخص کے
پاس دنیا کے لوگون مین سے بیٹہتا تو یہی خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اوس کے غصے سے نکل جاؤنگا
اور مجہے اللہ تعالی نے زبان کی قوت دی ہے (یعنے مین عمدہ تقریر کر سکتا ہون اور خوب بات بنا سکتا ہون)
لیکن قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ اگر مین کوئی جہوٹ بات آپ سے کہدون اور آپ خوش ہو جاوین مجہسے تو
قریب ہے خدا تعالے آپ کو میرے اوپر غصہ کر دے گا (یعنے اللہ تعالی آپ کو بتلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور
جہوٹ تہا اور آپ ناراض ہو جاوینگے) اور اگر مین آپ سے سچ سچ کہونگا تو بیشک آپ غصے ہونگے
لیکن مجہے امید ہے کہ اللہ تعالی اوسکا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجہے کوئی عذر نہ تہا قسم خدا کی میں
کبہی نہ اتنا طاقتدار تہا نہ اتنا مالدار تہا جتنا اُسوقت تہا جب آپکے پیچہے رہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کعب نے سچ کہا پہر آپنے فرمایا اچہا جا یہانتک کہ اللہ حکم دیوے تیرے باب مین مین کہڑا ہوا اور
چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑکر میرے پیچہے ہوئے اور مجہسے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہین جانتے کہ تم نے اس سے
پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیون ہو گئے اور کوئی عذر کیون نہ کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے سامنے جیسے اور لوگون نے جو پیچہے رہ گئے تہے عذر بیان کیے اور تیرا گناہ میٹنے کے لیے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا استغفار کافی تہا قسم خدا کی وہ لوگ مجہکو ملامت کرنے لگے یہانتک کہ مین نے قصد کیا
پہر لوٹون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنے تئین جہوٹا کرون (اور کوئی عذر بیان کرون) پہر
مین نے اون لوگون سے کہا کسی اور کا بہی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے اونہون نے کہا ہان

دو شخص اور ہین اونہون نے بہی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بہی وہی فرمایا جو
تجہسے فرمایا مین نے پوچہا وہ دو شخص کون ہین انہون نے کہا مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن اُمیہ واقفی ان لوگون
نے ایسے دو شخصون کا نام لیا جو نیک تہے اور بدر کی لڑائی مین موجود تہے اور پیروی کے قابل تھے جب اون لوگون
نے ان دونون شخصون کا نام لیا تو مین چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو منع کر دیا تہا کہ
ہم تینون آدمیون سے کوئی بات نکرے اون لوگون مین سے جو پیچہے رہ گئے تھے تو لوگون نے ہم سے پرہیز شروع
کی اور انکا حال ہمارے ساتہہ بالکل بدل گیا یہانتک کہ زمین بہی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نرہی جسکو
مین پہچانتا تہا پچاس راتون تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونون ساتہی تو عاجز ہوگئے اور اپنے گہرون
مین بیٹہہ رہے روتے ہوئے لیکن مین تو سب لوگون مین کم سن اور زوردار تہا مین نکلا کرتا تہا اور نماز
کے لیے بہی آتا اور بازارون مین پہرتا پر کوئی شخص مجہہ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتا
اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہہ مین بیٹہے ہوتے نماز کے بعد اور دل مین یہ کہتا کہ آپنے اپنی لبون کو
ہلایا سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہین ہلایا پہر آپکے قریب نماز پڑہتا اور دزدیدہ نظر سے (کنکھیون سے)
آپ کو دیکہتا تو جب مین نماز مین ہوتا آپ میری طرف دیکہتے اور جب مین آپ کی طرف دیکہتا تو آپ مُنہہ پہیر
لیتے یہانتک کہ جب مسلمانون کی سختی مجہپر لمبی ہوئی تو مین چلا اور ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑہا ابو قتادہ
میرے چچازاد بہائی تہے اور سب لوگون سے زیادہ مجہے اون سے محبت تہی مین نے اونکو سلام کیا تو قسم خدا کی انہون
نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہین کہ
آپ کے ارشاد کے سامنے بہائی بیٹے کی مروت بہی نہین کرتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جاوے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویون
کا قول جو اوس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) مین نے اون سے کہا اے ابو قتادہ
مین تم کو قسم دیتا ہون اللہ کی تم یہ نہین جانتے کہ مین اللہ اور اوسکے رسول سے محبت رکہتا ہون وہ خاموش
ہو رہے مین نے دوبارہ قسم دی وہ خاموش رہے پہر سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے (یہی کعب سے نہین بولے بلکہ خود اپنے جی مین
بات کی) آخر میری آنکہون سے آنسو نکل پڑے اور مین پیٹہہ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑہا مین مدینہ کے بازار مین
جا رہا تہا تو ایک کسان شام کے کسانون مین سے جو مدینہ مین اناج بیچنے کے لیے آیا تہا کہنے لگا کعب
بن مالک کا گہر مجہکو کون بتا دے گا لوگون نے اوسکو اشارہ شروع کیا یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجہہ

ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا مین منشی تہا مین نے اوسکو پڑہا اوس مین یہ لکہا تہا بعد حمد ونعت کے کعب کو
معلوم ہو ہم کو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تم پر جفا کی ہے اور
خدا تعالے نے تم کو ذلت کی گہر مین نہین کیا نہ اوس جگہہ جہان تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے ملو اور ہم
تمہاری خاطر داری کرینگے مین نے جب یہ خط پڑہا تو کہا یہ بہی ایک بلا ہے اور اوس خط کو مین نے چولہے مین
جلا دیا جب پچاس دن مین سے چالیس دن گذر گئے اور وحی نہ آئی تو ایکا ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پیغام لانیوالا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہین کہ اپنی بی بی سے
علیحدہ رہو مین نے کہا مین اوسکو طلاق دیدون یا کیا کرون وہ بولا نہین طلاق مت دو صرف الگ رہو
اور اوس سے صحبت مت کرو اور میرے دونون یارون کے پاس بہی یہی پیام گیا مین نے اپنی بی بی سے کہا تو
اپنے عزیزون مین چلی جا اور وہین رہو یہانتک کہ اللہ تعالی اس باب مین کوئی حکم دیوے ہلال بن امیہ
کی بی بی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلال بن امیہ ایک بوڑہا
بیکار شخص ہے اوسکے پاس کوئی خادم بہی نہین تو کیا آپ برا سمجہتے ہین اگر مین اوس کی خدمت کیا کرون
آپ نے فرمایا مین خدمت کو برا نہین سمجہتا لیکن وہ تجہسے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اوسکو کسی کام
کا خیال نہین اور قسم خدا کی وہ اوس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گہر والون نے کہا کاش تم بہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لو کیونکہ آپ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو
اوسکی خدمت کرنے کی اجازت دی مین نے کہا مین کبہی اجازت نہ لونگا آپ سے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماوینگے اگر مین اجازت لون اپنی بی بی کے لیے اور مین جوان آدمی ہون
پہر دس راتون تک مین اوسی حال مین رہا یہانتک کہ پچاس راتین پوری ہوئین اوس تاریخ سے جب سے
آپ نے منع کیا تہا ہم سے بات کرنے سے پہر پچاسوین رات کو صبح کے وقت مین نے نماز پڑہی اپنے ایک گہر کے
چہت پر مین اسی حال مین بیٹہا تہا جو اللہ تعالے نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تہا
اور زمین مجہپر تنگ ہو گئی تہی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے مین مین نے ایک پکارنے والے کی آواز
سنی جو سلع پر چڑہا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ مین) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش
ہو جا یہ سنکر مین سجدے مین گرا اور مین نے پہچانا کہ خوشی آئی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون
کو خبر کی کہ اللہ نے ہمکو معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑہ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری دینے کے لیے تو

تو میری دونون یارون کے پاس چند خوش خبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور
ایک دوڑنیوالا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اُسکی آواز گھوڑے سے جلدی مجھہ کو پہونچی جب وہ شخص
آیا جس کی آواز مین نے سُنی تہی خوشخبری کی تو مین نے اپنے دونون کپڑے اتارے اور اُسکو پہنا دیے اوسکی
خوشخبری کے صلہ مین قسم خدا کی اوسوقت میرے پاس وہی دو کپڑے تہے مین نے دو کپڑے مانگے کے لیے اور اُنکو
پہنا اور چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی نیت سے لوگ مجہہ سے ملتے جاتے تہے گروہ گروہ اور مجھکو
مبارک باد دیتے جاتے تہے معافی کی اور کہتے تہے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے
یہانتک کہ مین مسجد مین پہونچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے تہے
اور آپ کے پاس لوگ تہے طلحہ بن عبید اللہ مجھکو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہانتک کہ مصافحہ
کیا مجہہ سے اور مجھکو مبارک باد دی قسم خدا کی مہاجرین مین سے اون کے سوا کوئی شخص کھڑا نہین ہوا تو کعب
طلحہ کے اس احسان کو نہین بہولتے تہے کعب نے کہا جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو
آپ کا منہ خوشی سے چمک رہا تہا آپ نے فرمایا خوش ہوجا آج کے دن سے جو تیرے لیے بہتر دن ہے جب
سے تیری مان نے تجہہ کو جنا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کیطرف سے
آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کیطرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوجاتے تو آپ کا چہرہ چمک
جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اِس بات کو پہچان لیتے دیکھکے آپ کی خوشی کو جب مین آپ کے سامنے
بیٹھا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری معافی کی خوشی مین مین اپنے مال کو صدقہ کردون اللہ اور اُسکے
رسول کے لیے آپ نے فرمایا تہوڑا مال اپنا رکہہ لے بہتر ہے مین نے عرض کیا تو مین اپنا حصہ خیبر کا رکہہ لیتا ہون
اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ مین یہہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ
سچ کہون گا جب تک زندہ رہون کعب نے کہا قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ اللہ تعالی نے کسی مسلمان پر
ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے مین جب سے مین نے یہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا عمدہ طرح
سے مجھپر احسان کیا قسم خدا کی مین نے اُسوقت سے کوئی جہوٹ قصداً نہین بولا جب سے یہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہا آج کے دن تک اور مجہے امید ہے کہ اللہ تعالی باقی زندگی مین بہی مجھکو جہوٹ سے
بچاوے گا کعب نے کہا اللہ تعالی نے یہ آیتین اوتارین لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ اخیر تک یعنے بیشک
اللہ تعالی نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہون نے ساتہہ دیا نبی کا مفلسی کے وقت

یہانتک کہ فرمایا وہ مہربان ہی رحم والا اور اللہ تعالے نے معاف کیا اون تین شخصون کو جو پیچھے ڈالے گئے
یہانتک کہ جب زمین اونپر تنگ ہوگئی باوجود کشادگی کے اور اون کی جی بھی تنگ ہوگئی اور سمجھے کہ اب کوئی
بچاؤ نہین اللہ سے مگر اوسی کیطرف پھر اللہ نے معاف کیا انکو تاکہ وہ توبہ کرین بیشک اللہ تعالی بخشنے والا
مہربان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالی سے اور ساتھ رہو سچون کے کعب نے کہا قسم خدا کی اللہ تعا
نے اس سے بڑہ کر کوئی احسان مجھپر نہین کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ مین نے
سچ بولدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جھوٹ نہین بولا ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے
اللہ تعالی نے جھوٹون کی جب وحی اوتری تو ایسی برائی کی کسیکی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ
قسمین کہانے لگے تاکہ تم کچھ نہ بولو اون سے سو نہ بولو اون سے وہ ناپاک ہین اون کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے
اون کی کمائی کا قسمین کہاتے ہین تمسے کہ تم خوش ہوجاؤ اون سے سو اگر تم خوش ہوجاؤ اون سے تب بھی
اللہ تعالی خوش نہین ہوگا بدکارون سے کعب نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینون آدمی اون لوگون سے جنکا عذر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب اونہون نے قسم کہائی تو بیعت کی اون سے اور استغفار کیا اونکے
لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنے ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہانتک کہ اللہ تعا
نے فیصلہ کیا اوسی سبب سے اللہ تعالی نے فرمایا کہ معاف کیا اون تینون کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس
لفظ سے (یعنے خُلِّفُوا سے) یہ مراد نہین ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا
پیچھے رہنا اور ڈال رکہنا آپ کا اسکو بنسبت اون لوگون کے جنہون نے قسم کہائی اور عذر کیا آپ سے اور
آپنے قبول کیا اون کے عذر کو عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ
حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ
فِيْهِ عَلٰى يُوْنُسَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى
بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوْقَهُ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر جب کسی جہاد مین جاتے تو اور جگہہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا
فرماتے) پر اس لڑائی مین آپنے صاف صاف فرمادیا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ

حِيْنَ أُصِيْبَ بَصَرُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيْثِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ
أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَ
سَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاسٍ كَثِيْرٍ يَزِيْدُوْنَ عَلٰى
عَشَرَةِ آلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانُ حَافِظٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ کعب بن
مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ انکو حدیثیں یاد تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کعب بن مالک ان تین شخصوں میں سے تھے جنکو اللہ تعالے نے معاف کیا وہ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ
نہیں پیچھے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہی قصہ اس
میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے آدمیوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار
سے زیادہ تھی اور کسی دفتر میں اون کا نام نہ تھا **ف** ابو زرعہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تھے
ابن اسحاق نے کہا تیس ہزار تھے اور یہی مشہور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سے فائدے نکلے ۱ غنیمت
کا مباح ہونا ۲ فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی ۳ بغیر قسم دیئے قسم کھانا ۴ لڑائی کے وقت امام کا اپنے
مقصد کو چھپانا ۵ نیک بات کی جو فوت ہو جاوے آرزو کرنا ۶ مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اوس کو
رد کرنا جیسے معاذ نے کیا ۷ سچائی کی فضیلت ۸ سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا ۹ مجلس
عام میں بیٹھنا ۱۰ ظاہر پر حکم کرنا ۱۱ اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا ۱۲ اپنے اوپر
رونا گناہ کے ڈر سے ۱۳ کنکھیوں سے دیکھنا نماز نہیں توڑتا ۱۴ سلام بھی کلام ہے ۱۵ اطاعت اللہ اور
رسول کی عزیزداری پر مقدم ہے ۱۶ کلام میں یہ ضرور ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو ۱۷ کاغذ
کا جس میں اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے ۱۸ ایسی بات کو چھپانا جس میں فساد کا ڈر ہو ۱۹ عورت سے کہنا اپنے
عزیزوں میں جا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو ۲۰ عورت اپنے خوشی سے خاوند کی خدمت
کر سکتی ہے یعنے اوس پر جبر نہیں ہے ۲۱ صحبت وغیرہ کو کنایے سے بیان کرنا بہتر ہے ۲۲ احتیاط کرنا
بہتر ہے ۲۳ سجدہ شکر کرنا مستحب ہے ۲۴ خوشخبری دینا مستحب ہے ۲۵ مبارکبادی دینا مستحب ہے ۲۶
خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا ۲۷ قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے ۲۸ عاریت جائز ہے ۲۹
کپڑوں کی عاریت درست ہے ۳۰ لوگوں کا جمع ہونا امام کے پاس ۳۱ اہل فضل کے لیے جب اوٹھ کھڑا

ہونا مستحب ہے اور مدینے اس باب مین ایک رسالہ مستقل لکھا ہے ۳۲ مصافحہ ملاقات کیوقت مسنون ہی ۳۳
امام کا خوش ہونا اپنے لوگون کی خوشی سے ۳۴ خوشی کے وقت صدقہ دینا ۳۵ تمام مال کا صدقہ نکرنا
۳۶ سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سبب سے معافی ہوئی ہو اوسکا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی
کا خیال کیا

باب فی حدیث الافک حضرت عائشہ صدیقہ پر جو تہمت ہوئی تہی اسکا بیان

عن سعید بن المسیب وعروۃ بن الزبیر وعلقمۃ بن وقاص وعبید اللہ بن عبد اللہ
ابن عتبۃ بن مسعود عن حدیث عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قال لھا اھل
الافک ما قالوا فبرأھا اللہ مما قالوا وکلھم حدثنی طائفۃ من حدیثھا وبعضھم کان اوعی
لحدیثھا من بعض واثبت اقتصاصا وقد وعیت عن کل واحد منھم الحدیث الذی
حدثنی وبعض حدیثھم یصدق بعضا ذکروا ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج سفرا اقرع بین نسائہ
فایتھن خرج سھمھا خرج بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ قالت عائشۃ رضی
اللہ تعالی عنھا فاقرع بیننا فی غزوۃ غزاھا فخرج فیھا سھمی فخرجت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وذلک بعد ما انزل الحجاب فانا احمل فی ھودجی وانزل فیہ مسیرنا
حتی اذا فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ وقفل ودنونا من المدینۃ اذن لیلۃ
بالرحیل فقمت حین اذنوا بالرحیل فمشیت حتی جاوزت الجیش فلما قضیت من شانی
اقبلت الی الرحل فلمست صدری فاذا عقدی من جزع ظفار قد انقطع فرجعت فالتمست
عقدی فحبسنی ابتغاؤہ واقبل الرھط الذین کانوا یرحلون لی فحملوا ھودجی فرحلوہ
علی بعیری الذی کنت ارکب وھم یحسبون انی فیہ قالت وکانت النساء اذ ذاک
خفافا لم یھبلن ولم یغشھن اللحم انما یاکلن العلقۃ من الطعام فلم یستنکر القوم
ثقل الھودج حین رحلوہ ورفعوہ وکنت جاریۃ حدیثۃ السن فبعثوا الجمل و
ساروا ووجدت عقدی بعد ما استمر الجیش فجئت منازلھم ولیس بھا داع ولا مجیب
فتیممت منزلی الذی کنت فیہ وظننت ان القوم سیفقدونی فیرجعون الی فبینا انا
جالسۃ فی منزلی غلبتنی عینی فنمت وکان صفوان بن المعطل السلمی ثم الذکوانی

قد عرّس من وراء الجيش فأدلج فأصبح عند منزلي فرأى سواد إنسان نائم فأتاني فعرفني
حين رآني وقد كان يراني قبل أن يضرب الحجاب علي فاستيقظت باسترجاعه
حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي ووالله ما كلمني كلمة ولا سمعت منه كلمة غير
استرجاعه حتى أناخ راحلته فوطئ على يدها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة
حتى أتينا الجيش بعد ما نزلوا موغرين في نحر الظهيرة فهلك من هلك في شأني
وكان الذي تولى كبره عبد الله بن أبي ابن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت
حين قدمنا المدينة شهرا والناس يفيضون في قول أهل الإفك ولا أشعر بشيء من
ذلك وهو يريبني في وجعي أني لا أعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف
الذي كنت أرى منه حين أشتكي إنما يدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيسلم ثم يقول كيف تيكم فذاك يريبني ولا أشعر بالشر حتى خرجت بعد ما نقهت
فخرجت معي أم مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا ولا نخرج إلا ليلا إلى ليل وذلك قبل
أن نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وأمرنا أمر العرب الأول في التنزه وكنا نتأذى
بالكنف أن نتخذها عند بيوتنا فانطلقت أنا وأم مسطح وهي بنت أبي رهم بن
المطلب بن عبد مناف وأمها بنت صخر بن عامر خالة أبي بكر الصديق وابنها
مسطح بن أثاثة بن عباد بن المطلب فأقبلت أنا وبنت أبي رهم قبل بيتي حين
فرغنا من شأننا فعثرت أم مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما
قلت أتسبين رجلا قد شهد بدرا قالت أي هنتاه أولم تسمعي ما قال قلت
وماذا قال قالت فأخبرتني بقول أهل الإفك فازددت مرضا إلى مرضي فلما رجعت
إلى بيتي فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم قال كيف تيكم
قلت أتأذن لي أن آتي أبوي قالت وأنا حينئذ أريد أن أستيقن الخبر من قبلهما
فأذن لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت أبوي فقلت لأمي يا أمتاه ما يتحدث
الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقل ما كانت امرأة قط وضيئة عند
رجل يحبها ولها ضرائر إلا أكثرن عليها قالت فقلت سبحان الله وقد تحدث الناس

بعضا قالت فبكيت تلك الليلة حتى أصبحت لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم ثم أصبحت
أبكي ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب وأسامة بن زيد حين
استلبث الوحي يستشيرهما في فراق أهله
قالت فأما أسامة بن زيد فأشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذي يعلم من براءة
أهله وبالذي يعلم في نفسه لهم من الود فقال يا رسول الله هم أهلك
ولا نعلم إلا خيرا وأما علي بن أبي طالب فقال لم يضيق الله عليك والنساء سواها كثير
وإن تسأل الجارية تصدقك قالت فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بريرة فقال
أي بريرة هل رأيت من شيء يريبك من عائشة قالت له بريرة والذي بعثك بالحق
إن رأيت عليها أمرا قط أغمصه عليها أكثر من أنها جارية حديثة السن تنام
عن عجين أهلها فتأتي الداجن فتأكله قالت فقام رسول الله صلى الله عليه
وسلم على المنبر فاستعذر من عبد الله بن أبي ابن سلول قالت فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو على المنبر يا معشر المسلمين من يعذرني في رجل قد بلغني
أذاه في أهل بيتي فوالله ما علمت على أهلي إلا خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت
عليه إلا خيرا وما كان يدخل على أهلي إلا معي فقام سعد بن معاذ الأنصاري
فقال أنا أعذرك منه يا رسول الله إن كان من الأوس ضربنا عنقه وإن كان
من إخواننا الخزرج أمرتنا ففعلنا أمرك قالت فقام سعد بن عبادة وهو سيد
الخزرج وكان رجلا صالحا ولكن اجتهلته الحمية فقال لسعد بن معاذ لعمر
الله لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام أسيد بن حضير وهو ابن عم سعد بن معاذ
فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فإنك منافق تجادل عن المنافقين
فثار الحيان الأوس والخزرج حتى هموا أن يقتتلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم
قائم على المنبر فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكتوا و
سكت قالت وبكيت يومي ذلك لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم ثم بكيت ليلتي
المقبلة لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم وأبواي يظنان أن البكاء فالق كبدي

فبينا هما جالسان عندي وانا ابكي استأذنت علي امرأة من الانصار فاذنت لها فجلست تبكي
قالت فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم جلس قالت
ولم يجلس عندي منذ قيل لي ما قيل وقد لبث شهرا لا يوحى اليه في شأني بشيء قالت
فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال اما بعد يا عائشة فانه بلغني
عنك كذا وكذا فان كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفري
الله وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله عليه قالت فلما
قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما احس منه قطرة فقلت
اجب عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال فقال والله ما ادري ما اقول لرسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت لامي اجيبي عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت و
الله ما ادري ما اقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت وانا جارية حديثة السن
لا اقرأ كثيرا من القرآن اني والله لقد عرفت انكم قد سمعتم بهذا حتى استقر
في انفسكم وصدقتم به فان قلت لكم اني بريئة والله يعلم اني بريئة لا تصدقوني
بذلك ولئن اعترفت لكم بامر والله يعلم اني بريئة لتصدقوني واني والله ما اجد
لي ولكم مثلا الا كما قال ابو يوسف فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون
قالت ثم تحولت واضطجعت على فراشي قالت وانا والله حينئذ اعلم اني بريئة
وان الله مبرئي ببراءتي ولكن والله ما كنت اظن ان ينزل في شأني وحي يتلى
ولشأني كان احقر في نفسي من ان يتكلم الله عز وجل في بامر يتلى ولكن كنت ارجو
ان يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت فوالله ما رام
رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسه ولا خرج من اهل البيت احد حتى انزل الله عز و
جل على نبيه صلى الله عليه وسلم فاخذه ما كان ياخذه من البرحاء عند الوحي
حتى انه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق في اليوم الشاتي من ثقل القول الذي
انزل عليه قالت فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يضحك فكان اول
كلمة تكلم بها ان قال ابشري يا عائشة اما الله فقد برأك فقالت لي امي قومي اليه

فقلت والله لا أقوم إليه ولا أحمد إلا الله هو الذي أنزل براءتي قال فأنزل الله عز وجل
إن الذين جاءوا بالإفك عصبة منكم لا تحسبوه شرا لكم بل هو خير لكم عشر آيات فأنزل
الله عز وجل هذه الآيات براءتي قالت فقال أبو بكر وكان ينفق على مسطح لقرابته
منه وفقره والله لا أنفق عليه شيئا أبدا بعد الذي قال لعائشة فأنزل الله عز وجل
ولا يأتل أولوا الفضل منكم والسعة أن يؤتوا أولي القربى إلى قوله ألا تحبون أن يغفر
الله لكم قال حبان بن موسى قال عبد الله بن المبارك هذه أرجى آية في كتاب الله
فقال أبو بكر والله إني لأحب أن يغفر الله لي فرجع إلى مسطح النفقة التي كان ينفق عليه
وقال لا أنزعها منه أبدا قالت عائشة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم سأل زينب
بنت جحش زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن أمري ما علمت أو ما رأيت فقالت يا رسول
الله أحمي سمعي وبصري والله ما علمت إلا خيرا قالت عائشة وهي التي كانت تساميني من
أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فعصمها الله بالورع وطفقت أختها حمنة بنت جحش
تحارب لها فهلكت فيمن هلك قال الزهري فهذا ما انتهى إلينا من أمر هؤلاء الرهط
وقال في حديث يونس احتملته الحمية **ترجمہ** سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن
وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے اون سب لوگوں نے حضرت عائشہ کی
حدیث روایت کی جب اُنپر تہمت کی تہمت کرنیوالوں نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالی نے پاک کیا اون کو
اُنکی تہمت سے۔ زہری نے کہا ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اسحدیث کا مجھسے روایت کیا اور
بعض اون مین سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اسحدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ
بیان کرنے والے تھے اوسکو اور مین نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض
کو تصدیق کرتی ہے اُن لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جسعورت کے نام پر قرعہ نکلتا
اُسکو سفر مین ساتھہ لیجاتے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد
اور جمہور علماء کی کہ عورتوں کے بارے مین قرعہ پر عمل کرنا چاہیے اسیطرح عتق اور وصیت اور
قسمت مین اور اس باب مین بہت احادیث صحیحہ اور مشہور وارد ہین ابو عبید نے کہا قرعہ پہ تین پیغمبرون

نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا قرعہ کے استعمال پر گویا
اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اوس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابو حنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ
باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت ہی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہی پر قیاس کو
ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لیجانا اور دوسری کو نہ
لیجانا جائز نہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور باقی علما کا اور یہی مروی ہے مالک
سے اور ایک روایت اون سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جسکو چاہے ساتھ لیجاوے انتہی مختصرا
مترجم کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی تھے جو حدیث صحیح سے ثابت ہو اون کا اصول
یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابو حنیفہ کا
مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابو حنیفہ کا یہی طریقہ
اور مذہب تھا اللہ اونپر رحم کرے اور انکو درجات عالیہ نصیب کرے اونہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ
حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح ہو جاوے تو وہ ہی میرا مذہب ہے
ف حضرت عائشہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں اور
میرا نام نکلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اسوقت کا ہے جب پردے
کا حکم اوتر چکا تھا میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اوترتی تو بھی اوسی ہودے میں
رہتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایکبار
آپ نے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر دی اور چلے یہاں تک کہ لشکر
کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کیطرف آئی اور سینہ کو چھوا
معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور
اُس ہار کو ڈھونڈھنے لگی اوس کے ڈھونڈنے میں مجھ کو دیر لگی اور وہ لوگ آن پہنچے جو میرا ہودہ
اُٹھاتے تھے اونہوں نے ہودہ اوٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھدیا جسپر میں سوار ہوتی تھی وہ یہ
سمجھے کہ میں اوسی ہودے میں ہوں اوسوقت عورتیں ہلکی دبلی) تھیں نہ سنڈ ہی تھیں نہ موٹی
کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں اسلیے انکو ہودے کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب اونہوں
نے اوسکو اونٹ پر لادا اور اٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور

چلدیے اور مین نے اپنا ہار اوسوقت پایا جب سارا لشکر چلدیا مین جو اون کے ٹہکانے پر آئی تو وہان کسیکی آواز
ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے مین نے یہ ارادہ کیا کہ جہان بیٹھی تہی وہین بیٹھ جاؤن اور یہ سمجہی کہ
لوگ جب مجہے نہ پاوینگے تو یہین لوٹ کر آوینگے تو مین اوسی ٹہکانے پر بیٹھی تہی اتنے مین میری
آنکھ لگ گئی اور مین سو رہی اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تہا وہ آرام کے لیے اخیر
رات مین لشکر کے پیچہے ٹہیرا تہا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹہکانے پر پہونچا اوسکو ایک آدمی
کا جثہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجہکو پہچان لیا دیکہتے ہی اسلیے کہ مین پردے کا حکم
اوترنے سے پہلے اوس کے سامنے ہوا کرتی مین جاگ اوٹہی اوس کے آواز سن کر جب اوس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ
رَاجِعُونَ پڑہا مجہکو پہچانکر مین نے اپنا منہ ڈہانپ لیا اپنی اوڑہنی سے قسم خدا کی اوس نے کوئی بات مجہ
سے نہین کی نہ مین نے اوس کی کوئی بات سنی سوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ کہنے کے پہر اوس نے اپنا اونٹ
بٹہایا اور اپنا ہاتہہ میرے چڑہنے کے لیے بچہا دیا مین اونٹ پر سوار ہوگئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو
کہینچتا ہوا یہانتک کہ ہم لشکر مین پہونچے اور لشکر کے لوگ اوتر چکے تہے سخت دوپہر کی گرمی
مین ٹہیرے مقدمہ مین تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنے جنہون نے بدگمانی کی) اور قرآن مین جس کی نسبت تَوَلّٰی
کِبرَہٗ آیا ہے یعنے بانی مبانی اُس تہمت کا **ف** اللہ تعالی نے جب حضرت عائشہؓ کی پاکی اور تہمت
قرآن مین بیان کی تو فرمایا جس نے اوٹہایا اِسکا بڑا بوجہہ اوسکو بڑا عذاب ہے **ف** وہ عبداللہ بن
ابی سلول (منافق) تہا آخر ہم مدینہ مین آئے اور مین جب مدینہ مین پہونچی تو بیمار ہوگئی ایک مہینہ
تک بیمار رہی اور لوگون کا یہ حال تہا کہ بہتان کرنے والون کی باتون مین شغل کرتے اور مجہے اون
کسیبات کی خبر نہ تہی صرف مجہ کو اس امر سے شک ہوا کہ مین نے اپنی بیماری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وہ شفقت نہ دیکہی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب مین بیمار ہوتی آپ صرف اندر آتے اور
سلام کرتے پہر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجہے شک ہوتا لیکن مجہے اس خرابی کی خبر نہ تہی
یہانتک کہ جب مین دبلی ہوگئی بیماری جانے کے بعد تو مین نکلی اور میرے ساتہہ مسطح کی مان بہی نکلی
مناصع کیطرف (مناصع موضع تہے مدینہ کے باہر) اور وہ پاخانے تہے ہم لوگون کے (پاخانے بننے
سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اوسوقت کا ہے جب ہمارے
گہرون کے نزدیک پاخانے نہین بنے تہے اور ہم اگلے عربون کیطرح جنگل مین جایا کرتی (پاخانے

کے لیے) اور گھر کے پاس پاخانے بنانے سے نفرت رکھتے تو میں چلی اور ام مسطح میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی
ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اُسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابوبکر صدیق
کی اسکا نام سلمیٰ تھا) اوسکے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا غرض میں اور ام مسطح
دونوں جب اپنے کام سے فارغ ہوچکیں تو لوٹی ہوئیں اپنے گھر کیطرف آرہیں تہیں اتنے میں ام مسطح کا
پاؤں اولجھا۔ اپنی چادر میں اور بولی ہلاک ہوا مسطح میں نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس
شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا وہ بولی اے نادان تو نے کچھ نہیں سنا مسطح نے کیا کہا میں نے کہا
کیا کہا اوس نے مجھہ سے بیان کیا جو بہتان والوں نے کہا تھا یہ سنکر میرے بیماری دوچند ہوگئی ایک اور
بیماری تو تھی ہی میں جب اپنے گھر پہونچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور
فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں اپنی ماں باپ کے پاس جانے کی اور
میرا اوسوقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جاکر اس خبر کو تحقیق کروں آخر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھہ کو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ
کیا بک رہے ہیں وہ بولی بیٹا تو اسکا خیال نہ کر اور اسکو بڑی بات مت سمجھ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا
ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اسکو چاہتا ہو اور اوسکی سوکنیں بھی ہوں اور سوکنیں اسکے
عیب نہ نکالیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کردیا میں ساری رات روتی رہی صبح تک
میری آنسو نہ تھمے اور نہ نیند آئی صبحکو بھی میں رو رہی تھی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
بن ابیطالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اوتری تھی اور اون دونوں سے مشورہ لیا مجھکو
جدا کرنے کے لیے (یعنے طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے تو وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی کے حال کو اور اوسکی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اوسکے ساتھہ اونہوں
نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اوسکی نہیں جانتے
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالی نے آپکے اوپر تنگی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا
عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپ سے سچ کہدیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت
عائشہ کے پاس رہتی تھی **ف** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا کچھ حضرت عائشہ کی دشمنی سے نہیں کہا
کیونکہ انکو حضرت عائشہ سے اوسوقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا اونکے حق میں کہ جو اپنے نزدیک

مناسب سمجھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرین اس لیے کہ آپ کو پریشانی تہی اور آپ کی تسلی اور
تشفی ضرور تہی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور
فرمایا اے بریرہ تونے کبہی عائشہ سے ایسی بات دیکہی ہے جس سے تجہ کو اوس کی پاکدامنی مین شک پڑے
بریرہ نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بہیجا ہے اگر مین ان کا کوئی کام دیکہتی کبہی تو ضرور
عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہین ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چہوڑ کر گہر کا سو جاتی ہے
پہر بکری آتی ہے اور اسکو کہا لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اون مین کوئی عیب نہین جبکہ تم پوچہتے ہو نہ
اوس کے سوا کوئی عیب ہو جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بہولی بہالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گہر کا بندوبست
نہین کرسکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کہڑے ہوے
اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا آپ نے فرمایا منبر پر اے مسلمان لوگو کون بدلہ لیگا میرا اوس شخص
سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گہر والون کی نسبت مجہ تک پہونچی قسم خدا کی مین تو اپنے
گہر والی کو (یعنے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضہ کو) نیک سمجہتا ہون اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت
لگاتے ہین (یعنے صفوان بن معطل سے) اوسکو بہی مین نیک سمجہتا ہون اور وہ کبہی میرے گہر
مین نہین گیا مگر میرے ساتہہ یہ سُنکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تہے) کہڑے
ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین آپ کا بدلہ لیتا ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس مین
سے ہووے تو ہم اوسکی گردن مارتے ہین اور جو ہمارے بہائیون خزرج مین سے ہووے تو آپ حکم کیجیے
ہم آپکے حکم کی تعمیل کرینگے (یعنے اوسکی گردن مارینگے) یہ سنکر سعد بن عبادہ کہڑے ہوئے
اور وہ خزرج قبیلے کے سردار تہے اور نیک آدمی تہے پر اوسوقت انکو اپنی قوم کی پچ آگئی اور کہنے
لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کی بقا کی تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کرسکیگا یہ سُنکر
اُسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بہائی تہے کہڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے
تونے غلط کہا قسم خدا کی بقا کی ہم اوسکو قتل کرینگے اور تو منافق ہے جب تو منافقون کی طرف سے
لڑتا ہے غرض کہ دونون قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اوٹہہ کہڑے ہوئے اور قریب تہا کہ کشت و
خون مغرور ہووے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کہڑے ہوئے تہے اون کو سمجہا رہے تہے
اور ان کا غصہ فرو کر رہے تہے یہانتک کہ وے خاموش ہوگئے اور آپ بہی خاموش ہو رہے حضرت

عائشہ نے کہا مین اوسدن بہی سارا دن رویا کی میرے آنسو نہین تہمتے تہے اور نہ نیند آتی تہی پہر دوسری رات
بہی رویا کی نہ آنسو تہمتے تہے نہ نیند آتی تہی اور میری باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پہٹ
جاویگا میری مان باپ میرے پاس بیٹہے تہے اور مین رو رہی تہی اتنے مین انصار کی ایک عورت نے اجازت
مانگی مین نے اوسکو اجازت دی وہ بہی آن کر رونے لگی پہر ہم اُسی حال مین تہے کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ و
سلم تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹہے اور جس روز سے مجہپر تہمت ہوئی تہی اوس روز سے آج تک آپ میرے
پاس نہین بیٹہے تہے اور ایک مہینا یون ہی گذر اتہا میرے مقدمہ مین کوئی وحی نہین اوتری حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اسہ عنہا نے کہا پہر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے تشہد پڑہا بیٹہتے ہی اور فرمایا
امابعد اے عائشہ مجہکو تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہونچی ہے پہر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اسہ تعالے
تمہاری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اسہ تعالی سے اسواسطے کہ
بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اسہ تعالی اوسکو بخشدیتا ہے حضرت عائشہ نے کہا
جب رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے یہانتک کہ ایک قطرہ
بہی نہ تہا مین نے اپنے باپ سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کو اس مقدمہ مین
جو آپنے فرمایا میرے باپ بولے قسم خدا کی مین نہین جانتا کیا جواب دون رسول اسہ صلے اسہ علیہ و
سلم کو (سبحان اسہ باپ تو عاشق رسول تہے گو اون کی بیٹی کا مقدمہ تہا پر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم
کے سامنے دم نہ مارا سے ﴿ باوجودت زمن آواز نیاید کہ منم ﴾ مین نے اپنی مان سے کہا تم جواب دو میری
طرف سے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کو وہ بولی قسم خدا کی مین نہین جانتی کیا جواب دون رسول اسہ
صلے اسہ علیہ وسلم کو آخر مین نے خود ہی کہا اور مین کمسن لڑکی تہی مین نے کہا مین نے بہت قران نہین
پڑہا ہے لیکن مین قسم خدا کی یہ جانتی ہون کہ تم لوگون نے اس بات کو یہانتک سنا کہ تمہارے دلمین جم گئی
اور تمنے اوسکو سچ سمجہ لیا (یہ حضرت عائشہ رضی اسہ عنہا نے غصے سے فرمایا ورنہ یہ کسینے نہین سمجہا
تہا بجز تہمت کرنے والون کے) پہر اگر مین تمسے کہون مین بیگناہ ہون اور اسہ تعالے جانتا ہے کہ
مین بیگناہ ہون تو بہی تم مجہکو سچا نہین سمجہنے کے اور اگر مین ایک گناہ کا اقرار کرون جسکو مین نے
نہین کیا ہے اور اسہ جانتا ہے کہ مین اوس سے پاک ہون تو تم مجہکو سچا سمجہوگے اور مین اپنی اور
تمہاری مثل سوا اس کے کوئی نہین پاتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی تہی (حضرت

یعقوب کی اور حضرت عائشہ کو رنج مین اونکا نام یاد نہ آیا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا جب اونہون نے
کہا تہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ یعنے اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی
مدد درکار ہے پہر مین نے کروٹ موڑ لی اور مین اپنے بچہونے پر لیٹ رہی اور مین قسم خدا کی اوسوقت
جانتی تہی کہ مین پاک ہون اور اللہ تعالی ضرور میرے پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم خدا کی مجہے یہ گمان نہ
تہا کہ میری شان مین قرآن اوترے گا جو پڑہا جاویگا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے
گمان مین اس لائق نہ تہی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ مین کلام کرے اور
کلام بہی ایسا جو پڑہا جاوے البتہ مجکو یہ اسید تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب مین کوئی ایسا
مضمون دیکہین گے جس سے اللہ تعالی میری پاکی ظاہر کردیگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہہ سے نہین اوٹہے تہے اور نہ گھر والون مین سے
کوئی باہر گیا تہا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی بہیجی اور اوتارا قرآن کو آپ کو وحی
کی سختی معلوم ہونے لگی یہانتک کہ آپکے جسم مبارک پر سے موتی کیطرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے جاڑے
کے دنون مین اوس کلام کی سختی سے جو آپ پر اوترا (اس لیے کہ بڑے شاہنشاہ کا کلام تہا) جب یہ
حالت آپ کی جاتی رہی (یعنے وحی ختم ہوچکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپنے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا
اے عائشہ خوش ہو اللہ تعالے نے تجہکو بے گناہ اور پاک فرمایا میری مان نے کہا اوٹہہ اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر اور شکر کر اور آپکے سر کا بوسہ لے) مینے کہا قسم خدا کی مین تو حضرت کیطرف
نہین اوٹہون گی اور نہ کسی کی تعریف کرونگی سوا اللہ تعالی کے اوسی نے میری پاکی اوتاری حضرت عائشہ
نے کہا اللہ تعالی نے اوتارا إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ اخیر تک دس آیتون کو تو اللہ جل جلالہ
نے ان آیتون کو میرے پاکی کے لیے اوتارا ابوبکر صدیق نے جو مسطح سے عزیزداری کے وجہ سے سلوک
کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب مین اوسکو کچہ نہ دون گا جب اوسنے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعالی
نے یہ آیت اوتاری وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اخیر تک حبان بن موسی نے کہا عبداللہ بن مبارک
نے کہا یہ آیت بڑی اسید کی ہے اللہ کی کتاب مین (کیونکہ اس مین اللہ تعالے نے ناتے دارون کے
ساتہہ سلوک کرنے مین بخشش کا وعدہ کیا) ابوبکر نے کہا قسم خدا کی مین تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ مجہکو
بخشے پہر مسطح کو جو کچہ دیا کرتے تہے وہ جاری کردیا اور کہا مین کبہی بند نہ کرون گا حضرت عائشہ

نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا جو وہ جانتی ہوں یا اُنہوں نے دیکھا ہو اونہوں نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تھیں) یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھہ کی احتیاط رکھتی ہوں ایسے بن سنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں میں تو عائشہ کو نیک ہی سمجھتی ہوں حضرت عائشہ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی بی بیوں میں اور اللہ تعالی نے اونکو اس تہمت سے بچایا اُنکی پرہیزگاری کی وجہ سے اور اُن کی بہن حمنہ بنت جحش نے اون کے لیے تعصب کیا اور اون کے لیے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے اون میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں) زہری نے کہا تو ان لوگوں کا یہ اخیر حال ہے جو ہم کو پہنچا **ف** نووی نے کہا اس حدیث میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ سنہ ہجری میں ہوا اسپر سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن معاذ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بار اُسید بن حضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسیع ۴ھ سنہ ہجری میں تہا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور اوسوقت سعد بن معاذ زندہ تہے اس صورت میں صحیحین میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہے پھر نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے ہیں ۱ حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا اور یہ اگرچہ زہری کا فعل ہے پر اجماع کیا مسلمانوں نے اسکے قبول پر ۲ دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا ۳ قرعہ کا وجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بی بیوں میں سے ۴ قضای سفر مقیم عورتوں کے لیے وجب نہ ہونا ۵ سفر میں اپنی بی بی کا ساتھہ لے جانا ۶ عورتوں کا ہودے میں چڑہنا ۷ عورتوں کا جہاد میں جانا ۸ مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں ۹ لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا ۱۰ عورت کا جانے ضرورت کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا ۱۱ عورتوں کا سفر میں ہار پہننا ۱۲ جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اوس سے بات نہ کریں اگر محرم نہ ہو ۱۳ کم کہانے کی فضیلت عورتوں کے لیے ۱۴ لشکر میں سے بعضوں کا پیچھے رہ جانا ۱۵ مدد کرنا اوسکی جو رہ جاوے ۱۶ احسن ادب اجنبی عورتوں سے بغیر بات نہ کرنا اور اون کے آگے چلنا ۱۷ آپ پیدل چلنا عورت

کو چٹپ الینا انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر ١٩ عورت کا مونہہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ وہ نیک ہو ٢٠ حلف کرنا بغیر استحلاف کے ٢١ بے ضرورت کے بری بات افشا نہ کرنا ٢٢ اپنی بی بی سے نرمی اور حسن معاشرت سے امری و حجت حسن معاشرت میں ٢٣ نہ کرنا ٢٤ مریض کا حال پوچھنا ٢٥ عورت کو ایک ساتھی لیکر نکلنا ٢٦ اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے ٢٧ فضیلت اہل بدر کی ٢٨ عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جاوے ٢٩ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا ٣٠ مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے اور دوستوں سے ٣١ بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اوس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے ٣٢ امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مہم کے لیے ٣٣ امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے ٣٤ فضیلت صفوان بن معطل کی ٣٥ فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر کی ٣٦ فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا ٣٧ توبہ کا قبول کرنا ٣٨ استشہاد کرنا آیات قرآن سے ٣٩ پہلے گفتگو بڑون کے سپرد کرنا ٤٠ خوشخبری میں جلدی کرنا ٤١ برائت حضرت عائشہ کی نص قرآن اگر کوئی اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے باجماع اہل اسلام ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہیں کی ٤٢ تجدید شکر بر وقت تجدید نعمت کے ٤٣ فضیلت حضرت ابوبکر رضے اللہ عنہ کی ٤٤ صلہ رحم مستحب ہونا اگرچہ وہ لوگ گنہگار ہوں ٤٥ عفو کرنا گنہگاروں سے ٤٦ صدقہ کا استحباب ٤٧ قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا ٤٨ فضیلت ام المومنین زینب کی ٤٩ گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنے احتیاط سے گواہی دینا ٥٠ دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ نے حسان سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرخواہ تھے اور مداح تھے ٥١ خطبہ شروع کرنا اما بعد سے ٥٢ خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے ٥٣ مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت ٥٤ متعصب کو برا کہنا جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب اونکا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرف داری کرتے ہو نہ یہ کہ تم منافق ہوا تہے

مُخْتَصَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ إِنَّهُ قَالَ ٥

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

وَزَادَ اَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدًا وَفِيْ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مُوْعِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوْعِرِيْنَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوْعِرِيْنَ قَالَ
اَلْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ برا جانتی تھین حسان
رضی اللہ عنہ کی برائی کو وہ کہتی تھین یہ شعر حسان کی ہے فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَتِيْ وَعِرْضِيْ ۔ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ
مِنْكُمْ وِقَاءُ ۔ یعنے حسان کافرون سے کہتے ہین میرے باپ اور مان اور میری عزت یہ سب حضرت محمد صلعم کی
عزت کے لیے بچاؤ ہین ۔ مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مداح اور ثنا خوان تھے
اس مین کچھ شک نہین گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ کی تہمت مین شریک تھے پر اوسکی سزا
دنیا مین انکو مل گئی) حضرت عائشہ نے کہا قسم خدا کی جس مرد سے تہمت لگائی (یعنے صفوان بن
معطل سے) وہ کہتا تھا سبحان اللہ قسم خدا کی مین نے کسی عورت کا پردہ نہین کھولا اور بعد اوسکے اللہ
کی راہ مین شہید مارا گیا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِيَ الَّذِيْ
ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ
اَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَاَيْمُ اللّٰهِ
مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا
دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ
وَفِيْهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ فَسَاَلَ جَارِيَتِيْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ عَجِيْنَهَا اَوْ قَالَتْ
خَمِيْرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ
عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
وَفِيْهِ اَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِيْنَ تَكَلَّمُوْا بِهٖ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِيْ كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ وَحَمْنَةُ

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگون نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوے اور تشہد پڑہا اللہ کی تعریف کی اور اوسکی صفت بیان کی جیسی اوسکے لائق ہے پہر کہا امّا بعد مشورہ دو مجہہ کو اون لوگون مین جنہون نے تہمت لگائی میرے گہر والون کو قسم خدا کی مین نے تو اپنے گہر والی پر کوئی برائی کبہی نہین جانی اور جس شخص سے انہون نے تہمت لگائی اوسکی بہی کوئی برائی مین نے کبہی نہین دیکہی اور نہ وہ کبہی میرے گہر مین آیا مگر اسی وقت جب مین موجود تہا اور جب مین سفر مین گیا وہ بہی میرے ساتہہ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین آئے اور میری لونڈی سے حال پوچہا اوسنے کہا قسم خدا کی مین نے عائشہ کا کوئی عیب نہین دیکہا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہین پہر بکری آتی ہے اور اُن کا آٹا کہا لیتی ہے یا خمیر کہا لیتی ہے آپکے بعضے اصحاب نے اوسے جہڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ صاف کہدیا اوس سے (یہ واقعہ تہمت کا) سخت سست کہا اُسکو) وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی مین تو عائشہ کو ایسا جانتی ہون جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنے بے عیب) یہ خبر اوس مرد کو پہونچی جس سے تہمت کرتے تہے وہ بولا سبحان اللہ قسم خدا کی مین نے کسی عورت کا کپڑا کبہی نہین کہولا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا وہ مرد خدا تعالی کی راہ مین شہید ہوا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والون مین مسطح تہا اور حمنہ تہی اور حسان تہا اور منافق عبد اللہ بن ابی وہ تو کہود کہود کر اس بات کو نکالتا پہر اوسکو اکہٹا کرتا اور وہی بانی سبانی تہا اور حمنہ (بنت جحش)

بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّيْبَةِ آپ کی لونڈی کی برارت اور عصمت کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لِعَلِيٍّ اِذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ فَاَتَاهُ عَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ فِيْ رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اُخْرُجْ فَنَاوَلَهٗ يَدَهٗ فَاَخْرَجَهٗ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوْبٌ لَيْسَ لَهٗ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَجْبُوْبٌ مَا لَهٗ ذَكَرٌ

ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تہے آپ کی حرم کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام ولد لونڈی کو) آپنے حضرت علی سے فرمایا جا اور اُس شخص کی

گردن مار (شاید وہ منافق ہوگا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہوگا) حضرت علی اوس کے پاس گئے دیکھا تو وہ
ٹھنڈک کے لیے ایک کنوئیں میں غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اوس سے کہا نکل اوس نے اپنا ہاتھ حضرت علی
کے ہاتھ میں دیا اونہوں نے اوسکو باہر نکالا دیکھا تو اوسکا عضو تناسل کٹا ہوا ہے حضرت علی نے اسکو
نہ مارا اپیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مجبوب ہے (یعنی ذکر
کٹا ہوا) اوس کی ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی سمجھے کہ آپنے زنا کے خیال سے اوسکے قتل کا
حکم دیا سو اسطے اونہوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ کو وحی سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ قتل نہ کیا جاویگا
پر آپنے قتل کا حکم دیا تاکہ اسکا حال کھلجاوے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور جھوٹ انکا کھلجاوے)

کِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَحْكَامِهِمْ

کتاب منافقون کی صفت اور انکے حکم کے بیان میں

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِیْہِ شِدَّۃٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ لِاَصْحَابِہٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِہٖ قَالَ زُهَیْرٌ وَهِیَ فِیْ قِرَاءَۃِ مَنْ خَفَضَ حَوْلَہٗ وَقَالَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ ذٰلِکَ فَاَرْسَلَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ فَسَاَلَہٗ فَاجْتَهَدَ یَمِیْنَہٗ مَا فَعَلَ فَقَالَ کَذَبَ زَیْدٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّۃٌ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقِیْ اِذَا جَاءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَقَوْلُہٗ کَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ وَقَالَ کَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَیْءٍ

ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر میں جس میں لوگوں کو
بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبد اللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے
کہا تم اون لوگوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ
نکلیں آپکے پاس سے زہیر نے کہا یہ قرارت ہے اوس شخص کی جس نے مِن حولہ پڑھا ہے (اور یہی
قرارت مشہور ہے اور قرارت شاذ مَن حولہ ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جاویں وہ لوگ جو آپ کے

کرد مین اور عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹینگے تو البتہ عزت والا (مردود نے اپنے تئین عزت والا قرار دیا) نکالدیگا ذلت والے کو
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) مین یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور تب سے بیان کیا آپ نے عبد اللہ بن ابی کے پاس کہلا بھیجا اور پوچھوایا اوس سے اوس نے قسم کہائی کہ مین
نے ایسا نہین کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا اس بات سے میرے دل کو بہت
رنج ہوا یہانتک کہ اللہ تعالی نے مجھکو سچا کیا اور سورہ اذا جاءک المنافقون اتری پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو بلایا اون کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن اونہون نے اپنے سر موڑ لیے (یعنے نہ
آئے اور اللہ تعالی اون کے حق مین فرمایا ہے کَاَنَّہُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ گویا وہ لکڑین ہین دیوار سے لگائی
ہوئی زید نے کہا وہ لوگ ظاہر مین خوب اور اچھے معلوم ہوتے تہے **ف** اللہ تعالی اون کی شان مین
فرماتا ہے جب تو انکو دیکھے تو تجھکو اچھے لگتے ہین بدن اون کے یعنے موٹے تازے اور فربہ ہین
اس حدیث سے زید کی فضیلت نکلی اور یہی معلوم ہوا کہ رعیت مین سے کوئی ایسے بات سنے جس مین مسلمانون
کا ضرر ہو تو امام سے کہدیوے **عن** جابر یَقُوْلُ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْرَ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ فَاَخْرَجَہٗ مِنْ قَبْرِہٖ فَوَضَعَہٗ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَنَفَثَ عَلَیْہِ مِنْ رِیْقِہٖ وَ
اَلْبَسَہٗ قَمِیْصَہٗ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ گڑ چکا تہا) اوسکو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنون پر بٹھایا اور
اپنا تہوک وسپر ڈالا اور اپنا کرتہ اوسکو پہنایا **عن** جابر بن عبد اللّٰہ یَقُوْلُ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَہٗ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُفْیَانَ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ
جَاءَ ابْنُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ اَنْ یُّعْطِیَہٗ
قَمِیْصَہٗ یُکَفِّنُ فِیْہِ اَبَاہُ فَاَعْطَاہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُصَلِّیْ عَلَیْہِ وَقَدْ نَہَاکَ اللّٰہُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَیَّرَنِی اللّٰہُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَہُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَسَاَزِیْدُہٗ
عَلٰی سَبْعِیْنَ قَالَ اِنَّہٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی مر گیا تو اسکا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
اور وہ سچا مسلمان تھا اور آپ سے آپ کا کرتہ مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپنے کرتہ دیدیا پھر اوس نے کہا
نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اوسپر نماز پڑھنے کو حضرت عمر نے آپکا کپڑا پکڑ لیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسپر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالی نے آپکو منع کیا اوسپر نماز پڑھنے سے
کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ یعنی تو اون کے
لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالی اونکو ہرگز نہ بخشیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھکو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو اون کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ
تعالی انکو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کرونگا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ وہ
منافق تھا آخر آپنے اوسپر نماز پڑھی تب یہ آیۃ اوتری مت پڑھ نماز اون میں سے کسی پر (یعنی
منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اوس کی قبر پر **فائدہ** اللہ
تعالی نے حضرت عمر کی راے کے مطابق حکم دیا نووی نے کہا آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے مگر آپنے
اوس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کیے اور بعضوں نے کہا عبد اللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کرتہ دیا
تھا اس لیے آپنے اوسکو اپنا کرتہ دیدیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے **عن** عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے
کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ
فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ وَ
قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا
فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْآيَةَ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے بیت اللہ
پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور اون میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے
تھے اور ایک قریش کا اون کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے

معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھہ دانائی کم ہوتی ہے ایک شخص اون مین سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالی سنتا
ہے جو ہم کہتے ہین اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکارین تو سُنیگا اور چپکے سے بولین تو نہین سُنیگا اور تیسرا بولا اگر
وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہین تو آہستہ بولین گے جب بھی سنیگا تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری
وما کنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم اخیر تک یعنے تم اس لیے نہین چھپاتے تھے کہ تمپر گواہی دین گے کان
اور آنکھ اور کھالین تمہاری لیکن تمنے یہ خیال کیا کہ اللہ نہین جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو عن
عبد اللہ نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خرج الی احد فرجع ناس ممن کان معہ فکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہم
فرقتین قال بعضہم نقتلہم وقال بعضہم لا فنزلت فما لکم فی المنافقین فئتین
ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی
آپکے ساتھہ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اونکے مقدمہ
مین دو فرقے ہوگئے بعض کہنے لگے ہم اون کو قتل کرین گے اور بعضون نے کہا قتل نہین کرین گے
تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقون کے باب مین تم دو فرقے ہوگئے
اخیر تک عن شعبۃ بہذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی سعید
الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان رجالا من المنافقین فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کانوا اذا خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الغزو تخلفوا عنہ وفرحوا بمقعدہم
خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعتذروا الیہ وحلفوا واحبوا ان یحمدوا بما لم یفعلوا فنزلت لا تحسبن الذین
یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبنہم بمفازۃ من
العذاب ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے زمانے مین ایسے تھے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت کے خلاف
گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے پھر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کہاتے اور یہہ
چاہتے کہ لوگ اون کی تعریف کرین اون کامون پر جو اونہون نے نہین کیے تب اللہ تعالے
نے یہ آیت اوتاری مت سمجھ اون لوگون کو جو خوش ہوتے ہین اپنے کیے سے اور چاہتے ہین کہ

تعریف کیے جاوین اون کامون پر جو انہون نے نہین کیے کہ وہ چھٹکارا پاوینگے عذاب سو انکو دکھ کی مار ہے
عن حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ
اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا اُتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ
يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي اَهْلِ الْكِتَابِ
ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهُ
هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا
لَمْ يَفْعَلُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ
وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوْا قَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ
اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ اِيَّاهُ مَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ **ترجمہ** حمید بن عبدالرحمن بن
عوف سے روایت ہے مروان نے کہا اپنے دربان رافع سے ابن عباس پاس جا اور کہہ اگر ہم مین سے اگر
ہر ایک آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اوس کی تعریف کرین اوس
بات پر جو اوس نے نہین کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا (کیونکہ ہم سب مین یہ عیب موجود ہوگا) ابن
عباس نے کہا تمکو اس آیت سے کیا تعلق ہے یہ آیت تو اہل کتاب کے حق مین اوتری ہے پھر ابن عباس
نے یہ آیت پڑھی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ اخیر تک پھر اس آیت کو پڑھا لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا۔ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات
پوچھی انہون نے اسکو چھپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے اس حال مین کہ آپ
کو یہ سمجھایا کہ ہمنے بتادی آپ کو وہ بات جو آپنے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار رہے آپ سے
اور دل مین خوش ہوے اپنے کیے پر یعنے اصل بات کے چھپانے پر جو آپنے اون سے پوچھی تھی
تو اللہ تعالی اونہی کو فرماتا ہے کہ انکو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہین **عن** قیس قال
قُلْتُ لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتُمْ صَنِيْعَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فِيْ اَمْرِ عَلِيٍّ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ اَوْ شَيْئًا
عَهِدَهُ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ اَخْبَرَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِيْ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيْهِمْ ثَمَانِيَةٌ

لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَاَرْبَعَةٌ لَّمْ اَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيْهِمْ **ترجمہ** قیس سے روایت ہے میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کیطرف تھے اُنھوں نے جو حضرت علیؓ کے مقدمہ میں یعنے اُنکا ساتھ دیا اور لڑے سو یہ) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا عمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں اُنمیں سے آٹھ جنت میں نجاوینگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جاوے (یعنے اُنکا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو اُنمیں سے دبیلہ سمجھ لیگا (دبیلہ پھوڑا یا دُمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا

عن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتَ قِتَالَكُمْ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ فَاِنَّ الرَّاْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ اَوْ عَهْدًا عَهِدَهٗ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ اُمَّتِيْ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ اُرَاهُ قَالَ فِيْ اُمَّتِيْ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ بارہ منافق ہونگے جو جنت میں نجاوینگے نہ اسکی خوشبو سونگھینگے یہانتک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں آٹھ کو اُنمیں سے دبیلہ پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنے ایک آگ کا چراغ اُنکے مونڈھوں میں پیدا ہوگا اُنکی چھاتیاں توڑکے نکل آویگا (یعنے سینہ اُنکا ہوگی جلسی چراغ رکہدیا خدا بچاوے)

عن اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ اَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ اَخْبِرْهُ اِذْ سَاَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ اَنَّهُمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَاِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِّلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوْا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِيْ حَرَّةٍ فَمَشٰى فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ قَلِيْلٌ فَلَا يَسْبِقُنِيْ اِلَيْهِ اَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوْهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے کہا عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے **ف** اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کیوقت عقبہ کیجگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اچانک حملہ کریں اور آپکو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہو جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اُسوقت آپنے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب سے

پکار دیوے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی چوڑا اور وسیع اور آسان طریق ہے وہاں تک جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد آپکے بطن وادی
کا رستہ لیا اور آپ نے عمار۔ حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی عمار آپکے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے منافقون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نکی اور عقبہ کے رستے سے بارادہ فاسد چلے تاکہ آپ تک پہونچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو انکے پہونچنے کی خبر ہوگئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ انکی سواریوں کے منہوں کو مارے حذیفہ ہاتھ میں لکڑی لیے انکی سواریوں کے منہوں
کو مارتے تھے اور فرماتے تھے دور ہوجاؤ دور ہوجاؤ اے اللہ کے دشمنو منافقون نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھل گیا واپس
ہوکر بطن وادی میں دوسرے صحابہ میں جا ملے آپ نے ان منافقون کے نام اور انکے باپوں کے نام اسوقت حذیفہ کو بتلا دیے تھے حذیفہ رض
چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہ کرتے تھے
ف وہ بولا میں تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو ہمکو انہوں نے کہا
ہمکو خبر دیجاتی تھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ وہ (آپکے سوا) چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی انمیں ہے تو وہ پندرہ ہیں **ف**
اشارۃً اسکو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحۃً نہ کہا کہ انمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشا ہے **ف**
اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ انمیں سے بارہ تو خدا و رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب انسے پوچھا
گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہمنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (کہ عقبہ کے رستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ
اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور اسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا کہ اگلے پڑاو
میں تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جاوے (جب آپ وہاں تشریف لے گئے) تو کچھ (منافق) وہاں پہونچ چکے
تھے آپنے انپر اسدن لعنت فرمائی **ع** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ
ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل قال فکان اول من صعدھا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام
الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال واللہ لان اجد ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم قال وکان
رجل ینشد ضالۃ لہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اسکو
گناہ ایسے معاف ہوجاوینگے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہوگئے تھے جابر نے کہا تو سب سے پہلے گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کی لوگوں
کے پھر لوگوں کا تار بندھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہوگئی مگر لال اونٹ والے کی ہم اس شخص کے پاس گئے اور اس سے کہا
چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں وہ بولا قسم خدا کی میں اپنی گمی ہوئی چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب
کی دعا سے جابر نے کہا وہ شخص اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھ رہا تھا وہ منافق تھا جب تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی بخشش نہیں

ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد ثنیۃ المرار او المرار بمثل حدیث معاذ غیر انہ قال واذا ھو اعرابی جاء ینشد ضالۃ لہ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر ہوا اتنا فرق ہے کہ وہ ایک گنوار کو دیکھا جس کی اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھ رہا تھا **عن** انس بن مالک قال کان منا رجل من بنی النجار قد قرء البقرۃ وال عمران وکان یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق ھاربا حتی لحق باھل الکتاب قال فرفعوہ قالوا ھذا قد کان یکتب لمحمد فاعجبوا بہ فما لبث ان قصم اللہ عنقہ فیھم فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھہا ثم عادوا فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھہا ثم عادوا فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھہا فترکوہ منبوذا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا اونہوں نے اُسکو اٹھایا اور کہنے لگے یہ منشی تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اُس کے ملجانے سے پھر تھوڑے دنوں میں اللہ تعالی نے اُسکو ہلاک کیا اونہوں نے اوس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا صبح کو دیکھا تو اوس کی لاش باہر پڑی ہے پھر اونہوں نے کھودا اور اُسکو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اسکی لاش باہر پڑی ہے پھر کھودا اور پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اوس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا ہے آخر اُسکو یونہی پڑا ہوا چھوڑ دیا **عن** جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم من سفر فلما کان قرب المدینۃ ھاجت ریح شدیدۃ تکاد ان تدفن الراکب فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت ھذہ الریح لموت منافق فلما قدم المدینۃ فاذا منافق عظیم من المنافقین قد مات **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کو لیے چلی ہے جب آپ مدینہ میں پہونچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا اور یہ آپ کا ایک معجزہ تھا **عن** ایاس قال حدثنی ابی قال عدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا موعوکا فوضعت یدی علیہ فقلت واللہ ما رایت کالیوم رجلا

اشَدُّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِيْنَئِذٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ **ترجمہ** ایاس نے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے اونہوں نے کہا ہمنے عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ ایک شخص کی جسکو تپ آرہی تھی تو مین نے اپنا ہاتھ اوسپر رکھا اور کہا قسم خدا کی مین نے آج کی
طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمسے بیان نکرون
اوس شخص کو جو اس سے بہی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہین جو سوار جا رہے ہین پیٹھ موڑکر
ان دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب مین سے اور وہ منافق ہون گے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ
تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان
یعنے دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اس مین **ف** وہ دہوبی
کے کتے کیطرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی شان
نہین کہ منافقی کرے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ
تَكِرُّ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** صِفَةِ الْقِيٰمَةِ وَ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَا يَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے
نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہ ہوگا یہ آیت پڑہو ہم قیامت کے دن اون کے لیے کوئی وزن نہ کرینگے
یعنے دنیا کا موٹاپا اور مال اور دولت قیامت مین کام آنے کا نہین وہان تو عمل ہی کام آتے ہے اس حدیث
سے بہی موٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى
اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ

۲۶۸۵

الْخَلْقَ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِیْقًا لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ **ترجمہ**

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد یا اے ابو القاسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھا لیگا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر انکو ہلاویگا اور کہیگا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تعجب سے اور آپنے تصدیق کیا اوس عالم کی کلام کو پھر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنے نہیں قدر کی اونہوں نے اللہ کی جیسی قدر اوسکی چاہیے اور ساری زمین اوسکی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اسکے داہنے ہاتھہ میں پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے **ف** اس حدیث سے پروردگار جلشانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے اسکے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی احادیث میں یہ ہے کہ انکے ظاہری معنے پر ایمان لاویں اور کیفیت کو خدا کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اس عالم کے رد کیلیے تھی اور آپنے تعجب کیا اُسکی بد اعتقادی سے کس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے کس لیے کہ عبداللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور مجتہد صحابی تھے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپنے اُس عالم کی کلام کی تصدیق کی اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اخیر تک اسلیے کہ جیسے اصبع یعنے انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہدیا صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اسکا ثبوت لہذا اُس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اوس پر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اُس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کیں ہیں اون سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے **عن** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ فُضَیْلٍ وَلَمْ یَذْكُرْ ثُمَّ یَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِیْقًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَتَلَا الْاٰیَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر

گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیان کہل
گئین تعجب سے اوس کی تصدیق کرکے پہر آپ نے فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اخیر تک عَنْ
عَلْقَمَۃَ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوَاتِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ
وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا الْمَلِکُ قَالَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ
ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو القاسم اللہ تعالی آسمانون کو ایک اونگلی پر رکہہ لیگا اور زمینون
کو ایک اونگلی پر اور درخت اور تر زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک اونگلی پر پہر فرمائیگا
مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون عبد اللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ
ہنسے یہانتک کہ آپ کے دانت کہل گئے پہر فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِھِمْ جَمِیْعًا وَّالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّلَیْسَ فِیْ
حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّلٰکِنْ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَالْجِبَالَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّزَادَ فِیْ حَدِیْثِ
جَرِیْرٍ تَصْدِیْقًا لَّہٗ تَعَجُّبًا لِّمَا قَالَ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑون کو ایک انگلی
پر اور جریر کی روایت مین ہے کہ آپ ہنسے اوس کی تصدیق کرکے تعجب سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی
الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن زمین کو مٹھی
مین لے لے گا اور آسمانون کو داہنے ہاتھ مین لپیٹ لیگا پہر فرماوے گا مین بادشاہ ہون کہان ہین
زمین کے بادشاہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی
ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ ثُمَّ
یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن آسمانون کو لپیٹ لیگا اور ان کو
واہنے ہاتھ مین لے لے گا پہر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زور والے کہان ہین غرور کرنیوالے
پہر بائین ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لیگا (جو داہنے کی مثل ہے اور اسیوا سطے دوسری حدیث مین ہے
کہ پروردگار کے دونون ہاتھ داہنے ہین) پہر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زور والے
کہان ہین بڑائی کرنے والے **عن** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّہٗ نَظَرَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ
کَیْفَ یَحْکِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاخُذُ اللّٰہُ سَمٰوَاتِہٖ وَاَرْضِیْہِ بِیَدَیْہِ
وَیَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ وَیَقْبِضُ اَصَابِعَہٗ وَیَبْسُطُھَا اَنَا الْمَلِکُ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَی الْمِنْبَرِ یَتَحَرَّکُ
مِنْ اَسْفَلِ شَیْءٍ مِّنْہُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ ھُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔
ترجمہ عبید اللہ بن مقسم نے عبد اللہ بن عمر کو دیکہا وہ کیونکر نقل کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اپنے آسمانون اور زمینون کو دونو
ہاتہون مین لے لے گا اور فرماوے گا مین اللہ ہون (اور آپ اپنی اونگلیون کو بند کرتے تہے اور کہولتے
تہے) مین بادشاہ ہون عبد اللہ بن عمر نے کہا یہانتک کہ مین نے منبر کو دیکہا وہ نیچے کیطرف سے
ہل رہا ہے مین سمجہا کہ شاید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر گر پڑے گا **ف** نووی نے کہا آپ
کا اونگلیان بند کرنا اور کہولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی نہ اوس قبض و بسط کی جو
صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس لیے کہ اللہ تعالی کی صفت کسی کے مشابہ نہین ہوتی جیسے اوسکی ذات کسی
کے مشابہ نہین ہے انتہے مع زیادۃ **مترجم** کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبض و بسط
اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین چنانچہ
دوسری روایت مین ہے کہ آپ نے صفت سمع کے بیان کیوقت اپنے کانون کیطرف اشارہ کیا اور
صفت بصر کے بیان کیوقت اپنی آنکھون کیطرف اشارہ کیا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالے
کے لیے حقیقۃً سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہین کہ سمع اور
بصر کا اطلاق مجازًا ہے اور اس سے علم مراد ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ یَاخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ
سَمٰوَاتِہٖ وَاَرْضِیْہِ بِیَدَیْہِ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا آپ فرماتے تھے جبار جل جلالہ اپنے آسمانون اور زمینون کو اپنے دونو ہاتھون مین لے لیگا پہر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** اَبِی هُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِیَدِی فَقَالَ خَلَقَ اللّٰہُ التُّربَۃَ یَومَ السَّبتِ وَخَلَقَ فِیہَا الجِبَالَ یَومَ الاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ یَومَ الاِثنَینِ وَخَلَقَ المَکرُوہَ یَومَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ یَومَ الاَربِعَاءِ وَبَثَّ فِیہَا الدَّوَابَّ یَومَ الخَمِیسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بَعدَ العَصرِ مِن یَومِ الجُمُعَۃِ فِی اٰخِرِ الخَلقِ فِی اٰخِرِ سَاعَۃٍ مِن سَاعَاتِ الجُمُعَۃِ فِیمَا بَینَ العَصرِ اِلَی اللَّیلِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ تعالی نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا یعنے زمین کو اور اتوار کے دن اُس مین پہاڑون کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا **ف** تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پہل کیونکہ پہل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب مین بعضون نے ایک مستقل رسالہ لکہا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پہل اور بیج کی **ت** اور کام کاج کی چیزین جیسے لوہا وغیرہ منگل کو پیدا کین اور نور کو بدہ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پہیلائے زمین میر اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب کے اخیر مخلوقات مین سب کے اخیر ساعۃ مین جمعہ کے عصر سے لیکر رات تک آدم پیدا ہوئے **ف** اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتون مین آیا ہے کہ آدمیون سے پہلے زمین مین جنات آباد تھے اور ابلیس انکا سردار تہا سو اس کے خلاف نہین ہے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے مدت تک جنت مین رکہا اس مدت مین زمین مین جن بستے ہون گے واللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ جس ہفتہ مین زمین بنی اوسی ہفتہ کے جمعہ کو آدم پیدا ہوئے شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہون اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اون کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی **عن** مجاہد بِہٰذَا الحَدِیثِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** سَہلِ بنِ سَعدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُحشَرُ النَّاسُ یَومَ القِیٰمَۃِ عَلٰی اَرضٍ بَیضَاءَ عَفرَاءَ کَقُرصَۃِ النَّقِیِّ لَیسَ فِیہَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکہٹا کیے جاوینگے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اُس مین کسیکا نشان باقی نہ

رہے گا یعنے کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گی صاف چٹیل میدان ہو جاویگا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَی الصِّرَاطِ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ تعالی فرماتا ہے جس دن بدل دیجاویگی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بہی بدل دیئے جاوینگے اوسوقت لوگ کہان ہونگے آپ نے فرمایا پلصراط پر ہونگے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً یَکْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِیَدِهٖ کَمَا یَکْفَأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ قَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰی قَالَ اِدَامُهُمْ بَالَامُ وَّنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ یَاْکُلُ مِنْ زَائِدَةِ کَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی کیطرح ہو جاوے گی اللہ تعالی اوسکو اولٹی پلٹی کردیگا اپنے ہاتہہ سے جیسے کوئی تم مین سے سفر مین سے اپنی روٹی کو اولٹتا ہے بہشتیون کی مہمانی کے لیے **ف** یہ امر کچہ خلاف عقل نہین بلکہ عادت کی بہی خلاف نہین ہے اسوجہ سے کہ اب بہی زمین کی مٹی طرح طرح کے پہل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اوسکی قدرت سے آٹا ہو جاوے تو کیا بعید ہے **ف** پہر ایک شخص یہودی آیا اور بولا برکت دیوے رحمان تجہپر ابوالقاسم کیا مین تم کو بتلاؤن بہشتیون کا کہانا قیامت کے دن آپنے فرمایا ہان بتلاؤ بولا زمین تو ایک روٹی کیطرح ہو جاویگی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا یہ سنکر آپ نے ہماری طرف دیکہا پہر ہنسے یہانتک کہ آپ کے دانت کہل گئے وہ بولا مین تمکو بتلاؤن کہ اون کا سالن کیا ہوگا آپنے فرمایا ہان وہ بولا اون کا سالن بالام اور نون ہوگا صحابہ نے پوچہا بالام اور نون کیا ہے وہ بولا بیل اور مچہلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے مین سے ستر ہزار آدمی کہاوینگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تابعنی عشرۃ من الیھود لم یبق علی ظھرھا یھودی الا اسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دس یہودی میری پیروی کرلیں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو جاوے یعنی دس عالم یہودی متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جاویں گے **عن** عبد اللہ قال بینما انا امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرث وھو متکئ علی عسیب اذ مر بنفر من الیھود فقال بعضھم لبعض سلوہ عن الروح فقال وما رابکم الیہ لا یستقبلکم بشیئ تکرھونہ فقالوا سلوہ فقام الیہ بعضھم فسالہ عن الروح قال فاسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا فعلمت انہ یوحی الیہ قال فقمت مکانی فلما نزل الوحی قال یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتوا من العلم الا قلیلا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا ایک کھیت میں آپ ایک لکڑی پر ٹیکا دیے تھے اتنے میں چند یہودی ملے اون سے ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو دوسرے نے کہا تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہو وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تمکو بری معلوم ہو پھر اونہوں نے کہا پوچھو آخر کچھ لوگ اون میں سے اوٹھے آپ کی طرف اور پوچھا روح کیا ہے آپ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا میں سمجھا آپ پر وحی آرہی ہے میں اوسی جگہ کھڑا ہو رہا جب وحی اوتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیے گئے علم مگر تھوڑا **عن** عبد اللہ قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرث بالمدینۃ بنحو حدیث حفص غیر ان فی حدیث وکیع وما اوتیتم من العلم الا قلیلا وفی حدیث عیسی وما اوتوا من روایۃ ابن خشرم **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نخل یتوکأ علی عسیب ثم ذکر نحو حدیثھم عن الاعمش وقال فی روایتہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** مازری نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے

بہت لوگوں نے کلام کیا ہے اون مین اور کتابین لکھی ہین امام ابو الحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر
جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے ابن باقلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان مین ہے اور بعضون نے کہا
روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضائے ظاہری مین پہیلا ہوا ہے اور بعضون نے کہا روح کی حقیقت
کو کوئی نہین جانتا سوا اللہ تعالے کے اور جمہور کہتے ہین روح کا علم ہے اور اس مین یہی اقوال ہین جو
بیان ہوئے اور بعضون نے کہا روح خون ہے اور آیت سے یہ نہین نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہین ہوسکتی
یا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حقیقت کو نہین جانتے تھے مگر آیت مین اوس کی حقیقت بیان نہین
کی اسلیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تہا کہ اگر روح کی حقیقت آپنے بیان نہین کی تو نبی ہین اور جو بیان کردی تو نبی
نہین ہین پس نہ بیان کیا اوسکو اللہ تعالے نے تاکہ وہ ایمان لاوین آپ کی نبوت پر **مترجم** کہتا ہے
کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ مین ہے اور دماغ مین تین ڈہیلے تلے اوپر رکہے
ہوئے ہین جیسے بعض پہاڑون پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکہے ہوئے ہین اوپر کا ٹکڑا اسمین بڑا
ہے اور نیچے کا سب مین چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے مین ہے جو سر کے پیچھے کیطرف مین ہے
اور اوسکے متصل حرام مغز ہے اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیے تو حیوان فورًا مرجاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر
اور حکیم جب بچہ کے پیٹ مین بچے کو مارنا چاہتے ہین تو ذرا نشتر گہرا پہرا دیتے ہین تاکہ اُس ٹکڑے
تک اوتر جاوے اور بچہ فورًا مرجاتا ہے و اللہ اعلم **عن** خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ
دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيَكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ
إِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا
قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا
وَّوَلَدًا إِلَى قَوْلِهٖ وَيَأْتِيْنَا فَرْدًا **ترجمہ** خباب سے روایت ہے میرا قرض آتا تہا عاص بن وائل پر مین
گیا اوس سے تقاضا کرنے کو وہ بولا مین کبھی نہ دونگا جب تک تو محمدؐ سے پہر نہ جاوے گا مین نے کہا مین تو
محمدؐ سے اُسوقت تک بھی نہ پہرونگا کہ تو مرجاوے پہر اُٹھے وہ بولا مین مرنے کے بعد پہر اوٹھونگا تو تیرا
قرض ادا کردونگا جب مجھے اپنا مال ملیگا اولاد ملے گی تب یہ آیت اوتری أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا
وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اخیر تک یعنے تو نے دیکہا اُس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتون کا اور
کہنے لگا مجھکو مال اور بال بچے ملینگے کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اوس نے اللہ تعالی سے کوئی اقرار لیا

اخیر تک (سورہ مریم میں) **عن** الاعمش بهذا الاسناد نحو حديث وكيع وفي حديث جرير قال كنت قينا في الجاهلية فعملت للعاص بن وائل عملا فاتيته اتقاضاه **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ خباب نے کہا مین جاہلیت کے زمانے مین لوہار تہا مین نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا پہر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے **عن** انس بن مالك يقول قال ابو جهل اللهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم فنزلت وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون وما لهم ان لا يعذبهم الله وهم يصدون عن المسجد الحرام الى اخر الاية **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا آسمان سے یا دُکھ کا عذاب بہیج اوسوقت یہ آیت اوتری اللہ انکو عذاب کرنے والا نہین جب تک تو اون مین موجود ہے اور اللہ انکو عذاب نہین کرنے کا جب تک وہ استغفار کرتے ہین اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے اونکو وہ روکتے ہین مسجد حرام مین آنے سے **ف** معاذ اللہ مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اُس مین نماز نہ پڑہے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اُترنے کا ڈر ہے ہمارے وقت مین بعضے نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہوگئے ہین کہ ذری ذری سی اختلاف پر مسلمانون کو مسجد مین آنے سے یا نماز پڑہنے سے منع کرتے ہین اور مسجد کو جو اللہ کا گہر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہین یہ مسلمان خدا سے نہین شرماتے کہ یہود و نصاریٰ گرجا مین نماز پڑہنے سے نہین روکتے اور یہ اپنے بہائیون کو روکتے ہین خدا کی مار اون پر **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال ابو جهل هل يعفر محمد وجهه بين اظهركم قال فقيل نعم فقال واللات والعزى لئن رايته يفعل ذلك لاطان على رقبته او لاعفرن وجهه في التراب قال فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي زعم ليطا على رقبته قال فما فجئهم منه الا وهو ينكص على عقبيه ويتقي بيديه قال فقيل له ما لك فقال ان بيني وبينه لخندقا من نار وهولا واجنحة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دنا مني لاختطفته الملائكة عضوا عضوا قال فانزل الله عز وجل لا ندري في حديث ابي هريرة او شيء بلغه كلا ان الانسان ليطغى ان راه استغنى

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى أَرَأَيْتَ
إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ
فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِي قَوْمَهُ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہاری
سامنے لوگوں نے کہا ہاں ابوجہل نے کہا قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں اُنکو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی
سجدے میں) میں اون کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے اس ارادے سے کہ آپ کی گردن روندے (کچلدے)
لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی ایکا ابوجہل اولٹے پاؤں پھرتا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے
لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے بیچ میں انگار کی ایک خندق
ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اوس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اچک لیتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اوتاری ہرگز نہیں آدمی شرارت کرتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کے
طرف تجھکو جانا ہے کیا تو نے دیکھا اوس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ جو کسی
مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ بندہ راہ پر ہوتا اور اچھی
بات کا حکم کرتا تو کیا سمجھتا ہے اگر اُس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا
ہے ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آوے گا ان برے کاموں سے ہم اوسکو گھسیٹیں گے ماتھے کے بل اور اس
کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلاوینگے فرشتوں کو ہرگز تو اُسکا
کہنا مت مان۔ نادی سے آیت میں قوم مراد ہے یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتی ہیں۔

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ
بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ
غَضْبَانُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ

فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهُ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ اَحَدُهُمْ فَيَرَاهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ **ترجمہ**

مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگون مین سے ایک شخص آیا اور بولا اے ابو عبدالرحمن ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازون پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن مین جو دھوئین کی آیت ہے یہ دھوان آنے والا ہے اور کافرون کی سانس روک دیگا اور مسلمانون کو اوس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی یہ سنکر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے غصے مین اور کہا اے لوگو اللہ سے ڈرو تم مین سے جو کوئی بات جانتا ہے اوس کو کہے اور جو نہین جانتا تو یون کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم مین سے کوئی نہ جانتا ہو اوس کے لیے اللہ اعلم کہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کے فرمایا کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین کچھ مزدوری نہین مانگتا اور نہ مین تکلف کرتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لوگون کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے سے نہین مانتے تو فرمایا یا اللہ اون پر سات برس کا قحط بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے مین سات سال تک قحط ہوا تھا آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا یہان تک کہ اونہون نے کھالون کو اور مردار کو بھی کھا لیا بھوک کے مارے اور ایک شخص اون مین کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئین کی طرح معلوم ہوتا پھر ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ تعالی کی اطاعت کا اور ناطے جوڑنے کا تمہاری قوم تو تباہ ہوگئی اون کے لیے دعا کرو اللہ تعالی سے اللہ تعالی نے فرمایا انتظار کر اوس دن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھوان اوٹھیگا جو لوگون کو ڈھانک لیگا یہ دکھ کا

عذاب ہی یہانتک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنیوالے ہین اگر اس آیت مین آخرت کا عذاب مراد ہوتا
تو وہ کہین موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالے فرماتا ہے جسدن ہم بڑی پکڑ پکڑین گے ہم بدلا لین گے تو اس
پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیان یعنے دھوان اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیان تو گذر چکین
ف تو یہ اس واعظ کی جہالت تھی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجھتا تھا لزام سے مراد وہ ہے جو
اس آیت مین ہے فسوف یکون لزاما یعنے عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو روز
بدر ہوا اور وہی بطشہ کبرے ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ مین مذکور ہے یہ بھی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہو چکی جب روم کے نصاری مغلوب ہوگئے تھے اور پارسی غالب
مسلمانون کو اس سے رنج ہوا تھا پھر اللہ تعالے نے روم کے نصاری کو ایران پر غالب کر دیا **عن**
مَسْرُوْقٍ قَالَ جَآءَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَکْتُ فِی الْمَسْجِدِ رَجُلًا یُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِہٖ یُفَسِّرُ ھٰذِہِ
الْاٰیَۃَ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ قَالَ یَاْتِی النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دُخَانٌ فَیَاْخُذُ بِاَنْفَاسِھِمْ حَتّٰی
یَاْخُذَھُمْ مِّنْہُ کَھَیْئَۃِ الزُّکَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْیَقُلْ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ
فَلْیَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ فِقْہِ الرَّجُلِ اَنْ یَّقُوْلَ لِمَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ اللّٰہُ اَعْلَمُ اِنَّمَا کَانَ ھٰذَا اَنَّ
قُرَیْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَیْھِمْ بِسِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ
فَاَصَابَھُمْ قَحْطٌ وَجَھْدٌ حَتّٰی جَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَی السَّمَآءِ فَیَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا کَھَیْئَۃِ
الدُّخَانِ مِنَ الْجَھْدِ وَحَتّٰی اَکَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اسْتَغْفِرِ اللّٰہَ لِمُضَرَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا فَقَالَ لِمُضَرَ اِنَّکَ لَجَرِیْءٌ قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ
لَھُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ فَمُطِرُوْا فَلَمَّا
اَصَابَتْھُمُ الرَّفَاھِیَۃُ قَالَ عَادُوْا اِلٰی مَا کَانُوْا عَلَیْہِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی
السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَّغْشَی النَّاسَ ھٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ
قَالَ یَعْنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قریش نے جب آپ کی نافرمانی
کی تو آپنے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد مین قحط پڑا تھا آخر وہ
قحط اور تنگی مین مبتلا ہوے آدمی آسمان کیطرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اوس کے اور آسمان کے بیچ
مین دھوئین کیطرح بھرا ہوا ہے یہانتک کہ اونہون نے ہڈیون کو بھی کہا لیا پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایئے مضر کے لیے وہ تباہ ہوگئے (مضر ایک قبیلہ ہے) آپنے
فرمایا مضر کے لیے تونے بڑی جرأت کی (یعنے گستاخی اللہ تعالی کی درگاہ مین) پہر آپنے اون کے لیے
دعا کی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری ہم تہوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کردین گے تم پہر وہی کام
کروگے راوی نے کہا اُنپر بارش برسا جب ذرا اُنکو چین ہوا تو وہی حال ہوگیا اون کا جو پہلے تہا تب
اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ اخیر تک ہم بدلہ لین گے یعنے
بدر کے دن **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ
ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیاں تو گذر چکین دخان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر
(یعنے شق قمر) **عن** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ
الْأَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ
أَوِ الدُّخَانِ **ترجمہ** ابی بن کعب نے کہا یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہم اون کو چہوٹا عذاب دینگے اس سے مراد
دنیا کی مصیبتین ہین روم اور بطشہ اور دخان اور شعبہ کو شک ہے بطشہ کہا یا دخان

باب انْشِقَاقِ الْقَمَرِ شق القمر کا بیان

ف قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزون مین سے ہے اور اسکو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ
کا یہی مضمون ہے کہ چاند پہٹ گیا زجاج نے کہا اسکا انکار کیا بعض مبتدعہ نے جنکا دل اللہ تعالی
نے اندہا کردیا کیونکہ یہ معجزہ عقل کے خلاف نہین ہے اسواسطے کہ قمر اللہ تعالی کی مخلوق ہے اور اللہ تعالی اس
مین تصرف کرسکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اوسکو فنا اور تاریک کرے گا ایک دن اور بعض بے
دین جو کہتے ہین کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اوسکی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اوس کو دیکہتے
مکہ والون کی کیا خصوصیت تہی اسکا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اسوقت غفلت مین
ہونگے اور دروازے بند ہون گے اپنے کپڑون مین لپٹے ہون گے اسوقت چاند کا خیال شاذ
نادر ہی کسی کو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بہی چند ہی آدمی دیکہتے ہین اور یہ واقعہ
تو چند خاص آدمیون کی درخواست پر ہوا تہا علاوہ اس کے یہ کیا ضرور ہے کہ اور ملکون مین بہی
چاند اسوقت نمایان ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند اون کو نہ دکہلائی دیتا ہوگا

ہلال کی شکل پر ہوا اور وہ ٹکڑا جو اون کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہوا اور بعض مقامون میں ابر ہو واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ) **عن** عبد اللہ قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشقتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دو ٹکڑے ہو گیا آپ نے فرمایا گواہ رہو **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی اذ انفلق القمر فلقتین فکانت فلقۃ وراء الجبل وفلقۃ دونہ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منا مین کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اوس طرف چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو **عن** عبد اللہ قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقتین فستر الجبل فلقۃ وکانت فلقۃ فوق الجبل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اشہد **ترجمہ** وہی اس میں یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک **عن** شعبۃ نحو حدیثہ غیر ان فی حدیث ابن ابی عدی فقال اشہدوا اشہدوا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان اہل مکۃ سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریہم آیۃ فاراہم انشقاق القمر مرتین **ترجمہ** انس سے روایت ہے مکہ والون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے انکو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا **عن** انس بمعنی حدیث شیبان **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** انس قال انشق القمر فرقتین وفی حدیث ابی داود انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال ان القمر انشق علی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے

باب فی الکفار

کافرون کا بیان **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ عز وجل انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ثم ہو

يُعافيهم ويرزقهم **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں ربا وجودیکہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں حالانکہ اسکا کوئی بیٹا نہیں سب اوسکے غلام ہیں پھر وہ اون کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے **ف** صبر سے مراد یہان حلم ہے یعنے انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے **س** خدای راست مسلم بزرگواری وحلم کہ جرم بیند و نان بر قرار میدارد **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ الا قولہ ویجعل لہ الولد فانہ لم یذکرہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین بیٹے کا ذکر نہیں ہے **عن** عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احد اصبر علی اذی یسمعہ من اللہ انہم یجعلون لہ ندا ویجعلون لہ ولدا وھو مع ذلک یرزقہم ویعافیہم ویعطیہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے ویعطیہم یعنے دیتا ہے اون کو **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالیٰ لاھون اھل النار عذابا لو کانت لک الدنیا وما فیہا اکنت مفتدیا بہا فیقول نعم فیقول قد اردت منک اھون من ھذا وانت فی صلب ادم ان لا تشرک احسبہ قال ولا ادخلک النار فابیت الا الشرک **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرماوے گا جسکو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اسکو دے کر اپنے کو عذاب سے چھڑا دیتا وہ بولیگا ہان پروردگار فرماویگا میں نے تو تجھ سے اس سے سہل بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اسوقت آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کیجیو میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤن گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابد الآباد جہنم میں رہے گا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ الا قولہ ولا ادخلک النار فانہ لم یذکرہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقال للکافر یوم القیمۃ ارایت لو کان لک ملاء الارض ذھبا اکنت تفتدی بہ فیقول نعم فیقال لہ قد سئلت ایسر

من ذلك ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر
سے کہا جاوے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کی سونا ہوتا کیا تو اوسکو دیکر اپنے تئین چھڑاتا وہ بولیگا ہان
پھر اس سے کہا جاوے گا تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہو سکا)
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال
فیقال لہ کذبت قد سئلت ما ھو ایسر من ذلک ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ زیادہ ہے
کہ اوس سے کہا جاوے گا تو جھوٹا ہے تجھسے تو اس سے سہل بات کا سوال ہوا تھا عن انس بن مالک
ان رجلا قال یا رسول اللہ کیف یحشر الکافر علی وجھہ یوم القیمۃ قال الیس الذی
امشاہ علی رجلیہ فی الدنیا قادر علی ان یمشیہ علی وجھہ یوم القیامۃ قال قتادۃ
بلی وعزۃ ربنا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کافر کا حشر
قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا آپنے فرمایا کیا جس نے اوسکو دونون پاؤن پر چلایا وہ اس بات
کی قدرت نہین رکھتا کہ اوس کو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا بے
شک اے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے ف یہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت
اور قدرت بیحد اور بے حساب ہے وہ آدمیون کو کیا ساری دنیا کو ایک آن مین منہ کے بل چلا سکتا
ہے اور جو لوگ ایسی باتون پر شبہہ کرتے ہین وہ عقل سے معذور ہین عن انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اھل الدنیا
من اھل النار یوم القیمۃ فیصبغ فی النار صبغۃ ثم یقال یا ابن آدم ھل رایت خیرا
قط ھل مر بک نعیم قط فیقول لا واللہ یا رب ویؤتی باشد الناس بؤسا فی الدنیا من
اھل الجنۃ فیصبغ صبغۃ فی الجنۃ فیقال لہ یا ابن آدم ھل رایت بؤسا قط ھل مر بک
شدۃ قط فیقول لا واللہ یا رب ما مر بی بؤس قط ولا رایت شدۃ قط ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو
دنیا والون مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اوس سے
پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا
تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون

سے سخت تر تکلیف مین رہا ہو اس سے پوچھا جاوے گا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھپر شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہے گا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مین نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جاویگا اگرچہ دنیا مین اوسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ رہیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو (تحفۃ الاخیار)

باب جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مومن کو نیکیون کا بدلہ دنیا اور آخرت مین ملیگا

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا اسکا بدلہ دنیا مین دیگا اور آخرت مین بھی دیگا اور کافر کو اوس کی نیکیون کا بدلہ دنیا مین دیا جاتا ہے یہانتک کہ جب آخرت ہوگی تو اوس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جسکا وہ بدلہ دیا جاوے **ف** نووی نے کہا ہے علما نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اوسکو آخرت مین کچھ ثواب نہین ہے اور دنیا مین جو کوئی کام اوس نے خدا کے لیے کیا ہو اسکا بھی بدلہ نہ ملیگا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہین جن مین نیت کی احتیاج نہین ہے جیسے ناتا ملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیان آخرت کے لیے اکٹھا کیجاتی ہین اور دنیا مین بھی فائدہ ملتا ہے واللہ اعلم

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اوس کو دنیا مین فائدہ ملجاتا ہے (عمدہ تواللہ) اور مومن کی نیکیون کو تو اللہ تعالی رکھہ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا مین بھی اوسکو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد **عن** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ مومن اور کافر کی مثال

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّیْحُ تُمِیْلُهٗ وَلَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصِیْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰی تَسْتَحْصِدَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے اسیطرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کیسی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہانتک کہ جڑ سے کاٹا جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہے تو اوس کے گناہون مین تخفیف ہوجاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے پس مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ خیال کرے

عَنْ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَکَانَ قَوْلِهٖ تُمِیْلُهٗ تُفَیِّئُهٗ

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَیِّئُهَا الرِّیْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰی حَتّٰی تَهِیْجَ وَمَثَلُ الْکَافِرِ کَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِیَةِ عَلٰی اَصْلِهَا لَا تُفَیِّئُهَا شَیْءٌ حَتّٰی یَکُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً **ترجمہ** کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہوا اوسکو جھونکے دیتی ہے کبھی اوسکو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہانتک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اوسکو کوئی چیز نہین جھکاتی یہانتک کہ ایک بارگی اوکھڑ جاتا ہے

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَیِّئُهَا الرِّیَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً حَتّٰی یَاْتِیَهٗ اَجَلُهٗ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِیَةِ الَّتِیْ لَا یُصِیْبُهَا شَیْءٌ حَتّٰی یَکُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً **ترجمہ** وہی جو گذرا

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرَ اَنَّ مَحْمُوْدًا قَالَ فِیْ رِوَایَتِهٖ

عن بشر و مثل الکافر کمثل الارزۃ واما ابن حاتم فقال مثل المنافق کما قال زھیر **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین کافر کے بدلے منافق ہے **عن** کعب بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثھم وقالا جمیعا فی حدیثھما عن یحیی ومثل الکافر مثل الارزۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب مثل المؤمن مثل النخلۃ

مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وانھا مثل المسلم فحدثونی ماھی فوقع الناس فی شجر البوادی قال عبد اللہ ووقع فی نفسی انھا النخلۃ فاستحییت ثم قالوا حدثنا ماھی یا رسول اللہ قال فقال ھی النخلۃ قال فذکرت ذلک لعمر قال لان تکون قلت ھی النخلۃ احب الی من کذا وکذا

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختون مین ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہین گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے لوگون نے جنگل کے درختون کا خیال شروع کیا عبد اللہ نے کہا میرے دل مین آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مین نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیان فرمایئے وہ کونسا درخت ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انھون نے کہا اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسے ایسے چیزون کے ملنے سے زیادہ پسند تھا **ف** مسلمان کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنے جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہین ہوتا اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہین اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے دونون میٹھے اور دونون مین ثواب **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما لاصحابہ اخبرونی عن شجرۃ مثلھا مثل المؤمن فجعل القوم یذکرون شجرا من شجر البوادی قال ابن عمر والقی فی نفسی او روعی انھا النخلۃ فجعلت ارید ان اقولھا فاذا اسنان القوم فاھاب ان اتکلم فلما سکتوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی النخلۃ

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے اصحاب

سے مجھسے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہے لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں سے ابن عمر نے کہا میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے **عن** مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ رہا مدینہ تک میں نے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوا ایک حدیث کے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گابھہ آیا (جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں وہ نرم ہوتا ہے) پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عن** مُجَاهِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شِبْهِ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِي أُكُلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھسے بیان کرو اوس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جسکے پتے نہیں جھڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ) بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ

ف غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ اوسکے معنے یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت اور بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اسکا متعلق محذوف ہے یعنے

اوسکو کوئی آفت نہین پہونچتی وَلَاتُؤْتِیْ اُکُلَھَا الگ ہے لا او سپر نافیہ نہین ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا **ف**
اور کوئی آفت نہین پہونچتی وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر ابن عمر نے کہا میرے دل مین آیا کہ کہون کہ
کھجور ہے لیکن مین نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا وہ نہین بولتے تو مجھکو بُرا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا پھر
حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھکو ایسی ایسی چیزون سے زیادہ پسند تھا **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ
عالم کو اپنے شاگردون کا فہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑون کی توقیر اور اونکا ادب
لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچون کے
ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت
سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیرین اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اوس مین میوہ رہتا ہے کبھی
تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اوسکی لکڑی اور پتے اور شاخین سب کام پر آتی ہین ایسے ہی مومن
کی ذات سراسر فائدہ ہے اور مومنون کے لیے اور بعضون نے کہا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کھجور کا سر
کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کیطرح یہ بات اور درختون مین نہین ہے اور بعضون نے کہا جب تک موند
نہ ہو حاملہ نہین ہوتا آدمی کیطرح واللہ اعلم (نووی مختصراً) **بَاب** فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ
مِنَ التَّحْرِيشِ شیطان کا فساد مسلمانون میں **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ
وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان نا اُمید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اوسکو نمازی لوگ عرب کے جزیرے
مین پوجین (جیسے جاہلیت کے زمانے مین پوجتے تھے) لیکن شیطان انکو بھڑکا دیگا آپس مین لڑادیگا
ف یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے آپکے وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگون نے شرک نہین
کی مگر آپس مین فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيْسَ
عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ابلیس کا
تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکرون کو بھیجتا ہے (لوگون کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اوسکے پاس وہ ہے

جو بڑا فتنہ کرے یعنے لوگون کو بہت بہکا دے) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ فادناھم منہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ یجیء احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احدھم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امراتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہے سو اس سے مرتبہ مین زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان ان مین سے آکر کہتا ہے کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہے کہ مین نے فلانے کو نہ چھوڑا یہانتک کہ جدائی کرا دی اوس مین اور اسکی جورو مین تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہے اعمش نے کہا اوسکو چمٹا لیتا ہے **ف** جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی اسواسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانون کو اس مین احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصے مین طلاق یا اوس کی مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو (تحفۃ الاخیار) عن جابر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یبعث الشیطان سرایاہ فیفتنون الناس فاعظمھم عندہ منزلۃ اعظمھم فتنۃ ترجمہ وہی جو گذرا عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای الا ان اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی نہین مگر اوس کے ساتھ ایک شیطان اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان ہے آپ نے فرمایا ہان میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہے تو وہ مسلمان ہوگیا ہے اور نہین بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوا نیکی کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد شیطان مسلمان ہوگیا تھا نووی نے کہا امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم شیطان سے معصوم ہین اپنے جسم اور دل اور زبان مین **عن** عمار بن رزیق کلاهما عن منصور باسناد جریر مثل حدیثه غیر ان فی حدیث سفیان وقد وکل به قرینه من الجن و قرینه من الملائکة **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اوسکا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج من عندها لیلا قالت فغرت علیه فجاء فرای ما اصنع فقال مالک یا عائشة اغرت فقلت ومالی لا یغار مثلی علی مثلک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقد جاءک شیطانک قالت یا رسول الله اومعی شیطان قال نعم قلت ومع کل انسان قال نعم قلت ومعک یا رسول الله قال نعم ولکن ربی اعاننی علیه حتی اسلم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس سے نکلے رات کو اونکو غیرت آئی (وہ یہ سمجھین کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے) پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپنے فرمایا کیا ہوا تجھکو اے عائشہ کیا تجھکو غیرت آئی مین نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوب صورت) اکو آپ ایسے خاوند پر رشک نہ آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آگیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے آپنے فرمایا ہان بلکہ ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے مین نے کہا آپکے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا ہان لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی تو وہ میرا تابع ہو گیا **ف** اب سوا نیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہین کرتا اور اسپر اجماع ہے امت کا کہ آپ نبوت کے بعد گناہون سے معصوم تھے **باب** لن یدخل الجنة احد بعمله بل برحمة الله تعالی کوئی شخص اپنے اعمال کیوجہ سے جنت مین نہ جاوے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لن ینجی احدا منکم عمله قال رجل ولا ایاک یا رسول الله قال ولا ایای الا ان یتغمدنی الله منه برحمة ولکن سددوا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے نجات نہ پاویگا اپنے عمل کیوجہ سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اور آپ آپنے فرمایا مین بھی نہین مگر جس صورت مین کہ اللہ تعالی مجھکو ڈھانپ لیوے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو **ف**

یعنے نہ افراط کرو نہ تفریط عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جسقدر مسنون ہے اور افراط یہ کہ اتنا عبادت مین غرق ہو کہ دنیا کے کامون سے بالکل غافل ہو جاوے اور اپنے اور اپنے گھروالون کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کامون مین ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات مین خلل واقع ہو یہ دونون طریقے خوب نہین ہین بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو (۔ نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہلسنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب نہین ہے بلکہ سارا عالم اوس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اوسکی بادشاہت مین ہے وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندون کو عذاب کرے اور جہنم مین لے جاوے اور یہ عدل ہوگا اور چاہے تو انکو جنت مین لے جاوے یہ فضل ہوگا اور چاہے تو کافرون کو جنت مین لیجاوے پر وہ کافرون کو جنت مین نہ لیجاوے گا اس لیے کہ اوس نے خبر دی ہے اور اسکی خبر سچ ہے کہ وہ کافرون کو جنت مین نہ لے جاویگا بلکہ مومنون کو بخشے گا اور اون کو اپنی رحمت سے جنت مین لیجاویگا اور منافقون اور کافرون کو جہنم مین ہمیشہ ہمیشہ رکھیگا اور یہ اسکا عدل ہے اور معتزلہ اس کے خلاف بکتے ہین اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہین اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہین اور جو بات بندے کے حق مین بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہین اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہین اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم جنت مین جاؤ اپنے کامون کیوجہ سے وہ ان حدیثون کے معارض نہین کس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہین جنت مین جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول انکا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا انتہے ما قال النووی) اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالی جلشانہ پر کسی بندے کا کچھ زور نہین ہے نہ اوس کے حکم کے سامنے کسی کو چون وچرا کی مجال ہے خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اوسکی قدرت بیحد اور بے حساب ہے۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندے کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبرون کو اور خصوصًا ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سید الاولین والآخرین ہین اپنے اعمال پر کچھ بھروسا نہ تھا اور صرف خدا تعالے کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کیوجہ سے اپنے تئین جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت مین

لے جاسکے بقول شخصے بزحور و رماندہ تا بشفاعت مرد چہ رسد **عن** بُکَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُّدْخِلُهٗ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیْ رَبِّیْ بِرَحْمَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسکو اسکا عمل جنت میں لے جاوے لوگوں نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يُّنَجِّيْهِ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ عَلٰی رَاْسِهٖ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِّنْهُ وَرَحْمَةٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھکو ڈھانپ لیوے ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ [illegible] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ يُّنَجِّيْهِ عَمَلُهٗ قَالُوْا [illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَدَارَكَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ **عن** اَبِیْ هُ[illegible] اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ [illegible] الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ [illegible] وَرَحْمَةٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ [illegible] اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اگر [illegible] سکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنے اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال [illegible] قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو **عن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

عن الاعمش بالاسنادین جمیعا کروایۃ ابن نمیر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وزاد وابشروا **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش رہو **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اسکا عمل جنت میں نہ لے جاویگا نہ انگارے سے بچاویگا یہانتک کہ مجھکو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لیجاوے یا جہنم سے بچاوے) **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا کانت تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سددوا وقاربوا وابشروا فانہ لن یدخل الجنۃ احدا عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمۃ واعلموا ان احب العمل الی اللہ ادومہ وان قل **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اُس کے نزدیک ہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اُسکا عمل جنت میں نہ لیجاوے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو آپ نے فرمایا نہ مجھکو مگر یہ کہ اللہ تعالی ڈھانپ لیوے مجھکو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو **عن** موسی بن عقبۃ بھذا الاسناد ولم یذکر وابشروا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اکثار الاعمال والاجتھاد فی العبادۃ

عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی حتی انتفخت قدماہ فقیل لہ اتکلف ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہانتک کہ آپکے پاؤں سوج گئے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اُٹھاتے ہیں حالانکہ آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشدیے گئے آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکرگذار بندہ نہ ہوؤں **ف** یعنے اس مغفرت کی شکرگذاری نہ کروں معلوم ہوا کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ خداوند کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے **عن** عائشۃ قالت کان

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی قَامَ حَتّٰی تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہانتک کہ آپکے پاؤن پھٹ گئے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اتنی محنت کیون کرتے ہین آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے گیے آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا مین اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہون **بَاب** الْاِقْتِصَادِ فِی الْمَوْعِظَةِ وعظ مین میانہ روی

عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَةَ النَّخَعِیُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّیْ اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا یَمْنَعُنِیْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْكُمْ اِلَّا كَرَاهِیَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِی الْاَیَّامِ مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَیْنَا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے اون کا انتظار کرتے ہوئے اتنے مین یزید بن معاویہ نخعی نکلے ہمنے اون سے کہا تم عبد اللہ کو ہماری خبر کر دو وہ اندر گئے کچھ دیر نہین ہوئی کہ عبد اللہ نکلے اور کہنے لگے مجکو خبر ہوئی ہے تمہارے آنے کی پھر مین نہین نکلا صرف اس خیال سے کہ کہین تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈھتے (یعنے ہماری خوشی کا موقعہ) دنون مین اس ڈر سے کہ ہمکو بار نہ ہو (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنی تو فائدہ کیا بلکہ گناہ گار ہونے کا ڈر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اوسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اوتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہان تک لوگ خوشی سے سنین اور اون کا دل لگے اور انپر بار نہ ہو) **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِیْ رِوَایَتِهٖ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** شَقِیْقٍ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یُذَكِّرُنَا كُلَّ یَوْمِ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِیْثَكَ وَنَشْتَهِیْهِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ یَوْمٍ فَقَالَ مَا یَمْنَعُنِیْ

اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود ہمکو ہر جمعرات کو وعظ سناتے تھے ایک شخص بولا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن مسعود کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہین اور پسند کرتے ہین ہم یہ چاہتے ہین کہ تم ہر روز ہمکو حدیث سنایا کرو۔ عبد اللہ نے کہا مین تمکو جو ہر روز حدیث نہین سناتا تو اسوجہ سے کہ برا جانتا ہون تم کو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دنون مین کوئی دن مقرر کرتے اسواسطے کہ آپ برا جانتے تھے ہمکو رنج دینا (یعنے بار ہونا)

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيْمِهَا وَاَهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگون کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے اون باتون سے جو نفس کو ناگوار ہین اور جہنم گھیر گیا ہے نفس کی خواہشون سے **ف** یعنی یہ دونون حجاب ہین جنت اور دوزخ کے پھر جو کوئی اِن حجاب کو اوٹھاوے وہ اون مین جاویگا نفس کو ناگوار باتین جیسے ریاضت عبادت مین مواظبت عبادات کی صبر اون کے مشقتون پر غصہ روکنا عفو حلم صدقہ جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشین جیسے شراب خواری زنا اجنبی عورت کو گھورنا غیبت جھوٹ کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشین مباح ہین وہ اون مین داخل نہین اگرچہ کثرت اون کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام مین لے جاوین یا دل کو سخت کردین یا عبادات سے غافل کردین (نووی) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین طیار

گئین ہین جنکو نہ کسی آنکھہ نے دیکھا (یعنے دنیا مین جو آدمی ہین اون کی آنکھون نے) نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی آدمی کے دل مین اُنکا تصور آیا اور یہ مضمون اللہ کی کتاب مین موجود ہے کوئی نہین جانتا جو چھپایا گیا ہے اون کے لیے آنکھون کا آرام یہ بدلہ ہے اون کے کامون کا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین نے طیار کیا اپنے نیک بندون کے لیے وہ جو آنکھہ نے نہین دیکھا اور کان نے نہین سُنا اور کسی آدمی کے دل پر نہین گذرا یہ سب نعمتین مین نے اُٹھا رکھی ہین اون کو چھوڑو جو اللہ نے تمکو تبلایا (یعنے جو نعمتیں اور لذتین معلوم ہین وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہین تو جنت کی نعمت اور لذت جسکا علم خدا تعالی نے نہین دیا وہ کیسی ہونگی) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ ثُمَّ قَرَاَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کوئی نہین جانتا جو چھپایا گیا اون کے لیے آنکھون کی ٹھنڈک سے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِیْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰی انْتَهٰی ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِهٖ فِیْهَا مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین موجود تھا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہانتک کہ بیہتا تعریف کی پھر آخر مین فرمایا جنت مین وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھہ نے نہین دیکھا نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی آدمی کے ذہن مین گذری پھر اس آیت کو پڑھا جن لوگون کی کروٹین بچھونے سے جدا رہتی ہین (یعنے رات کو جاگتے ہین) اپنے رب کو پکارتے ہین اوس کے عذاب سے ڈر کر اور

اوس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہمنے انکو دیا اوس مین سے خرچ کرتے ہین تو کوئی نہین جانتا جو چھپا کر رکھی گئی
اون کے لیے آنکھون کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے اون کے اعمال کا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ
ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سایے مین سو برس تک سوار چلتا ہے (اور وہ سایہ
ختم نہ ہو) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ لَا یَقْطَعُهَا ترجمہ
وہی جو گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اوس کے سایے مین چلے اور اسکو
طے نہ کرے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا قَالَ
اَبُوْ حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیَّ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ
الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا یَقْطَعُهَا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سایے مین سو برس تک سوار
چلے اور وہ تمام نہ ہو۔ ابوحازم نے کہا یہ حدیث مین نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان
کی اونھون نے کہا مجھ سے ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت مین ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے طیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے
تو اوس کو تمام نہ کر سکے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ
لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا
نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ
مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ
فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدا نے تعالی فرماویگا بہشتی لوگون سے اے بہشتیو سو وے

کہین گے اے رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے ہاتہون مین ہے پروردگار فرماویگا تم راضی ہوئے وہ کہین گے ہم کیسے راضی نہون گے ہمکو تونے وہ دیا کہ اوتنا اپنی مخلوق مین سے کسی کو نہین دیا پروردگار فرماوے گا کیا مین تم کو اس سے بہی عمدہ کوئی چیز دون وہ عرض کرین گے ای رب اس سی عمدہ کون سی چیز ہے پروردگار فرماویگا مین نے تم پر اپنی رضامندی اُتاری اب مین اس کے بعد تم پر کبہی غصہ نہون گا **ف** سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہی کہ اُس پر جنت کی تمام نعمتین قربان ہین **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کہڑکیون مین ایسا جہانکین گے جیسے تم تارے کو دیکہتے ہو آسمان مین (یعنے ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہونگے بوجہ تفاوت درجات کے) ابو حازم نے کہا مین نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی اونہون نے کہا مین نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تہے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کیطرح چمکتا ہے پورب یا پچہم کے کنارے پر دیکہتے ہو **عن** اَبِي حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ اوپر کی کہڑکی والون کو جہانکین گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکہتے ہین جو چمکتا ہوا اور دور ہو آسمان کے کنارے پہ پورب مین یا پچہم مین یہ اس وجہ سے ہے کہ اون مین درجون کا فرق ہوگا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ درجے تو پیغمبرون کے ہون گے اورون کو نہین ملین گے آپ نے فرمایا کیون نہین قسم اوس کی جس کے ہاتہ مین میری جان ہے اون درجون مین وہ لوگ ہون گے جو ایمان لائے اللہ پر

اور سچا جانا اونہون نے پیغمبرون کو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد پیدا ہونگے اون مین سے کوئی یہ خواہش رکھیگا کاش اپنے گھر والون اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لیوے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَهَا کُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِیَابِهِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَهْلِیْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک بازار ہے جس مین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پہر اوتری ہوا چلیگی سو اون کا گرد اور غبار (جو مشک اور زعفران ہے) اون کے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو انکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پہر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کیطرف اور گھر والون کا بہی حسن اور جمال بڑہ گیا ہوگا سو اون سے اون کے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑہ گیا ہے پہر وے جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بہی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اِمَّا تَفَاخَرُوْا وَاِمَّا تَذَاکَرُوْا الرِّجَالُ فِی الْجَنَّةِ اَکْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَوَلَمْ یَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِیْ تَلِیْهَا عَلٰی اَضْوَءِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِکُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِی الْجَنَّةِ اَعْزَبُ ترجمہ محمد سے روایت ہے لوگون نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت مین مرد زیادہ ہونگے یا عورتین زیادہ ہونگی ابوہریرہ نے کہا کیا ابو القاسم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودہوین رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اوس کے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کیطرح ہوگا ان مین سے

ہر ہر و کے لیے وہ دو بی بیان ہونگی جن کی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آوے گا اور جنت مین کوئی
بے جورو نہ ہوگا **ف** قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت مین عورتین زیادہ ہون گی اور
دوسری حدیث مین ہے کہ جہنم مین بھی عورتین زیادہ ہون گی پس دونو حدیثون سے یہ بات نکلی کہ عورتین
بہ نسبت مردون کے خلقت مین زائد ہین اور یہ حدیث آدمی عورتون سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی
اون کے سوا ہون گی - اس زمانہ مین مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات مین یہی تحقق ہوا کہ
عورتین بہ نسبت مردون کے زائد ہین اور عورتین بہ نسبت مردون کے کم مرتی ہین اور کم ماری
جاتی ہین پس ہماری شریعت مین جو ایک مرد کو کئی عورتین جائز ہوئین وہ فطرت اور مصلحت کے
موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہین کیونکہ اوسوقت دوسری کوئی عورت
نتھی علاوہ اسکے حضرت حوا مین وہ صفات تھے جو اور عورتون مین نہین ہین **عن** ابن
سیرین قال اختصم الرجال والنساء ایہم فی الجنۃ اکثر فسألوا ابا ہریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ فقال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث ابن علیۃ **ترجمہ**
محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت مین کون زیادہ ہون گے تو ابو ہریرہ سے
پوچھا انہون نے کہا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے
اوپر گذری **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والذین
یلونہم علی اشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ لا یبولون ولا یتغوطون ولا
یتفلون ولا یمتخطون امشاطہم الذہب ورشحہم المسک ومجامرہم الالوۃ و
ازواجہم الحور العین اخلاقہم علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم
علیہ السلام ستون ذراعا فی السماء **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت مین جاویگا وہ چودھوین رات کے
چاند کیطرح ہونگے پھر جو گروہ اون کے بعد جاویگا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کیطرح ہوگا
اور جنتی نہ پیشاب کرین گے نہ پاخانہ نہ تھوکین گے نہ ناک سنکین گے اون کی کنگھیاں سونے کی
ہونگی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آوے گی اونکی انگیٹھیون مین عود سلگتا ہوگا اور اونکی بیبیان

حورین ہونگی بڑی آنکہہ والی اور اونکی عادتین ایک شخص کی عادتون کے موافق ہونگی یعنی سب کے اخلاق یکسان ہونگے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہون گے ساٹہہ ہاتہہ کا قد ہوگا

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ عَلٰی اَشَدِّ نَجْمٍ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ لَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَبْزُقُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ اَبُوْ كُرَیْبٍ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَلٰی صُوْرَةِ اَبِیْهِمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین دو گروہون کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پہر ان کے بعد کئی درجہ ہونگے **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَا یَبْصُقُوْنَ فِیْهَا وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ فِیْهَا اٰنِیَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِّنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِّنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِیًّا **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اون کے برتن بہی سونے کے ہون گے اور یہ ہے کہ جنت والون مین کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض اون کے دل ایک دل کیطرح ہون گے اور وہ پاکی کرینگے اپنے پروردگار کی صبح اور شام یعنی تسبیح کرین گے **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَاْكُلُوْنَ فِیْهَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ یُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ كَمَا یُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جنت کے لوگ کہادینگے اور پیوینگے نہ تہوکینگے نہ پیشاب کرینگے نہ پاخانہ کرینگے نہ ناک سنکینگے لوگون نے عرض کیا پہر کہانا کدہر جاویگا آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی

اور پسینہ آویگا اوس مین مشک کی خوشبو ہوگی ربس ڈکار اور پسینے سے کہانا تحلیل ہوجاویگا اور تسبیح اور
تحمید یعنے سبحان اللہ اور الحمد للہ کا اون کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے **ف** یعنی بہشت
عالم پاک ہی وہان کے کہانیکا فضلہ اس عالم کیطرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ
ہوکر نکلجایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کہینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اوسطرح اُس عالم
پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا رحت افزا ہوگا **نووی**
نے کہا اہلسنت اور اکثر مسلمانون کا مذہب ہی کہ جنت کے لوگ کہاوینگے اور پیوینگے اور تمام مزے
اوٹہاوینگے جنت مین اور یہ نعمتین ہمیشہ رہین گی کبہی ختم نہ ہونگے اور جنت کی نعمتین دنیا کی
نعمتون کے ساتہ مشابہ ہین صورت اور نام مین اور حقیقت اُنکی اور ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد
الی قولہ کرشح المسک **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل اھل الجنۃ فیھا ویشربون ولا یتغوطون ولا یمتخطون
ولا یبولون ولکن طعامھم ذاک جشاء کرشح المسک یلھمون التسبیح والتحمید کما تلھمون النفس قال وفی حدیث
حجاج طعامھم ذاک **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ غیر انہ قال ویلھمون التسبیح والتکبیر کما یلھمون النفس **ترجمہ** وہی
جو گذرا اس روایت مین بجائے تحمید کے تکبیر ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یدخل الجنۃ ینعم لا یباس لا تبلی ثیابہ
ولا یفنی شبابہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت
مین جاویگا چین کریگا بے غم رہیگا نہ کبہی اوسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی مٹیگی اوسکی جوانی مٹنے کی
یعنے سدا جوان ہی رہیگا کبہی بوڑہا نہ ہوگا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ
وابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا
تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدا
وان لکم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا فذلک قولہ عز وجل ونودوا ان تلکم الجنۃ
اورثتموھا بما کنتم تعملون **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ اور ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکارنے والا جنت کے لوگون کو مقرر

تمہارے واسطے یہ ٹھیر چکا کہ تم چنگے رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور
مقرر تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہو گے کبھی رنج نہ ہوگا اور یہی
مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیے جاوین گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے
اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے **ف** یہ فرشتہ بہشتیون مین منادی کر دیگا تاکہ اون کو کوئی
وغدغہ نہ رہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ
فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً مِّنْ لُؤْلُؤَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مُجَوَّفَۃٍ طُوْلُھَا سِتُّوْنَ مِیْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِیْھَا اَھْلُوْنَ یَطُوْفُ
عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُھُمْ بَعْضًا **ترجمہ** عبد اللہ بن قیس یعنے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت مین ایک خیمہ ملیگا جو ایک ہی
خولدار موتی کا ہوگا اور اسکی لنبائی ساٹھہ میل تک ہوگی اُس مین اس مومن کی بی بیان ہونگی اور
وہ اُنپر گھوما کرے گا پھر ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا (بوجہ کشادگی کے) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّۃِ خَیْمَۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤَۃٍ مُجَوَّفَۃٍ عَرْضُھَا
سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِّنْھَا اَھْلٌ مَّا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ **ترجمہ**
عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک خولدار
موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھہ میل کی ہوگی اوس کے ہر کونے مین لوگ ہون گے جو دوسرے کونے
والون کو نہ دیکھتے ہون گے مومن اُنپر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہون گے)
عَنْ اَبِیْ مُوْسَی بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْمَۃُ دُرَّۃٌ طُوْلُھَا فِی السَّمَآءِ سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِّنْھَا اَھْلٌ لِّلْمُؤْمِنِ
لَا یَرَاھُمُ الْاٰخَرُوْنَ **ترجمہ** ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جسکا لنباؤ اونچان مین ساٹھہ میل کا ہی ہوگا اوس کے ہر کونے مین مسلمان
کی بی بیان ہونگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھہ سکین گے (یعنے ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگون کو نہ دیکھینگے
بوجہ وسعت اور دوری کے) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِّنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور

نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں **ف** نووی نے کہا سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کے سوا ہیں یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں ان دونوں میں جیحان بڑی ہے اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجازًا بوجہ قرب کے حازمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے صاحب نہایہ نے کہا سیحان اور جیحان یہ دونوں نہریں عواصم میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں ایک تو یہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جاویگا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جاویگا دوسری یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنے صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گذرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے انتہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ جاوینگے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں **ف** یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کیطرح **عن** هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلٰی صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی أُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُجِيبُونَكَ بِهٖ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ

قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ
بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر **ف** یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو
صورت اون کی دنیا میں تہی اوسی پر مرے اوسی صورت پر پیدا ہوئے اور اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی
ف اون کا قد ساٹھہ ہاتھہ کا لنبا تہا جب اون کو بنا چکا تو فرمایا جا اور اون فرشتوں کو سلام
کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تہے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد
کا یہی سلام ہے حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ
تو ورحمۃ اللہ بڑہایا تو جو کوئی بہشت میں جاویگا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنے ساٹھہ ہاتھہ کا لنبا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آدم علیہ السلام ساٹھہ ہاتھہ کے تہے) پہر اون کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے
اب تک **ف** حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بہی گھٹتے گئے
بہشت میں سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھہ ہاتھہ کا قد اسوقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے
کہ ہمارے قد چہوٹے چہوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم
علیہ السلام کی سنت ہے جو سلام علیک چہوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت
ناخلف ہے کہ اوس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چہوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چہوڑ جو اللہ تعالیٰ
نے انکو بتلایا وہ آدمی نہیں ہے (تحفۃ الاخیار) **باب** **ف** جَهَنَّمَ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا
جہنم کا بیان خدا ہم کو بچاوے اس سے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اوسدن جہنم لایا جاوے گا اوس کی ستر ہزار باگیں ہونگی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار
فرشتے کہینچتے ہوں گے (تو کل فرشتے جو جہنم کو کہینچکر لاوینگے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)
عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ

هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ تمہاری جسکو آدمی روشن
کرتا ہے ایک حصہ ہے اوس مین گرمی کا جہنم کی آگ مین ویسے ستر حصے گرمی ہے لوگون نے عرض کیا قسم
خدا کی یہی آگ کافی تہی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے
گرم ہے ہر حصے مین اتنی گرمی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالَ
قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي
فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تہے اتنے مین ایک دہماکے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ہم نے عرض کیا اللہ
تعالی اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ ایک پتہر ہے جو جہنم مین پہینکا گیا تہا ستر برس
پہلے وہ جا رہا تہا اب اوسکی تہ مین پہونچا (معاذ اللہ جہنم اتنا گہرا ہے کہ اوسکی چوٹی سے تہ تک ستر برس
کی راہ ہے اور یہی اسقدر تیز حرکت سے جیسے پتہر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ هٰذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا ترجمہ
ابو ہریرہ سے ویسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ پتہر نیچے گرا تمنے اوسکا دہماکا سنا ترجمہ
عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ
إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تہے بعضون کو ٹخنون تک انگارا پکڑے گی اور بعضون کو ازار بند باندہنے کی جگہہ تک اور بعضون کو
گردن تک عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ
مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ
النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضون کو جہنم کی آگ ٹخنون تک پکڑے گی بعضون کو گھٹنون تک بعضون کو کمربند تک بعضون کو ہنسلی تک **عن** سعید بھذا الاسناد وجعل مکان حجزتہ حقویہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین بجاے حجز کے حقویہ حقو بہی وہی ازار بند ہنے کی جگہہ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجت النار والجنۃ فقالت ھذہ یدخلنی الجبارون والمتکبرون وقالت ھذہ یدخلنی الضعفاء والمساکین فقال اللہ عز وجل لھذہ انت عذابی اعذب بک من اشاء وربما قال اصیب بک من اشاء وقال لھذہ انت رحمتی ارحم بک من اشاء ولکل واحدۃ منکما ملؤھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا دوزخ نے کہا مجھ مین بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آوین گے اور جنت نے کہا مجھ مین ناتوان مسکین لوگ آوین گے اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے مین جسکو چاہون گا تجھ سے عذاب کرون گا اور جنت کو فرمایا تو میری رحمت ہے مین جسپر چاہون گا تجھ سے رحم کرون گا اور تم دونون بھرے جاؤ گے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحاجت النار والجنۃ فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنۃ فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطھم وعجزھم فقال اللہ عز وجل للجنۃ انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکم ملؤھا فاما النار فلا تمتلی فیضع قدمہ علیھا فتقول قط قط فھنالک تمتلی ویزوی بعضھا الی بعض **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی دوزخ نے کہا مجھ مین وہ لوگ آوین گے جو متکبر اور زور والے ہین اور جنت نے کہا مجھے کیا ہوا مجھ مین وہی لوگ آوین گے جو ناتوان ہین لوگون مین اور خراب ہین اور عاجز ہین (یعنے اکثر یہی لوگ ہون گے) تب اللہ تعالی نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے مین تیرے ساتھ رحمت کرتا ہون جسپر چاہتا ہون اپنے بندون مین سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے مین عذاب کرتا ہون تیرے ساتھ جسکو چاہتا ہون اپنے بندون مین سے اور تم دونون بھری جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھرے گی (اور سیر نہ ہوگی) پھر پروردگار اپنا پاؤن اوسپر رکھدیگا وہ کہے گی (بس بس

تب بہر جاویگی اور ایک پر ایک سمٹ جاویگی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے
اور اوپر گذر چکا کہ ان احادیث مین دو مذہب ہین ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ انکی
تاویل نکرین گے بلکہ اون پر ایمان لاوینگے کہ وہ حق ہین اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالی کے لائق ہے
اور ظاہری معنے مراد نہین ہے یعنے وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے دوسرا مذہب
جمہور متکلمین کا ہے کہ ان کی تاویل کرین گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل مین
اختلاف ہے بعض کہتے ہین قدم سے مراد متقدم ہے یعنے وہ لوگ رکہیگا جو آگے سے اللہ تعالی نے طیار
کیے تہے عذاب کے لیے دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق
مراد ہے **مترجم** کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہین اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور
دوسری روایت مین امام مسلم کے رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے جماعت کا
مراد لینا ابطال ہے حدیث کا کس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنے ظاہری کو
اور معلوم نہین ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلین کیون کین اور آیات اور احادیث بیشمار کو اپنے زعم
فاسد سے کیون بگاڑا کیا خوب ہوتا اگر وے اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ
کو انہون نے اپنے دل سے تراشا ہے اُس سے باز آتے خداوند تعالی جن باتون سے پاک ہے وہ قرآن مجید
مین بیان کر دی گئین نہ وہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اوس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اوس کے مثل
ہے اور حدیث مین ہے کہ وہ نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگہتا ہے اوسکی ذات مین کوئی عیب
نہین بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتون کو خداوند تعالی نے اپنی لیے ثابت کیا یا اوس کے رسول
نے ثابت کیا اون سے تنزیہ کرنا حماقت اور بیوقوفی ہے جیسے اوترنا چڑہنا ہنسنا دیکہنا سننا تعجب کرنا
بیٹہنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتہ آنکہہ پاؤن منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت
ہین اور اس باب مین اسقدر بے شمار آیات اور احادیث ہین کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہین اس
لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تہی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و
حدیث مین آئی ہین وہ اپنے ظاہر معنے لغوی پر محمول ہین اون مین تاویل اور تحریف درست نہین
نہ تشبیہ انکی مخلوقات کے صفات کے ساتہ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونون پاک
مین تشبیہ سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال احتجت الجنة والنار واقتص الحديث بمعنى حديث ابي الزناد ترجمہ وہی جو گذرا
عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحاجت
الجنة والنار فقالت النار اوثرت بالمتكبرين والمتجبرين وقالت الجنة فما لي لا يدخلني
الا ضعفاء الناس وسقطهم وغرتهم فقال الله عز وجل للجنة انما انت رحمتي ارحم
بك من اشاء من عبادي وقال للنار انما انت عذابي اعذب بك من اشاء من عبادي ولكل واحدة منكما ملؤها فاما النار فلا تمتلئ حتى يضع
الله تبارك وتعالى رجله تقول قط قط قط فهنالك تمتلئ ويزوى بعضها الى بعض ولا
يظلم الله من خلقه احدا واما الجنة فان الله ينشئ لها خلقا ترجمہ وہی مضمون ہے
جو اوپر گذرا اس میں بجائے قدم کے رجل ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں
مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن فورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں
ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ
اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا نووی
نے کہا اس میں دلیل ہے اہلسنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت
میں جاویں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جاویں گے اللہ کی
رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بہت ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک
شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی انتہی
عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجت الجنة
والنار فذكر نحو حديث ابي هريرة الى قوله ولكليكما علي ملؤها ولم يذكر
ما بعده من الزيادة ترجمہ ابوسعید سے بھی ایسے ہی روایت ہے عن انس بن مالك رضي الله
تعالى عنه ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى
يضع فيها رب العزة تبارك وتعالى قدمه فتقول قط قط وعزتك ويزوى بعضها الى بعض
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی
اور کچھ ہے اور کچھ ہے دینے اور لوگوں کو مانگے گی یہاں تک کہ مالک عزت والا بڑی برکت والا

بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھدیگا تب وہ کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور ایک میں ایک
سمٹ جاویگی **عن** انس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث شیبان **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال لا تزال جہنم یلقی فیھا وتقول ھل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیھا قدمہ
فینزوی بعضھا الی بعض وتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا یزال فی الجنۃ فضل
حتی ینشئ اللہ لھا خلقا فیسکنھم فضل الجنۃ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جاوینگے اور وہ یہی کہیگا
اور کچھ ہے یہانتک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اوس میں رکھدیگا تب وہ سمٹ کر ایک میں ایک
رہجاویگا اور کہنے لگے گا بس بس قسم تیرے عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہہ رہے
گی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اوس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کریگا اور اونکو اس جگہہ میں رکھیگا
عن انس یقول عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یبقی من الجنۃ ما شاء اللہ
ان یبقی ثم ینشئ اللہ لھا خلقا مما یشاء **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہیگا اوتنی جگہہ خالی رہجاویگی
پھر اللہ تعالیٰ اوس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کریگا **عن** ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بالموت یوم القیامۃ
کانہ کبش املح زاد ابو کریب فیوقف بین الجنۃ والنار واتفقا فی باقی الحدیث
فیقال یا اھل الجنۃ ھل تعرفون ھذا فیشرئبون وینظرون ویقولون نعم ھذا
الموت قال ثم یقال یا اھل النار ھل تعرفون ھذا فیشرئبون وینظرون ویقولون
نعم ھذا الموت قال فیؤمر بہ فیذبح قال ثم یقال یا اھل الجنۃ خلود فلا موت
ویا اھل النار خلود فلا موت قال ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانذرھم
یوم الحسرۃ اذ قضی الامر وھم فی غفلۃ وھم لا یؤمنون واشار بیدہ الی الدنیا
ترجمہ ابوسعید خدری رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت کے دن موت کو لاوینگے ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ

کے بیچ مین اُسکو ٹہیراوینگے بہر کہا جاوے گا اے جنت والو تم اُسکو پہچانتے ہو وہ اپنا سر اُٹہاوینگے اور
اوسکو دیکہینگے اور کہین گے ہان ہم پہچانتے ہین یہ موت ہے بہر کہا جاویگا اے دوزخ والو تم اسکو
پہچانتے ہو وہ سر اُٹہاوینگے اور دیکہین گے اور کہین گے ہان ہم پہچانتے ہین یہ موت ہی بہر حکم
ہوگا وہ مینڈہا ذبح کیا جاوے گا بہر کہا جاویگا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبہی موت نہین
ہے اور اے دوزخ والو تمکو ہمیشہ رہنا ہے کبہی موت نہین ہی بہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت
پڑہی اور ڈرا اون کو افسوس کے دن سی جب فیصلہ ہو جاویگا اور وہ غفلت مین ہین اور وہ یقین
نہین کرتے آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سی دنیا کیطرف یعنی دنیا مین ایسے مشغول ہین کہ قیامت
کا ڈر نہین ۔ **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُدْخِلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ قِیْلَ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ ذَکَرَ
بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ یَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَیْضًا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی الدُّنْیَا ۔ **ترجمہ** وہی جو گذرا
عن عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُدْخِلُ اللّٰہُ اَھْلَ
الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَیُدْخِلُ اَھْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ فَیَقُوْلُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ
لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ کُلٌّ خَالِدٌ فِیْمَا ھُوَ فِیْہِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے جنت والون کو جنت مین لے جاویگا
اور دوزخ والون کو دوزخ مین بہر ایک پکارنے والا اون کے بیچ کہڑا ہوگا اور کہیگا اے جنت والو
موت نہین ہے اور اے دوزخ والو موت نہین ہے ہر ایک اپنے مقام مین ہمیشہ رہے گا **عن**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَارَ
اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَصَارَ اَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ
وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ
اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِھِمْ وَیَزْدَادُ اَھْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِھِمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت مین
چلے جاوین گے اور دوزخ والے دوزخ مین تو موت لائی جاویگی اور جنت اور دوزخ کے

بیچ مین ذبح کیجاویگی پہر ایک پکارنے والا پکاریگا اے جنت والو اب موت نہین ہے اور اے
دوزخ والو اب موت نہین ہے جنت والون کو یہ سنکر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والون کو
رنج پر رنج زیادہ ہوگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ اَوْ نَابُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِیْرَةُ ثَلٰثٍ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا داڑھ
یا اوسکی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اوسکی کہال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ کی
ف یہ اسواسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتین ممکن ہین اللہ تعالی کو اون پر قدرت ہے
اور مخبر صادق نے اون کی خبر دی اس لیے ایمان انپر واجب ہوا رواہ مسلم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَرْفَعُهٗ قَالَ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ فِی النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ
الْمُسْرِعِ وَلَمْ یَذْکُرْ [illegible] فِی النَّارِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونون مونڈہون کے بیچ مین تیز رو سوار کے تین دن
کی راہ ہوگی عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ
بِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ثُمَّ
قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ ترجمہ
حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمکو نہ بتلا دون جنتی لوگ
لوگون نے کہا بتلایئے فرمایا تو ان لوگون کے نزدیک ذلیل اگر قسم کہا لیوے اللہ کے بہروسے پر البتہ
اللہ تعالی اسکو سچا کردے اور پہر فرمایا کیا مین تمکو نہ بتلاؤن دوزخ والے لوگون نے عرض کیا کیون
نہین بتلایئے آپ نے فرمایا ہر جہگڑالو ترش پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور
عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ
حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ
الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ کُلُّ
جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُسْتَکْبِرٍ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور خیانتخور یا
دغابازی سے ایک قوم مین شریک ہونے والا گہمنڈ والا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

نسخہ: مُتَکَبِّرٍ

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی
اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کئی لوگ ایسے ہیں جنپر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت ہیں دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں پر اگر
وہ اللہ تعالی کے بہروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ تعالی اُنکی قسم پوری کرے (یعنے خدا کے نزدیک
معتبر ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں) متفق علیہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَۃَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ النَّاقَۃَ وَذَکَرَ الَّذِیْ عَقَرَھَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰھَا
انْبَعَثَ لَھَا رَجُلٌ عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ ثُمَّ ذَکَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ
فِیْھِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلٰی مَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمُ امْرَاَتَہٗ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ جَلْدَ الْاَمَۃِ وَفِیْ
رِوَایَۃِ اَبِیْ کُرَیْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّہٗ یُضَاجِعُھَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ ثُمَّ وَعَظَھُمْ فِیْ
ضِحْکِھِمْ مِنَ الضَّرْطَۃِ فَقَالَ اِلٰی مَا یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ متفق علیہ ترجمہ عبد اللہ بن
زمعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا
ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اوس اونٹنی کو زخمی کیا آپ نے فرمایا جب اٹھا اس قوم میں کا
بڑا بدبخت اوٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریر مفسد جیسے اپنے کنبے کا زور رکھنے
والا جیسے ابو زمعہ ہے پھر عورتوں کا ذکر کیا اور اون کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کس واسطے
تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ شام کو اوسکو
اپنے پاس سلاوے تو شام کو محبت اور ونکو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پھر لوگوں کو نصیحت
کی پاد نے پر ہنسنے سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے -
(یعنے ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی کو لگتا ہے پھر دوسرے پر ہنسنا نادانی
ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَیِّ بْنِ قَمْعَۃَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِیْ کَعْبٍ ھٰؤُلَاءِ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لحی
کو دیکھا جو بنی کعب ان لوگوں کا باپ تھا (یعنے جد اعلی) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں
(دوسری روایت میں ہے کہ اوسی نے سائبہ کو نکالا تھا) سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتوں کے

نام پر چھوڑ دیتے تھے اوسپر بوجھہ نہ لادتے تھے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ
إِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْتَلِبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي
كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ
وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے بحیرہ وہ جانور ہے جسکا دودھ دوہنا موقوف
کیا جاتا ہے بتون کے لیے تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ ہے جسکو اپنے معبودون
کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اوسپر کوئی بوجھا نہ لادتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتین جہنم مین کھینچ رہا تھا اور
سب سے پہلے سائبہ اوسی نے نکالا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعضے
کافر ابھی سے وہان بھیجدیے جاتے ہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ
يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ
الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخوالون
کی جنکو مین نے نہین دیکھا (یعنی دنیا مین ابھی وہ پیدا نہین ہوئے) ایک تو وے لوگ جن کے پاس
کوڑے ہین بیل کی دُمون کیطرح اور لوگون کو اون سے مارتے ہین (ظلم سے) اور ایک عورتین ہین جو
کپڑا پہنے ہین پر ننگی ہین (یا خدا تعالی کا اونپر احسان ہے پر وے شکر نہین کرتین) خاوند کو سیدھی
راستے سے بہکانے والیان خود بہکنے والیان (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیان مٹکاتے ہوئے اپنے
کندھون کو اتراتے ہوئے) اون کے سر گویا بختی اونٹون کی کوہان ہین (جوڑا کرنے والیان کپڑا
موباف لگاکر) ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت مین نہ جاوینگی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھینگی
حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتین کافر ہونگی اگر ان باتون کو حلال سمجھکر
کرتی ہون ورنہ مراد یہ ہے کہ اول دہلہ مین اونکو جنت نصیب نہ ہوگی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى

قَوۡمًا فِیۡ اَیۡدِیۡھِمۡ مِثۡلُ اَذۡنَابِ الۡبَقَرِ یَغۡدُوۡنَ فِیۡ غَضَبِ اللّٰہِ وَیَرُوۡحُوۡنَ فِیۡ سَخَطِ اللّٰہِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے اگر تو دیرتک جیا تو دیکھیگا ایسے لوگون کو جن کے ہاتھون مین بیل کی دم کیطرح ہون گے (یعنے کوڑے) اور وہ صبح کرین گے اللہ تعالیٰ کے غصے مین اور شام کرین گے اللہ کے قہر مین **عن** اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قَالَ یَقُوۡلُ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اِنۡ طَالَتۡ بِکَ مُدَّۃٌ اَوۡشَکَ اَنۡ تَرٰی قَوۡمًا یَغۡدُوۡنَ فِیۡ سَخَطِ اللّٰہِ وَیَرُوۡحُوۡنَ فِیۡ لَعۡنَتِہٖ فِیۡ اَیۡدِیۡھِمۡ مِثۡلُ اَذۡنَابِ الۡبَقَرِ ترجمہ وہی ہے اس مین بجاے قہر کے لعنت ہے

باب فَنَاءِ الدُّنۡیَا وَبَیَانِ الۡحَشۡرِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ

دنیا کے فنا اور حشر کا بیان **عن** مُسۡتَوۡرِدٍ اَخِیۡ بَنِیۡ فِھۡرٍ یَقُوۡلُ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ مَا الدُّنۡیَا فِی الۡاٰخِرَۃِ اِلَّا مِثۡلُ مَا یَجۡعَلُ اَحَدُکُمۡ اِصۡبَعَہٗ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ یَحۡیٰی بِالسَّبَّابَۃِ فِی الۡیَمِّ فَلۡیَنۡظُرۡ بِمَ تَرۡجِعُ وَفِیۡ حَدِیۡثِھِمۡ جَمِیۡعًا غَیۡرَ یَحۡیٰی سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ ذٰلِکَ وَفِیۡ حَدِیۡثِ اُسَامَۃَ عَنِ الۡمُسۡتَوۡرِدِ بۡنِ شَدَّادٍ اَخِیۡ بَنِیۡ فِھۡرٍ وَفِیۡ حَدِیۡثِہٖ اَیۡضًا قَالَ وَاَشَارَ اِسۡمٰعِیۡلُ بِالۡاِبۡھَامِ ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم مین سے یہ اونگلی ڈالے (اور یحییٰ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا) دریا مین پھر دیکھے تو کتنی تری دریا مین سے لاتا ہے (تو جتنا پانی اونگلی مین لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور دریا آخرت ہے یہ نسبت ہے دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے سو اسطے اس سے بھی کم ہے) **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا قَالَتۡ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ یُحۡشَرُ النَّاسُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرۡلًا قُلۡتُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِیۡعًا یَنۡظُرُ بَعۡضُھُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ قَالَ یَا عَائِشَۃُ الۡاَمۡرُ اَشَدُّ مِنۡ اَنۡ یَنۡظُرَ بَعۡضُھُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کیے جاوین گے ننگے پاون ننگے بدن بن ختنہ کیے ہوئے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت ایک ساتھ ہون گے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا آپ نے فرمایا اے عائشہ دمان کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھیگا (اپنے

اپنے فکر میں سرگردان ہوں گے عن حاتم بن ابی صغیرۃ بھذا الاسناد ولم یذکر
فی حدیثہ غرلا ترجمہ وہی جو گذرا عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سمع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وھو یقول انکم ملاقوا اللہ مشاۃ حفاۃ غرلا
عراۃ ولم یذکر زھیر فی حدیثہ یخطب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں تم اللہ سے ملوگے پاپیادہ ننگے پاؤں ننگے بدن بے
ختنہ جیسے پیدا ہوئے تھے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قام فینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بموعظۃ فقال یا ایھا الناس انکم تحشرون
الی اللہ حفاۃ عراۃ غرلا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین
الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیمۃ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام الا وانہ سیجاء
برجال من امتی فیؤخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری
ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا ما دمت
فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید ان
تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم قال فیقال
لی انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم وفی حدیث وکیع ومعاذ
فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ
کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو تم اللہ کی طرف حشر کیے جاؤگے ننگے پاؤں بن ختنہ جیسے
ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے یہ وعدہ ہے ہمارا ہم کو یہ کرنے والے ہیں خبردار
رہو سب سے پہلے مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن کپڑے پہناوینگے
اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جاوینگے پھر ان کو بائیں طرف ہٹایا جاویگا (کافروں
کی طرف) میں عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں جواب میں کہا جاویگا تم نہیں جانتے
انہوں نے کیا گل کیا تمہارے بعد میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسی علیہ السلام) نے کہا
میں تو ان لوگوں پہ اسوقت تک گواہ تھا جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو انپر

نگہبان تہا (اور مجکو انکا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہہ ہے) اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو اون کو بخشدیوے تو تو غالب ہے حکمت والا پہر مجہ سے کہا جاویگا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنے اسلام سے پہر گئے) جب تو اون سے جدا ہوا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تین گروہوں پر اکہٹا کیے جاوینگے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی مین ہوگا اور سب نشانیوں کے بعد اخیر نشانی ہے) بعضے خوش ہونگے بعضے ڈرتے ہونگے دو ایک اونٹ پر ہونگے تین ایک اونٹ پر ہونگے چار ایک اونٹ پر ہونگے دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی لوگون کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹہیر ینگے تو آگ بہی ٹہیر جاوے گی اسی طرح جب دوپہر کو سووینگے تب بہی آگ ٹہیر جاوے گی اور جہان وہ صبح کو پہونچینگے انکا ساتھ صبح کرے گی جہان وے شام کو پہونچینگے انکا ساتھ وہین شام کرے گی (غرض کہ سب لوگون کو ہانک کر شام کے ملک کو لیجاوے گی) **باب** صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ (قیامت کے دن کا بیان) **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ حَتّٰى يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مُثَنّٰى قَالَ يَقُوْمُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین جس دن لوگ کہڑے ہون گے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینے مین ڈوبے کہڑے ہونگے جو دونون کانون کے نصف تک ہوگا ❖

عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کہ بعضا آدمی اپنے پسینہ مین کانون کے نصف تک ڈوب جاویگا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ بَاعًا وَاِنَّهُ لَيَبْلُغُ اِلٰى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلٰى اٰذَانِهِمْ

یُلْجِمُهُمْ اِیْجَامًا قَالَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پسینہ قیامت کے دن ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جاویگا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا۔ شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا) **عَنْ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْھُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ قَالَ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مَا یَعْنِیْ بِالْمِیْلِ اَمَسَافَۃَ الْاَرْضِ اَوِ الْمِیْلَ الَّذِیْ یُکْحَلُ بِہِ الْعَیْنُ قَالَ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُّلْجِمُہُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فِیْہِ **ترجمہ** مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جاویگا لوگوں سے یہانتک کہ ایک میل پر آجاوے گا سُلیم بن عامر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں **ف** بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہووے تو اوس کی شعاع سے ملکہ اوس کے شعلوں سے جس میں صدہا من کے پتھر اوڑتے ہیں ایک دم میں سب جلکر خاک ہو جاویں گے اُنکا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اوسدن ان کے اجسام اور طرح کے ہونگے تو جائز ہے کہ اون میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب سے اسقدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اوس پر نہیں ٹھیر سکتے باوجود اس کے اگر عطارد پر اسکی مخلوق ہوں تو وہ فرحت سے رہتی ہونگی اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اوسدن اتنی حرارت نہ ہو **ف** تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار بند ہنی کی جگہ تک کسی کو پسینہ کی لگام ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے مُنہ کیطرف یعنے منہ تک پسینہ ہوگا)

باب صِفَاتِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان

عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَھِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُہٗ

عَبْدًا حَلَالٌ وَّ اِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ کُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّیَاطِیْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِیْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَیْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ یُّشْرِکُوْا بِیْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ وَاَبْتَلِیَ بِکَ وَاَنْزَلْتُ عَلَیْکَ کِتَابًا لَا یَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهٗ نَائِمًا وَّیَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَیْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا یَّثْلَغُوْا رَاْسِیْ فَیَدَعُوْهُ خُبْزَةً فَقَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ کَمَا اَخْرَجُوْکَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِکَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَیْکَ وَابْعَثْ جَیْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِّثْلَهٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَکَ مَنْ عَصَاکَ قَالَ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَّرَجُلٌ رَحِیْمٌ رَّقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِیْ قُرْبٰی وَمُسْلِمٍ وَّعَفِیْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِیَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْکُمْ تَبَعًا لَا یَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَّا یُصْبِحُ وَلَا یُمْسِیْ اِلَّا وَهُوَ یُخَادِعُکَ عَنْ اَهْلِکَ وَمَالِکَ وَذَکَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْکَذِبَ وَالشِّنْظِیْرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبُوْ غَسَّانَ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَیْکَ

ترجمہ عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبے مین فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکہلاؤن تمکو جو تمکو معلوم نہین اون باتون مین سے جو اللہ تعالے نے آج کے دن مجھکو سکہلائین مین جو مال اپنے بندے کو دون وہ حلال ہے اوس کے لیے (یعنے جو شرع کے رو سے حرام نہین ہے وہ حلال ہے گو لوگون نے اوسکو حرام کر رکہا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ اور بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکہا تہا) اور مین نے اپنے سب بندون کو مسلمان بنایا (یا گناہون سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضون نے کہا مراد وہ عہد ہے جو دنیا مین آنے سے پیشتر لیا تہا الست بربکم۔ قالوا بلی) پہر اون کے پاس شیطان آئے اور اون کو دین سے اونکو ہٹا دیا (یا اون کے دین سے روکدیا) اور جو چیزین مین نے اون کے لیے حلال کین تہین وہ حرام کین اور اونکو حکم کیا میرے ساتہہ شرک کرنے کا جس کی مین نے کوئی دلیل نہین اتاری اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والون کو دیکہا پہر اون سب کو برا سمجہا عرب کے ہون یا عجم کے (عجم عرب کی سوا اور ملک) سوا اون چند لوگون کے جو اہل کتاب مین سے باقی تہے (رسید ہی راہ پر یعنے حضرت عیسی کی امت کی لوگ

جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے تجھکو اس لیے بھیجا کہ تجھکو آزماؤن
(صبر اور استقامت مین کافرون کی ایذا پہ) اور اون لوگون کو آزماؤن جنکے پاس تجھکو بھیجا (کہ کون اون مین
سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور مین نے تجھ پر کتاب اوتاری جسکو پانی نہین دھوتا
(کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہین لکھی بلکہ سینون پر نقش ہے) تو اوسکو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور
اللہ نے مجھکو حکم کیا قریش کے لوگون کو جلا دینے کا (یعنی اون کے قتل کا) مین نے عرض کیا اے رب وہ
تو میرا سر توڑ ڈالینگے روٹی کیطرح اوسکو ٹکڑے کر دینگے اللہ تعالی نے فرمایا اون کو نکالدے جیسے
اونھون نے تجھے نکالا اور جہاد کر اون سے ہم تیری مدد کرینگے اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جاویگا (یعنی
تو اللہ کی راہ مین خرچ کر اللہ تعالی تجھکو دیگا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجینگے (فرشتون
کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کرین اونکو لیکر اون سے لڑ جو تیرا کہا نہ مانین اور جنت والے تین شخص
ہین ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کامون کی توفیق دیا گیا دوسرے
وہ جو مہربان ہو نرم دل ہر ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر تیسرے جو پاک دامن ہو اور سوال نہین کرتا بال
بچون والا اور دوزخ والے پانچ شخص ہین ایک تو وہ ناتوان جنکو تمیز نہین (کہ بری بات سے بچین)
جو تم مین تابعدار ہین نہ وہ گھر بار چاہتے ہین نہ مال (یعنے محض بے فکری حلال حرام سے غرض نہین رکھتے)
دوسرے وہ چور جسپر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کہلے وہ اُس کو چرا دے تیسرے وہ شخص
جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والون اور تیرے مال کے مقدمہ مین اور بیان کیا آپ نے
بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنے گالیان بکنے والا فحش کہنے والا۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِهٖ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ
ترجمہ وہی جو گذرا۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِي اٰخِرِهٖ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
مُطَرِّفًا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ
قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي وَ
سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا
حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِي اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهٖ وَهُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا

لَا یَبغُونَ اَھلًا وَّلَامَالًا فقلتُ فیکُونُ ذٰلِکَ یَا اَبَا عَبدِ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰہِ لَقَد اَدرَکتُھُم فِی الجَاھِلِیَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَرعٰی عَلَی الحَیِّ مَا بِہٖ اِلَّا وَلِیدَتُھُم یَطَأُھَا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نکرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر اور اس روایت مین یہہ ہے کہ وہ لوگ تم مین تابعدار ہین نہ گھروالی چاہین نہ مال قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابو عبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابو عبداللہ ہے) ہان قسم خدا کی مین نے انکو جاہلیت کو زمانہ مین پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریان چراتا اور کوئی نہ ملتی اوسکو مگر گھر والون کی لونڈی اوسی سے جماع کرتا **ف** نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تہا اور اوسنے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہین دیکہا

باب عَرضِ المَقعَدِ عَلَی المَیِّتِ وَعَذَابِ القَبرِ

مردہ کو اوسکا ٹہکانا بتلایا جانا اور قبر کے عذاب کا بیان

عَن ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُم اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیہِ مَقعَدُہٗ بِالغَدَاۃِ وَالعَشِیِّ اِن کَانَ مِن اَھلِ الجَنَّۃِ فَمِن اَھلِ الجَنَّۃِ وَاِن کَانَ مِن اَھلِ النَّارِ فَمِن اَھلِ النَّارِ یُقَالُ ھٰذَا مَقعَدُکَ حَتّٰی یَبعَثَکَ اللّٰہُ اِلَیہِ یَومَ القِیٰمَۃِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے جب کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹہکانے کے سامنے لایا جاتا ہے اگر جنت والون مین سے ہے تو جنت والون مین سے اور جو دوزخ والون مین سے ہے تو دوزخ والون مین سے پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے یہانتک کہ بہیجے گا تجہ کو خدا تعالی اوسطرف قیامت کو **عَن** ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَیہِ مَقعَدُہٗ بِالغَدَاۃِ وَالعَشِیِّ اِن کَانَ مِن اَھلِ الجَنَّۃِ فَالجَنَّۃُ وَاِن کَانَ مِن اَھلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ یُقَالُ ھٰذَا مَقعَدُکَ الَّذِی تُبعَثُ اِلَیہِ یَومَ القِیٰمَۃِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکا ٹہکانا صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھلائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے جہان تو قیامت کے دن بہیجا جاوے گا **عَن** اَبِی سَعِیدٍ

الخدري عن زيد بن ثابت قال قال أبو سعيد ولم أشهده من النبي صلى الله عليه وسلم ولكن حدثنيه زيد بن ثابت قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم في حائط لبني النجار على بغلة له ونحن معه إذ حادت به فكادت تلقيه وإذا أقبر ستة أو خمسة أو أربعة قال كذا كان يقول الجريري فقال من يعرف أصحاب هذه الأقبر فقال رجل أنا قال فمتى مات هؤلاء قال ماتوا في الإشراك فقال إن هذه الأمة تبتلى في قبورها فلولا أن لا تدافنوا لدعوت الله أن يسمعكم من عذاب القبر الذي أسمع منه ثم أقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار فقالوا نعوذ بالله من عذاب النار فقال تعوذوا بالله من عذاب القبر فقالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال **ترجمہ**

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرا دیوے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کی ہیں ایک شخص بولا میں جانتا ہوں آپ نے فرمایا یہ کب مرے وہ بولا شرک کے زمانے میں آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا تمکو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں بعد اوس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنے سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم دجال کے فتنے سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا اور احادیث

صحیحہ متعددہ اس باب مین وارد ہین اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہین ہے کس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک
جُز مین حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہوا اور شرع سے اسکا ثبوت ہو تو اُسکا قبول اور اعتقاد
واجب ہے اور امام مسلم نے اس مقام مین بہت حدیثین بیان کین ہین جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا سننا اُس عذاب کو اور مردون کا سننا اپنے دفن کرنے والون کے جوتون کی آواز
وغیرہ وغیرہ بہت سی باتین ثابت ہوتی ہین اور کتاب الصلوۃ اور کتاب الجنائز مین اس کے متعلق
بہت سی باتین گذر چکین اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہین اور خوارج اور معتزلہ
اور بعض مرجیہ اسکا انکار کرتے ہین اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اوسکے کسی
جُز پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس مین خلاف کیا ہے
وہ کہتے ہین اعادہ روح شرط نہین ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ
ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزا کا تفرق یا جانورون کا کھا جانا یا مچھلیون کا نگل جانا اُسکو مانع نہین
اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالی بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اُسپر قادر ہے اسیطرح ممکن ہے کہ
بدن کے اجزا مین سے کسی جز مین حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اوسکو درندون یا مچھلیون نے کھا لیا
ہو اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر مین اُسی حال مین دیکھتے ہین جیسے رکھا تھا پھر اُسکا سوال
اور بٹھانا اور لوہے کی گرزون سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ اُسکا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے اُسکا جواب یہ ہے
کہ عادت کا خلاف نہین بلکہ اوسکی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اوسکو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا
ہے اور جاگنے والون کو کچھ نہین معلوم ہوتا اسیطرح جاگنے والا اپنے دل مین الم اور لذت پاتا ہے اور
جو اوسکے پاس بیٹھا ہو اوسکو خبر نہین ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آتے تھے اور آپ کو وحی سناتے تھے پر اورون کو خبر نہ ہوتی اب رہا میت کا بٹھانا تو وہ شاید خاص
ہو اُس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اُسکے لیے نہ ہو جسکو جانور کھا لین اسیطرح گرزون سے مارنا
بھی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کردی جاوے مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلون
مین سے اور آخرت کی باتین دنیا کی باتون سے صرف نام اور صورت مین ملتی ہین لیکن اون کی
حقیقت اور ماہیت اور ہے پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے
اسیطرح ہو سکتا ہے کہ دنیا دارون کو مطلق اوس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی مین قبر کے عذاب کی نظیر موجود

یعنے خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اوسکے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہین اور اصل یہہ ہے کہ جبوقت روح
انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اُس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنے
تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اُسکا اٹھانا اور اُسکا سوال اور
اُسکا عذاب روح کو اوسیطرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا مین بدن پر یہ باتین ہوتین تھین اور اس صورت مین
جس شخص کو جانور کہا جاوین یا مچھلیان نگل جاوین اوسپر بھی عذاب ہونے مین کوئی اشکال نہین غرضکہ
حال جب حدیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہو تو گو ہماری عقل مین اچھے طور سے نہ آوے سکو تسلیم کرنا چاہیے
کیونکہ آخرت کی باتین اچھے طور سے جب ہی سمجھ مین آوینگی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے
تعلق پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی مین بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہین اونپر وہان کی
باتین اچھی طرح ظاہر ہوتی ہین جیسے انبیا اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام **عن** انس رضی
اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان
یسمعکم من عذاب القبر **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر تم دفن کرنا چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ مین دعا کرون کہ اللہ تعالی تم کو قبر
کا عذاب سنا دیوے **عن** ابی ایوب قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد
ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورہا **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیون کو
عذاب ہوتا ہے اون کی قبرون مین **عن** انس بن مالک قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالہم قال یاتیہ ملکان
فیقعدانہ فیقولان لہ ما کنت تقول فی ہذا الرجل قال فاما المؤمن فیقول اشہد انہ
عبد اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد
ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیراہما جمیعا قال
قتادۃ وذکر لنا انہ یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا ویملا علیہ خضرا الی یوم یبعثون
ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ
جب اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہین تو وہ اُنکی جوتیون کی آواز

سنتا ہے پہر دو فرشتے اوس کے پاس آتے ہین اوسکو بٹہلاتے ہین اور اُس سے کہتے ہین تو اس شخص کے باب مین کیا کہتا تہا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین اور آپ کا نام تعظیم سے نہین لیتے تاکہ وہ سمجہ نہ جاوے) مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ تعالی کے بندے ہین اور اسکے رسول ہین اللہ اپنی رحمت بہیجے اون پہ اور سلام پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹہکانا دیکہہ جہنم مین اللہ تعالی نے اوس کے بدلے تجہے جنت مین ٹہکانا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے دونون ٹہکانے دیکہتا ہے۔ قتادہ نے کہا انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اوس کی قبر ستر ہاتہہ چوڑی ہوجاتی ہے اور سبزی سے بہر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک **ف** پوری حدیث اور کتابون مین ہے مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور مین بہی وہی کہتا تہا جو اور لوگ کہتے تہے پہر فرشتہ اوسکو لوہے کی گرزونسے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہیگا ایک روایت مین ہے کہ دو فرشتے آتے ہین ایک کا نام منکر دوسرے کا نکیر اور پوچہتے ہین کہ تیرا رب کون ہے تیرا نبی کون ہے تیرا دین کیا ہے پہر مومن یہ جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ہین اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئین بائین شائین بکتا ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ لیسمع خفق نعالہم اذا انصرفوا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگون کی جوتیون کی آواز سنتا ہے جب وہ لوٹتے ہین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ فذکر بمثل حدیث شیبان عن قتادۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت قال نزلت فی عذاب القبر یقال من ربک فیقول ربی اللہ ونبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فذلک قولہ عز وجل یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے یہ آیت اللہ تعالی قائم رکہتا ہے ایمان والون کو سچی بات پر دنیا مین اور آخرت مین قبر کے عذاب مین اُتری ہے میت سے پوچہا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالی ہے اور میرے

نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین یہی مراد ہی اللہ کے اس قول سے کہ قائم رکھتا ہے ایمان والون کو پکی بات
پر اخیر تک **عن** البراء بن عازب یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ
مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُوْلُ
انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ
نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ
انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً
كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا جب ایماندار کی روح بدن سے نکلتی ہے تو
اوس کے آگے دو فرشتے آتے ہین اسکو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہین حماد نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ
ابوہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہین (یعنے فرشتے)
کوئی پاک روح ہے جو زمین کے طرف سے آئی اللہ تعالی تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے
آباد رکھا پھر پروردگار پاس اسکو لے جاتے ہین وہ فرماتا ہے اسکو لے جاؤ اپنے مقام مین (یعنے علیین
مین جہان مومنون کے روح رہتے ہین) قیامت ہونے تک رو مین رکھو) اور کافر کی جب روح نکلتی
ہے حماد نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ ابوہریرہ نے اسکی بدبوی کا ذکر کیا اور اسپر لعنت کا ذکر کیا
آسمان والے کہتے ہین کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کیطرف سے آئی پھر حکم ہوتا ہے اسکو لے جاؤ
اپنے مقام مین (یعنے سجین مین جہان کافرون کی روحین رہتی ہین) قیامت ہونے تک ابوہریرہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑھے تھے اپنے ناک پر ڈالا جب
کافر کی روح کا ذکر کیا اوسکی بدبوی بیان کرنے کو اسطرح سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا
مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ
فَرَاَيْتُهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِيْ قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ

قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَارَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِي ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُا الْحُدُوْدَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَاِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ اَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی ہم حضرت عمر رضہ کے ساتھہ تہے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے میری نگاہ تیز تہی مین نے چاند کو دیکھہ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہمنے چاند کو دیکھا مین حضرت عمر سے کہنے لگا تم چاند نہین دیکھتے دیکھو یہ چاند ہے انکو دکھلائی نہ دیا وہ کہنے لگے مجھے تہوڑی دیر مین دکھلائی دیگا (جب ذرا روشن ہوگا) اور مین اپنے بچھونے پر چت پڑا تہا پہر اونہون نے ہم سے بدر والون کا قصہ شروع کیا وہ کہنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو کل کے دن (یعنے لڑائی سے پہلے دن) بدر والون کے گرنے کے مقام بتلانے لگے آپ فرماتے تہے خدا چاہے تو کل کے دن فلانا یہان گرے گا حضرت عمر نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بہیجا جو حد آپ نے بیان کین تہین وہ وہان سے نہ ہٹے (یعنے ہر ایک کافر اسی مقام مین مارا گیا جو آپ نے بیان کردیا تہا) پہر وہ سب ایک کنوے مین دہکیل دیے گئے ایک پر ایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور اون کے پاس تشریف لیگئے پہر پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اور اے فلانے فلانے کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تمسے وعدہ کیا تہا وہ تمنے پایا (اور اسکا عذاب دیکہا) مین نے تو پایا جو اللہ تعالی نے مجہہ سے سچا وعدہ کیا تہا (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جاوینگے) یہ سنکر حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اون بدنون سے کلام کرتے ہین جن مین جان نہین ہے (وہ کیا سنینگے) آپ نے فرمایا مین جو کہہ رہا ہون تم اون سے زیادہ اوسکو نہین سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچہ جواب نہین دے سکتے **ف** اور سننے مین تم اور وہ برابر ہین اس حدیث سے صاف

سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہون یا مسلمان اور دوسری حدیثین بہی اسکی تایید کے لیے وارد ہین اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتے سنتے ہین اور اسیوجہ سے انکو سلام کرنیکا حکم ہوا امام مازری نے کہا بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پہر انکار کیا مازری نے سماع موتے کا اور دعوی کیا کہ یہ سماع خاص تہا اہل بدر سے جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کر دیے گیے تہے تاکہ حضرت کا کلام سن لین) اور رد کیا اسکا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتے ثابت ہی اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جسکو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے نووی کا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْمَعُوْا وَاَنّٰى يُجِيْبُوْا وَقَدْ جَيَّفُوْا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یون ہی پڑا رہنے دیا پہر آپ اون کے پاس تشریف لائے اور انکو آواز دی تو فرمایا اے ابوجہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تمنے پایا جو اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا تہا کیونکہ مین نے تو پایا جو اللہ تعالے نے مجہہ سے سچا وعدہ کیا تہا حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا سنتے ہین اور کب جواب دیتے ہین یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے آپ نے فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے مین جو کہہ رہا ہون اوسکو تم لوگ اون سے زیادہ نہین سنتے البتہ یہ بات ہی کہ وہ جواب نہین دے سکتے پہر آپ نے حکم دیا وہ کہینچے گئے اور بدر کے کنوئے مین ڈالدیے گئے **عن** اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَفِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ

اَلَیْسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے تو آپ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کو لیے اون کی نعشیں ایک کنوئیں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے **باب** اِثْبَاتِ الْحِسَابِ حساب کا بیان **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حُوْسِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَیْسَ قَالَ اللہُ تَعَالٰی فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا فَقَالَ لَیْسَ ذَاکِ الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَاکِ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عُذِّبَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اوسکو عذاب ہوگا میں نے کہا اللہ تعالی تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہوکر آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اسکے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کو دن اوسکو عذاب ہوگا **ف** کیونکہ حساب کے رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر سانس اللہ تعالی کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم خدا تعالی کی یاد سے غافل نہ رہے ۔ اے مالک اور مولی اور آقا ہمارے ہم حساب کے لائق کہاں ہیں ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہو رہا ہے اور سوا تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہیں ہو سکتا **عن** اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ اِلَّا ھَلَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَلَیْسَ اللہُ یَقُوْلُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَ ذَاکِ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَنْ نُوْقِشَ الْمُحَاسَبَۃَ ھَلَکَ ترجمہ وہی اس میں عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا ہے **عن** عَائِشَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ ھَلَکَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ یُوْنُسَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وہی روایت ہے جو گذری **باب** الْاَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللہِ تَعَالٰی عِنْدَ الْمَوْتِ موت کیوقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک گمان رکھنا **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِثَلَاثٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ بِاللہِ الظَّنَّ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم مین سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھکر یعنے خاتمہ کے وقت اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل وکرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا عَنْ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اوسی حالت پر اوٹھیگا جس حالت مین مرا تھا یعنے کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور اخیر وقت کی نیت کا ہے عَنْ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب اللہ تعالی کسی قوم کو عذاب کرتا ہے جو لوگ اوس قوم مین ہوتے ہین سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے یعنے اچھے اور نیک بھی عذاب مین شامل ہو جاتے ہین پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اوٹھین گے یعنے قیامت کے دن اچھے برون کے ساتھ نہ ہون گے ف مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا مین آتا ہے تو برون کے ساتھ نیک بھی اوس مین مبتلا ہو جاتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً لیکن آخرت مین ہر ایک کا حشر اوس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اوٹھے گا

كِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنون اور قیامت کی نشانیون کا بیان۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ

مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ
وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ
قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اور فرمایا لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اوس آفت سے جو نزدیک ہے آج یاجوج اور
ماجوج کی آڑ اتنی کہل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا یعنے انگوٹہے
اور کلمے کی اونگلی سے حلقہ بنایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم تباہ ہو جاوینگے ایسی حالت مین
جب ہم مین نیک لوگ موجود ہونگے آپ نے فرمایا ہان جب برائی زیادہ ہوگی یعنے فسق وفجور یا زنا یا
اولاد زنا یا معاصی **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ
زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا۔ **نووی** نے کہا اس حدیث کی اسناد مین چار صحابی عورتون نے ایک دوسرے سے روایت
کی ہے اور دو اون مین سے ازواج مطہرات مین سے ہین یعنے ام المومنین ام حبیبہ اور ام المومنین زینب
بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہما **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ
هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا
الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** ام المومنین زینب بنت جحش سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے آپ کا چہرہ سرخ تہا فرماتے تہے لا الہ الا اللہ
اخیر تک جیسے اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج اور ماجوج
کی آڑ کی دیوار مین سے اتنا کہل گیا (یعنے اتنا روزن اوس مین ہو گیا) اور بیان کیا وہیب راوی
نے اوسکو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیون سے (یعنی دس کے ہندسے سے چہوٹا ہوا شاید یہ حدیث پہلے کی ہے

اور زینب رضی اللہ عنہا کے بعد اور شاید مقصود تمثیل ہو نہ تحدید ا نووی **عن** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ الْقِبْطِیَّۃِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَھُمَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَسَاَلَاھَا عَنِ الْجَیْشِ الَّذِیْ یُخْسَفُ بِہٖ وَکَانَ ذٰلِکَ فِیْ اَیَّامِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَیْتِ فَیُبْعَثُ اِلَیْہِ بَعْثٌ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِھِمْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ بِمَنْ کَانَ کَارِھًا قَالَ یُخْسَفُ بِہٖ مَعَھُمْ وَلٰکِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی نِیَّتِہٖ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ھِیَ بَیْدَاءُ الْمَدِیْنَۃِ **ترجمہ** علبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونون ام المومنین ام سلمہ کے پاس گئے مین بہی اون کے ساتہہ تہا اونہون نے ام سلمہ رضہ سے پوچہا اُس لشکر کو جو دہنس جاوے گا اور یہ اُس زمانے کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر رضہ مکہ کے حاکم تہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ابو الولید کتانی نے کہا یہ صحیح نہین ہے اس لیے کہ ام المومنین ام سلمہ کی وفات معاویہ کی خلافت مین ہوئی ۵۹ سنہ مین اونہون نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کو نہین پایا قاضی نے کہا بعض کہتے ہین کہ ام سلمہ رضہ کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ مین ہوئی اس صورت مین یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر نے یزید سے خلاف کیا تہا معاویہ کی وفات کے بعد طبری نے اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اسی کو ثابت کیا ہے نووی نے کہا ابو بکر بن خیثمہ نے بہی ایسا ہی ذکر کیا ہے **ت** انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی علیہ السلام ہین) اوس کیطرف لشکر بہیجا جاوے گا وہ جب ایک میدان مین پہونچین گے تو دہنس جاوین گے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص زبردستی سے اوس لشکر کے ساتہہ ہو (دل مین برا جانکر) آپ نے فرمایا وہ بہی اون کے ساتہہ دہنس جاوے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اوٹہے گا ابو جعفر نے کہا مراد مدینہ کا میدان ہے **عن** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ فَلَقِیْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ اِنَّھَا اِنَّمَا قَالَتْ بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ کَلَّا وَاللّٰہِ اِنَّھَا لَبَیْدَاءُ الْمَدِیْنَۃِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ مین ابو جعفر سے ملا اور مین نے کہا ام المومنین ام سلمہ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے ابو جعفر نے کہا ہرگز نہین قسم خدا کی وہ مدینہ کا میدان ہے **عن** حَفْصَۃَ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَؤُمَّنَّ ھٰذَا

الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرُهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لیے جب زمین کے صاف میدان میں پہونچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جاوے گا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا پھر سب دھنس جاوینگے اور کوئی اون میں سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص اون سے چھٹا ہوا جو اون کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان سے سنکر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا **عَنْ** حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ **ترجمہ** ام المومنین سے روایت ہے (راوی نے نام نہیں لیا اور مراد حفصہؓ ہیں یا عائشہؓ یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر یعنے کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنے دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہونگے) نہ انکا شمار بہت ہوگا نہ سامان ہوگا اون کیطرف ایک لشکر بھیجا جاوے گا جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہونچیں گے تو دھنس جاوینگے۔ یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آرہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبد اللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا) عبد اللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم خدا کی (جسکو آپ نے فرمایا کہ وہ دھنس جاوے گا) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ عَبِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ

لم تكن تفعله فقال العجب ان ناسا من امتي يؤمون البيت برجل من قريش قد لجأ بالبيت حتى اذا كانوا بالبيداء خسف بهم فقلنا يا رسول الله ان الطريق قد يجمع الناس قال نعم فيهم المستبصر والمجبور وابن السبيل يهلكون مهلكا واحدا ويصدرون مصادر شتى يبعثهم الله على نياتهم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے مین اپنے ہاتھ پاؤن ملائے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سوتے مین وہ کام کیا جو نہین کرتے تہے آپ نے فرمایا تعجب ہے کچھ لوگ میرے امت کی ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کرین گے جو قریش مین سے ہوگا اور پناہ لیگا خانہ کعبہ کی جب وہ بیدا مین پہونچین گے (بیدا صاف میدان) تو دہنس جاوین گے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ راہ مین تو سب قسم کے لوگ چلتے ہین آپ نے فرمایا ہان اون مین ایسے لوگ ہونگے جو قصداً آئے ہون گے اور جو مجبوری سے آئے ہون گے اور مسافر بہی ہون گے لیکن یہ سب ایکبارگی ہلاک ہو جاوین گے پہر (قیامت کے دن) مختلف نیتون پر اللہ اون کو اوٹھاویگا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالمون اور فاسقون سے دور رہنے مین بچاؤ ہے ورنہ اون کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے **عن** اسامة رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم اشرف على اطم من اطام المدينة ثم قال هل ترون ما ارى اني لارى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے محلون مین سے ایک محل پر چڑہے پہر فرمایا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون مین تمہارے گہرون مین فتنون کی جگہین اسطرح دیکھتا ہون جیسے بارش گرنے کی جگہون کو (یعنے بہت ہونگے بوندون کیطرح مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت امام حسین ہے اور ما اون کے سوا بہت سی فساد جو مسلمانون مین نمود ہوئے **عن** الزهري بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه ومن وجد فيها ملجأ فليعذ به **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب

ہے کہ فتنے ہون گے جن مین بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر
ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو اسکو جھانکے گا تو اسکو وہ کھینچ
لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اُس پناہ مین آجاوے **ف**
اس حدیث مین اشارہ ہے اون فسادون کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت
عثمان کی شہادت یعنے اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہین تو کم کوشش کرنیوالا اس مین بہتر ہوگا
زیادہ کوشش کرنے والے سے اسیواسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تہی
(تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیثون سے لوگون نے استدلال کیا ہے
کہ مسلمانون کی آپس کے فساد مین لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اوس کے گھر مین اس
کے مارنے کو گھسین تو اپنے تئین بچانا نہ چاہیے یہ ابو بکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن
حصین کے نزدیک اپنے تئین بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونون مذہبون مین فتنے کے
وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علما کا یہ مذہب ہے کہ جانب
حق اختیار کرنا چاہیے اور جو حق پر ہو اوس کی مدد کرنا چاہیے اور باغیون سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث
اوس حالت پر محمول ہین جب حق ظاہر نہ ہو اُسوقت گوشہ گیری بہتر ہے **عن** نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ
مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَزِيْدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ
فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازون
مین سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اسکا گھر بار لٹ گیا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ
مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَمَنْ
وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس مین سوتا ہوا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے
سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہہ پاوے تو پناہ لیوے
(اس فتنے سے) **عن** عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ اِلٰى مُسْلِمِ بْنِ
اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ فِيْ اَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ

حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ فَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ **ترجمہ** عثمان شحام سے روایت ہے مین اور فرقد سبخی دونون مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین مین تھے ہم اون کے پاس گئے اور ہمنے کہا تمنے سُنا ہے اپنے باپ سے فتنون کے باب مین کوئی حدیث بیان کرتے ہوے اونہون نے کہا ہان مین نے سُنا ہے ابوبکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیشک کئی فتنے ہونگے خبردار رہو پھر ان کئی فتنے ہونگے بیٹھنے والا اون مین بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا اون مین بہتر ہوگا دوڑنیوالے سے خبردار رہو جب فتنہ اور فساد اوترے یا واقع ہو توجس کے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جس کی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جس کی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین مین جا رہے ایک شخص بولا یارسول اللہ جس کے اونٹ نہ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے آپنے فرمایا وہ اپنی تلوار اُٹھاوے اور پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے (یعنے لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکھے) پھر جو جلد ہو لڑائی کام پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مینے تیرا حکم پہونچا دیا الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بتلائیے اگر مجھپر زبردستی کریں یہانتک کہ دو صفون مین سے یا دو گروہون مین سے ایک مین لیجاویں پھر وہان کوئی مجھہ کو تلوار مارے یا تیر آوے اور مجھہ کو قتل کرے آپنے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لیگا اور دوزخ مین جاویگا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا کہ میرے بعد فساد ہون گے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی

اوسا سوقت مین گوشہ گیری تہادائی اکثر حضرت صلعم کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمر رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور ابو بکرہ مسلمانون کے جنگ مین شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کر (تحفۃ الاخیار) **عن** عثمان الشحام بھذا الاسناد حدیث ابن ابی عدی نحو حدیث حماد الی اخرہ وانتھی حدیث وکیع عند قولہ ان استطاع النجاۃ ولم یذکر ما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الاحنف بن قیس قال خرجت وانا ارید ھذا الرجل فلقینی ابو بکرۃ فقال این ترید یا احنف قال قلت ارید نصر ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیا قال فقال لی یا احنف ارجع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا تواجہ المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار قال فقلت او قیل یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ قد اراد قتل صاحبہ **ترجمہ** احنف بن قیس سے روایت ہے مین نکلا اس ارادے سے کہ اس شخص کا شریک ہون گا (یعنی حضرت علی رض کا بمقابلہ معاویہ کے) راہ مین مجھ سے ابو بکرہ ملے کہنے لگے تم کہان جاتے ہو اے احنف مین نے کہا مین چاہتا ہون مدد کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بہائی کی یعنے حضرت علی کی ابو بکرہ نے کہا تم لوٹ جاؤ اے احنف کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر بھڑین تو مارنے والا اور جو مارا جاوے دونون جہنمی ہین مین نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم مین جاوے گا لیکن مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا وہ بہی تو اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تہا **ف** نووی نے کہا یہ اُس صورت مین ہے جب لڑائی کسیوجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونون جہنم کے مستحق ہین پھر کبھی انکو بدلہ ملیگا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کر دیگا اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ مضمون کئی بار اوپر گذر چکا اور صحابہ مین جو قتال ہوئے وہ وعید مین داخل نہین ہین اور اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ اون کے ساتھ نیک گمان کرنا اور اون کی لڑائیون سے سکوت کرنا اور اوس کی تاویل خیر کرنا کس لیے کہ وہ مجتہد تہے اور انکی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تہی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجھتا تہا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تہا اور اللہ تعالی کے حکم کے بموجب اوس سے لڑنا واجب جانتا تہا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تہا کیونکہ مجتہد خطا مین معذور ہے اور اس مین شک نہین کہ ان تمام لڑائیون مین حضرت علی رض حق پر تہے اہل سنت

کا یہی مذہب ہے اور بعض صحابہ بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار عن ایوب بھذا الاسناد نحو حدیث ابی کامل عن حماد الی اخرہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا المسلمان حمل احدھما علی اخیہ السلاح فھما علی جرف جھنم فاذا قتل احدھما صاحبہ دخلاھا جمیعا ترجمہ ابوبکرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتیار اوٹھاوین تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہو پنچے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم مین جاوینگے عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینھما مقتلۃ عظیمۃ ودعواھما واحدۃ ترجمہ ابوہریرۃ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑین گے (مسلمانون کے) اون مین بڑی لڑائی ہوگی اور دونون کا دعوی ایک ہوگا (یعنے دونون کا دین ایک ہوگا اور دونون یہ دعوے کرینگے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہین) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یکثر الھرج قالوا وما الھرج یا رسول اللہ قال القتل القتل ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ہرج بہت ہوگا لوگون نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قتل قتل (یعنے خون بہت ہونگے) عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا وان امتی سیبلغ ملکھا ما زوی لی منھا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت ربی لامتی ان لا یھلکھا بسنۃ عامۃ وان لا یسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم فیستبیح بیضتھم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اھلکھم بسنۃ عامۃ ولا اسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم یستبیح بیضتھم ولو اجتمع علیھم من باقطارھا او قال من بین اقطارھا حتی یکون

بَعْضُهُمْ یُھْلِكُ بَعْضًا وَیَسْبِی بَعْضُهُمْ بَعْضًا **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے لپیٹ دیا میرے لیے زمین کو (یعنے سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو مین نے اسکا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہان تک پہونچی گی جہان تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور مین نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اون پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ اون کا جتھا ٹوٹ جاوے اور اُنکی جڑ کٹ جاوے (یعنے بالکل نیست اور نابود ہو جاوین) میرے پروردگار نے فرمایا اے محمد مین جب کوئی حکم کر دیتا ہون پھر وہ نہین پلٹتا اور مین نے تیری یہ دعائین قبول کین مین تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرون گا نہ اون پر کوئی غیر دشمن جو اون مین سے نہ ہو ایسا غالب کرون گا جو اونکی جڑ کاٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکھٹے ہو جاوین (مسلمانون کو تباہ کرنے کے لیے پر اون کو بالکل تباہ نہ کر سکین گے) یہانتک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور ایکدوسرے کو قید کرینگے **ف** جیسا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا آجتک کبھی کفار مسلمانون پر ایسے غالب نہین ہوے کہ اسلام کی جڑ کٹ جاوے اور مسلمانون کی بالکل قوت نہ رہے اس زمانے مین جب چار طرف سے مسلمانون پر کافرون کا ہجوم ہے گو اکثر ملکون سے جیسے ہندوستان چین اندلس بخارا خیوا کاشغر وغیرہ سے مسلمانون کی حکومت جاتی رہی باوجود اسکے اب بھی مسلمانون کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سودان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان مین موجود ہے اگرچہ ان مقامون مین بھی مسلمان شرع پر نہین چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہین پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہون گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہونگے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث پر نہ چلین گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز مین کافر باقی ماندہ ملک بھی اون سے چھین لین گے اور وہ وعدہ پورا ہو کہ اسلام اخیر زمانہ مین سمٹ کر پھر مدینہ مین آجاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنی سوراخ مین چلا جاتا ہے **عَنْ** ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ حَتّٰی رَاَیْتُ مَشَارِقَہَا وَمَغَارِبَہَا وَاَعْطَانِی الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا –

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنَ الْعَالِیَۃِ حَتّٰی اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ دَخَلَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ

إِلَيْنَا فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گذرے اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑہیں ہمنے بہی آپکے ساتھہ نماز پڑہی آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پہر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اوس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنے ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالی نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اسکو قبول نہیں کیا **عن** سَعْدٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آئے اور چند اصحاب کے ساتھہ پہر آپ گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر پہر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری **عن** أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي **ترجمہ** ابو ادریس خولانی سے روایت ہے حذیفہ کہتے تہے قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنے کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چہپا کر کوئی بات خاص مجہہ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بہی تہا تو آپ نے فرمایا اور آپ شمار کرتے تہے فتنوں کا تین اون سے ایسے ہیں جو

قریب قریب کچہ نہ چہوڑین گے اور بعض اون مین سے گرمی کی آندہیون کیطرح ہین بعضے اون مین چہوٹے
ہین بعضے بڑے ہین۔ حذیفہ نے کہا تو اس مجلس مین جتنے لوگ تہے وے سب گذر گئے ایک مین باقی
ہون اسوجہ سے اب مجہہ سے زیادہ کوئی فتنون کا جاننے والا باقی نہین رہا **عَنْ** حُذَیْفَةَ قَالَ
قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَّا تَرَكَ شَیْئًا یَّكُوْنُ فِیْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ
اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِیْ
هٰؤُلَاۗءِ وَاِنَّهٗ لَیَكُوْنُ مِنْهُ الشَّیْءُ قَدْ نَسِیْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا یَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ
الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ہمین کہڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چہوڑی اسوقت سے لیکر قیامت تک ہونیوالی
مگر اسکو بیان کر دیا پہر یاد رکہا جس نے یاد رکہا اور بہول گیا جو بہول گیا میری ساتہی اوسکو جانتے
ہین اور بعضی بات ہوتی ہے جسکو مین بہول گیا تہا پہر جب مین اوسکو دیکہتا ہون تو یاد آجاتی ہے
جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکہتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے پہر جب اوسکو دیکہے تو پہچان
لیتا ہے **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِهٖ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ
ترجمہ وہی جو گزرا جو بہول گیا تک اس کے بعد کا ذکر نہین کیا **عَنْ** حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا
قَدْ سَاَلْتُهٗ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَسْاَلْهُ مَا یُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ **ترجمہ** حذیفہ رض نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو ہر ایک بات بتا دی جو ہونے والی تہی قیامت تک اور کوئی
بات ایسی نرہی جسکو مین نے آپ سے نہ پوچہا ہو البتہ مین نے یہ نہ پوچہا کہ مدینہ والون کو کون چیز نکالے گی
مدینہ سے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ زَیْدٍ
قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ
الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ
الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا
ترجمہ ابو زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑہی اور منبر پر چڑہے پہر وعظ
سنایا ہمکو یہانتک کہ ظہر کا وقت آگیا پہر آپ اوترے اور نماز پڑہی پہر منبر پر چڑہے اور وعظ

سنائی ہم کو یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا پھر اوترے اور نماز پڑہی پہر منبر پر چڑہے اور وعظ سنائی
ہم کو یہانتک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہمکو اون باتون سے جو ہو چکی تہین اور جو ہونیوالی ہین اور
سب سے زیادہ ہم مین عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ اُن باتون کو یاد رکہا ہو **عن** حذیفۃ قال
کنا عند عمر رضی اللہ تعالی عنہ فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الفتنۃ کما قال قال فقلت انا قال انک لجری وکیف قال قلت سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ
یکفرھا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر فقال
عمر لیس ھذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال فقلت مالک ولھا یا
امیر المومنین ان بینک وبینھا بابا مغلقا قال افیکسر الباب ام یفتح قال قلت لا
بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال فقلنا لحذیفۃ ھل کان عمر یعلم من
الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد اللیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط
قال فھبنا ان نسال حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسالہ فقال عمر **ترجمہ**
حذیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر رض کے پاس بیٹہے تہے اُنہون نے کہا تم مین سے کس کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب مین مین نے کہا مجہ کو یاد ہے حضرت عمر رض نے کہا تم بڑے بہادر
ہو بہلا کہو آپ نے کیا فرمایا مین نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے
آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اوس کے گہر والون اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ سے اُسکا کفارہ ہو جاتا
ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچہی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا حضرت عمر نے کہا مین
اس فتنے کو نہین پوچہتا مین تو اُس فتنے کو پوچہتا ہون جو موج ماریگا دریا کی موج کی طرح (یعنے اسکا اثر سب
مسلمانون کو پہونچے گا) مین نے کہا اے امیر المومنین تمہین اس فتنے سے کیا غرض ہے تمہارے اور
اوس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رض نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کہلجاویگا
مین نے کہا نہین وہ ٹوٹ جاویگا حضرت عمر رض نے کہا ایسا ہو تو پہر کبہی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ
گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے) شقیق نے کہا ہم لوگون نے حذیفہ سے کہا کیا حضرت عمر رض کو معلوم تہا کہ یہ
دروازہ (جس سے فتنہ کی روک ہے) کون ہے حذیفہ نے کہا ہان حضرت عمر رض کو معلوم تہا جیسے یہ معلوم

تہا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور مین نے اون سے ایک حدیث بیان کی تہی جو لغو نہ تہی شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حذیفہ سے یہ پوچہنے مین کہ وہ دروازہ کون ہے ہمنے مسروق سے کہا تم پوچہو اونہون نے حذیفہ سے پوچہا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رضہ کی ذات تہی **ف** اور اُسکا ٹوٹنا اون کا شہید ہونا ہے جس دن سے حضرت عمر رضہ شہید ہوئے فتنہ کا دروازہ کہُل گیا اور مسلمانون مین آپس مین رنجے بڑہنے لگا رفتہ رفتہ حضرت عثمان رضہ کی شہادت کی نوبت پہونچی پہر تو فتنہ سمندر کی موجون کیطرح امنڈنے لگا اور آپس مین کی لڑائیون کا بازار گرم ہوگیا اور ہوا جو ہوا سُبحان اللہ حضرت عمر کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی کو نہین ملا اون کی ذات بابرکات پشت پناہ تہی مسلمانونکی رعب تہی کافرون پر روک تہی تمام بلاؤن اور فتنون کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسَى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدَبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَحَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيْسُ لِيْ اَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِيْ اُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِيْ ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَاَسْاَلُهٗ فَاِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ **ترجمہ** محمد سے روایت ہے مین یوم الجرعہ یعنے جسدن جرعہ مین فساد ہونے کو تہا (جرعہ ایک مقام ہے کوفہ مین جہان کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تہے جب حضرت عثمان رضہ نے انکو کوفے کا حاکم کرکے بہیجا تہا) کو آیا ایک شخص کو دیکہا بیٹہے ہوئے مین نے کہا آج تو یہان کئی خون ہون گے وہ شخص بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہون گے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہونگے وہ بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہون گے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہون گے وہ بولا قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہونگے اور مین نے اس باب مین ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے مجہہ سے فرمائی تہی مین نے کہا تو برا ساتہی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے مین تیرا خلاف کر رہا ہون اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اور مجھی منع نہین کرتا **ف** یعنی پہلے ہی جب مین نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہدیتا کہ مین حدیث کی رو سے کہتا ہون کہ خون نہ ہونگے تو مین کاہیکو خلاف کرتا سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی مین بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اوسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتے ہوئے اُسکا خلاف کرتے ہین اور اپنے دل مین نادم نہین ہوتے **ف** پھر مین نے کہا اس غصہ سے کیا فائدہ اور مین اس شخص کیطرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہین **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ فرات مین ایک پہاڑ نکلیگا سونیکا لوگ اوس کے لیے لڑین گے تو ہر سیکڑے مین سو (یعنے فیصدی) ننانوے مارے جاوین گے اور ہر شخص یہ کہیگا اپنے دل ہین شاید مین بچ جاؤن اور اس سونے کو حاصل کرون معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شی ہے لوگ اُس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہین پھر بھی وہ حاصل نہین ہوتی عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دیوے **عن** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ اَبِيْ اِنْ رَاَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ میرے باپ نے کہا تو اگر اُس پہاڑ کو دیکھے تو اس کے پاس مت جائیو **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فرات مین ایک خزانہ سونے کا نکلیگا جو کوئی وہان موجود ہو تو اوس مین سے کچھ نہ لیوے **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِيْ طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ

عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيَذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أُجُمِ حَسَّانَ

ترجمہ عبد اللہ بن الحارث ابن نوفل سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا اونہوں نے کہا ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کے فکر میں رہیں گے میں نے کہا ہاں اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہو لوگ جب یہ سنیں گے تو ہر طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم لوگوں کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جاویں گے آخر لڑیں گے تو فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاویں گے ۔ ابو کامل نے کہا اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سائے میں کھڑے تھے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنی مدی اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنی اردب کو روکے گا اور ہو جاوگے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاوگے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاوگے تم جیسے آگے تھے پھر ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہؓ کا گوشت اور خون (یعنے اس میں کچھ شک نہیں) **ف** قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۲۴ سیر کا ہوتا ہے اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نکرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خودسر تھے ویسے ہی ہو جاوینگے نووی نے کہا حدیث کا معنے یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جاوینگے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جاوے گا یا عجم اور روم اخیر زمانے میں ان ملکوں پر غالب ہو جاوینگے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے کہا وہ مرتد ہو جاوینگے تو زکوٰۃ نہ دینگے اور بعضوں نے کہا وہاں کے کافر جو جزیہ دیتے تھے

توی ہوکر خبر یہ دین گے اور یہ جو کہا تم ویسے ہی ہوجاوگے جیسے تھے یعنی پھر اسلام غریب ہوجاویگا اور سمٹ کر مدینہ
مین آجاویگا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تقوم الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیھم جیش من المدینۃ
من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا
منا نقاتلھم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونھم
فینھزم ثلث لا یتوب اللہ علیھم ابدا ویقتل ثلثھم افضل الشھداء عند اللہ
ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینا ھم یقتسمون الغنائم
قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح فیھم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی
اھلیکم فیخرجون وذالک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال
یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ فینزل عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فامھم فاذا
راٰہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یھلک ولکن
یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم دمہ فی حربتہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق مین یا دابق مین
اترے گا (یہ دونون مقام شام مین ہین حلب کے قریب) پھر مدینہ مین ایک لشکر نکلیگا اون کیطرف جو
اون دنون تمام زمین والون مین بہتر ہوگا جب صف باندہین گے دونون لشکر تو نصاریٰ کہین گے
تم الگ ہوجاؤ اون لوگون سے (یعنے اون مسلمانون سے) جنہون نے ہماری جورو لڑکے پکڑے اور
لونڈی غلام بنائے ہم اون سے لڑین گے مسلمان کہین گے نہین قسم خدا کی ہم کبھی اپنے بہائیون
سے الگ نہ ہونگے **ف** ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ مسلمانون مین پہوٹ ڈالکر اپنا مطلب
نکال لیتے ہین پھر جس شخص کے پہلے طرفدار بنتے ہین جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اوس کی قوت
ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دباکر اپنا مطیع کر لیتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا
الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم اے ایمان والو مت بناؤ یہود
اور نصاریٰ کو اپنا دوست اور جو کوئی تم مین سے اونکی دوستی کرے وہ انہی مین سے ہے پھر جو کوئی
مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآن کافر ہے ۔ افسوس ہے کہ

مسلمان عقل پر چلتے ہین نہ اللہ کی کتاب پر اون کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہوچکا اور کافرون کی دوستی کا
نتیجہ معلوم ہوگیا پھر بھی باز نہین آتے **ف** پھر لڑائی ہوگی تو مسلمانون کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلیگا
اون کی توبہ کبھی اللہ تعالی قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جاوے گا وہ سب شہیدون مین افضل ہونگے
خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا مین نہ پڑین گے پھر وے قسطنطنیہ
(اسلامبول) کو فتح کرینگے (جو نصاریٰ کے قبضہ مین آگیا ہوگا اب تک یہ شہر مسلمانون کے قبضے مین ہے) تو وہ لوٹ کا مالون کو بانٹ رہے
ہونگے اور اپنی تلوارون کو زیتون کے درختون مین ٹانگ دیا ہوگا اتنے مین شیطان آواز کردے گا کہ
دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچون مین آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلین گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی
جب شام کے ملک مین پہونچین گے تب دجال نکلیگا سو جسوقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہوکر صفین
باندھتے ہون گے نماز کی طیاری ہوگی اوسیوقت حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام اترین گے
اور مسلمانون کی امام بنکر نماز پڑھاوین گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ ع کو دیکھیگا تو اس طرح
اوسی گھل جاویگا جیسے نمک پانی مین گھلجاتا ہے اور جو عیسیٰ ع اوسکو یون ہی چھوڑ دے تب بھی
وہ خود بخود گل کر ہلاک ہوجاوے لیکن اللہ تعالی اوسکو قتل کرے گا حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھون
پر اور اوسکا خون لوگون کو دکھلاوے گا عیسیٰ علیہ السلام کے برچھی مین **ف** اس حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاری شہر قسطنطنیہ کو لے لین گے ابھی تک یہ بات نہین ہوئی گو اوس کے
آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہین اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہوگئی ہے **عن** المستورد
القرشی انہ قال عند عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس فقال لہ عمرو ابصر ما تقول قال اقول
ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن قلت ذلک ان فیہم لخصالا اربعا
انہم لاحلم الناس عند فتنۃ واسرعہم افاقۃ بعد مصیبۃ واوشکہم کرۃ
بعد فرۃ وخیرہم لمسکین ویتیم وضعیف وخامسۃ حسنۃ جمیلۃ وامنعہم من
ظلم الملوک **ترجمہ** مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص کے روبرو کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت اوسوقت قائم ہوگی جب نصاری سب لوگون سے زیادہ
ہونگے (یعنی ہندو اور مسلمانون سے) عمرو نے کہا دیکھہ تو کیا کہتا ہے مستورد نے کہا مین تو وہی

کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو سچ ہے) کیونکہ نصاریٰ مین چار خصلتین ہین وہ مصیبت کیوقت نہایت بردبار ہین اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہین اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہین اور بہتر ہین سب لوگون مین مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچوین خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگون سے وہ بادشاہون کے ظلم کو روکتے ہین **ف** اور اون کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہین کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہین انہی خصلتون کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور ان کی تعداد دنیا مین روز بروز بڑھتی جاتی ہے وہ اب بھی مسلمانون سے اور مشرکون سے تعداد مین زیادہ ہین اور قیامت کے قریب اور زائد ہو جاوین گے اب دنیا مین تین مذہب والے قابل اعتبار ہین مسلمان نصاریٰ مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہین نہ اون کی کوئی حکومت ہے **عن** الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ **ترجمہ** مستورد سے روایت ہے مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت ہوتے قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگون سے زیادہ ہون گے یہ خبر عمرو بن عاص کو پہونچی اوس نے مستورد سے کہا کیسی حدیثین ہین جنکو لوگ کہتے ہین تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو مستورد نے کہا مین تو وہی کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹھیک ہے) بیشک نصاریٰ سب لوگون سے زیادہ بردبار ہین مصیبت کے وقت اور سب لوگون سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہین اور بہتر ہین لوگون مین اپنے ضعیفون اور مسکینون کے لیے **ف** جب نصاریٰ مین یہ صفات ہون تو مسلمانون مین اون سے زیادہ صفات ہونے چاہئین اس لیے کہ مسلمان دین حقیر ہین اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہین - اس حدیث سے مسلمانون کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم اور مسکینون کی خبرگیری کرنا چاہیے مصیبت کیوقت صبر اور شکر اور استقلال لازم ہے **عن** يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ

لیس لہ ہجیری الا یا عبد اللہ بن مسعود جاءت الساعۃ قال فقعد وکان متکئا فقال ان
الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ ثم قال بیدہ ہکذا ونحاہا نحو
الشام فقال عدو یجمعون لاہل الاسلام ویجمع لہم اہل الاسلام قلت الروم تعنی
قال نعم قال ویکون عند ذاکم القتال ردۃ شدیدۃ فیشترط المسلمون شرطۃ
للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یحجز بینہم اللیل فیفیٔ ہؤلاء وہؤلاء
کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ ثم یشترط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ
فیقتتلون حتی یحجز بینہم اللیل فیفیٔ ہؤلاء وہؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ
ثم یشترط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یمسوا فیفیٔ
ہؤلاء وہؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ فاذا کان یوم الرابع نہد الیہم بقیۃ
اہل الاسلام فیجعل اللہ الدبرۃ علیہم فیقتتلون مقتلۃ اما قال لا یری مثلہا و
اما قال لم یر مثلہا حتی ان الطائر لیمر بجنباتہم فما یخلفہم حتی یخر میتا فیتعاد
بنو الاب کانوا مائۃ فلا یجدونہ بقی منہم الا الرجل الواحد فبای غنیمۃ یفرح
او ای میراث یقاسم فبینا ہم کذلک اذ سمعوا بباس ہو اکبر من ذلک فجاءہم
الصریخ ان الدجال قد خلفہم فی ذراریہم فیرفضون ما فی ایدیہم ویقبلون فیبعثون
عشر فوارس طلیعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اسماءہم واسماء
آباۂم والوان خیولہم ہم خیر فوارس علی ظہر الارض یومئذ او من خیر فوارس
علی ظہر الارض یومئذ قال ابن ابی شیبۃ فی روایتہ عن اسیر بن جابر **ترجمہ**
یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جسکا تکیہ کلام یہی تھا ای عبد اللہ
بن مسعود قیامت آئی یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے انہوں نے کہا قیامت
نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ
کون بانٹیگا اور جب کوئی لڑائی سے نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی) پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام
کے ملک کیطرف اور کہا دشمن (نصاری) جمع ہونگے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اور مسلمان بھی اون
سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاری ہیں اونہوں نے کہا ہاں اور

اوسوقت سخت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بہیجینگے جو مرنے کے لیے آگے بڑہیگا اور نہ لوٹیگا بغیر غلبہ کے (یعنے اس قصد سے جاویگا کہ یا لڑکر مرجاوینگے یا فتح کرکر آوینگے پہر دونوں فریقے لڑینگے یہانتک کہ رات ہوجاویگی اور دونوں طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑہا تہا وہ بالکل فنا ہوجاویگا (یعنے سب لوگ اوسکے قتل ہوجاوینگے) دوسرے دن پہر مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوینگے جو مرنیکے لیے یا غالب ہونے کے لیے جاویگا اور لڑائی رہیگی یہانتک کہ رات ہوجاویگی پہر دونوں طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی اور کسیکو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑہا تہا وہ فنا ہوجاویگا پہر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوینگے مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی پہر دونوں طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہوجاوے گا جب چوتہا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہونگے وہ سب آگے بڑہینگے اوسدن اللہ تعالی کافرون کو شکست دیگا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکہیگا یا ویسی لڑائی کسینے نہین دیکہی یہانتک کہ پرندہ اونکے اوپر یا اون کے بدن پر اوڑیگا پہر آگے نہین بڑہیگا کہ وہ مردہ ہوکر گرینگے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہونگے کہ چڑیا کے اوڑنے سے ہی جلد لوگ مرجاوینگے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہی گولون اور گولیون کی بوچہار ہوگی **ف** ایک جدّی لوگ جو گنتی مین سو ہونگے اون مین سے ایک شخص بچیگا (یعنے فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاوینگے اور ایک بچ جاوے گا) ایسی حالت مین کونسی لوٹ سے خوشی ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جاوے گا پہر مسلمان اسی حالت مین ہونگے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنینگے ایک پکار اون کو آوے گی کہ دجال اون کے پیچہے اون کے بال بچون مین آگیا یہ سنتے ہی جو کچہ اون کے ہاتہون مین ہوگا اوسکو چہوڑکر روانہ ہونگے اور دس سوارون کو طلاوے کے طور پر روانہ کرینگے (دجال کی خبر لانے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اون سوارون کے اور اون کے باپون کے نام جانتا ہون اور اون کے گہوڑون کے رنگ جانتا ہون وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہونگے اوسدن یا بہتر سوارون مین سے ہونگے **عن** يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اُسَیرِ

جابِرٍ قَالَ كُنَّا فِي بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْبَيْتُ مَلَآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** نَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ فَاِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ قَالَتْ لِي نَفْسِي اِئْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَاَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى تُفْتَحَ الرُّوْمُ **ترجمہ** نافع بن عتبہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں تو آپ کے پاس کچھ لوگ مغرب کیطرف سے آئے جو بالوں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ایک ٹیلے کے پاس وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ بیٹھے تھے میرے دل نے کہا تو چلا جا اور اون لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا رہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالیں پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے کچھ باتیں اون سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گذرے) پھر میں گیا اور اون لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا میں نے اوسوقت آپ سے چار باتیں یاد کیں جنکو آپ نے میرے ہاتھ پر گنا آپ نے فرمایا پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کروگے اللہ اوسکو فتح کر دیگا پھر فارس سے جہاد کروگے اللہ تعالی اوسکو بھی فتح کر دیگا پھر نصاری سے لڑوگے روم والوں سے اللہ تعالی روم کو بھی فتح کر دیگا پھر دجال سے لڑوگے اللہ تعالی اوسکو بھی فتح کر دے گا (یہ حدیث ایک بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا اے جابر بن سمرہ ہم سمجھتے ہیں دجال اوس کے بعد نکلیگا جب روم کا ملک فتح ہو جاوے گا **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ وَيَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ اٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ **ترجمہ**
حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ہم باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا تم کیا باتیں کرتے تھے ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی جب دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لوگے پھر ذکر کیا دھوئیں کا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے اُس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافروں کا دم رُک جاویگا اور مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہو جاویگی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اوپر اسکا بیان گزرا اور ابن مسعود کا انکار بھی گذرا اونہوں نے کہا یہ دھواں تھا جو قریش پہ قحط پڑا تھا اور آسمان اور ان کے بیچ میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور ایک جماعت علما نے ابن مسعود سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر اور حسن اسکے خلاف میں ہیں حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیس دن تک رہیگا اور احتمال ہے کہ مراد دو دھوئیں ہوں انتہے **ف** اور دجال کا اور زمین کے جانور کا **ف** یہ وہ جانور ہے جسکا بیان اس آیت کریمہ میں ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ مفسرین نے کہا یہ جانور بہت بڑا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹے گا اوس میں سے نکلیگا اور ابن عمر اور ابن عاص سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ ہے جسکا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (نووی) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکے میں زمین سے ایک جانور نکلیگا ساٹھ گز لمبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے بارہ سنگھے کے سینہ جیسے شیر کا اور رنگ جیسے بلی کی اور دُم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسیٰ عم کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلا دیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں **ف** اور آفتاب کو نکلنے کا پچھم سے اور حضرت عیسیٰ کے اوترنے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہ خسف ہونا یعنے زمین دھنسنا ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں تیسرے جزیرہ عرب میں اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک انگارہ پیدا ہوگی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کیطرف لیجاوے گی محشر شام کی زمین ہے ۱؎ **عن** اَبِیْ سَرِیْحَةَ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ

فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ

ترجمہ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے آپ نے ہمکو جھانکا اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہمنے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہونگی ایک خسف زمین کا دھنسنا مشرق میں دوسری خسف مغرب میں تیسری خسف جزیرہ عرب میں چوتھے دھواں پانچویں دجال چھٹے زمین کا جانور ساتویں یاجوج اور ماجوج آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لیجاوے گی اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسی علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈالدے گی

عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَقَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ انگار لوگوں کے ساتھ رہیگی جہاں وے اتر پڑینگے انگار بھی اتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سو رہینگے تو انگار بھی ٹھہر جاوے گی

عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ الْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ

ولم یزفہ عبدالعزیز ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق الابل ببصری ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلی ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کردیگی بصری کے اونٹوں کی گردنون کو یعنی اوسکی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچیگی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصری ایک شہر کا نام ہے ف قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگون کو لیجاویگی اور شاید یہ دو آگ ہون یا اوس کی ابتدا یمن سے ہو اور قوت اوسکی حجاز مین نووی نے کہا حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانے مین نکلی ۶۵۴ھ مین اور بہت بڑی آگ تہی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اسکی خبر مجھے اون لوگون نے دی جو اوسوقت مدینہ مین تہے۔ تاریخ مدینہ مین مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پہر ایکطرف زمین پہٹ گئی اس مین سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تہا مگر گہانس نہ جلتی تہی سیکڑون کوس تک اوس کی روشنی تہی آخر سلطنت عباسیہ کی یہ ماجرا گذرا جیسہ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (تحفۃ الاخیار) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلغ المساکن اھاب او یھاب قال زھیر قلت لسھیل وکم ذلک من المدینۃ قال کذا وکذا میلا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گہر اہاب یا یہاب تک پہنچ جاوینگے زہیر نے کہا مین نے سہیل سے کہا اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے اونہون نے کہا اتنے میل پر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مستقبل المشرق یقول الا ان الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا منہ پورب کیطرف تہا آپ فرماتے تہے آگاہ رہو فتنہ یہان ہے جہان سے شیطان کا قرن نکلتا ہے یعنی پورب کیطرف ربیعہ اور مضر کی قومین بستی تہین یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تہے شیطان کے قرن سے مراد اوسکی دونو

زلفین یا دونوں سینگ میں سو سطرح کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اوسپر رکھدیتا ہے تا کہ سجدہ کرنیوالوں کا سجدہ اسکو واقع ہو۔ **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے قحط یہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اوگے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حفصہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا فساد یہ طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے دوبار فرمایا یا تین بار اور عبیداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے دروازے پر کھڑے تھے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَاْسُ الْکُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادہر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَیَقُوْلُ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ثَلَاثًا حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ یَعْنِی الْمَشْرِقَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی جو اوپر گذرا **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ یَا اَهْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْاَلَکُمْ عَنِ الصَّغِیْرَةِ وَاَرْکَبَکُمْ لِلْکَبِیْرَةِ سَمِعْتُ اَبِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِیْءُ مِنْ هٰهُنَا وَاَوْمَی بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ وَاَنْتُمْ یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ

رِقَابَ بَعْضٍ وَ اِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ سَالِمًا **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق والو مین تم سے چھوٹے گناہ نہین پوچھتا نہ اوسکو پوچھتا ہون جو کبیرہ گناہ کرتا ہو مین نے سُنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادہر سے آویگا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کیطرف جہان شیطان کے دونون قرن نکلتے ہین اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہین مرتا اوسپر اللہ تعالے نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پہر ہمنے تجھکو نجات دی غم سے اور تجھکو آزمایا جیسا آزمایا تھا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ دوس کی عورتون کے سُرین ہلین گے ذی الخلصہ کے گرد یعنے وہ طواف کرین گی اُسکا ذی الخلصہ ایک بت تھا جسکو دوس جاہلیت کے زمانہ مین تبالہ مین پوجا کرتے **ف** معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پہر مشرک ہو جاوین گے دوسری حدیث مین ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتون کو پوجنے لگین گے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِينَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ اِلٰى قَوْلِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ اِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ اِلٰى دِينِ اٰبَائِهِمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہونگے جب تک لات اور عزیٰ (یہ دونون بت تھے جاہلیت کے) پہر نہ پوجے جاوین گے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین تو سمجھتی تھی جب اللہ

تعالی نے یہ آیت اوتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اوسکو غالب کرے سب دینون پر اگرچہ برا مانین مشرک لوگ۔ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا مین غالب نرہیگا آپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالی کو منظور ہے پھر اللہ تعالی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کیوجہ سے ہر مومن مرجاویگا یہانتک کہ ہر وہ شخص جس کے دل مین دانے برابر بھی ایمان ہوگا مرجاوے گا اور وہ لوگ رہجاوین گے جنمین بھلائی نہین ہے پھر وے لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جاوین گے عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ایک آدمی دوسری آدمی کی قبر پر سے گذریگا اور کہیگا کاش مین اس کی جگہہ قبر مین ہوتا ف قرآن خرابیون اور فتنون مین نہ پڑتا ایسے فساد اور خرابیان اور بیدینیان قیامت کے قریب پھیلین گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہوجاویگا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھہ کو اوس ذات کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے دنیا فنا نہ ہوگی یہانتک کہ آدمی قبر پر گذرے گا پھر اوس پر لوٹیگا اور کہیگا کاش مین اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھہ اوسکے دین مگر بلا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُوْلُ فِي اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ قتل کرنے والا نہ جانیگا اوس نے قتل کیون کیا اور مقتول نہ جانیگا کہ وہ کیون قتل ہوتا ہے (ایسا اندھادھندہ اور فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جاوین گے) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ
قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي
إِسْمَعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہان تک کہ لوگون پر ایک دن
آویگا کہ مارنیوالا نہ جانیگا اوسنے کیون مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانیگا کیون مارا گیا لوگون نے کہا
یہ کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا کشت وخون ہوگا قاتل اور مقتول دونون جہنمی ہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ
ترجمہ ابوہریرہ کہتے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو خراب کریگا ایک شخص حبش کا چھوٹی
چھوٹی پنڈلیون والا (امراوابی سینیا کے کافرین جو نصاری ہین یا وسط حبش کے بت پرست اخیر زمانہ
مین اون کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اوٹھہ جاوینگے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کریگا)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ
الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلیگا
جو لوگون کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ
هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللَّهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات ختم نہ ہونگے یہانتک کہ ایک شخص بادشاہ
ہوگا جسکو جہجاہ کہینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہان تک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکے منہ ڈھالون جیسے ہون گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے جوتے بالون کے ہون گے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے منہ ایسے ہونگے جیسے ڈھالین تہ بتہ جمی ہوئین (یعنے موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہین جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والی ہین یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان اون سے لڑے) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلکم امۃ ینتعلون الشعر وجوھھم مثل المجان المطرقۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم سے لڑین گے وے لوگ جن کے جوتے بالون کے ہون گے اور اون کے منہ تہ بتہ ڈھالون کیطرح **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالھم الشعر ولا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما صغار الاعین ذلف الانف **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے جوتے بالون کے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کی آنکھین چھوٹی ناکین موٹی اور چپٹی ہونگی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الترک قوما وجوھھم کالمجان المطرقۃ یلبسون الشعر ویمشون فی الشعر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان ترکون سے لڑین گے جن کے وجوہ سپر کیطرح تہ بتہ ہونگے اونکا لباس بالون کا ہوگا اور وے چلین گے بالون مین (یعنے جوتے بھی بالون کے ہون گے) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقاتلون بین یدی الساعۃ قوما نعالھم الشعر کان وجوھھم المجان المطرقۃ حمر الوجوہ صغار الاعین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسی لوگون سے لڑو گے جن کے جوتے بالون کے ہون گے اور کے موہنہ گویا ڈہالین
ہین تہ بتہ چہرے اون کے سرخ ہین انکہین چہوٹی ہین **عن** اَبِی نَضْرَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
فَقَالَ یُوْشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَّا یُجْبٰی اِلَیْهِمْ قَفِیْزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَیْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ
قِبَلِ الْعَجَمِ یَمْنَعُوْنَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ یُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا یُجْبٰی اِلَیْهِمْ دِیْنَارٌ وَّلَا مُدْیٌ
قُلْنَا مِنْ اَیْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَیَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا وَّلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ نَضْرَۃَ
وَاَبِی الْعَلَاءِ اَتَرَیَانِ اَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَقَالَا لَا **ترجمہ** ابو نضرہ سے روایت ہے ہم جابر
بن عبد اللہ کے پاس تہے اونہون نے کہا قریب ہے کہ عراق والون پاس قفیز اور درم نہ آوے ہمنے کہا کس
سبب سے اونہون نے کہا عجم کے لوگ اوسکو روک لین گے پہر کہا قریب ہے کہ شام والون پاس دینار اور مدی
نہ آوے مدی ایک پیمانہ ہے اسیطرح قفیز ا ہمنے کہا کس سبب سے اونہون نے کہا روم والے لوگ
روک لین گے پہر تہوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
اخیر امت مین ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بہر بہر کر مال دیگا یعنے روپیہ اور اشرفیان لوگون کو اور اوسکو
شمار نہ کرے گا جریری نے کہا مین نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچہا کیا تم سمجہتے ہو کہ یہ خلیفہ
عمر بن عبد العزیز ہے اونہون نے کہا نہین (یہ امام مہدی ہین جو امت کے اخیر زمانے مین پیدا
ہونگے عمر بن عبد العزیز تو اوائل مین تہے) **عن** الْجُرَیْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُلَفَائِكُمْ
خَلِیْفَةٌ یَحْثُو الْمَالَ حَثْیًا وَّلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ حُجْرٍ یَحْثِی الْمَالَ **ترجمہ** ابو سعید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خلیفون مین سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا
جو مال کو لپ بہر بہر کر دیگا اوسکو گنے گا نہین **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَةٌ یَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا یَعُدُّہٗ
ترجمہ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں
ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ

اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ جَعَلَ یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ جَعَلَ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ وَیَقُولُ
بُؤْسَ بْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ فِئَۃٌ بَاغِیَۃٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھسے
بیان کیا اوس شخص نے جو مجھسے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر رضہ سے جب
وہ خندق کھود رہے تھے اونکا سر پوچھنے لگے اور فرماتے تھے اے سمیہ کے بیٹے تجھپر پڑی مصیبت
ہوگی تجھکو باغی گروہ قتل کرے گا **ف** عمار کی ماں کا نام سمیہ تہا عمار حضرت علی کے ساتھ تھے
صفین کی لڑائی مین اور اسی لڑائی مین شہید ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رض خلیفہ برحق
تھے اور معاویہ کا گروہ خاطی اور باغی تہا **عن** اَبِی مَسْلَمَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِی
حَدِیْثِ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنِی مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّی اَبُوْقَتَادَۃَ وَفِی حَدِیْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
اُرَاہُ یَعْنِی اَبَا قَتَادَۃَ وَفِی حَدِیْثِ خَالِدٍ وَیَقُوْلُ وَیْسَ اَوْ یَاوَیْسَ بْنِ سُمَیَّۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
اس مین یہ ہے کہ وہ شخص ابوقتادہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے ویس کے معنی خرابی اور مصیبت **عن**
اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ **ترجمہ**
ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تجھکو قتل کرے گا
ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے پہر جاوے) **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِہٖ **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَۃُ
الْبَاغِیَۃُ **ترجمہ** قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُھْلِکُ اُمَّتِی ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ قُرَیْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا
قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْھُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ہلاک کرے گا لوگون کو یہ خاندان قریش مین سے (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا پہر
ہمکو کیا حکم ہوتا ہے آپنے فرمایا اگر لوگ اون سے الگ رہین تو بہتر ہے **ف** اور اون کا ساتھ
نہ دین پر ایسا نہوا اور لوگ بنی امیہ کے شریک ہوے اور انہون نے وہ وہ ظلم کیے کہ خدا کی پناہ امام
حسین علیہ السلام کو شہید کیا مدینہ منورہ کو تباہ کیا سیکڑون صحابی زید کے لشکر کے ہاتہہ سے مدینہ
مین شہید ہوئے معاذ اللہ **عن** شُعْبَۃَ فِی ھٰذَا الْاِسْنَادِ فِی مَعْنَاہُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مرگیا اب اوس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر مرجاوے گا (روم کا بادشاہ) تو اوس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کرلین گے) قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے تم اون دونوں کے خزانے خدا کی راہ مین خرچ کروگے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ مسلمانوں کی یا مومنون کی (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل مین ہے (قتیبہ کی روایت مین مسلمانوں کی ہے بلا شک) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْهَا فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب

خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہے (یعنے قسطنطنیہ ہے) آپ
نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ لڑین گے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سو
جب اوس شہر کے پاس آوین گے تو اوتر پڑین گے سو ہتیار سے نہ لڑین گے اور نہ تیر مارین گے لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کہین گے تو اوس کی ایکطرف جو دریا مین ہے گر پڑے گی پہر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
کہین گے تو اوس کی دوسری طرف گر پڑے گی پہر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو ہر طرف
سے کہلی ویگا سو اوس شہر مین گہس پڑین گے اور لوٹین گے جب لوٹ کا مال بانٹ رہی ہون گے
کہ اچانک ایک چیخنے والا آوے گا اور کہے گا دجال نکلا تو وہ ہر چیز کو چہوڑ دین گے اور دجال
کیطرف پلٹین گے **ف** اس روایت مین بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمعیل مین اور
معروف یہی ہے کہ بنی اسمعیل مین سے یہ لوگ ہون گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتہیار چلے
صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گذری کہ وہان بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر
پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی **عَنْ** ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑوگے
یہود سے اور ماروگے اون کو یہانتک کہ پتہر بولیگا اے مسلمان یہ یہودی ہے آ اور اوسکو مار ڈال
(یہ قیامت کو قریب ہوگا) **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ
وَرَائِي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پتہر کہیگا میری آڑ مین ایک یہودی ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتَتِلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتّٰى
يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُولَ
الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہودی
تم سے لڑین گے پہر تم اون پر غالب ہوگے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِيَ

الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ اَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان یہود سے لڑینگے پھر مسلمان انکو قتل کرینگے یہانتک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولیگا اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادہر آ اور اسکو مارڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کیطرف بہت ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابُوْنَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہونگے ابوالاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ بولے ہاں **عَنْ** سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ اَخِيْ يَقُوْلُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوْهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا جابر نے کہا ان سے بچو (ایسا نہ ہو ان جھوٹوں کے فریب میں آجاؤ) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہونگے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہیگا میں اللہ کا رسول ہوں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يَنْبَعِثَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ ابن صیاد کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيْهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى اَقْتُلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنِ الَّذِيْ تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بچون پر سے گذرے ان مین ابن صیاد تھا سب لڑکے
آپ کو دیکھکر بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا کیونکہ آپ کو
گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے آپنے فرمایا تیرے ہاتھون کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ مین اللہ
تعالی کا رسول ہون وہ بولا نہین بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون حضرت عمر نے
کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑ دیجیے مین اسکو قتل کرون آپنے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی
دجال ہے) تو تو اسکو نہ مار سکیگا (اور جو دجال نہین ہے تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ **عن** عبد اللہ
قَالَ كُنَّا نَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ دَعْنِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنْ يَكُنِ الَّذِيْ تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے مین ابن صیاد
ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے دل مین تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے (آپنے اس آیت
کا تصور کیا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) ابن صیاد بولا دخ ہے تمہارے دل مین (یعنی
دھوان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چل دور ہو تو اپنے اندازہ سے کبھی نہ بڑھ سکیگا (یعنے
شیطان اور جن کاہنون کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہین کہ ساری جملہ سے ایک آدھ لفظ وہ بھی اولٹ پلٹ
کر بتا دیتے ہین جیسے تونے پوری آیت مین سے حرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا بس تیرا اتنا ہی مقدور
ہے برخلاف پیغمبرون کے انکو اللہ تعالی پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو چھوڑ دیجیے مین اوس کی گردن مارون آپنے فرمایا جانے دے اگر یہ وہ ہی
جس سے تو ڈرتا ہے (یعنے دجال ہے) تو تو اسکو مار نہ سکیگا **ف** نووی نے کہا ابن صیاد یا ابن صائد
اوسکا نام صاف ہے علما نے کہا کہ اسکا مشکل ہے اور اسکا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال
الگ ہے اور اس مین کچھ شک نہین کہ ... یا دجالون سے ایک دجال تھا علما نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا
ہے کہ ابن صیاد کے باب مین آپ پر وحی نہین آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہین ہے آپ کو دجال کی

صفتین وحی سے معلوم ہوئی تہین اور ابن صیاد مین بعض صفتین موجود تہین اسوجہ سے آپ کو گمان تہا یقین نہ تہا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ نے اوسکو قتل نہ کیا حالانکہ اوس نے نبوت کا دعوی کیا اسوجہ سے کہ وہ نابالغ تہا یا اُس زمانہ مین یہودیون سے صلح تہی اور وہ بہی یہود مین سے تہا پہر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہان مرا ابوداؤد مین ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غایب ہوگیا اور جابر قسم کہاتے تہے کہ وہ دجال ہے اسیطرح حضرت عمر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ نے منع نہ کیا واللہ اعلم عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوهُ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر ملے مدینہ کی بعض راہون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ کا رسول ہون ابن صیاد نے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون آپنے فرمایا مین ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتون پر اور اسکی کتابون پر بہلا تجہہ کو کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا مین ایک تخت دیکہتا ہون پانی پر آپنے فرمایا وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر اور کیا دیکہتا ہے وہ بولا دو سچے میرے پاس آتے ہین اور ایک جہوٹا یا دو جہوٹے اور ایک سچا آپ نے فرمایا چہوڑ دو اسکو اوسکو شک ہے اپنے باب مین (کہ وہ سچا ہے یا نہین) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْجُرَيْرِيِّ **ترجمہ** وہی جو گزرا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي أَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ

بِالْمَدِيْنَةِ وَهَا أَنَا أُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِيْ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے میں ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کہتے ہیں میں دجال ہوں کیا تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آوے گا میں نے کہا ہاں سنا ہے ابن صیاد بولا میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں ابو سعید نے کہا پھر اخیر میں ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اسنے شبہ میں ڈالدیا اخیر کی بات کہکر کیونکہ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اسکا مقام کیونکر اوسکو معلوم ہوا۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اوسکی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا مکہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کے اسوقت آپنے بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا میں نکلیگا نہ پیشتر کی) **عن** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ صَائِدٍ فَأَخَذَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِيْ وَلَكُمْ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيْلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اوس کے برا کہتے میں) وہ کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں اور آپنے فرمایا کہ دجال کی اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور میں نے تو حج کیا۔ ابو سعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا میں اوسکو سچا سمجھوں اور اوسکی بات میرے دل میں گھُس جاوے پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ دجال اب کہاں ہے اور اوس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا

ہوں لوگوں نے ابن صیاد سے کہا بھلا تجھ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہو وہ بولا اگر مجھکو دجال بنایا جاوے تو میں ناپسند نکروں

عن ابی سعید الخدری قال خرجنا حجاجا او عمارا ومعنا ابن صائد فنزلنا منزلا فتفرق الناس وبقیت انا وھو فاستوحشت منہ وحشۃ شدیدۃ مما یقال علیہ قال وجاء بمتاعہ فوضعہ مع متاعی فقلت ان الحر شدید فلو وضعتہ تحت تلک الشجرۃ قال ففعل قال فرفعت لنا غنم فانطلق فجاء بعس فقال اشرب ابا سعید فقلت ان الحر شدید واللبن حار ما بی الا انی اکرہ ان اشرب عن یدہ او قال آخذ عن یدہ فقال ابا سعید لقد ھممت ان آخذ حبلا فاعلقہ بشجرۃ ثم اختنق مما یقول لی الناس یا ابا سعید من خفی علیہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خفی علیکم معشر الانصار الست من اعلم الناس بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو عقیم لا یولد لہ وقد ترکت ولدی بالمدینۃ او لیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل المدینۃ ولا مکۃ وقد اقبلت من المدینۃ وانا ارید مکۃ قال ابو سعید حتی کدت ان اعذرہ ثم قال اما واللہ انی لاعرفہ واعرف مولدہ واین ھو الآن قال قلت لہ تبا لک سائر الیوم

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرے کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صائد تھا ایک منزل میں ہم اترے لوگ ادہر ادہر چلے گئے اور میں اور ابن صائد دونوں رہ گئے مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اوس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صائد اپنا اسباب لیکر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھدیا مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی میں نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اوس درخت کے تلے رکھے تو بہتر ہے اوس نے ایسا ہی کیا پھر بکریاں ہمکو دکھلائی دیں ابن صائد گیا اور دودھ لیکر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودھ پی میں نے کہا گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اوس کے ہاتھ سے پینا ابن صائد نے کہا اے ابو سعید میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں اے ابو سعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگوں سے زیادہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہین جانتے کیا آپنے یہ نہین فرمایا کہ دجال کافر ہوگا مین تو مسلمان
ہون کیا آپنے یہ نہین فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اور میری اولاد مدینہ مین موجود ہے کیا آپنے یہ نہین
فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ مین نہ جاویگا اور مین مدینہ سے آرہا ہون اور مکہ کو جارہا ہون ابوسعید نے کہا
(اُس نے ایسی باتین کین کہ) مین قریب تہا کہ اُسکا طرفدار بن جاؤن (اور لوگون کا کہنا اوسکے باب مین
غلط سمجہون) پہر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین دجال کو پہچانتا ہون اور اُس کے پیدایش کا مقام جانتا
ہون اور یہ بہی جانتا ہون کہ اب وہ کہان ہے مین نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن (یعنی یہہ
تو نے کیا کہا کہ پہر مجہے تیری نسبت شبہ ہو گیا) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَۃُ الْجَنَّۃِ قَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ
یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ابن صیاد سے پوچہا جنت کی مٹی کیسی ہے وہ بولا باریک ہے سفید مشک کیطرح خوشبودار اے ابوالقاسم
آپنے فرمایا سچ کہا تو نے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ خَالِصٌ
ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا جنت کی مٹی کیسی ہے
آپنے فرمایا باریک سفید خالص مشک کیطرح خوشبودار **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ
عُمَرَ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے مین نے جابر بن عبداللہ کو دیکہا قسم کہاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے
مین نے کہا تم اللہ کی قسم کہاتے ہو انہون نے کہا مین نے حضرت عمر کو دیکہا وہ قسم کہاتے تہے اس
امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے اوسکا انکار نہ کیا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ قِبَلَ
ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدَہٗ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ
یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَیَّادٍ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ

فقال اشهد انك رسول الاميين فقال ابن صياد لرسول الله صلى الله عليه وسلم اتشهد
انى رسول الله فرفصه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال امنت بالله وبرسله ثم قال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا ترى قال ابن صياد ياتيني صادق وكاذب فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خلط عليك الامر ثم قال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اني خبات لك خبيئا فقال ابن صياد هو الدخ فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر بن الخطاب ذرني يا رسول الله اضرب عنقه
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكنه فلن تسلط عليه وان لم يكنه
فلا خير لك في قتله وقال سالم بن عبد الله سمعت عبد الله بن عمر يقول انطلق بعد
ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بن كعب الى النخل التي فيها ابن صياد
حتى اذا دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم النخل طفق يتقي بجذوع النخل وهو يختل
ان يسمع من ابن صياد شيئا قبل ان يراه ابن صياد فراه رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو مضطجع على فراش في قطيفة له فيها زمزمة فرات ام ابن صياد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع النخل فقالت لابن صياد يا صاف وهو
اسم ابن صياد هذا محمد فثار ابن صياد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركته
بين قال سالم قال عبد الله بن عمر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فاثنى
على الله بما هو اهله ثم ذكر الدجال فقال اني لانذركموه ما من نبي الا وقد
انذره قومه لقد انذره نوح قومه ولكن اقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه
تعلموا انه اعور وان الله تبارك وتعالى ليس باعور قال ابن شهاب واخبرني عمر
بن ثابت الانصاري انه اخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم حذر الناس الدجال انه مكتوب بين
عينيه كافر يقرؤه من كره عمله او يقرؤه كل مؤمن وقال تعلموا انه لن يرى
احد منكم ربه حتى يموت **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اوسکو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ

کے قلعہ کے پاس اون دونون ابن صیاد جوانی کے قریب تہا اوسکو خبر نہ ہوئی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس کی پیٹہ پر اپنا ہاتہہ مارا پہر آپنے اُس سے پوچہا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ
تعالی کا رسول ہون ابن صیاد نے آپکیطرف دیکہا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو امی
لوگون کے (اُمی کہتے ہین ان پڑہ اور بے تعلیم کو) پہر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات
کا کچہ جواب نہ دیا اُس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ مایوس ہوگئے اوسکے اسلام سے
اور ایک روایت مین فرفصہ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپنے اُسکو لات سے مارا) اور فرمایا مین ایمان لایا
اللہ پر اور اس کے رسولون پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تجہے کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا
میرے پاس کبہی سچا آتا ہے کبہی جہوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہوگیا (یعنی مخلوط
حق و باطل دونون سے) پہر آپنے فرمایا مین نے تجہ سے پوچہنے کے لیے ایک بات دل مین چہپائی ہے
ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے (دخ بمعنے دخان یعنے دہوئین کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ذلیل ہو تو اپنے قدر سے کہان بڑہ سکتا ہے حضرت عمر نے کہا مجہے چہوڑیے یا رسول اللہ مین
اس کی گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اُسکو
مار نہ سکیگا اور جو وہ نہین ہے تو تجہے اُسکا مارنا بہتر نہین سالم بن عبد اللہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن
عمر سے سُنا اوس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب اوس باغ مین گئے جہان ابن صیاد
رہتا تہا جب آپ باغ مین گہسے تو کہجور کے درختون کی آڑ مین چہپنے لگے آپکا مطلب تہا کہ ابن صیاد
کو دہوکا دین اور اُس کے کچہ باتین سُنین اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکہا وہ لیٹا ہوا تہا ایک بچہونے پر ایک کمل اوڑہے ہوئے کچہ گنگنا رہا
تہا اوس کی مان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ لیا اور آپ چہپ رہے تہے کہجور کے درختون
کی آڑ مین اوس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف اور صاف نام تہا ابن صیاد کا یہ محمد آن پہنچے
یہ سنتے ہی ابن صیاد اوٹہہ کہڑا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تو اسکو ایسا ہی رہنے
دیتی (تو ہم اوس کی باتین سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر) سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر
نے کہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی جیسی اُسکو

لایق ہے پہر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا مین تمکو اوس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی ایسا نہین گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہانتک کہ حضرت نوح نے بہی (جنکا زمانہ بہت پہلے تہا) اپنے قوم کو ڈرایا اس سے لیکن مین تم کو ایسی بات بتلائی دیتا ہون جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین بتلائی تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا اللہ برکت والا اعلیٰ کانا نہین ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن شہاب نے کہا مجہسے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا اونسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو دجال سے ڈرایا اور یہ بہی فرمایا کہ اوسکے دونو آنکہون کے بیچ مین کافر لکہا ہوگا (یعنے حقیقۃً ک اور ف اور ر یہ حروف لکہے ہون گے یا اوسکے چہرے سے کفر اور شرارت نمایان ہوگی) جسکو پڑہ لیگا وہ شخص جو اوس کے کامون کو برا جانے گا یا اوسکو ہر ایک مومن پڑہ لیگا اور آپنے فرمایا تم یہ جان رکہو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہین دیکہیگا جبتک مر نہ لیگا۔

ف مازری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت مین اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہین تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تہا اور اس مضمون کی حدیثین کتاب الایمان مین گذر چکین اور دنیا مین خدا کا دیدار محال نہین ہے اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہین اسیطرح اختلاف ہے اس مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین اللہ تعالےٰ کو دیکہا یا نہین انتہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ إِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ يَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهِ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ أُمُّهُ بَيَّنَ أَمْرَهُ **ترجمہ** وہی جو گزرا اس مین بنی مغالہ کی بجاے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اوسکی مان اسکو اپنے کام مین چہوڑ دیتی **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن نافع قال لقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن صیاد فی بعض طرق المدینۃ فقال له قولا اغضبه فانتفخ حتی ملأ السکۃ فدخل ابن عمر علی حفصۃ وقد بلغھا فقالت له رحمک اللہ ما اردت من ابن صیاد اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما یخرج من غضبۃ یغضبھا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ مین تو ابن عمر نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آگیا وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہوگئی ابن عمر ام المومنین حفصہ کے پاس گئے اونکو یہ خبر پہونچ چکی تھی اونہون نے کہا اللہ تعالے تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیون چھیڑا تجھ کو نہین معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جب نکلیگا تو اسی وجہ سے کہ غصہ ہوگا تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے عن نافع قال کان نافع یقول ابن صیاد قال قال ابن عمر لقیتہ مرتین قال فلقیتہ فقلت لبعضہم ھل تحدثون انہ ھو قال لا واللہ قال قلت کذبتنی واللہ لقد اخبرنی بعضکم انہ لن یموت حتی یکون اکثرکم مالا وولدا فکذلک ھو زعموا الیوم قال فتحدثنا ثم فارقتہ قال فلقیتہ لقیۃ اخری وقد نفرت عینہ قال فقلت متی فعلت عینک ما اری قال لا ادری قال قلت لا تدری وھی فی راسک قال ان شاء اللہ خلقھا فی عصاک ھذہ قال فنخر کاشد نخیر حمار سمعت قال فزعم بعض اصحابی انی ضربتہ بعصا کانت معی حتی تکسرت وانا واللہ ما شعرت قال وجاء حتی دخل علی ام المومنین فحدثھا فقالت ما تریدالیہ الم تعلم انہ قد قال ان اول ما یبعثہ علی الناس غضب یغضبہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر کہتے تھے مین ابن صیاد سے دو بارہ ملا ایک بار ملا تو مین نے لوگون سے کہا تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے اونہون نے کہا نہین قسم خدا کی مین نے کہا قسم خدا کی تمنے مجھ کو جھوٹا کیا تم مین سے بعضے لوگون نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہین مرے گا یہانتک کہ تم سب مین زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن وہ کہتے ہین پھر ابن صیاد نے ہمسے باتین کین پھر مین جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اوسکی آنکھ پھولی ہوئی تھی مین نے کہا یہ تیری آنکھ کا کیا

حال ہے جو مین دیکھہ رہا ہون وہ بولا مجھے نہین معلوم مین نے کہا تیرے سر مین آنکھہ ہو اور تجھے نہین معلوم وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لکڑی مین آنکھہ پیدا کر دیوے پہر ایسی آواز نکالی جیسے گدہا زور سے آواز کرتا ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر آئے اور ام المومنین حفصہ رض کے پاس گئے اون سے یہ حال بیان کیا اونہون نے کہا تیرا کیا کام تہا ابن صیاد سے کیا تو نہین جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بہیجے گی لوگون پر وہ اسکا غصہ ہے یعنے غصہ اسکو نکالیگا

باب ذِكْرِ الدَّجَّالِ دجال کا بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانِيِ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا لوگون مین اور فرمایا کہ اللہ تعالے کانا نہین ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکھہ کانی ہے گویا اوس کی آنکھہ انگور ہے پہولا ہوا **ف** قاضی نے کہا امام مسلم نے اس باب مین جو حدیثین بیان کین وہ اہل حق کی دلیل ہین کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالی اوسکو بہیجکر اپنے بندون کو آزماویگا اس طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دیگا بڑے بڑے کامون کی جیسے مردون کو جلانا اور پانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اوس کے ہاتہہ سے اللہ تعالے کی مشیت سے ہونگے پہر اللہ تعالی اوسکو عاجز کر دے گا اور کسیکو قتل نہ کر سکے گا یہانتک کہ حضرت عیسی علیہ السلام اوسکو قتل کرینگے اور اللہ تعالی ایمان والون کو مضبوط رکہیگا یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتین وہ دکھلاویگا وہ نظر بندی کی قسم سے ہون گے اور خیالات کی طرح فے الواقع اون کا وجود نہ ہوگا کس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتین واقعی ہون تو انبیا علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے اور یہ اون کی غلطی ہے اسواسطے کہ دجال نبوت کا دعوے نہ کرے گا تاکہ یہ باتین نبوت کو تصدیق کرین بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعوی کرے گا حالانکہ اوسکا دعوی اوس کے صورت حال سے غلط ہوگا کس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیان اوس مین موجود ہونگی

اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کا لفظ) مٹانے سے اس صورت
مین اسکی تابع وہی لوگ ہونگے جو عقل سے خالی ہین یا طماع ہین یا ڈرپوک ہین کیونکہ اسکا فتنہ بڑا ہوگا اور
وہ اتنا نہ ٹھہریگا کہ ضعیف العقل لوگ اوس کے حال مین غور کرین اسی لیے پیغمبرون نے اوس کے فتنہ
سے ڈرا دیا اور اوس کے جھوٹا ہونے کے دلائل بیان کر دیے اور جن لوگون کو خدا نے نیک توفیق دی
ہے وہ کبھی اوس کو نہ مانینگے نہ اوس کے فریب مین آوینگے اور وہ شخص جسکو دجال ماریگا پھر جلاویگا
ایسے لوگون مین سے ہوگا وہ کہیگا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال
ہے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا مترجم کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتین دکھلاویگا
جیسے مردون کا جلانا پانی کا برسانا جنت دوزخ اوس کے پاس ہوگا اگر جاہل لوگ تابع ہوجاوین
تو قیاس سے بعید نہین جاہلون کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگون کے جو ایک بات بھی خلاف
عادت نہین دکھلا سکتے تابع ہوجاتے ہین اور معاذ اللہ اون کی الوہیت کے دعوی کو سچ سمجھتے ہین
ہمارے زمانہ مین آغا خان بمبئے مین ایک شخص گذرا ہے جسکو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک
سمجھتے ہین اون لوگون کو خوجے کہتے ہین ان جاہلون کو اتنا شعور نہین کہ جو شخص کھاوے اور
پیوے اور بندون کیطرح مگے اور موتے وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بیچارے
تو جاہل ہین آج وہ قوم جو دنیاوی علوم مین اپنا ثانی نہین رکھتی اور عقل کمال مین انا ولا غیری
کا دم بھرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا
خدائی کا اعتقاد رکھتی ہے ہائے افسوس نصاری کے علم و معرفت پر تمام چیزون مین تو وہ عقل
سے کام لیتے ہین اور خاص اپنے اعتقاد مین ایسی رکیک بے وقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہین
امید ہے کہ چند روز مین جو عقلمند نصرانی ہین وہ اس لغو عقیدے سے پھر جاوینگے اور اسلام
کی سچی بات اختیار کرینگے کہ سوائے ایک خدائے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی
خدا نہین باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہین اور خدا اپنے فضل سے نصارے کے دل کھولدے
اور وہ اس سچی بات کو مان لین تو دنیا کی بہار ہوجاوے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی
اسلام اور کرسچیانٹی ایک ہوجاوینگے اور سو وقت مشرکون کا زیر کرنا اور انکو بھی توحید کی راہ پر لانا
بڑا آسان ہوگا یا اللہ تو اپنے بندون پر رحم کر اور ان کو بھی سیدھی سمجھ دے اور اون کو

تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنا ہے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو بچاوے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم عزوجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہین گذرا جس نے اپنی امت کو کانے جہوٹے سے نہ ڈرایا ہو خبردار رہو وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہے اسکے دونو آنکھون کے بیچ مین ک ف ر لکہا ہے **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال مکتوب بین عینیہ ک ف ر ای کافر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے دونون آنکھون کے درمیان یہ لکہا ہوگا ک ف ر یعنے کافر **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ممسوح العین مکتوب بین عینیہ کافر ثم تہجاہا ک ف ر یقرأہ کل مسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندہی ہے اسیواسطے اوسکو مسیح کہتے مین اسکے دونون آنکھون کے درمیان کافر لکہا ہے پہر اوس کے ہجے کی یعنی ک اور ف اور ر ہر مسلمان اسکو پڑہ لیگا **ف** نووی نے کہا ایک روایت مین ہے کہ ہر مومن اسکو پڑہ لیگا خواہ لکہنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جسپر محققین ہین یہ ہے کہ حقیقۃً اوس کی پیشانی پر یہ حروف لکہے ہون گے اور یہ اللہ تعالی نے ایک نشانی اوس کے کذب کی رکہی ہے اور اللہ تعالی اس نشانی کو ظاہر کردیگا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکہا پڑہا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہیگا اوس کے لیے ظاہر نہ کرے گا اور بعضون نے کہا یہ مجازہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے انتہے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معہ جنۃ ونار فنارہ جنۃ وجنتہ نار **ترجمہ** حذیفہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائین آنکہہ کا کانا ہوگا اور ابن عمر کی حدیث مین گذرا کہ وہ دہنی آنکہہ کا کانا ہوگا اور دونون مین سے ایک روایت سہو ہے غرض ایک آنکہہ اسکی

ذاتی ہوگی اگھنی بالون والا اوسکے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سو اوس کی آگ تو باغ ہے اور اوسکا
باغ آگ ہے علما نے کہا یہ بھی ایک آزمایش ہے خدا پاک کی اپنے بندون کے لیے تا حق کو حق کرے
اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اوسکو رسوا کرے اور لوگون مین اوس کی عاجزی ظاہر کرے ۔ **ف**
مراد یہ ہو کہ حقیقت مین آگ اوسکی باغ ہو جاوے گی مومنون کے لیے اور باغ اوسکا آگ ہو جاویگا
اوسکے تابعدارون کے لیے اور اوسکا کارخانہ سارا نظر بندی ہو **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانا اعلم بما مع الدجال منہ معہ نہران
یجریان احدھما رأی العین ماء ابیض والآخر رأی العین نار تأجج فاما ادرکن
احد فلیأت النہر الذی یراہ نارا ولیغمض ثم لیطاطئ راسہ فیشرب منہ فانہ
ماء بارد وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ
کافر یقرأہ کل مؤمن کاتب او غیر کاتب **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مین خوب جانتا ہون دجال کو ساتھ کیا ہوگا اوس کے ساتھ دو نہرین ہون گی
بہتی ہوئی ایک تو دیکھنے مین سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے مین بھڑکتی ہوئی آگ معلوم
ہوگی پھر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر مین چلا جاوے جو دیکھنے مین آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی
آنکھ بند کرے اور سر جھکا کر اوس مین سے پیے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چپٹ
ہوگی اوسپر ایک چھپر ہوگی موٹی اور اوسکی دونون آنکھون کے بیچ مین کافر لکھا ہوگا جسکو ہر مومن پڑھ
لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو **عن** حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قال فی الدجال ان معہ ماء ونارا فنارہ ماء بارد وماؤہ نار فلا تہلکوا قال
ابو مسعود وانا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** دجال کے ساتھ پانی
اور آگ ہوگا لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے سو مت ہلاک کرنا اپنے تئین (اوسکے پانی
مین گھسکر) ابو مسعود نے کہا مین نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے **عن** عقبۃ
بن عمرو ابی مسعود الانصاری قال انطلقت معہ الی حذیفۃ بن الیمان فقال لہ عقبۃ
حدثنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدجال قال ان الدجال یخرج
وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس

نَارًا فَمَا ءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ
طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ **ترجمہ** ربعی بن حراش نے کہا مین عقبہ بن
عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا عقبہ نے کہا حذیفہ سے تم مجھہ سے
بیان کرو جو تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے مین سنا ہو حذیفہ نے کہا آپ نے
فرمایا دجال نکلیگا اوسکے ساتھہ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھین گے وہ آگ ہوگی جلانی
والی اور جسکو لوگ آگ دیکھین گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیرین پہر جو کوئی تم مین سے یہ موقع پاوے
اوسکو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس مین گر پڑے اس لیے کہ وہ شیرین پاکیزہ پانی ہے - عقبہ نے کہا حذیفہ
کو سچ کرنے کے لیے کہ مین نے بہی یہ حدیث سنی ہے **عن** رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ
وَاَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا
مِنْ نَارٍ فَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ
الَّذِي يُرَى اَنَّهُ نَارٌ فَاِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ **ترجمہ** ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونون جمع ہوئے حذیفہ نے
کہا مین اون سے زیادہ جانتا ہون جو دجال کے ساتھہ ہوگا اس کے ساتھہ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک
نہر آگ کی پہر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جسکو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے سو جو کوئی تم
مین سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر مین سے پیے جو آگ معلوم ہوتی ہے اوسکو پانی
پاوے گا - ابو مسعود نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے **عن**
اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ
الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي
يَقُولُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّي اُنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمسے دجال کی ایک
بات ایسی نہ کہون جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہین کہی وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھہ جنت اور
دوزخ کی طرح دو چیزین ہون گی پہر جس کو وہ جنت کہیگا حقیقت مین وہ آگ ہوگی اور مین نے تم کو
دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا **عن**

النواس بن سمعان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ذات غداة فخفض
فيه ورفع حتى ظنناه في طائفة النخل فلما رحنا اليه عرف ذلك فينا فقال ما شأنكم
قلنا يا رسول الله ذكرت الدجال غداة فخفضت فيه ورفعت حتى ظنناه في طائفة
النخل فقال غير الدجال اخوفني عليكم ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم
وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم انه شاب
قطط عينه طافئة كاني اشبهه بعبد العزى بن قطن فمن ادركه منكم
فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف انه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا
وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في الارض قال اربعون
يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم
قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة اتكفينا فيه صلوة يوم قال لا
اقدروا له قدره قلنا يا رسول الله وما اسراعه في الارض قال كالغيث
استدبرته الريح فياتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيبون له فيامر
السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم اطول ما كانت ذرى واسبغه
ضروعا وامده خواصر ثم ياتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف
عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شيء من اموالهم ويمر بالخربة فيقول
لها اخرجي كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا
شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل
وجهه يضحك فبينما هو كذلك اذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام
فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على اجنحة
ملكين اذا طأطأ رأسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر
يجد ريح نفسه الا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه
بباب لد فيقتله ثم ياتي عيسى عليه الصلوة والسلام قوم قد عصمهم منه
فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك اذ اوحى

اللہ الی عیسی علیہ السلام انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالہم فحرز عبادی
الی الطور ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلہم علی
بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیہا ویمر آخرہم فیقولون لقد کان بہذہ مرۃ
ماء ویحصر نبی اللہ عیسی علیہ السلام واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدہم
خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ فیرسل اللہ
علیہم النغف فی رقابہم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یہبط
نبی اللہ عیسی علیہ السلام واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر
الا ملأہ زہمہم ونتنہم فیرغب نبی اللہ عیسی علیہ السلام واصحابہ
الی اللہ فیرسل طیرا کاعناق البخت فتحملہم فتطرحہم حیث شاء اللہ ثم یرسل
اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکہا کالزلفۃ
ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ
من الرمانۃ ویستظلون بقحفہا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی
الفئام من الناس واللقحۃ من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس فبینما ہم کذلک
اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ فتاخذہم تحت آباطہم فتقبض روح کل مومن
وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتہارجون فیہا تہارج الحمر فعلیہم تقوم
الساعۃ **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن
صبح کو ذکر کیا تو کبھی اوسکو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنے کبھی اوس کی تحقیر کی اور کبھی اوس کے
فتنے کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہانتک کہ ہمنے گمان
کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ مین آگیا جب ہم پھر آپ پاس شام کو گئے تو آپنے ہمارے
چہرون پر اسکا اثر معلوم کیا (یعنے ڈر اور خوف) آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے ہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپنے دجال کا ذکر کیا اور اوسکو گھٹایا اور بڑھایا یہانتک کہ ہمکو گمان
ہوگیا کہ دجال ان درختوں مین کھجور کے موجود ہے (یعنے اُسکا آنا بہت قریب ہے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تمپر زیادہ ہے (فتنون

نکالا آپس کی لڑائی ہونیکا اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تم سے پہلی مین اوس کو الزام دونگا اور
تمکو اوسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے
اوسکو الزام دیگا اور حقتعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گہونگر بال والا
ہے اوسکی آنکھہ مین ٹینٹ ہے گویا کہ مین اوس کے مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتہہ (عبد العزی
ایک کافر تہا) سو جو شخص تم مین سے دجال کو پاوے اوسکو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتین اوس پر پڑہے
بقرہ وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اوٹہائیگا
بائین اے خدا کے بندو ایمان پہ قائم رہنا اصحاب بولے یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت رہیگا آپنے فرمایا
چالیس دن تک ایک دن ان مین کا ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا اور تیسرا ایک ہفتہ کا
اور باقی دن جیسے یہ ہماری دن ہین (تو ہمارے دنون کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے ۱۴
دن تک رہیگا) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ جو دن سال بہر کے برابر ہوگا اوسدن ہمکو ایک ہی دن
کی نماز کفایت کریگی آپنے فرمایا نہین تم اندازہ کر لینا اوسدن مین بقدر اوسکے یعنے جتنی دیر کے بعد
ان دنون مین نماز پڑہتے ہو اسیطرح اوسدن بہی اٹکل کر کے پڑہ لینا (اب تو گہڑیان بہی موجود ہین
اون سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے نووی نے کہا اگر آپ یون صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تہا کہ
کہ اوسدن صرف پانچ نمازین پڑہنا کافی ہوتین کیونکہ ہر دن رات مین خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ تعالی
نے پانچ نمازین فرض کین ہین مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ عرض تسعین
مین جو خط استوا سے نوے درجہ پر واقعہ ہے اور جہان کا افق معدل النہار ہے چہہ مہینے کا دن
اور چہہ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بہر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہان پہنچ
جاوے اور جیے تو سال مین پانچ نمازین پڑہنا ہونگی) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس کی چال
زمین مین کیونکر ہوگی آپنے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچہے سے اوڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس
آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاوے گا وے اوسپر ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان
کو حکم کرے گا وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا وہ انکی گہانس اور اناج اوگاوے گی تو شام کو گرو
(جانور) اوینگے پہلے سے زیادہ اونکی کوہان لنبی ہونگے تہن کشادہ ہونگے کوکہین تنی ہوئین (یعنے
خوب موٹی ہوکر) پہر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا اون کو بہی کفر کیطرف بلاویگا لیکن وے اسکی

بات کو نہ مانین گے تو اون کیطرف سی پھر جاویگا اون پر قحط سالی اور خشکی ہوگی اون کے ہاتھون مین اون
کے مالون مین سی کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اس سے کہیگا اے زمین اپنے خزانے
نکال تو وہان کے مال اور خزانے نکل کر اوس کے پاس جمع ہوجاوین گے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے
گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے ماریگا اور دو ٹکڑے کرڈالیگا جیسا
نشانہ دو ٹوک ہوجاتا ہے پھر اوسکو زندہ کرکے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا
ہوا تو دجال اسی حال مین ہوگا ناگاہ حق تعالی حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجے گا حضرت عیسی علیہ
السلام سفید مینار کے پاس اوترین گے دمشق کے شہر مین مشرق کیطرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے
ہوئے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے بازوون پر رکھے ہوے جب حضرت عیسی علیہ السلام اپنا سر جھکاوینگے
تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اٹھاوین گے تو موتی کیطرح بوندین بہین گی جس کافر کے پاس حضرت عیسی علیہ
السلام اوترینگے اوسکو اون کے دم کی بھاپ لگیگی وہ مرجاوے گا اور اون کے دم کا اثر وہان تک
پہونچیگا جہانتک اون کی نظر پہونچے گی پھر حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو تلاش کرین گے یہانتک کہ
پاوینگے اوس کو باب لد پر (لُد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اوسکو قتل کرینگے پھر حضرت عیسیٰ اون
لوگون کے پاس آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سی اون کے چہرون کو سہلاوینگے اور اون کو
خبر کرین گے اون درجون کی جو بہشت مین اون کے لیے رکھے گئے ہین وہ اسی حال مین ہون گے کہ اللہ
حضرت عیسی پر وحی بھیجیگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسی کو اون سے لڑنے کی طاقت نہین
تو پناہ مین لے جا میرے مسلمان بندون کو طور کیطرف اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وے
ہر ایک اونچان سے نکل پڑینگے اون مین کے پہلے لوگ طبرستان کی دریا پر گذرین گے اور جتنا پانی ہر
مین ہوگا سب پی لین گے پھر اون مین کے پچھلے لوگ جب وہان آوین گے تو کہین گے کبھی اس دریا مین
پانی بھی تھا پھر چلین گے یہانتک کہ اوس پہاڑ تک پہونچین گے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت
المقدس کا پہاڑ تو وے کہین گے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کرچکے آو اب آسمان والون کو بھی قتل
کرین تو اپنے تیر آسمان کیطرف چلاوین گے خدا تعالے اون تیرون کو خون مین بھر کر لوٹا دیگا وے
سمجھین گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے یہ مضمون اس روایت مین نہین ہے اسکے بعد کی روایت
سے لیا گیا ہے) اور خدا کا پیغمبر عیسی علیہ السلام اور اون کے اصحاب گھر سے رہینگے یہانتک کہ اون کے

نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنے کہانے کی نہائت تنگی ہوگی اپہر خدا کا
پیغمبر عیسےٰ اور اون کے ساتہی دعا کرینگے سو خدا تعالی یاجوج اور ماجوج کے لوگون پر عذاب بہیجیگا اونکی
گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوینگے جیسے ایک آدمی مرتا ہے پہر خدا کا رسول عیسی اور اون
کے ساتھی زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اون کی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے
یعنے تمام زمین پر اون کی سڑی لاشین پڑی ہونگی پہر خدا کا رسول عیسی اور اسکے ساتہی خدا سے دعا
کرینگے تو حقتعالی چڑیون کو بہیجیگا بڑے اونٹون کی گردنون کے برابر وے اون کو اوٹہا لیجاوینگے اور
اون کو پہینک دیوینگی جہان خدا کا حکم ہوگا پہر خدا تعالی ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گہر مٹی کا اور بالون
کا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دہوڈالیگا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف
عورتکے کر دیگا پہر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پہل جما اور اپنی برکت کو پہیر دے اور اسدن ایک انار کو
ایک گروہ کہاویگا اور اوسکی چہلکہ کو بنگلہ سا بنا کر اوس کے سایہ مین بیٹہینگے اور دودہ مین برکت ہوگی
یہانتک کہ دودہار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودہار گائے ایک برادری کے
لوگون کو کفایت کریگی اور دودہار بکری ایک جدہی لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ
ہونگے کہ یکایک حقتعالی ایک پاک ہوا بہیجیگا کہ انکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور
مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپس مین بٹرینگے گدہون کیطرح
اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** دجال اور یاجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کی امتحان
کے واسطے کہ کون اون کے داؤن مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے
کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکہے تو اسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب
جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکہے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی
مومن سے ہو اور جو کافر بدین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین **عن** عبد الرحمن بن یزید
بن جابر بہذا الاسناد نحو ما ذکرنا وزاد بعد قولہ لقد کان بہذہ مرۃ ماء ثم یسیرون
حتی ینتہوا الی جبل الخمر وہو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض ہلم
فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابہم الی السماء فیرد اللہ علیہم نشابہم مخضوبۃ دما
وفی روایۃ ابن حجر فانی قد انزلت عبادا لی لا یدی لاحد بقتالہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

اس روایت مین وہی فقرہ زیادہ ہے آسمان مین تیر مارنے کا قصہ اور ابن حجر کی روایت مین ہے کہ اللہ تعالی فرماویگا
مین نے اپنے ایسے بندون کو اوتارا ہے جن سے کوئی لڑ نہین سکتا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ
حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَکَانَ فِیْ مَا حَدَّثَنَا قَالَ
یَاْتِیْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْهِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَةِ فَیَنْتَهِیْ اِلٰی بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَةَ
فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ
الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَهٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ
هٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُهٗ اَتَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقْتُلُهٗ ثُمَّ یُحْیِیْهِ فَیَقُوْلُ حِیْنَ
یُحْیِیْهِ وَاللّٰهِ مَا کُنْتُ فِیْكَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَةً مِّنِّی الْاٰنَ قَالَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَهٗ
فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْهِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہمسے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لنبی حدیث دجال کے ذکر مین تو یہ بھی بیان کیا کہ اوسپر حرام ہوگا مدینہ کی
گھاٹی مین گھسنا اور آویگا وہ ایک پتھریلی زمین پر مدینہ کے قریب پھر جاوے گا اوسکے پاس ایک شخص جو
سب لوگون مین بہتر ہوگا وہ کہے گا مین گواہی دیتا ہون کہ تو دجال ہے جسکا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی حدیث مین کیا ہے دجال لوگون سے کہیگا بھلا اگر مین اسکو مار ڈالون پھر جلا دون تو
تمکو کچھ شک رہے گا اس باب مین وہ کہین گے نہین دجال اوس شخص کو قتل کرے گا پھر اوسکو جلا دیگا
وہ کہیگا قسم خدا کی مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا تیرے باب مین جتنا اب ہے یعنے اب تو یقین ہوگیا کہ تو دجال
ہے پھر دجال اوسکو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا **عَنْ** الزُّهْرِیِّ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ
ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ
الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَوَمَا
تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَیَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَهَاکُمْ
رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ قَالَ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ
یٰاَیُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ
بِهٖ فَیُشَبَّحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَیُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَمَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ

فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر به فیؤشر بالمیشار من مفرقه حتی یفرق بین رجلیه قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول له قم فیستوی قائما قال ثم یقول له اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایھا الناس انه لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ الدجال لیذبحه فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته نحاسا فلا یستطیع الیه سبیلا قال فیاخذ بیدیه و رجلیه فیقذف به فیحسبه الناس انما قذفه الی النار و انما القی فی الجنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ھذا اعظم الناس شھادۃ عند رب العلمین **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا مسلمانون مین سے ایک شخص اوس کیطرف چلیگا راہ مین اوسکو دجال کے ہتیار بند لوگ ملینگے وہ اس سے پوچھینگے تو کہان جاتا ہے وہ بولیگا مین اسی شخص کے پاس جاتا ہون جو نکلا ہے وہ کہینگے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہین لایا وہ کہیگا ہمارا مالک چھپا ہوا نہین ہے دجال کے لوگ کہینگے اس کو مار ڈالو پہر آپس مین کہینگے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسیکو مارنے سے جبتک اوس کے سامنے نہ لے جاوین پہر اوسکو لے جاوینگے دجال کو پاس جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو یہہ تو دجال ہے جس کی خبر دی تہی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال حکم دیگا اپنے لوگون کو اوسکا سر پہوڑا جاوے گا اور کہیگا اسکو پکڑو اسکا سر پہوڑو اوس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی پہر دجال اوس سے پوچھیگا تو میرے اوپر یقین نہین کرتا (یعنے میری خدائی پر) وہ کہیگا تو جھوٹا مسیح ہے پہر دجال حکم دیگا وہ چیرا جاویگا آرے سے سر سے لیکر دونون پاؤن تک یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو جاویگا پہر دجال اون دونون ٹکڑون کے بیچ مین جاوے گا اور کہیگا اوٹھ کہڑا ہو وہ شخص زندہ ہو کر سیدہا اوٹہ کھڑا ہوگا پہر اوس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا وہ کہیگا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے پہر لوگون سے کہیگا اے لوگو اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنے ایک کسی کو نہین جلا سکتا) پہر دجال اوسکو پکڑیگا ذبح کرنے کے لیے اوس کے گلے سے لیکر ہنسلی تک تانبے کا بن جاویگا وہ ذبح نہ کر سکے گا پہر اوس کے ہاتھ پاؤن پکڑ کر پہینک دیگا لوگ سمجھینگے کہ انگار مین اوسکو پہینک دیا حالانکہ وہ جنت مین ڈالا جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک **عن** المغیرۃ بن شعبة قال ما سال احد النبی صلی الله علیه وسلم عن الدجال اکثر مما سالت

قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ
وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آپ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے دجال تجھ کو
نقصان نہ پہونچا دے گا میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اوس کے ساتھ کھانا ہوگا نہریں ہونگی آپ
نے فرمایا ہوگا پر اللہ تعالے کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنے جو اوس کے پاس ہوگا اوس سے وہ مومنوں کو گمراہ
نہ کر سکے گا (حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے) **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا
سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ
قَالَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرُ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ
ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اوس کے ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی
نہر ہوگی **عَنْ** إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ
يَزِيدَ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ **ترجمہ** وہی جو گزرا **عَنْ** يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ
بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَوْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَوْ كَلِمَةً
نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ
قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ
أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ
ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً
مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ
إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى
تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ
الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ

رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ
مَنْ يَّسْمَعُهُ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ
اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ
فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ
اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ
تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ **ترجمہ** یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمرو رض سے سنا
اونکے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت مین ہوگی
اونہون نے کہا (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند اون کے پہر کہا میرا قصد ہے
کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نکرون (کیونکہ لوگ کچہ کا کچہ کہتے ہین اور مجہکو بدنام کرتے ہین) مینے
تو یہ کہا تہا تم تہوڑے دنون بعد ایک بڑا حادثہ دیکہو گے جو گہر کو جلا دے گا اور وہ ہوگا ضرور ہوگا
پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال میری امت مین نکلیگا اور چالیس تک رہیگا مین نہین
جانتا کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس پہر اللہ تعالی حضرت عیسی بن مریم کو بہیجے گا انکی
شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈہونڈہین گے اور اوسکو مارین گے پہر سات برس تک لوگ
ایسے رہین گے کہ دو شخصون مین کوئی دشمنی نہ ہوگی پہر اللہ تعالے ایک ٹہنڈہی ہوا بہیجے گا شام
کیطرف سے تو زمین پر کوئی ایسا شخص نہ رہے گا جس کے دل مین رتی برابر ایمان یا بہلائی ہو مگر یہ ہوا
اوس کی جان نکال لے گی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سے پہاڑ کے کلیجہ مین گہس جاوے تو وہان بہی یہ
ہوا پہنچکر اوس کی جان نکال لیگی عبد اللہ نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے پہر برے لوگ دنیا مین رہجاوین گے جلدباز چڑیون کیطرح یا بے عقل اور درندون کیطرح اون کے
اخلاق ہون گے نہ وہ اچہے بات کو اچہا سمجہین گے نہ بری بات کو برا پہر شیطان ایک صورت بنا کر
اون کے پاس آوے گا اور کہیگا تم شرم نہین کرتے وہ کہین گے پہر تو کیا حکم دیتا ہے ہمکو شیطان کہیگا
بت پرستی کرو وہ بت پوجین گے اور باوجود اوس کے اونکی روزی کشادہ ہوگی مزے سے زندگی
کرین گے پہر صور پہونکا جاویگا اوسکو کوئی نہ سنیگا مگر ایک طرف سے گردن جہکا دیگا اور دوسری طرف سے

اوٹہالیگا (یعنے بیہوش ہوکر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنیگا جو اپنے اونٹون کے حوض پر گلاوہ کرتا
ہوگا وہ بیہوش ہوجاویگا اور دوسرے لوگ بہی بیہوش ہوجاوینگے پہر اللہ تعالی پانی برساویگا جو نطفہ کیطرح ہوگا
اوس سے لوگون کے بدن اوگ آوین گے پہر صور پہونکا جاویگا تو سب لوگ کہڑے ہوئے دیکہہ رہے ہون گے
پہر پکارا جاویگا اے لوگو اپنے مالک کے پاس آؤ اور کہڑا کرو ان کو ان سے سوال ہوگا پہر کہا جاویگا ایک لشکر
نکالو دوزخ کے لیے پوچہا جاویگا کتنے لوگ حکم ہوگا ہزار مین سے نوسو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے (اور
ایک ہزار مین جنتی ہوگا) آپنے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچون کو بوڑہا کردیگا (ہیبت اور مصیبت سے یا ورانے
سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کہلے گی (یعنے سختی ہوگی) **عن** يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا
وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا
عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ قَالَ فِي
حَدِيثِهِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن**
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ
خُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا
ترجمہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث
یاد رکہی جسکو مین کبہی نہ بہولا آپ فرماتے تہے مین نے سنا سب نشانیون مین پہلے قیامت کی آفتاب کا
پچہم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگون پر اور جو نشانی اون دونو
مین سے پہلے ہو تو دوسری بہی اوس کے بعد جلد ظاہر ہوگی **عن** أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ
الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا
الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

ترجمہ ابوزرعہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے تھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** اَبِیْ زُرْعَۃَ قَالَ تَذَاکَرُوا السَّاعَۃَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِثْلَ حَدِیْثِہِمَا وَلَمْ یَذْکُرْ ضُحًی **ترجمہ** مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے

باب قِصَّۃِ الْجَسَّاسَۃِ دجال کے جاسوس کا بیان **عن** عَامِرِ بْنِ شَرَاحِیْلَ الشَّعْبِیِّ شَعْبِ ہَمْدَانَ اَنَّہٗ سَاَلَ فَاطِمَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاکِ بْنِ قَیْسٍ وَکَانَتْ مِنَ الْمُہَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِیْنِیْ حَدِیْثًا سَمِعْتِیْہِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِیْہِ اِلٰی اَحَدٍ غَیْرِہٖ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَہَا اَجَلْ حَدِّثِیْنِیْ فَقَالَتْ نَکَحْتُ ابْنَ الْمُغِیْرَۃِ وَہُوَ مِنْ خِیَارِ شَبَابِ قُرَیْشٍ یَوْمَئِذٍ فَاُصِیْبَ فِیْ اَوَّلِ الْجِہَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَاَیَّمْتُ خَطَبَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَوْلَاہُ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ وَکُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ اُسَامَۃَ فَلَمَّا کَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَمْرِیْ بِیَدِکَ فَاَنْکِحْنِیْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِیْ اِلٰی اُمِّ شَرِیْکٍ وَاُمُّ شَرِیْکٍ امْرَاَۃٌ غَنِیَّۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِیْمَۃُ النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَنْزِلُ عَلَیْہَا الضِّیْفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِیْ اِنَّ اُمَّ شَرِیْکٍ امْرَاَۃٌ کَثِیْرَۃُ الضِّیْفَانِ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَسْقُطَ عَنْکِ خِمَارُکِ اَوْ یَنْکَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَیْکِ فَیَرَی الْقَوْمُ مِنْکِ بَعْضَ مَا تَکْرَہِیْنَ وَلٰکِنِ انْتَقِلِیْ اِلَی ابْنِ عَمِّکِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَہُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فِہْرٍ فِہْرِ قُرَیْشٍ وَہُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِیْ ہِیَ مِنْہُ فَانْتَقَلْتُ اِلَیْہِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِیْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِیْ مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِی الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ فِیْ صَفِّ النِّسَاءِ الَّذِیْ یَلِیْ ظُہُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلى الله عليه وسلم صلوته جلس على المنبر وهو يضحك فقال ليلزم كل إنسان مصلاه
ثم قال أتدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله أعلم قال إني والله ما جمعتكم لرغبة و
لا لرهبة ولكن جمعتكم لأن تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع وأسلم وحدثني
حديثا وافق الذي كنت أحدثكم عن مسيح الدجال حدثني أنه ركب في سفينة
بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم أرفئوا
إلى جزيرة في البحر حين تغرب حيث مغرب الشمس فجلسوا في أقرب السفينة فدخلوا
الجزيرة فلقيتهم دابة أهلب كثير الشعر لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة
الشعر فقالوا ويلك ما أنت قالت أنا الجساسة قالوا وما الجساسة قالت أيها القوم
انطلقوا إلى هذا الرجل في الدير فإنه إلى خبركم بالأشواق قال لما سمت لنا رجلا
فرقنا منها أن تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فإذا فيه أعظم
إنسان رأيناه قط خلقا وأشده وثاقا مجموعة يداه إلى عنقه ما بين ركبتيه إلى
كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما أنت قال قد قدرتم على خبري فأخبروني ما أنتم
قالوا نحن أناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين اغتلم فلعب
بنا الموج شهرا ثم أرفأنا إلى جزيرتك هذه فجلسنا في أقربها فدخلنا الجزيرة فلقيتنا
دابة أهلب كثير الشعر لا تدري ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقلنا ويلك ما
أنت فقالت أنا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا إلى هذا الرجل في الدير
فإنه إلى خبركم بالأشواق فأقبلنا إليك سراعا وفزعنا منها ولم نأمن أن تكون شيطانة
فقال أخبروني عن نخل بيسان قلنا عن أي شأنها تستخبر قال أسألكم عن نخلها هل
يثمر قلنا له نعم قال أما إنها يوشك أن لا تثمر قال أخبروني عن بحيرة طبرية قلنا
عن أي شأنها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال أما إن ماءها يوشك
أن يذهب قال أخبروني عن عين زغر قالوا عن أي شأنها تستخبر قال هل في العين
ماء وهل يزرع أهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء وأهلها يزرعون من
مائها قال أخبروني عن نبي الأميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب

قَالَ أَفَأَتَاهُمُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ
مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ
أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ
فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ
فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ
يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ
وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ
مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عامر بن شراحیل سے روایت ہے اونہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن تہیں
ضحاک بن قیس کی اور اون عورتوں میں سے تہیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی تہی کہ بیان کرو مجہسے ایک حدیث
جو تمنے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ت واسطہ کرنا اوس میں اور کسیکا وہ بولیں اچہا اگر تم یہہ
چاہتے ہو تو میں بیان کرونگی اونہوں نے کہا ہان بیان کرو فاطمہ نے کہا میں نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور
وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تہے اونکو وہ شہید ہوگئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہہ جب میں بیوہ ہوگئی تو مجہسے پیام بہیجا عبدالرحمن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی پیام بہیجا اپنے مولی اسامہ بن زید کے لیے اور میں
یہ حدیث سن چکی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجہسے محبت رکہے اوسکو چاہیے کہ اسامہ
سے بہی محبت رکہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا میرے کام کا اختیار
آپکو ہے آپ جس سے چاہیے نکاح کر دیجیے آپنے فرمایا ام شریک کے گہر اوٹہہ جا ام شریک ایک عورت تہی
مالدار انصار میں کی بہت خرچنے والی اللہ کی راہ میں اوسکے پاس مہمان اوترتے تہے میں نے عرض کیا
بہت اچہا میں ام شریک کے پاس اوٹہہ جاونگی پہر آپنے فرمایا ام شریک پاس مت جا اوس کے پاس مہمان بہت

آتے ہین اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہین تیری اوڑہنی گرجاوی یا تیری پنڈلیون پر سے کپڑا ہٹ جاوے
اور لوگ تیرے بدن مین سے وہ دیکہین جو تجہہ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن
ام مکتوم پاس اور وہ ایک شخص تہا بنی فہر مین سے اور فہر قریش کی ایک شاخ اور وہ اس قبیلے مین سے
تہا جس مین سے فاطمہ بہی تہی پہر فاطمہ نے کہا مین اون کے گہر مین چلی گئی جب میری عدت گذر گئی تو
مینے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکارتا تہا
نماز کے لیے جمع ہو جاؤ مین بہی مسجد کیطرف نکلی اور مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی
مین اوس صف مین تہی جس مین عورتین تہین لوگون کے پیچہے جب آپنے نماز پڑہ لی تو منبر پر بیٹہے اور
آپ ہنس رہے تہے آپنے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہہ پر رہے پہر فرمایا تم جانتے ہو مینے
تمکو کاہے کو اکٹہا کیا وہ بولے اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا قسم خدا کی مینے تمکو رغبت دلانے
یا ڈرانے کے لیے جمع نہین کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تہا وہ آیا اور اوس نے
بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجہہ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اوس حدیث کے جو مین تم سے
بیان کیا کرتا تہا دجال کے باب مین اوس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنے تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین
تیس آدمیون کے ساتہہ جو لخم اور جذام کی قوم سے تہے سو اون سے ایک مہینہ بہر لہر کہیلا کی سمندر مین یعنے
شدت موج سے جہاز تباہ رہا پہر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کیطرف سورج ڈوبتے پہر وے جہاز
سے ملوا یعنے چہوٹی کشتی مین بیٹہے اور ٹاپو مین داخل ہوئے وہان انکو ایک جانور بہاری دم بہت بالون
والا ملا کہ اسکا آگا پیچہا دریافت نہ ہوتا تہا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے اس سے کہا اے کمبخت تو
کیا چیز ہے اوس نے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوس نے کہا اس مرد کے پاس چلو
جو دیر مین ہے سو بیشک وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اوس نے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور
سے ڈرے کہ کہین شیطان نہ ہو تمیم نے کہا پہر ہم چلے دوڑتے ہوئے یہانتک کہ دیر مین داخل ہوئے دیکہا
تو وہان ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہمنے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبہی نہین دیکہا جکڑے
ہوئے ہین اوس کے دونو ہاتہہ گردن کے ساتہہ درمیان دونو زانو کے دونو ٹخنون تک لوہے سے ہم نے
کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اوس نے کہا تم قابو پاگئے میری خبر پر یعنے میرا حال تو تم کو اب معلوم ہوجائیگا
تم اپنا حال بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہین جو سمندر مین سوار ہوئے تہے جہاز مین لیکن

جب ہم سوار ہوے تو سمندر کو جوش مین پایا پہر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہمسے کہیلتی رہی بعد اوسکے آ لگے اس ٹاپو مین
پہر ہم بیٹہے چہوٹی کشتی مین اور داخل ہوے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم
نہ جانتے تہے اوسکا آگا پیچہا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے سو اوسنے کہا مین
جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا
مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین بہوت پریت نہو پہر اوس مرد نے
کہا کہ مجہکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کونسا حال اوسکا تو پوچہتا ہے اوسنے کہا کہ مین اوسکے
نخلستان سے پوچہتا ہون کہ پہلتا ہے ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پہلتا ہے اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب
ہے کہ وہ نہ پہلیگا اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجہکو طبرستان کا دریا ہمنے کہا کونسا حال اوس دریا کا تو پوچہتا
ہے وہ بولا اس مین پانی ہے لوگون نے کہا اوس مین بہت پانی ہے اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی
عنقریب جاتا رہے گا پہر اوسنے کہا خبر دو مجہکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کیا حال اوسکا پوچہتا
ہے اوسنے کہا اس چشمہ مین پانی ہے اور وہان کے لوگ اوسکے پانی سے کہیتی کرتے ہین ہمنے
اوس سے کہا ہان اوس مین بہت پانی ہے اور وہان کے لوگ کہیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے اوسنے
کہا مجہکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے اونہون نے کہا کیا لوگون نے کہا وہ مکے سے نکلے اور مدینے
مین گئے اوسنے کہا کیا عرب کے لوگ اون سے لڑے ہم نے کہا ہان اوسنے کہا کیونکر اونہون نے عرب والون
کے ساتہہ کیا ہمنے کہا وہ غالب ہوے اپنے گرد پیش کے عربون پر اور انہون نے اطاعت کی اونکی
اوسنے کہا یہ بات ہو چکی ہمنے کہا ہان اوسنے کہا خبردار رہو یہ بات اون کے حق مین بہتر ہے کہ پیغمبر
کے تابعدار ہون اور البتہ مین تم سے اپنا حال کہتا ہون کہ مسیح ہون یعنے دجال تمام زمین کا پہرنے
والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجہکو اجازت ہوگی نکلنے کی سو مین نکلون گا اور سیر کرون گا
اور کسی بستی کو نہ چہوڑون گا جہان نہ جاؤن چالیس رات کے اندر سوای مکہ اور طیبہ کے وہان جانا مجہپر
حرام ہے یعنے منع ہے جب مین چاہون گا ان دو بستیون مین سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑہ
آوے گا ایک فرشتہ اور اوس کے ہاتہہ مین ننگی تلوار ہوگی وہ مجہکو وہان جانے سے روک دے گا
اور البتہ اوس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہون گے جو اوسکی چوکیداری کرینگے پہر حضرت صلعم نے اپنی
پشت خار سے منبر پر ٹہوکا دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنے طیبہ سے مراد مدینہ

منورہ ہی خبردار ہو پہلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں تو اصحابؓ نے کہا کہ ہاں حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑے اوس چیز کے جو میں تم کو دجال اور مدینہ اور مکے کے حال سے فرمایا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دریائے شام یا دریائے یمن میں ہی نہیں بلکہ وہ پورب کیطرف ہی وہ پورب کیطرف ہے وہ پورب کیطرف ہی (دریائے بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرے میں ہو) اور آپنے اشارہ کیا پورب کیطرف **ف** اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کیطرف ہی سو اوسطرح تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اوس کے سوا ایک حدیث میں صاف ہی کہ دجال مشرق سے آویگا بیسان اور زغر دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسے مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاویگا (تحفۃ الاخیار) یہ تو بڑا دجال ہی جو قیامت کے قریب نکلیگا اور جسکا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اسکے سوا چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بہکایا اور راہ راست ڈگمگا دیا ہمارے زمانے میں علیگڈھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اوس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ فرشتوں کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے خدا اوس کے شر سے سچے مسلمانوں کو بچاوے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے **ف** فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے یاد رکھے **عن** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلْتٍ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ بَعْلِيْ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ اَهْلِيْ قَالَتْ فَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيْمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ بَنِيْ عَمٍّ لِتَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَكِبُوْا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَتْ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَهْوٰى بِمِخْصَرَتِهِ اِلَى الْاَرْضِ وَقَالَ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے ہم فاطمہ
بنت قیس کے پاس گئے اونہون نے ہمکو تحفہ دیا رطب جسکو ابن طاب کہتے ہین (وہ ایک عمدہ قسم ہین تر
کھجور کی) اور جو کے ستو ہمکو پلائے پھر مین نے اون سے پوچھا کہ جب عورت کو تین طلاق دیے جاوین تو
کہان عدت کرے اونہون نے کہا میلے نے مجھے تین طلاقدیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو
اجازت دی اپنے میکے مین عدت کرنے کی پھر لوگون مین منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو مین بھی چلی
اون لوگون کے ساتھ جو چلا اور عورتون کی پہلے صف مین تھے جو مردون کی آخر صف کے بعد تھی مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے
منبر پر خطبہ پڑہتے تھے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچازاد بہائی سمندر مین سوار ہوکر پھر بیان کیا وہی
قصہ جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی ہون آپنے
اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنے مدینہ **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَا
عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِيْنَتُهُ فَسَقَطَ اِلٰى جَزِيْرَةٍ فَخَرَجَ اِلَيْهَا يَلْتَمِسُ
الْمَاءَ فَلَقِيَ اِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهُ لَوْ قَدْ اُذِنَ لِيْ
فِي الْخُرُوْجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَاَخْرَجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هٰذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تمیم داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر مین سوار ہوئے تھے انکا
جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جالگا وہ اوس کے اندر گئے پانی کی تلاش مین وہان ایک آدمی
دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا پھر کہا کہ دجال نے کہا اگر مجھ کو اجازت
ملتی نکلنے کی تو مین سب شہرون مین ہو آتا سوا طیبہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم کو لوگون
کے سامنے نکالا اوس نے سارا قصہ بیان کیا آپنے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے
عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَيُّهَا
النَّاسُ حَدَّثَنِيْ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوْا فِي الْبَحْرِ فِيْ سَفِيْنَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ
بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلٰى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَخَرَجُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ
ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو

مجہہ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ اون کی قوم کے لوگ سمندر مین تہے ایک کشتی مین وہ کشتی ٹوٹ گئی بعضے
لوگ اون مین سے ایک تختی پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ مین گئے پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح
جیسے اوپر گذرا **باب** فی بقیۃ من احادیث الدجال دجال کے باب مین باقی حدیثون کا بیان
عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من بلد الا سیطؤہ
الدجال الا مکۃ والمدینۃ ولیس نقب من انقابہا الا علیہ الملائکۃ صافین
تحرسہا فینزل بالسبخۃ فترجف المدینۃ ثلاث رجفات تخرج الیہ منہا کل کافر
ومنافق **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہین
جس مین دجال نہ جاوے سوا مکہ اور مدینہ کے مدینہ کے ہر راستی پر فرشتے صف باندہے کہڑے ہونگے
اور چوکیداری کرینگے پہر دجال اوسر زمین مین اوترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے
گا (یعنے تین بار اوس مین زلزلہ ہوگا) اور جو اوس مین کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جاویگا
عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذکر نحوہ غیر انہ قال فیاتی
سبخۃ الجرف فیضرب رواقہ وقال فیخرج الیہ کل منافق ومنافقۃ **ترجمہ** وہی جو
گذرا اس مین یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین مین لگاوے گا اور ہر منافق مرد اور عورت
اوسکے پاس چلے جاوینگے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ قال یتبع الدجال من یہود اصبہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ساتہہ ہوجاوینگے اصفہان
کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادرین اوڑہے ہوئے **عن** ام شریک انہا سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لیفرن الناس من الدجال فی الجبال قالت ام شریک یا
رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ہم قلیل **ترجمہ** ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے بہاگینگے پہاڑون مین ام شریک نے کہا یا رسول اللہ عرب کے
لوگ اوسدن کہان ہونگے (یعنے وہ دجال سے مقابلہ کیون نہ کرینگے) آپ نے فرمایا عرب اون دنون
تہوڑے ہونگے (اور دجال کے ساتھی کروڑون) **عن** ابن جریج بہذا الاسناد **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** رہط منہم ابو الدہماء وابو قتادۃ قالوا کنا نمر علی ہشام

ابنِ عامرٍ نأتي عمران بن حصينٍ فقال ذات يومٍ انکم لتجاوزون الی رجالٍ ما کانوا باحضر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی ولا اعلم بحدیثہ منی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ خلق اکبر من الدجال **ترجمہ** ابو الدہما اور ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہو انہون نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑہ کر ایسے لوگون کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہین رہتے تھے نہ آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہین مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد مین) دجال سے بڑا نہین (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے) **عن** ثلاثۃ رھطٍ من قومہ فیھم ابو قتادۃ قالوا کنا نمر علی ھشام بن عامرٍ الی عمران بن حصینٍ مثل حدیث عبد العزیز بن مختارٍ غیر انہ قال امرٌ اکبر من الدجال **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال ستاً طلوع الشمس من مغربھا او الدخان او الدجال او الدابۃ او خاصۃ احدکم او امر العامۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چہ چیزون سے پہلے ایک دجال دوسرے دہوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچہم سے نکلنا پانچوین قیامت چھٹی موت یعنی جب یہ باتین آجاوینگی تو نیک اعمال کی قابو جاتی رہیگی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال ستاً الدجال والدخان ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربھا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم **عن** قتادۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب فضل العبادۃ فی الھرج

فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت **عن** معقل بن یسارٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العبادۃ فی الھرج کھجرۃٍ الیّ **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فساد اور فتنے کے وقت عبادت کرنیکا اتنا ثواب ہو جیسے میرے پاس ہجرت کرنیکا

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہین قائم ہوگی

گمراہ اور جو بدتر ہون گے **باب** قرب الساعۃ قیامت کا قریب ہونا **عن** سہل یقول سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر باصبعیہ التی تلی الابہام والوسطی وھو یقول بعثت
انا والساعۃ ھکذا **ترجمہ** سہل سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے
اوس اونگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی اونگلی سے اور فرماتے تھے مین قیامت کے ساتھ اسطرح
بھیجا گیا ہون **ف** غرض یہ ہے کہ مجھ مین اور قیامت مین کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہین ہے
جیسے بیچ کی اونگلی اور اس اونگلی کے بیچ مین کوئی اور انگلی نہین ہے اسیطرح میری شریعت بھی سب
شریعتون سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینون کے بعد ہے اوس کے بعد پھر قیامت ہی ہے **عن**
انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین تابعہ
شعبۃ وسمعت قتادۃ یقول فی قصصہ کفضل احدھما علی الاخری فلا ادری اذکرہ عن انس
او قالہ قتادۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور قیامت
اس طرح بھیجا گیا جیسے یہ دونو انگلیان شعبہ نے کہا مین نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصون مین کہتے تھے جتنی ایک
اونگلی دوسری اونگلی سے بڑی ہے اب مین نہین جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سنا یا اپنے دل سے کہا
عن انس یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت انا والساعۃ ھکذا
وقرن شعبۃ بین اصبعیہ المسبحۃ والوسطی یحکیہ **عن** انس عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بھذا **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیثہم **عن**
انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ
کھاتین قال وضم السبابۃ والوسطی **ترجمہ** وہی اس مین یہ ہے کہ آپ نے ملایا کلمہ کی اونگلی
اور بیچ کی اونگلی کو **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان الاعراب اذا قدموا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألوہ عن الساعۃ متی الساعۃ فنظر الی احدث
انسان منہم فقال ان یعش ھذا لم یدرکہ الھرم قامت علیکم ساعتکم **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے گنوار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے
تو قیامت کو پوچھتے آپ اون مین سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے اگر یہ جیے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہانتک کہ
تمہاری قیامت ہو جاویگی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ مراد قیامت صغری ہے

اور وہ موت ہی عن انس ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی تقوم الساعۃ وعندہ غلام من الانصار یقال لہ محمد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعش ھذا الغلام فعسی ان لا یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آویگی اوسوقت آپکے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جسکو محمد کہتے تھے آپنے فرمایا اگر یہ جیے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پاوے کہ قیامت آجاوے

ف مراد قیامت سے وہی قیامت صغری ہے یعنے موت کیونکہ قیامت کبرے کا وقت سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین عن انس بن مالک ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال متی تقوم الساعۃ قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھنیھۃ ثم نظر الی غلام بین یدیہ من ازد شنوءۃ فقال ان عمر ھذا لم یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ قال قال انس ذاک الغلام من اترابی یومئذ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہوگی آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپنے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوءہ مین سے ہے اوس کیطرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھا ہوگا یہانتک کہ تیری قیامت ہوجاویگی انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنون مین سے تھا اوس دن

عن انس قال مر غلام للمغیرۃ بن شعبۃ وکان من اقرانی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یؤخر ھذا فلن یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیون مین سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجاویگی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ قال تقوم الساعۃ والرجل یحلب اللقحۃ فما یصل الاناء الی فیہ حتی تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانہ حتی تقوم والرجل یلط فی حوضہ فما یصدر حتی تقوم ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہوجاوے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اوس کے منہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید او ر فروخت کرتے ہون گے کپڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کرچکے ہون گے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کرتا ہوگا سو اسکو درست کرکے نہ پھرا ہوگا

عن کہ قیامت آجاوےگی **باب** ما بین النفختین صور کے دو نوں پہونک مین کتنا فاصلہ ہوگا عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین النفختین
اربعون قالوا یا اباھریرۃ اربعین یوما قال ابیت قالوا اربعین شھرا قال ابیت
قالوا اربعین سنۃ قال ابیت ثم ینزل من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل
قال ولیس من الانسان شیئ الا یبلی الا عظما واحدا وھو عجب الذنب ومنہ
یرکب الخلق یوم القیامۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
صور کے دونوں پہونکوں کے بیچ مین چالیس کا فرق ہوگا لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ چالیس دن
کا اونہوں نے کہا مین نہین کہتا پہر لوگوں نے کہا چالیس مہینے کا اونہوں نے کہا مین نہین کہتا
پہر لوگوں نے کہا چالیس برس کا اونہوں نے کہا مین نہین کہتا (یعنے مجھے اسکا تعین معلوم نہین
پہر آسمان سے ایک پانی برسے گا اوس سے لوگ ایسے اوگ آوین گے جیسے سبزہ اوگ آتا ہے اونہوں نے
کہا آدمی کے بدن مین کوئی چیز ایسی نہین جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑہ کی ہڈی ہے اسی
ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہون گے (نوو‌ی نے کہا اس مین سے پیغمبر مستثنے ہین اون کے
بدنوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن آدم یاکلہ التراب الا عجب الذنب
منہ خلق وفیہ یرکب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی ہے سوا ے ڈہڈی کی ہڈی کے اس سے آدمی پہلے بنایا گیا
ہے اور اوسی سے پہر جوڑ جاوے گا **ف** عجب الذنب اُس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور
کی دُم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اوسکو ڈہڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین
گل جاتا ہے مگر ڈہڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول رہین سے شروع ہوتی ہو اور
قیامت مین بہی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن
تہا ویسا طیار ہو جاوے گا یہ جو فرمایا کہ ڈہڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک
اجزا ہیں اصلیہ نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلے اجزار گل جاوین (تحفۃ الاخیار) **عن**
ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الانسان عظماً لا تاکلہ الارض ابداً فیہ یرکب یوم القیامۃ قالوا ای عظم یا رسول اللہ قال عجب الذنب ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جسکو زمین نہیں کھاتی اوسی سے جوڑا جاویگا قیامت کو ان لوگوں نے عرض کیا وہ کون سی ہڈی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ڈنڈہی کی

کتاب الزھد

کتاب ان حدیثوں کے بیان میں جو دنیا سے نفرت دلاتی ہیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا قیدخانہ ہے مسلمان کا اور جنت ہے کافر کی ف مسلمان کیسی ہی عیش میں ہو مگر کافر کیطرح عیش نہیں کرسکتا کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں عاقبت کی فکر اوسکو نہیں عبادت کی مشقت اوسکو نہیں مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اوس پر حشر کا قبر کا دغدغہ ہے یہاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغہ حشر البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاص پاکر قبر اور حشر سے پار ہوکر جنت میں جاویگا اوسوقت اطمینان حاصل ہوگا اس لیے دنیا مومن کا قیدخانہ ہے اور جبتک ایمان قوی ہوگا دہین تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیۃ والناس کنفتیہ فمر بجدی اسک میت فتناولہ فاخذ باذنہ ثم قال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء وما نصنع بہ قال تحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیا کان عیبا فیہ لانہ اسک فکیف وھو میت فقال فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گذرے آپ مدینہ میں آرہے تھے کسی عالیہ کیطرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے آپ نے ایک بکری کا بچہ چھوٹے کان والا

مردہ دیکھا اوسکا کان پکڑا پہر فرمایا تم مین سے کون یہ لیتا ہے ایک درم کو لوگون نے عرض کیا ہم ایک دمڑی کو بہی اسکو لینا نہین چاہتے یعنی کسی چیز کے بدلے اور ہم اوسکو کیا کرین گے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو ملجاوے لوگون نے کہا قسم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب بہی اس مین عیب تہا کہ کان اسکے بہت چہوٹے ہین پہر مرے پر اوسکو کون لیگا آپنے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بہی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیث الثقفی فلو کان حیا کان ھذا السک بہ عیبا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** مطرف عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقرأ الھٰکم التکاثر قال یقول ابن اٰدم مالی مالی قال وھل لک یا ابن اٰدم من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ الہکم التکاثر پڑہتے تہے آپنے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی ہے جو تونے کہایا اور رفنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چہٹی کی **ف** اور جو رکہہ چہوڑا وہ تیرا مال نہین ہے بلکہ تیرے وارثون کا ہے یا اگر وارث نہین تو الفتون کا ہے افسوس ہے کہ انسان مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹہاوے اور حظ دوسرے اڑاوین لازم ہے کہ آپ خوب کہاوے اور پہوے پہنے اور اللہ دیوے دوستون اور عزیزون کو کہلاوے پہر بہی جو کچہ بچ رہے وہ اگر وارث لے لین تو خیر **عن** مطرف عن ابیہ قال انتھیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث ھمام **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول العبد مالی مالی انما لہ من مالہ ثلاث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی ما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ للناس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اسکا مال تین چیزین ہین جو کہایا اور رفنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور جو خدا کی راہ مین دیا اور جمع کیا اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چہوڑ جانے والا ہے لوگون کے لیے **عن** العلاء بن عبد الرحمٰن بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الميت ثلثة فيرجع اثنان ويبقى واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھہ تین چیزین جاتی ہین پہر دو لوٹ آتی ہین اور ایک رہ جاتی ہے اوسکے ساتھہ اسکے گھر والے اور مال اور عمل تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہین اور عمل اوسکے ساتھہ رہجاتا ہے (پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اوسی کے لیے انسان کو کوشش کرنا چاہیے اور لڑکے بالے بال بچے مال دولت یہ سب جیتے تک کے ساتھہ ہین مرنے کے بعد کچہ کام کے نہین ان مین دل لگانا بے عقلی ہے) عن عمرو بن عوف وهو حليف بني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح الى البحرين يأتي بجزيتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح اهل البحرين وامر عليهم العلاء بن الحضرمي فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة فوافوا صلوة الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رأهم ثم قال اظنكم سمعتم ان ابا عبيدة قدم بشيء من البحرين فقالوا اجل يا رسول الله قال فابشروا واملوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم ترجمہ عمرو بن عوف سے روایت ہے وہ جنگ بدر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ موجود تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کیطرف بہیجا وہان کا جزیہ لانے کو اور آپنے صلح کرلی تہی بحرین والون سے اور انپر حاکم کیا تہا علا بن حضرمی کو پہر ابو عبیدہ وہ مال لیکر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہونچی انہون نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پڑہی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے انکو دیکہکر تبسم فرمایا پہر فرمایا مین سمجہتا ہون تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچہ مال لیکر آئے ہین (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملیگا) انہون نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپنے فرمایا خوش

ہوجاؤ اور امید رکھو اوس بات کی جس سے خوش ہو گے تو قسم خدا کی فقیری کا مجھے تمپر ڈر نہین لیکن مجھے اسکا ڈر ہے کہ کہین دنیا تمپر کشادہ ہو جاوے جیسے تم سے پہلے لوگون پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگون نے حسد کیا تہا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے انکو ہلاک کیا تہا ❖

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ غافل کر دے تمکو جیسے اگلے لوگون کو غافل کر دیا تہا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم فتح ہو جاوین گے تو تم کیا ہو گے عبدالرحمن بن عوف نے کہا ہم وہی کہین گے جو اللہ نے ہمکو حکم کیا یعنے اسکا شکر کرین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچھ نہین کہتے رشک کروگے پھر حسد کروگے پھر بگاڑو گے دوستون سے پھر دشمنی کروگے یا ایسا ہی کچھ فرمایا پھر مسکین مہاجرین پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسرے کا حاکم بناؤ گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت مین تو اسکو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت مین تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقوی مین اوسکو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جو تمسے

کم ہے اموال اور دولت میں اور حسن وجمال میں اور بال بچوں میں ۱ اور سکوت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے اگر ایسا کروگے تو اللہ تعالی کی نعمت کو حقیر نہ سمجھوگے اپنے اوپر **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیئ احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحاق الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر البقر قال فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای شیئ احب الیک فقال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیئ احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال لہ کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسالک بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت

فو اللہ لا اجھدک الیوم شیئا اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کے لوگون مین تین آدمی تہے ایک کوڑہی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندہا سو خدا نے چاہا کہ اون کو آزماوے تو اون کے پاس فرشتہ بہیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پہر اوس نے کہا کہ تجہہ کو کون چیز بہت پیاری ہے اوس نے کہا کہ اچہا رنگ اور اچہی کہال اور مجہہ سے یہ بیماری دور ہو جاوے جس کے سبب لوگ مجہہ سے گہن کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوس پر ہاتہہ ملا سو اوس کی گہن دور ہوئی اور اوسکو اچہا رنگ اور اچہی کہال ملی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجہہ کو بہت پسند ہے اوس نے کہا اونٹ یا گائے اسحاق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا گنجے نے ان مین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوسکو دس مہینے کی گابہن اونٹنی دی پہر کہا خدا تعالی تیرے واسطے اس مین برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجہہ کو بہت پسند آتی ہے اوس نے کہا کہ اچہے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب سے لوگ مجہہ سے گہناتے ہین پہر اوس نے اوس پر ہاتہہ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی اور اسکو اچہے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجہکو بہت بہاتا ہے اوس نے کہا گائے سو اوس کو گابہن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہر فرشتہ اندہے پاس آیا سو کہا کہ تجہہ کو کون چیز بہت پسند ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالی میری آنکہہ مین روشنی دے تو مین اوس کے سبب لوگون کو دیکہون حضرت نے فرمایا پہر فرشتے نے اوس پر ہاتہہ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجہہ کو بہت پسند ہے اوس نے کہا بہیڑ بکری تو اوسکو گابہن بکری ملی پہر اونٹنی اور گائے بیاہی اور بکری بہی جنی پہر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بہر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بہر گائے بیل ہو گئے اور اندہے کی جنگل بہر بکریان ہو گئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوس نے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیرین جاتی رہین اور مال اور اسباب تمام) سو آج منزل پر پہونچنا مجہہ کو ممکن نہین بدون خدا کی مدد کے پہر بدون تیرے کرم کے مین تجہہ سے مانگتا ہون اوسی کے نام پر جس نے

تجہہ کو ستہرا رنگ اور ستہری کہال دی اور مال اونٹ دیا ایک اونٹ جو تیرے سفر مین کام آوے اوس نے کہا
لوگون کے حق مجہپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گہر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجہہ کو دون پہر فرشتہ
نے کہا البتہ مین تجہہ کو پہچانتا ہون بہلا کیا تو محتاج کوڑہی نہ تہا کہ تجہہ سے لوگ گہناتے تہے پہر خدا نے اپنے
فضل سے تجہہ کو یہ مال دیا اوس نے جواب دیا کہ مین نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے
بڑے آدمی تہے فرشتے نے کہا اگر تو جہوٹا ہو تو خدا تجہہ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا
پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پہر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا
تہا اوس نے بہی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے نے دیا تہا فرشتے نے کہا اگر تو جہوٹا ہو تو خدا تجکو
ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندہے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل مین
پہر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو
مجہہ کو آج منزل پر پہونچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجہہ سے اوس خدا کے نام پر جس نے
تجہہ کو آنکہہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوس نے کہا کہ بیشک مین اندہا
تہا خدا نے مجہہ کو آنکہہ دی تو لے جا ان بکریون مین سے جتنا تیرا جی چاہے اور چہوڑ جا بکریون مین سے جتنا تیرا
جی چاہے قسم خدا کی آج جو چیز تو خدا کی راہ مین لیوے گا مین تجہہ کو مشکل مین نہین ڈالونگا یعنے
تیرا ہاتہہ نہ پکڑونگا سو فرشتے نے کہا اپنا مال رہنے دے تم تینون آدمی صرف آزمائے گئے تہے سو تجہہ
سے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتہیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین شکر گذار
اور ناحق شناس بندے کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث ساری عالم کے حال مین ہے یعنے ہم سب لوگ
اول کچہ حقیقت نہ تہی جان مال صحت علم حکومت محض اوس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی
حقیقت اور خدا تعالی کا کرم بوجہکر شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بہولکر
اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے (التحفۃ الاخیار) **عن**
عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي اِبِلِهٖ فَجَاءَهٗ اِبْنُهٗ عُمَرُ فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ قَالَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهٗ اَنَزَلْتَ فِي اِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُوْنَ
الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهٖ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ **ترجمہ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے سعد بن

ابی وقاص اپنے اونٹون مین تہے اتنے مین اون کا بٹیا عمر آیا ریہ عمر بن سعد وہی ہے جو امام حسین علیہ السلام
سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے اُسکو دیکہا تو کہا پناہ مانگتا ہون مین اللہ
تعالی کی اس سوار کے شر سے پہر وہ اترا اور بولا تم اپنے اونٹون اور بکریون مین اترے ہو اور لوگون کو
چہوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جہگڑ رہے ہین ریعنے خلافت اور حکومت کے لیے) سعد نے اوسکے سینے
پر مارا اور کہا چپ رہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اللہ دوست رکہتا ہے اوس بندے
کو جو پرہیزگار ہے مالدار ہے چہپا بیٹہا ہے ایک کونے مین رفساد اور فتنے کے وقت اور دنیا کے لیے
اپنا ایمان نہین بگاڑتا) افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کے
طمع مین آخرت گوا دی نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اوسکا غنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار
سے ظاہری معنے مراد ہے **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ
رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَقَدْ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ
نَاْکُلُہٗ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَۃِ وَھٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ
اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِیْ وَلَمْ یَقُلِ ابْنُ نُمَیْرٍ اِذًا **ترجمہ**
سعد بن ابی وقاص کہتے تہے قسم خدا کی مین پہلا وہ شخص ہون جس نے تیر مارا خدا کی راہ مین اور ہم جہاد کرتے
تہے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہماری پاس کہانے کو کچہ نہ ہوتا مگر پتے حبلے اور سمر کے رید
دونون جنگلی درخت ہین) یہانتک کہ ہم مین سے کوئی ایسا پاخانہ پہرتا جیسے بکری پہرتی ہے پہر آج بنو اسد
کے لوگ ریعنے زبیر رضی کی اولاد) مجہکو دین سکہلاتے ہین یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہین یا سزا
دینا چاہتے ہین ایسا ہو تو مین بالکل ٹوٹے مین پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی **عن** اِسْمٰعِیْلَ بْنِ
اَبِیْ خَالِدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا یَخْلِطُہٗ
بِشَیْءٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کہ ہم سے کوئی پاخانہ پہرتا جیسے بکری پہرتی ہو اس مین
کچہ نہ ملا ہوتا ریعنے خالص مینگنی ہوتے **عن** خَالِدِ بْنِ عُمَیْرٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَۃُ بْنُ
غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْیَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ وَّوَلَّتْ حَذَّاءَ
وَلَمْ یَبْقَ مِنْھَا اِلَّا صُبَابَۃٌ کَصُبَابَۃِ الْاِنَاءِ یَتَصَابُّھَا صَاحِبُھَا وَاِنَّکُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْھَا اِلٰی
دَارٍ لَّا زَوَالَ لَھَا فَانْتَقِلُوْا بِخَیْرِ مَا بِحَضْرَتِکُمْ فَاِنَّہٗ قَدْ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ

شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَ
لَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ
عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا
أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ
صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ
وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا **ترجمہ** خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے جو امیر تھے
بصرے کے ہمکو خطبہ سنایا تو اللہ تعالی کی تعریف کی اور ثنا کی پھر کہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو کہ دنیا
نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہجاتا ہے جس کو
اوسکا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جسکو زوال نہیں تو اپنے سامنے نیک
کام کرکے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جاویگا اور ستر برس تک
اوس میں اوترتا جاوے گا اور اس کی تہ کو نہ پہونچیگا قسم خدا کی جہنم بھرا جاوے گا کیا تم تعجب کرتے ہو
اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے
اور ایک دن ایسا آویگا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھرا ہوگا اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات
شخصوں میں سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا درخت کے
پتوں کے یہانتک کہ ہمارے گل پھٹ گئے زخمی ہو گئے (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کی) میں نے ایک چادر
پائی اور اسکو پھاڑ کر دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑے کی میں نے تہبند بنائی اور دوسرے ٹکڑے کی سعد بن مالک
نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی
اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا
میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر تھوڑی مدت میں جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اسکا
یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہو گئی تو تم قریب خبر پاؤ گے اور تجربہ کرو گے اون امیروں کا جو ہمارے بعد آویں گے (کہ
کہ اون میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہیں گے اور وہ بالکل دنیا دار ہو جاویں گے) ع ن

خالد بن عمیر وقد ادرک الجاہلیۃ قال خطب عتبۃ بن غزوان وکان امیرا علی البصرۃ فذکر
نحو حدیث شیبان ترجمہ خالد بن عمیر سے روایت ہے اونہون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تہا اور وہ حاکم
تہے بصرے کے پہر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا عن خالد بن عمیر قال سمعت عتبۃ
ابن غزوان یقول لقد رأیتنی سابع سبعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما طعامنا
الا ورق الحبلۃ حتی قرحت اشداقنا ترجمہ خالد بن عمیر سے روایت ہے مین نے سنا عتبہ بن
غزوان سے وہ کہتے تہے تو مجہے دیکہا مین ساتوان شخص تہا سات آدمیون کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کے ساتہہ تہے اور ہمارا کہانا کچہ نہ تہا سوا حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتون کے عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیامۃ قال ہل تضارون فی
رؤیۃ الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ
البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا
کما تضارون فی رؤیۃ احدہما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک و
اسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول
افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول
ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع
فیقول بلی یا رب فیقول افظننت انک ملاقی قال فیقول لا فیقول انی انساک کما
نسیتنی ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک و
برسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ہہنا اذا قال ثم
یقال لہ الان نبعث شاہدنا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشہد علی فیختم
علی فیہ ویقال لفخذہ ولحمہ وعظامہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ و
ذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی یسخط اللہ علیہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے پروردگار کو دیکہین گے قیامت کے دن
آپنے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکہنے مین ٹہیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو اصحاب نے کہا کہ
نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکہنے مین چودہوین رات کو جب کہ بدلی نہ ہو

اصحاب نے کہا کہ نہین آپ نے فرمایا سو قسم ہے اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہو کہ تم کو اپنے رب کے دیدار مین کچھ شبہ
اور خلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنے جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین
ویسے ہی خدا تعالی کی رویت مین اشتباہ نہ ہوگا پھر حقتعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے
بندے بہلا مینے تجھہ کو عزت نہین دی اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھہ کو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور
اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتھہ لیتا تہا تو بندہ کہیگا
کہ سچ ہے آپنے فرمایا تو حقتعالے فرماوے گا بہلا تجھہ معلوم تہا کہ تو مجھہ سے ملے گا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو
حقتعالی فرماوے گا کہ اب ہم بہی تجھہ کو بہولتے ہین یعنے تیری خبر نہ لین گے اور تجھکو عذاب سے نہ بچاوینگے
جیسے تو ہم کو بہولا پہر خدا تعالی دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہے گا اے فلانے بہلا مینے تجھہ کو عزت
نہین دی اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع
نہین کیا اور تجھہ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتھہ لیتا تہا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے اے
میرے رب پہر خدا تعالی فرماوے گا بہلا تجھہ کو معلوم تہا کہ تو مجھہ سے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پہر خدا تعالی
فرماوے گا سو مقرر مین بہی اب تجھے بہلا دیتا ہون جیسے تو مجھہ کو دنیا مین بہولا تہا پہر تیسرے بندے
سے حساب کریگا اوس سے بہی اسیطرح کہیگا بندہ کہیگا اے رب مین تجھہ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر
اور تیرے رسولون پر اور مین نے نماز پڑہی روزہ رکہا صدقہ دیا اسیطرح اپنی تعریف کرے گا جہانتک
اوس سے ہو سکے گی حقتعالی فرماوے گا دیکھہ یہین تیرا جھوٹ کہلا جاتا ہے حضرت صلعم نے فرمایا پہر حکم
ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کہڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پہر اوس کے
منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوس کے
اعمال کی گواہی دینگی اور یہ گواہی اسو سطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نہ رہے اوسی کی ذات کی گواہی
سے اور یہ شخص منافق یعنے جہوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا تعالی غصہ کریگا اور پہلے دونون کافر
تہے معاذ اللہ جب تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھہ فائدہ نہین لوگون کو دکہلانے کی نیت
سے نماز یا روزہ کرنا اور وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ
قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ فَيَقُوْلُ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا

شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے اتنے مین آپ ہنسے آپنے فرمایا تم جانتے ہوئین کس واسطے ہنستا ہون ہم نے کہا کہ اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا مین ہنستا ہون بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہیگا اے مالک میرے کیا تو مجھکو پناہ نہین دے چکا ہے ظلم سے یعنے تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالی جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ مین جائز نہین رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے پروردگار فرماوے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھپر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کرام کاتبین کی گواہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مہر کیجاویگی بندے کے منہ پر اور اُسکے ہاتھہ پاؤن کو حکم ہوگا بولو وہ اوس کے سارے اعمال بول دینگے پھر بندے کو بات کرنے کی اجازت دیجاوے گی بندہ اپنے ہاتھہ پاؤن سے کہیگا چلو دور ہوجاؤ خدا کی مار تمپر مین تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا یعنے تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھکو منظور تھا سو تم آپہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ مین جاؤ) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محمد کی آل کو بقدر کفاف روزی دے (یعنے بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کی موافق دے تاکہ وے تیری یاد سے غافل نہوجاوین) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةِ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ **عن** عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل جب سے آپ مدینہ مین تشریف لائے کبھی تین

دن برابر گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئے یہانتک کہ آپ نے وفات پائی باوجود اس کے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت
آپ کو حاصل تھی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا قالت ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ ایام تباعا من خبز بر حتی مضی
لسبیلہ **عن** عائشۃ انہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز
شعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی دوسری روایت
مین یہ ہے کہ دو دون تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز بر فوق ثلاث **ترجمہ** تین دن سے
زیادہ گیہون کی روٹی سے سیر نہ ہوئے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ما شبع
آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز البر ثلاثا حتی مضی لسبیلہ **ترجمہ** وہی جو پہلے
گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یومین
من خبز بر الا واحدہما تمر **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل دو دن تک گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت انا کنا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم لنمکث
شہرا ما نستوقد بنار ان ہو الا التمر والماء **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے کہا ہم آل محمد کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک انگار نہ سلگاتے صرف کھجور اور پانی پر گذارہ
کرتے **عن** ہشام بن عروۃ بہذا الاسناد ان کنا لنمکث ولم یذکر آل محمد و
زاد ابو کریب فی حدیثہ عن ابن نمیر الا ان یاتینا اللحیم **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین
اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو انگار سلگاتے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما فی رفی من شیء یاکلہ ذو کبد
الا شطر شعیر فی رف لی فاکلت منہ حتی طال علی فکلتہ ففنی **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرے دانون کے برتن
مین تھوڑے سے جو تھے مین اسی مین سے کھایا کی یہانتک کہ بہت دن گذر گئے مین نے انکو ماپا تو وہ
ختم ہو گئے معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے مین برکت زیادہ ہوتی ہے **عن** عروۃ عن

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ
الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ
قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوْا
يُرْسِلُوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ **ترجمہ** عروہ سے روایت
ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تہین قسم خدا کی اے بہانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا
دیکھتے تیسرا دیکھتے دو مہینے مین تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرون مین اس
مدت تک آگ نہ جلتی مین نے کہا اے خالہ پہر تم کیا کہاتین اونہون نے کہا کہجور اور پانی البتہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچہ ہمسائے تہے اون کے جانور تہے دودہ والے وہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے دودہ بہیجتے تو آپ ہمکو دودہ پلاتے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ
وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ سیر نہین ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل
سے ایک دن مین دوبار یعنے صبح اور شام دونون وقت سیر ہوکر نہین کہایا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِ
قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَ
الْمَاءِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تہے پانی اور کہجور سے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ **ترجمہ** وہی
ہے گذرا **عَنْ** سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ہم سیر نہین ہوئے کہجور اور پانی سے **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ
أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا
مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا قسم اوسکی جس کے ہاتہ مین ابوہریرہ

کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والون کو سیر نہین کیا تین دن پے در پے گیہون کی روٹی
سے یہانتک کہ آپ تشریف لیگئے دنیا سے **عن** ابی حازم قال رأیت ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ یشیر باصبعیہ مرارا یقول والذی نفس ابی ھریرۃ بیدہ ما شبع نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم واھلہ ثلثۃ ایام تباعا من خبز حنطۃ حتی فارق الدنیا **ترجمہ**
ابوحازم سے روایت ہے مین نے ابوہریرہ کو دیکھا وہ اپنی دونون انگلیون سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے
قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین ابوہریرہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے گھر والے کبھی
تین دن پے در پے گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئے یہانتک کہ آپ تشریف لیگئے دنیا سے
عن النعمان بن بشیر یقول الستم فی طعام و شراب ما شئتم لقد رأیت نبیکم
صلی اللہ علیہ وسلم وما یجد من الدقل ما یملأ بہ بطنہ و قتیبۃ لم یذکر بہ **ترجمہ**
نعمان بن بشیر کہتے تھے تم نہین کہاتے اور پیتے جو چاہتے ہو مین نے تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا ہے انکو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہین ملتی تھی **عن** سماک بھذا الاسناد نحوہ وزاد
فی حدیث زھیر وما ترضون دون الوان التمر والزبد **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے
کہ تم بغیر کھجور اور مسکہ کے کئی طرح کے کہانون سے رضی نہین ہوتے **عن** سماک بن حرب
قال سمعت النعمان یخطب قال ذکر عمر ما اصاب الناس من الدنیا فقال لقد رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یظل الیوم یلتوی ما یجد دقلا یملأ بہ بطنہ **ترجمہ** سماک بن حرب
سے روایت ہے مین نے سنا نعمان کو خطبہ پڑھتے ہو وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگون نے حاصل
کی پھر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سارا دن بیقرار رہتے بھوک سے آپ کو خراب کھجور
نملتی جس سے اپنا پیٹ بھرین **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص وسالہ رجل فقال الستا
من فقراء المھاجرین فقال لہ عبد اللہ الک امرأۃ تأوی الیھا قال نعم قال الک
مسکن تسکنہ قال نعم قال فانت من الاغنیاء قال فان لی خادما قال فانت من
الملوک قال ابو عبد الرحمن وجاء ثلثۃ نفر الی عبد اللہ بن عمرو بن العاص وانا عندہ
فقالوا لہ یا ابا محمد واللہ ما نقدر علی شیء لا نفقۃ ولا دابۃ ولا متاع فقال لھم
ما شئتم ان شئتم رجعتم الینا فاعطیناکم ما یسر اللہ لکم وان شئتم ذکرنا

أَمَرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں عبداللہ نے کہا تیری جورو ہے جس کے پاس تو رہتا ہے وہ بولا ہاں عبداللہ نے کہا تیرا گھر ہے جس میں تو رہتا ہے وہ بولا ہاں ہے عبداللہ نے کہا تو تو امیروں میں سے ہے وہ بولا میرے پاس ایک خادم بھی ہے عبداللہ نے کہا پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔ ابو عبدالرحمان نے کہا تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آئے میں اون کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابا محمد قسم خدا کی ہمکو کوئی چیز میسر نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب عبداللہ نے کہا تم جو چاہو میں کروں اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمکو وہ دینگے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین محتاج مالداروں سے چالیس برس آگے جنت میں جاوینگے وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے

باب النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الْحِجْرِ إِلَّا مَنْ يَدْخُلُ بَاكِيًا

قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جاوے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر یعنے ثمود کے لوگ جو سب کے سب اونٹنی کے چینگاڑ سے ہلاک ہو گئے) کی شان میں فرمایا (غزوہ تبوک میں یہ قوم کے گھر اودسر ہی تھی) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر یعنے ان کے گھروں میں اگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اوس کے عذاب سے) اگر تم روتے نہ ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہو تم کو وہ عذاب آلگے جو اون پر آیا تھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَّفَهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر پر سے گذرے آپ نے فرمایا مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تمکو بھی وہ عذاب نہ ہو جو اون کو ہوا تھا پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہانتک کہ حجر پیچھے رہ گیا **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِيْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهْرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوترے حجر میں اپنے ثمود کے ملک میں) اونہوں نے وہاں کے کنووں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا اوس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے لیا تہا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کہلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اوس کنوے سے لیں جس پر اونٹنی آتی تہی صالح ؑ کی **ف** نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جاوے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جاوے اور وہاں کا کہانا اور پانی استعمال نکرے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو کہانا آدمی نکہا سکے وہ جانور کو کہلا دینا چاہیے (انتہے) **عن** عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوون کے لیے کماوے اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اوسکا درجہ ایسا ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالی راہ میں اور میں سمجہتا ہوں یہ بہی فرمایا جیسے اوسکا جو نماز کے لیے کہڑا رہے اور نہ تہکے اور جیسے اوس روزہ دار کا جو روزہ ناغہ نکرے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور

یتیم کی خبرگیری کرنیوالا خواہ اوسکا عزیز ہو یا غیر ہو جنت مین اس طرح سے ساتھ ہون گے جیسے یہ دو انگلیان
اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی سے **باب** فضل بناء المساجد مسجد بنانیکی
فضیلت **عن** عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ
وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ
قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا
فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگون
نے اونکے حق مین باتین کین حضرت عثمان نے کہا تمنے بہت باتین بنائین اور مینے سنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص بناوے ایک مسجد خالص خدا تعالے کے لیے نہ نام کے لیے اور اس
کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اوسپر کندہ نہ کراوے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اوسی کی تعمیر کرے نئی
نہ بناوے کہ دونون مسجدین اوجاڑ ہون اللہ اوسکے لیے ویسا ہی ایک گھر بناوے گا جنت مین
عن مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ
فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ وَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ **ترجمہ** محمود بن لبید
سے روایت ہے حضرت عثمان نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگون نے اوسکو برا جانا اور
یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اوسی شکل مین رہے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھی انہون
نے کہا مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالے کے لیے ایک
مسجد بناوے اللہ تعالی اوسکے لیے جنت مین ایک گھر بناوے گا **عن** عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب**
فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب
عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ
مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ
مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ

فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ
فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ سَاَلْتَنِي عَنِ اسْمِي قَالَ
اِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا
تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَ
اٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک بار ایک مرد تھا میدان میں اوس نے بادل میں ایک آواز سُنی فلانے کے باغ کو سینچ دے اس آواز
کے بعد سے وہ بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا ایک نالی وہان کی نالیون
میں سے بالکل لبالب ہوگئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے
باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادہر ادہر کرتا ہے سو اوس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے
بندے تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل مین سُنا تھا پہر باغ والے نے اس شخص
سے کہا اے خدا کے بندے تو نے میرا نام کیون پوچھا وہ بولا مین نے بادل مین ایک آواز سنی جس کا یہ پانی
ہے کوئی کہتا ہے فلانے کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین خدا کے احسان کی کیا
شکر گذاری کرے گا باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہون گا اُسکو جو اس
باغ سے پیدا ہوگا ایک تہائی اوسکی خیرات کرون گا اور ایک تہائی مین اور میرے بال بچے کہاوینگے
اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت مین خرچ کرونگا (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ
مین صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدا تعالی کے حکم موافق پانی برساتے ہین ایک ہی
مقام مین ایک جگہہ زیادہ اور ایک جگہہ کم برستا ہے **عن** وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ
اَنَّهٗ قَالَ وَاَجْعَلُ ثُلُثَهٗ فِي الْمَسَاكِيْنِ وَالسَّائِلِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین
یہ ہے کہ ایک تہائی مین مسکینون اور سائلون اور مسافرون مین صرف کرون گا **باب** تحریم
الرِّيَاءِ ریا اور نمایش کی حرمت **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ
فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین بہ نسبت اور شریکون کے شرکت سے بے پرواہ ہون سا جہی

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھہ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوس کے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا اوسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اوس میں کچھ بھی لگاؤ نہ ہو) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن رایا رایا اللہ بہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کریگا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اوس کی ذلت لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسکا دکھلاوے گا (یعنی صرف ثواب کہلا دیگا پر ملیگا کچھ نا کہ صرف حسرت ہی حسرت ہو) **عن** جندب العلقی قال قال رسول اللہ صلعم من یسمع یسمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ **ترجمہ** جندب علقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہیگا اللہ اوسکی برائی یا اسکا عذاب لوگونکو سنا دیگا اور جو شخص دکھانیکے لیے عبادت کریگا خدا بھی اسکو دکھا دیگا (یعنی قیامت کے دن اسکی عیب لوگونکو دکھا دیگا یا صرف ثواب لوگونکو دکھلا دیگا اور ملیگا کچھ نہیں) خالد **عن** سفیان بہذا الاسناد وزاد ولم اسمع احدا غیرہ یقول قال رسول اللہ صلعم **عن** سلمۃ بن کہیل قال سمعت جندبا ولم اسمع احدا یقول سمعت رسول اللہ صلعم غیرہ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول بمثل حدیث الثوری **عن** الولید بن حرب بہذا الاسناد **ترجمہ** بھی جو گذرا **باب** حفظ اللسان زبان کو روکنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد لیتکلم بالکلمۃ ینزل بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے انگار میں اتنا اوتر جاتا ہے جیسے مشرق سے مغرب تک (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ بے ادبی کا کلمہ خدا یا رسول خدا یا قرآن یا شریعت کے ساتھہ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد لیتکلم بالکلمۃ ما یتبین ما فیہا یہوی بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **ترجمہ** بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اوس میں کتنا نقصان ہے اوس کے سبب سے انگار میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب **باب**

مَنۡ يَّأۡمُرُ وَلَا يَفۡعَلُ وَيَنۡهٰى وَلَا يَنۡتَهِيۡ جو شخص اورون کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اُسکا عذاب عَنۡ اُسَامَةَ بۡنِ زَيۡدٍ قَالَ قِيۡلَ لَهٗ اَلَا تَدۡخُلُ عَلٰى عُثۡمَانَ فَتُكَلِّمُهٗ فَقَالَ اَتُرَوۡنَ اَنِّيۡ لَا اُكَلِّمُهٗ اِلَّا اُسۡمِعُكُمۡ وَاللّٰهِ لَقَدۡ كَلَّمۡتُهٗ فِيۡمَا بَيۡنِيۡ وَبَيۡنَهٗ مَا دُوۡنَ اَنۡ اَفۡتَتِحَ اَمۡرًا لَا اُحِبُّ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ فَتَحَهٗ وَلَا اَقُوۡلُ لِاَحَدٍ يَّكُوۡنُ عَلَيَّ اَمِيۡرًا اِنَّهٗ خَيۡرُ النَّاسِ بَعۡدَ مَا سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ يُؤۡتٰى بِالرَّجُلِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَيُلۡقٰى فِي النَّارِ فَتَنۡدَلِقُ اَقۡتَابُ بَطۡنِهٖ فَيَدُوۡرُ بِهَا كَمَا يَدُوۡرُ الۡحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجۡتَمِعُ اِلَيۡهِ اَهۡلُ النَّارِ فَيَقُوۡلُوۡنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمۡ تَكُنۡ تَاۡمُرُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهٰى عَنِ الۡمُنۡكَرِ فَيَقُوۡلُ بَلٰى قَدۡ كُنۡتُ اٰمُرُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَلَا اٰتِيۡهِ وَاَنۡهٰى عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَاٰتِيۡهِ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہو اون سے کہا گیا تم حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس نہین جاتے اور اون سے گفتگو نہین کرتے انہون نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ مین اون سے گفتگو نہین کرتا مین تمکو سناؤن قسم خدا کی مین ان سے باتین کرچکا جو مجھکو اپنے اور اون کے بیچ مین کرنا تھین البتہ مین نے یہ نہین چاہا کہ وہ بات کھولون جس کا کھولنے والا پہلے مین ہی ہون اور مین کسیکو جو مجھپر حاکم ہو یہ نہین کہتا کہ وہ سب لوگون مین بہتر ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک شخص لایا جاویگا پھر وہ جہنم مین ڈالا جاوے گا اوس کے پیٹ کی انتین باہر نکل آوین گی وہ انکو لیے ہوے گدہے کیطرح جو چکی پیستا ہے چکر لگا دے گا اور جہنم والے اوس کے پاس اکھٹا ہونگے اوس سے پوچھین گے اے فلانے کیا تو اچھی بات کا حکم نہین کرتا تھا اور بری بات سے منع نہین کرتا تھا وہ کہیگا مین تو ایسا کرتا تھا لیکن مین دوسرون کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسرون کو بری بات سے منع کرتا اور خود اوس سے باز نہ رہتا عَنۡ اَبِيۡ وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنۡدَ اُسَامَةَ بۡنِ زَيۡدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمۡنَعُكَ اَنۡ تَدۡخُلَ عَلٰى عُثۡمَانَ فَتُكَلِّمَهٗ فِيۡمَا يَصۡنَعُ وَسَاقَ الۡحَدِيۡثَ بِمِثۡلِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَاب النَّهۡيِ عَنۡ هَتۡكِ الۡاِنۡسَانِ سِتۡرَ نَفۡسِهٖ انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ يَقُوۡلُ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ كُلُّ اُمَّتِيۡ مُعَافَاةٌ اِلَّا الۡمُجَاهِرِيۡنَ وَاِنَّ مِنَ الۡاِجۡهَارِ اَنۡ يَّعۡمَلَ الۡعَبۡدُ بِاللَّيۡلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصۡبِحُ قَدۡ سَتَرَهٗ رَبُّهٗ فَيَقُوۡلُ يَا فُلَانُ قَدۡ عَمِلۡتُ الۡبَارِحَةَ كَذَا

وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّ مِنَ الْجِهَارِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری تمام امت کی گناہ بخشے جاوینگے مگر ان لوگون کے جو اپنی گناہون کو فاش کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پہر صبح ہو اور پروردگار نے اسکا گناہ پوشیدہ رکہا ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلانے مین نے گذشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو تو پروردگار نے اسکو چھپایا اور رات بہر چھپا رہا صبح کو اوسنے پردہ کہولدیا **ف** پوشیدہ گناہون کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہ ہوگا سو اسطے کہ اس مین گناہ پر جرات اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنیوالا خدا تعالے سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا تعالے اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوسنے بیحیا ہوکر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون (تحفۃ الاخیار) **باب** تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ چھینکنیوالے کا جواب اور جمائی کی کراہت **عن** أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیون نے چھینکا آپنے ایک کا جواب دیا اور دوسری کا جواب دیا جسکو جواب نہ دیا وہ بولا کہ اسنے چھینکا اور آپنے جواب دیا لیکن مین نے چھینکا اور آپ نے جواب نہ دیا آپنے فرمایا اوسنے (یعنے جسکا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تونے خدا تعالی کا شکر نہ کیا **ف** نووی نے کہا کتاب السلام مین اوسکی بحث گذر چکی اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہی اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہی **عن** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي مُوسٰى وَهُوَ فِي بَيْتِ ابْنَةِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ **ترجمہ** ابو بردہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو مین ابو موسی کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر مین تہے (ام کلثوم اون کا نام تہا پہلے امام حسن علیہ السلام کے نکاح مین تہین جب اونہون نے طلاق دیدیا تو ابو موسی نے اون سے نکاح کر لیا) مین چہینکا تو ابو موسی نے جواب ندیا (یعنے یرحمک اللہ نہ کہا) پہر وہ چہینکین تو اون کو جواب دیا مین اپنی مان کے پاس گیا اور اون سے یہ حال بیان کیا جب ابو موسی اون کے پاس آئے تو میری مان نے اون سے کہا میرا بیٹا چہینکا تو تمنے جواب ندیا اور وہ عورت چہینکی تو تم نے جواب دیا ابو موسی نے کہا تیرا بیٹا چہینکا تو اوس نے الحمد للہ نہین کہا اس لیے مین نے جواب نہین دیا اور وہ عورت چہینکی اوس نے الحمد للہ کہا تو مین نے جواب دیا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کوئی چہینکے پہر اللہ کا شکر کرے (یعنے الحمد للہ کہے) تو اوسکو جواب دو اور جو الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو جواب مت دو

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہو ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چہینکا آپنے فرمایا یرحمک اللہ پہر وہ چہینکا آپنے فرمایا اوسکو زکام ہو گیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمائی شیطان کیطرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلاء بدن کی) پہر جب تم مین سے کسی کو جمائی آوے تو اسکو روکے جہانتک ہو سکے (یعنے منہ پر ہاتہ رکہے)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلٰى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمائی لیوے تو اپنا
ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے (یا درحقیقت
شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ
فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ **ترجمہ** جب تم میں سے کسی کو نماز میں
جمائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے (دل میں وسوسہ
ڈالنے کے لیے اور نماز بھلانے کے لیے) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ وَّعَبْدِ الْعَزِیْزِ **ترجمہ** وہی جو گذرا۔

باب

فِی اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَۃٍ متفرق حدیثوں کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ
مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو
سے اور حضرت آدم اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنے مٹی سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُقِدَتْ اُمَّۃٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاھَا اِلَّا الْفَارَ اَلَا تَرَوْنَھَا اِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْہُ
وَاِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الشَّآءِ شَرِبَتْہُ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَحَدَّثْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ کَعْبًا فَقَالَ
اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِکَ مِرَارًا قُلْتُ اَقْرَاُ
التَّوْرٰىۃَ قَالَ اِسْحَاقُ فِیْ رِوَایَتِہٖ لَا نَدْرِیْ مَا فَعَلَتْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں
سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ
کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ
چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہوں گے جو مسخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ رہے ہوں اس لیے کہ

بنی اسرائیل کی شریعت مین اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا) ابوہریرہ نے کہا یہ حدیث مین نے کعب سے بیان کی انہون نے کہا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے کہا ہان پھر انہون نے پوچھا پھر پوچھا کئی بار پوچھا مین نے کہا کیا مین توراۃ پڑھتا ہون (جو اس مین دیکھکر یہ روایت مین نے حاصل کی ہوگی پھر تو سارا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال الفارۃ مسخ وآیۃ ذلک انہ یوضع بین یدیھا لبن الغنم فتشربہ ویوضع بین یدیھا لبن الابل فلا تذوقہ فقال لہ کعب اسمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افانزلت علی التوراۃ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا چوہا آدمی ہے جو مسخ ہوگیا اور اسکی دلیل یہ ہے کہ جو اسکے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکھو تو چکھتا تک نہین کعب نے کہا کیا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابوہریرہ نے کہا پھر نہین تو کیا مجھپر توراۃ اتری تھی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنک نہین لگتا یعنے مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی معاملہ مین ایکبار خطا اٹھاوے تو دوبارہ اوسکو نہ کرے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ کا یہی مضمون ہے اور بعضون نے کہا یہ حدیث آخرت کے کامون مین ہے اور یہ حدیث آپ نے اوسوقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ کی ہجو کیا کرتا تھا قید کیا پھر احسان رکھکر اوسکو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستاوے لیکن اوس نے چھوٹنے کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی پھر پکڑا گیا اوس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دینے کی تب آپنے یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام ابا غرہ تھا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذاک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا بھی عجب حال ہے اوسکا ثواب کہین نہین گیا یہ بات کسی کو حاصل نہین ہے اگر اسکو خوشی ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اسمین بھی ثواب ہے اور جو اسکو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اسمین بھی ثواب ہے

باب النہی عن المدح اذا کان فیہ افراط وخیف فتنۃ علی الممدوح بہت تعریف کرنیکی ممانعت

عن ابی بکرۃ قال مدح رجل رجلا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال ویحک قطعت عنق صاحبک قطعت عنق صاحبک مرارا

إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اپنے بھائی کی گردن کاٹی کئی بار آپ نے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہمخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہی ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو **ف** نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنیکا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اوسکے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اوسکو غرور پیدا ہو جاویگا اوسکی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے انتہی **مترجم** کہتا ہے کہ ہمارے زمانے میں کوئی تعریف کرنیوالا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کی منہ پر خاک نہ ڈالی جاوے یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طوما باندہ دیتے ہیں ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جسکی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہان پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسیکو لائق نہیں ہیں اونکی زبان پر خدا کی پھٹکار۔ اسیطرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بیجا القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن اون سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُولُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائے تونے اپنے صاحب کی گردن کاٹی کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم مین سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یون کہے مین خیال کرتا ہون (اگر وہ وفعی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہی اسپر بھی مین اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہین کہتا (یعنے معلوم نہین کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہے کیونکہ یہ علم سوا خدا کے کسی کو نہین یا جسکو خدا تبلادے) **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ لَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین یہ نہین ہے کہ اللہ تعالی کے رسول کے بعد اوس سے کوئی بہتر نہین **عن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا ایک شخص تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اوسکی تعریف مین آپ نے فرمایا تمنے ہلاک کیا یا کاٹا اوس شخص کی پیٹھ کو **عن** اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِيْ عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِيْ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحْثِيَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ **ترجمہ** ابو معمر سے روایت ہے ایک شخص کسی امیر کی امیرون مین سے تعریف کر رہا تھا مقداد بن الاسود نے اوسپر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف کرنے والون کے منہ پر مٹی ڈالو (مراد حقیقۃً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے یا نا امید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم اون کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہو) **عن** هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصَا فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ **ترجمہ** ہمام بن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا مقداد اپنے گھٹنون کے بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنیوالے کے منہ پر کنکریان ڈالنے لگے حضرت عثمان نے کہا اے مقداد تمکو کیا ہوا وہ بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف کرنیوالون کو دیکھو تو اون کے موہون مین خاک ڈالو **عن** الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہون تو دو شخصون نے مجھکو کھینچا ایک بڑا
تھا اور دوسرا چھوٹا میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھسے کہا گیا بڑے کو دے معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہیے
اور یہ ادب میں داخل ہے) **باب** التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِهِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ بات سمجھکر کہنا اور علم کو
لکھنا **عن** عُرْوَةَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا
رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَوتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ آنِفًا إِنَّمَا
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے
ابوہریرہ حدیث بیان کرتے تھے اور کہتے تھے سن اے حجرے والی سن اے حجرے والی اور حضرت عائشہ نماز پڑھتی
تھیں جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا تمنے ابوہریرہ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں
بیان کر دیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اوسکو چاہتا تو گن لیتا (یعنے
ٹھیر ٹھیر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے جلد جلد اور جلدی جلدی باتین کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ
نہیں **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ
كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ
قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مت لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا ہو مجھسے سنکر تو وہ اوسکو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ میٹے البتہ میری حدیث
بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے **ف** قاضی
عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں بہتون نے اوسکو مکروہ رکھا لیکن
اکثر نے جائز رکھا ہے پھر اوسکے بعد اجماع ہوگیا اوسکے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا اور حدیث میں جو ممانعت ہے وہ
محمول ہے اوس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اوسکو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کریگا اور جسکا حافظہ
اچھا نہ ہو اوسکو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت نے ابوشاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت
علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوتوں کی اور ابوہریرہ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے
تھے اور میں لکھتا نہ تھا اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے اور یہ اوسوقت کی حدیث ہے جب
آپکو ڈر تھا کہیں قرآن اور حدیث نہ ملجاوے جب اس سے اطمینان ہوگیا تو آپ نے اجازت دی کتابت کی اور بعضون نے
نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تا کہ پڑھنے والا کو شبہ نہ ہو (نووی)

باب قصة اصحاب الاخدود — اصحاب الاخدود کا قصہ **ف** اخدود کے معنے خندق اوس کی جمع اخادید
قرآن مین سورہ بروج مین اون خندق والون کا ذکر ہے فرمایا اللہ تعالی نے قتل اصحاب الاخدود النار ذات
الوقود۔ اس حدیث مین اونکا سارا قصہ مذکور ہی **عن** صہیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان
ملک فیمن کان قبلکم وکان له ساحر فلما کبر قال للملک انی قد کبرت فابعث الی غلاما اعلمه
السحر فبعث الیه غلاما یعلمه فکان فی طریقه اذا سلک راهب فقعد الیه وسمع کلامه فاعجبه
فکان اذا اتی الساحر مر بالراهب وقعد الیه فاذا اتی الساحر ضربه فشکا ذلک الی الراهب فقال اذا خشیت
الساحر فقل حبسنی اهلی واذا خشیت اهلک فقل حبسنی الساحر فبینما هو کذلک اذ اتی علی
دابة عظیمة قد حبست الناس فقال الیوم اعلم الساحر افضل ام الراهب افضل فاخذ حجرا فقال
اللهم ان کان امر الراهب احب الیک من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتی یمضی الناس
فرماها فقتلها ومضی الناس فاتی الراهب فاخبره فقال له الراهب ای بنی انت الیوم افضل
منی قد بلغ من امرک ما اری وانک ستبتلی فان ابتلیت فلا تدل علی وکان الغلام یبری الاکمه
والابرص ویداوی الناس سائر الادواء فسمع جلیس للملک کان قد عمی فاتاه بهدایا کثیرة
فقال ما ههنا لک اجمع ان انت شفیتنی قال انی لا اشفی احدا انما یشفی الله فان امنت
بالله دعوت الله فشفاک فامن بالله فشفاه الله فاتی الملک فجلس الیه کما کان یجلس فقال
له الملک من رد علیک بصرک قال ربی قال ولک رب غیری قال ربی وربک الله فاخذه فلم
یزل یعذبه حتی دل علی الغلام فجیء بالغلام فقال له الملک ای بنی قد بلغ من سحرک ما تبری
الاکمه والابرص وتفعل وتفعل فقال انی لا اشفی احدا انما یشفی الله فاخذه فلم یزل یعذبه
حتی دل علی الراهب فجیء بالراهب فقیل له ارجع عن دینک فابی فدعا بالمنشار فوضع المنشار فی
مفرق راسه فشقه حتی وقع شقاه ثم جیء بجلیس الملک فقیل له ارجع عن دینک فابی فوضع
المنشار فی مفرق راسه فشقه به حتی وقع شقاه ثم جیء بالغلام فقیل له ارجع عن دینک
فابی فدفعه الی نفر من اصحابه فقال اذهبوا به الی جبل کذا وکذا فاصعدوا به الجبل فاذا
بلغتم ذروته فان رجع عن دینه والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم
اکفنیهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء یمشی الی الملک فقال له الملک ما فعل

اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ اِلَى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِي قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاَقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَصَلَبَهٗ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِيْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ صُدْغِهٖ فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاُضْرِمَ النِّيْرَانُ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَحْمُوْهُ اَوْ قِيْلَ لَهٗ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا صَبِيٌّ لَّهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا اُمَّهْ اصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے اگلے ایک بادشاہ تہا اور اوسکا ایک جادوگر تہا جب وہ جادوگر بوڑہا ہوگیا تو بادشاہ سے بولا مین بڈہا ہوگیا ہون میرے پاس کوئی لڑکا بہیج مین اوسکو جادو سکہلاؤن بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بہیجا وہ اسکو جادو سکہلاتا تہا اوس لڑکے کی آمدورفت کی راہ مین ایک راہب تہا (نصرانی درویش یعنے پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹہتا اور اوسکا کلام سنتا اوسکو بہلا معلوم ہوتا جب جادوگر پاس جاتا تو راہب کیطرف ہوکر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹہتا پہر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا آخر لڑکے نے جادوگر کے مار کا راہب سے گلہ کیا راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہدیا کر کہ میرے گہر والون نے مجہکو روک رکہا تہا اور جب تو اپنے گہر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجہکو روک رکہا تہا اسی حالت مین وہ لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گذرا جس نے لوگون کو آمدورفت سے روک دیا تہا لڑکے نے کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے اوس نے ایک پتہر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا طریقہ تجہکو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلین پہرین پہر اوسکو مارا اس پتہر سے وہ

وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اوس سے یہ حال کہا وہ بولا بیٹا تو مجھہ سے بڑہ گیا مقرر تیرا
رتبہ یہانتک پہونچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آزمایا جاویگا پھر اگر تو آزمایا جاوے تو میرا نام نہ تبلانا اوس لڑکے
کا یہ حال تہا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے
سنا وہ اندہا ہوگیا تہا وہ بہت سے تحفے لیکر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھکو چنگا کردیوے
لڑکے نے کہا میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا تعالی کا کام ہے اگر تو خدا پر ایمان لاوے تو میں خدا
سے دعا کروں وہ تجھکو چنگا کر دیوے گا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا اللہ نے اوسکو چنگا کر دیا وہ بادشاہ کے
پاس گیا اور اسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تہا بادشاہ نے کہا تیری آنکھہ کسنے روشن کی مصاحب بولا میرے
مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے مصاحب نے کہا میرا اور تیرا دونو کا مالک اللہ ہے بادشاہ نے
اسکو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوسنے لڑکے کا نام لیا وہ لڑکا بلایا گیا بادشاہ نے اس سے
کہا اے بیٹا تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے وہ بولا میں
تو کسی کو چنگا نہیں کرتا خدا چنگا کرتا ہے پادشاہ نے اسکو پکڑا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوسنے راہب کا نام بتلایا
وہ راہب پکڑا ہوا آیا اوس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا اوسنے نہ مانا بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا
اور اسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گرا پھر وہ مصاحب بلایا گیا اوس سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا اوسنے بھی نہ مانا
اوسکی چندیا پر بھی آرہ رکھا اور چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گرا پھر وہ لڑکا بلایا گیا اوس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا
اوسنے بھی نہ مانا بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اوسکو فلانے پہاڑ پر لیجا کر چوٹی پر چڑہا دو
جب تم چوٹی پر پہونچو تو اس لڑکے سے پوچھو اگر وہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خیر نہیں تو اسکو دھکیل دو وے اوسکو لیکے
اور پہاڑ پر چڑہے تب لڑکے نے دعا کی الہی تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا پہاڑ ہلا اور وے لوگ گر پڑے پھر وہ
لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کدہر گئے اوسنے کہا خدا نے مجھکو اون کے شر سے بچایا پھر بادشاہ
نے اسکو چند اپنے مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ ایک ناؤ پر چڑہاؤ اور دریا کے اندر لیجاؤ اگر اپنے دین سے
پھر جاوے تو خیر ورنہ اوسکو دریا میں دھکیل دو وے لوگ اوسکو لیگئے لڑکے نے کہا الہی تو مجھکو جس طرح چاہے انکے
شر سے بچا وہ ناؤ اوندہی ہوگئی اور لڑکے کے ساتہی سب ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچکر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ
نے اس سے پوچھا تیرے ساتہی کہاں گئے وہ بولا اللہ تعالے نے مجھکو بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھہ کو نہ مار سکیگا
یہانتک کہ میں جو بتلاؤں وہ کرے بادشاہ نے کہا وہ کیا اسنے کہا تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک

لکڑی پر مجھے کو سولی دے پھر تیر ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں
پھر تیر مار اگر تو ایسا کریگا تو مجھے قتل کرسکیگا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی
پر سولی دیا پھر اوس کی ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھکر کہا خدا کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا
مالک ہے اور تیر مارا وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا اوس نے اپنا ہاتھ تیر کی مقام پر رکھا اور لوگوں نے یہ حال دیکھکر کہا ہم تو اس
لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے کسی نے بادشاہ سے کہا جو تو ڈرتا تہا خدا کی قسم وہی ہوا
یعنی لوگ ایمان لے آئے بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کہودیں کہ پھر خندقیں کہودی گئیں اور اُنکے
اندر خوب آگ بہڑکائی اور کہا جو شخص اس دین سے یعنے لڑکے کے دین سے نہ پہرے اوسکو اون خندقوں میں ڈہکیل دو
یا اوس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے لوگوں نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اوس کے ساتھہ ایک بچہ بہی
تہا وہ عورت انگار میں گرنے سے جہجکی اور پیچھے ہٹی بچے نے کہا ای ماں صبر کر تو سچے دین پر ہے (تو مرنے کے بعد پہر چین
ہی چین ہے پہر دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے) نووی نے کہا اس حدیث سے اولیا کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہہ
بہی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جہوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے **باب** قصة ابی الیسر وحدیث جابر الطویل
قصۂ ابی الیسر کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث **عن** عبادة بن الولید بن عبادة بن الصامت قال خرجت انا وابی نطلب العلم فی
هذا الحی من الانصار قبل ان یهلکوا فکان اول من لقینا ابا الیسر صاحب رسول الله صلی الله علیه و
سلم ومعه غلام له معه ضمامة من صحف وعلی ابی الیسر بردة ومعافری وعلی غلامه بردة ومعافری
فقال له ابی یا عم انی اری فی وجهك سفعة من غضب قال اجل کان لی علی فلان بن فلان الحرامی
مال فاتیت اهله فسلمت فقلت ثم هو قالوا لا فخرج علی ابن له جفر فقلت له این ابوك
قال سمع صوتك فدخل اریكة امی فقلت اخرج الی فقد علمت این انت فخرج فقلت ما حملك علی
ان اختبات منی قال انا والله احدثك ثم لا اكذبك خشیت والله ان احدثك فاكذبك وان
اعدك فاخلفك وكنت صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم وكنت والله معسرا قال قلت آلله
قال الله قلت آلله قال الله قلت آلله قال الله قال فاتی بصحیفته فمحاها بیده فقال ان وجدت قضاء فاقضنی والا
انت فی حل فاشهد بصر عینی هاتین ووضع اصبعیه علی عینیه وسمع اذنی هاتین ووعاه
قلبی هذا واشار الی مناط قلبه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقول من انظر معسرا او وضع
عنه اظله الله فی ظله قال فقلت له انا یا عم لو انك اخذت بردة غلامك واعطیته معافریك

وأخذت معافريه وأعطيته بردتك فكانت عليك حلة وعليه حلة فمسح رأسي وقال اللهم
بارك فيه يا ابن أخي بصر عيني هاتين وسمع أذني هاتين ووعاه قلبي هذا وأشار إلى مناط
قلبه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول أطعموهم مما تأكلون وألبسوهم مما تلبسون
وكان أن أعطيته من متاع الدنيا أهون علي من أن يأخذ من حسناتي يوم القيامة ثم مضينا
حتى أتينا جابر بن عبد الله في مسجده وهو يصلي في ثوب واحد مشتملا به فتخطيت القوم
حتى جلست بينه وبين القبلة فقلت يرحمك الله أتصلي في ثوب واحد ورداؤك إلى جنبك
قال فقال بيده في صدري هكذا وفرق بين أصابعه وقوسها أردت أن يدخل علي الأحمق
مثلك فيراني كيف أصنع فيصنع مثله أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجدنا هذا
وفي يده عرجون ابن طاب فرأى في قبلة المسجد نخامة فحكها بالعرجون ثم أقبل علينا
فقال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قال فخشعنا ثم قال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قال
فخشعنا ثم قال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قلنا لا أينا يا رسول الله قال فإن أحدكم إذا
قام يصلي فإن الله تبارك وتعالى قبل وجهه فلا يبصقن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن
يساره تحت رجله اليسرى فإن عجلت به بادرة فليقل بثوبه هكذا ثم طوى ثوبه بعضه
على بعض فقال أروني عبيرا فقام فتى من الحي يشتد إلى أهله فجاء بخلوق في راحته فأخذه
رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعله على رأس العرجون ثم لطخ به على أثر النخامة فقال
جابر فمن هناك جعلتم الخلوق في مساجدكم سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في
غزوة بطن بواط وهو يطلب المجدي بن عمرو الجهني وكان الناضح يعتقبه منا الخمسة و
الستة والسبعة فدارت عقبة رجل من الأنصار على ناضح له فأناخه فركبه ثم بعثه
فتلدن عليه بعض التلدن فقال له شأ لعنك الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من هذا اللاعن بعيره قال أنا يا رسول الله قال انزل عنه فلا تصحبنا بملعون لا تدعوا على
أنفسكم ولا تدعوا على أولادكم ولا تدعوا على أموالكم لا توافقوا من الله ساعة يسئل
فيها عطاء فيستجيب لكم سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كانت عشيشية
ودنونا ماء من مياه العرب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رجل يتقدمنا فيمدر الحوض

فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هٰذَا رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ
ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيْهِ حَتّٰى أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَتَأْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ فَشَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ
بِهَا فَأَنَاخَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ
مِنْ مُتَوَضَّإِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِيْ
وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى
قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَدَارَنِيْ حَتّٰى أَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ
جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيْدِيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِيْ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِيْ شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ
بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِيْ ثَوْبِهِ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا
وَنَأْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَأُقْسِمُ أُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعَشُهُ فَشَهِدْنَا لَهُ
أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأُعْطِيَهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا
أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ
فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرٰى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ
مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا
بَيْنَهُمَا لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ

أَنْ يُخْبِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِي فَيَتَبَعَّدَ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ فَيَبْتَعِدَ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ
نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا
فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ
هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ
مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا
فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ
فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْذَلَقَ لِي فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ غُصْنًا
عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ
إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ
قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ فَقُلْتُ أَلَا
وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِي أَشْجَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ
قَالَ فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ
إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ
شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ
يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ
يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَأُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا
جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ
مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ

فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى وَشَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَقَالَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّطْعِمَكُمْ فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَاَلْقٰى
دَابَّةً فَاَوْرَيْنَا عَلٰى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَاَكَلْنَا وَشَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ اَنَا وَفُلَانٌ وَ
فُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةً فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ
فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ
تَحْتَهٗ مَا يُطَاطِئُ رَاْسَهٗ **ترجمہ** عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ مین اور میرا باپ دونو
نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلے مین قبل اس کے کہ وہ مرجاوین (یعنے انصار سے صحابہ کی حدیث
سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون کے ساتھ اونکا
ایک غلام بھی تھا جو کتابون کا (خطون کا) ایک گٹھا لیے ہوے تھا اور ابوالیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک
کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤن ہے وہان کا کپڑا اوسکو معافری کہتے ہین یا معافر ایک قبیلہ ہے) اونکے
غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنے میان اور غلام دونون ایک ہی طرح کا لباس پہنے
تھے) مین نے اون سے کہا اے چچا تمہارے چہرے پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے وہ بولے ہان میرا قرض آتا تھا
فلانے پر جو فلانے کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلے مین سے مین اوس کے گھر والون پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ
شخص کہان ہے اوسکا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا مین نے اُس سے پوچھا تیرا باپ کہان ہے وہ بولا
تمہاری آواز سُن کر میری مان کی چھپر کھٹ مین گھس گیا تب تو مین نے آواز دی اور کہا اے فلانے باہر نکل
مینے جان لیا تو جہان ہے یہ سُن کر وہ نکلا مین نے کہا تو مجھسے چھپ کیون رہا وہ بولا قسم خدا کی مین جو تجھسے کہونگا
جھوٹ نہین کہونگا مین ڈرا قسم خدا کی کہ تمسے جھوٹ بات کرون یا تم سے وعدہ کرون اور خلاف کرون
اور تم صحابی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مین قسم خدا کی محتاج ہون مینے کہا سچ قسم خدا کی تو محتاج
ہے وہ بولا قسم خدا کی مینے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی مینے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی پھر اُسکا
تمسک لایا گیا ابوالیسر نے اوسکو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا اور کہا اگر تیرے پاس روپیہ آوے تو ادا کرنا نہین
تو تو آزاد ہے تو میری ان دونون آنکھون کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی دونو انگلیان اپنی آنکھون
پر رکھین اور میرے ان دونو کانون نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دیوے یا اوس کو

معاف کر دیوی اللہ تعالی اوسکو اپنے سایہ مین کہیگا عبادہ نے کہا مین نے اون سے کہا ای چچا تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور
اپنا معافری اوسکو دیدو تو تمہارے پاس بہی ایک جوڑا پورا ہو جاویگا اور اسکے پاس بہی ایک جوڑا ہو جاویگا
ابو الیسر نے میرے سر پر ہاتہہ پہیرا اور کہا یا اللہ برکت دی اس لڑکے کو اے بہتیجے میرے میری ان دونون آنکہون نے
دیکہا اور میرے ان دونون کانون نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکہا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کیطرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے لونڈی اور غلام کو کہلاؤ جو تم کہاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے
ہو پہر اگر مین اوسکو دنیا کا سامان دیدون تو وہ آسان ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیان
لے لیوی عبادہ نے کہا پہر ہم چلے یہانتک کہ جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آئے اونکی مسجد مین وہ ایک کپڑے
کو لپیٹے ہوئی نماز پڑہ رہے تہے مین پہاندا لوگون پر سے یہانتک کہ اون کے اور قبلہ کے بیچ مین بیٹہا مین نے کہا
خدا تمپر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہو اور تمہاری چادر پہلو مین رکہی ہے اونہون نے اپنے
ہاتہہ سے میرے سینے پر اس طرح سے اشارہ کیا اونگلیون کو کشادہ رکہا اور انکو کمان کیطرح خم کیا اور کہا مینے
یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی احمق میرے پاس آوے پہر وہ مجہے دیکہے جو مین کرتا ہون اور ویسا ہی کرے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد مین آئے اور آپ کے ہاتہہ مین ایک ڈالی تہی ابن طاب کی (جو ایک کہجور
ہے) آپ نے مسجد مین قبلہ کیطرف بلغم دیکہا (کسی نے تہوکا تہا) آپ نے اوسکو لکڑی سے کہرچ ڈالا پہر ہماری طرف
متوجہ ہوئے اور فرمایا تم مین سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالی اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر
گئے پہر آپ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالی اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر گئے پہر آپ نے
فرمایا تم مین سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالی اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہمنے کہا کوئی نہین یہ چاہتا یا رسول
اللہ آپ نے فرمایا جب تم مین سے کوئی کہڑا ہو نماز مین تو اللہ تبارک وتعالی اوس کے منہ کے سامنے ہے۔
(نووی نے کہا یعنے جہت جسکو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنی منہ کے سامنے نہ تہوکے اور نہ داہنی طرف
بلکہ بائین طرف بائین پاؤن کے تلے اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے مین تہوک کر ایسا کر لیوے پہر اپنے
کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا بعد اوسکے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قبیلہ مین سے لپکا اور اپنے گہر والون
مین دوڑ گیا اور اپنی ہتہیلی مین خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس خوشبو کو لکڑی کی نوک
پر لگایا اور جہان اوس بلغم کا نشان مسجد پر تہا وہان خوشبو لگا دی۔ جابر نے کہا اسحدیث سے تم اپنی مسجدون
مین خوشبو رکہتے ہو جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلے بطن بواط کی لڑائی مین (وہ

ایک پہاڑ ہی جہینہ کے پہاڑون مین سے) اور آپ تالاش مین تہے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک
کافر تہا) اور ہم لوگون کا یہ حال تہا کہ پانچ اور چہہ اور سات آدمیون مین ایک اونٹ تہا
جسپر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کے باری آئی چڑہنے کی اوسنے اونٹ کو
بٹہایا اوسپر چڑہا پہر اوسکو اوٹہایا تو وہ کچہہ اڑا وہ انصاری بولا شا (یہ کلمہ ہے اونٹ کی
ڈانٹنے کا) خدا تجہپر لعنت کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت
کرتا ہے اپنے اونٹ پر وہ انصاری بولا مین ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس اونٹ پر سے
اوتر جا اور ہمارے ساتہ وہ نرہے جسپر لعنت کی گئی ہو مت بد دعا کرو اپنی جانون کے لیے اور مت بد دعا کرو
اپنی اولاد کے لیے اور مت بد دعا کرو اپنے مالون کے لیے ایسا نہو یہ بد دعا اوس ساعت مین نکلی جب خدا سے
کچہہ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے (تو تمہاری بد دعا بہی قبول ہو جاوے اور تمپر آفت آوے) جابر نے کہا ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلے جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کون شخص ہم لوگون سے آگے بڑہکر حوض کو درست کر رکہیگا آپ بہی پیئے اور ہمکو بہی پلاویگا جابر
نے کہا مین کہڑا ہوا اور عرض کیا یہ شخص آگے جاویگا یا رسول اللہ آپنے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتہہ جاتا
ہے تو جبار بن صخر اوٹہے خیر ہم دونون آدمی کنوے کیطرف چلے اور حوض مین ایک یا دو ڈول ڈالے پہر اوسپر
مٹی لگائی بعد اوسکے اوس مین پانی بہرنا شروع کیا یہانتک لبالب بہر دیا سب سے پہلے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دکہلائی دیے آپنے فرمایا تم دونون شخص اجازت دیتے ہو (مجہکو پانی پلانے کی اپنے جانور کو) ہمنے عرض
کیا ہان یا رسول اللہ آپنے اپنی اونٹنی کو چہوڑا اوسنے پانی پیا پہر آپنے اوسکی باگ کہینچی اوسنے پانی پینا موقوف
کیا اور پیشاب کیا پہر آپ اوسکو الگ لے گئے اور بٹہا دیا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کیطرف
آئے اور وضو کیا اس مین سے مین بہی کہڑا ہوا اور جہان سے آپنے وضو کیا تہا مینے بہی وضو کیا جبار بن صخر
حاجت کے لیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے کے لیے کہڑے ہوے میرے بدن پر ایک چادر تہی مین اسکے
دونون کنارون کو اولٹنے لگا وہ چہوٹی ہوئی اوس مین پہوندنے لگے تہے آخر مینے اوسکو اوندہا کیا پہر اوسکے
دونون کنارے سے اولٹے پہر اوسکو باندہا اپنے گردن سے بعد اوسکے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بائین طرف کہڑا ہوا آپنے میرا ہاتہہ پکڑا اور گہمایا اور داہنی طرف کہڑا کیا پہر جبار بن صخر آئے انہون نے
بہی وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائین طرف کہڑے ہوے آپنے ہم دونون کے ہاتہہ پکڑے اور

پیچھے ہٹایا یہانتک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز مین درست ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجکو گھورنا شروع کیا اور مجھکو خبر نہین بعد اوس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے
کہ اپنی کمر باندہ لے (تاکہ ستر نہ کہلے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا ای جابر مین نے
عرض کیا حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اوس کے دونون کنارے الٹ لے اور جب
تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندہ لے جابر نے کہا پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلے اور ہم مین سے ہر ایک
شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اوسکو چوس لیتا پھر اوس کو پھراتا اپنے دانتون مین اور ہم
اپنی کمانون سے درخت کے پتے جھاڑتے اور انکو کہاتے یہانتک کہ ہمارے کلپھڑے زخمی ہوگئی (پتے کہاتے
کہاتے اوسکی گرمی اور خشکی سے) پھر کھجور کا بانٹنے والا ایکدن ہم مین سے ایک شخص کو بھول گیا ہم اوس
شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اوسکو کھجور نہین ملی بانٹنے والے نے اوسکو کھجور دی وہ کھڑا ہوگیا
اور کھجور لے لی پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہانتک کہ ایک کشادہ وادی مین اوترے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے مین آپکے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے کچھ آڑ نہ پائی دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی
ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہوجا اللہ تعالی کے حکم سے وہ آپ کا تابعدار ہوگیا جیسے وہ اونٹ جسکی
ناک مین لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہوجاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہانتک کہ آپ دوسرے درخت کے
پاس آئے اور اسکی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہوجا اللہ تعالی کے حکم سے وہ بھی آپکے ساتھ
ہوا اسی طرح یہانتک کہ جب آپ بیچا بیچ مین اون درختون کے پہونچے تو انکو ایک ساتھہ رکھدیا اور فرمایا
دونو جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ تعالے کے حکم سے وہ دونون درخت جڑ گئے جابر نے کہا مین نکلا دوڑتا ہوا
اس ڈر سے کہ کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو نزدیک دیکھین اور اور دور تشریف لیجاوین مین بیٹھا
اپنے دل مین باتین کرتا ہوا ایک ہی بار جو مین نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف
لارہے ہین اور وہ دونو درخت جدا ہوکر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہوگئے مین دیکھا آپ تھوڑی دیر کھڑے
ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح داہنے اور بائین پھر سامنے آکے جب میرے پاس پہونچے تو فرمایا اے
جابر مین جہان کھڑا ہوا تھا تو نے دیکھا جابر نے کہا ہان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ان دونون
درختون کے پاس جا اور ہر ایک مین سے ایک ڈالی کاٹ اور انکو لیکر آ جب اس جگہہ پہونچ جہان مین

کہڑا ہوا تہا تو ایک ڈالی اپنی داہنے طرف ڈالدی اور ایک ڈالی بائین طرف جابر نے کہا مین کہڑا ہوا اور
ایک پتہر لیا اوسکو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہوگیا پہر اون دونون درختون کے پاس آیا اور ہر ایک مین سے ایک
ایک ڈالی کاٹی پہر مین اون ڈالیون کو کہینچتا ہوا آیا اوسجگہہ پر جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے
تہے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈالدی اور ایک بائین طرف پہر آپسے جاکر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے
فرمایا تہا وہ مینے کیا لیکن اوس کیوجہ کیا ہے آپنے فرمایا مینے دیکہا وہان دو قبرین ہین اون قبروالون پر
عذاب ہورہا ہے تو مینے چاہا اونکی سفارش کرون شاید اون کے عذاب مین تخفیف ہو جبتک یہ شاخین
ہری رہین جابر نے کہا پہر ہم لشکر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر لوگون کو پکار وضو
کرین مینے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو مینے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ مین ایک قطرہ پانیکا نہین
ہے اور ایک انصاری مرد تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی ٹہنڈا کیا کرتا تہا ایک پرانی
مشک مین جو لکڑی کی شاخون پر لٹکتی آپنے فرمایا اوس مرد انصاری پاس جا اور دیکہہ اوسکی مشک مین کچہہ پانی ہے مین گیا دیکہا
تو مشک مین پانی نہین ہے صرف ایک قطرہ ہے اوسکے منہ مین اگر اوسکو اونڈیلون تو سوکہی مشک اوسکو بہی پی
لے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس مشک مین تو پانی نہین ہے صرف
ایکقطرہ ہے اوسکے منہ مین اگر مین اوسکو اونڈیلون تو سوکہی مشک اوسکو بہی پی جاوے آپ نے فرمایا جا اور
اس مشک کو پہر یہان لے آ مین اس مشک کو لے آیا آپنے اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا پہر کچہہ زبان سے فرمانے
لگے جسکو مین نہ سمجہا اور مشک کو اپنے ہاتہہ سے دباتے جاتے تہے پہر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے
جابر آواز دے کہ قافلہ کا کٹرہ لاؤ (یعنے بڑا ظرف پانی کا) مینے آواز دی وہ لایا گیا لوگ اوسکو اوٹہا کر
لائے مینے آپکے سامنے اوسکو رکہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ اوس کٹرے مین پہرایا
اس طرح سے پہیلا کر اور انگلیون کو کشادہ کیا پہر اپنا ہاتہہ اوس کے تہ مین رکہدیا اور فرمایا اے جابر
وہ مشک لے اور میرے ہاتہہ پر ڈالدے اور بسم اللہ کہہ کے ڈالنا مینے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈالدیا پہر
مینے دیکہا تو آپ کی اونگلیون کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تہا یہانتک کہ کٹرے نے جوش مارا اور
گہوما اور بہر گیا آپنے فرمایا اے جابر آواز دے جسکو پانی کی حاجت ہو وہ آوے جابر نے کہا لوگ آئے
اور پانی لیا یہانتک کہ سب سیر ہوگئے مینے کہا کوئی ایسا بہی رہا جسکو پانی کی احتیاج ہو پہر آپنے اپنا
ہاتہہ کٹرے مین سے اوٹہا لیا اور وہ پانی سے بہرا ہوا تہا اور لوگون نے شکایت کی آپسے بہوک کی آپنے

فرمایا قریب ہو کہ اللہ تمکو کہلاوے پہر ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) اور دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر
ڈالا ہمنے اوس کے کنارے انگار سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بہونا اور کہایا اور سیر ہوئے جابر نے کہا
پہر مین اور فلان اور فلان پانچ آدمی اوسکی آنکہ کے گولے مین گہس گئے ہمکو کوئی نہ دیکہتا تہا یہانتک کہ ہم
باہر نکلے اتنا بڑا جانور تہا پہر ہمنے اوسکی ایک پسلی لی پسلیون مین سے اور قافلہ مین سے اس شخص کو بلایا جو
سب مین بڑا تہا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تہا اور سب سے بڑا زین اوس پر تہا وہ اس پسلی کے نیچے سے
چلا گیا اپنا سر نہین جہکایا (اتنی اونچی اوس جانور کی پسلی تہی) **ف** اس حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے کئی معجزے مذکور ہین درختون کا رام ہوجانا آپ کے ساتہ چلنا قبر والون کا عذاب معلوم کرنا
پانی کا بڑہا دینا اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ دریا کا جانور کہانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور
حلال ہے **باب** فی حدیث الہجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث **عن**
البراء بن عازب یقول جاء ابوبکر رضی اللہ عنہ الی ابی فی منزلہ فاشتری منہ رحلا فقال لعازب
ابعث معی ابنک یحملہ معی الی منزلی فقال لی ابی احملہ فحملتہ وخرج ابی معہ ینتقد ثمنہ
فقال لہ ابی یا ابابکر حدثنی کیف صنعتما لیلۃ سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
نعم اسرینا لیلتنا کلہا حتی قام قائم الظہیرۃ وخلا الطریق فلا یمر فیہ احد حتی رفعت
لنا صخرۃ طویلۃ لہا ظل لم یأت علیہ الشمس بعد فنزلنا عندہا فاتیت الصخرۃ فسویت
بیدی مکانا ینام فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ظلہا ثم بسطت علیہ فروۃ ثم قلت
یا رسول اللہ نم وانا انفض لک ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا براعی غنم
مقبل بغنمہ الی الصخرۃ یرید منہا الذی اردنا فلقیتہ فقلت لمن انت یا غلام قال لرجل
من اہل المدینۃ قلت افی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم فاخذ شاۃ فقلت
لہ انفض الضرع من الشعر والتراب والقذی قال فرأیت البراء یضرب بیدہ علی الاخری
ینفض فحلب لی فی قعب معہ کثبۃ من لبن قال ومعی اداوۃ ارتوی فیہا للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیشرب منہا ویتوضأ قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرہت ان اوقظہ
من نومہ فوافقتہ استیقظ فصببت علی اللبن من الماء حتی برد اسفلہ فقلت یا رسول اللہ
اشرب من ہذا اللبن قال فشرب حتی رضیت ثم قال الم یان للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا

يَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اُتِيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ
فَرَسُهُ اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ
اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقٰى
اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰى لَنَا **ترجمہ** براء بن عازب سی روایت ہی ابوبکر میرے باپ (عازب کے) مکان پر
آئے اور اون سی ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سی کہو یہ کجاوہ اٹھاکر میری ساتھ چلے میرے
مکان تک میرے باپ نے مجھ سی کہا یہ کجاوہ اٹھالے میں نے اٹھالیا اور میری باپ بھی نکلے حضرت ابوبکر صدیق
کے ساتھ اوسکی قیمت لینے کو میری باپ نے کہا ای ابوبکر مجھسے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے (یعنے مدینہ کیطرف بہاگے مکہ سی) ابوبکر نے کہا ہان ہم ساری
رات چلے یہانتک کہ دن ہوگیا اور ٹہیک دوپہر کا وقت ہوا اور راہ مین کوئی چلنے والا نرہا ہمکو سامنے ایک
لنبا پتھر دکہلائی دیا اوسکا سایہ تہا زمین پر اور اب تک وہان دہوپ نہ آئی تہی ہم اوس کے پاس اترے میں
پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سی جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماوین اوس کے سائے
مین پھر مین نے وہان کملی بچھائی بعد اوس کے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو رہیے اور مین آپ کے گرد سب طرف
دشمن کا کہوج لیتا ہون (کہ کوئی ہماری تلاش مین تو نہین آیا) پھر مین نے ایک چرواہا دیکھا بکریون کا جو
اپنی بکریان لیے ہوئے اوسی پتھر کیطرف آرہا ہے اور وہی چاہتا ہی جو ہمنے چاہا (یعنے اوس کے سایہ مین ٹہرنا
اور آرام کرنا) مین اوس سے ملا اور پوچھا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے وہ بولا مین مدینہ والون مین سی ایک شخص
کا غلام ہون (مراد مدینہ سی شہر ہے یعنے مکہ والون مین سی) مین نے کہا تیری بکریون مین دودھ ہے وہ بولا ہان
ہے مین نے کہا تو دودھ دیگا ہمکو وہ بولا ہان پھر اوس نے ایک بکری کو پکڑا مین نے کہا اوسکا تہن
صاف کرلے بالون اور مٹی اور کوڑے سی تاکہ دودھ مین یہ چیزین نرہین (راوی نے کہا مین نے براء بن عازب
کو دیکہا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تہی جہاڑتے تہی) خیر اوس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالے
مین تہوڑا دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈول تہا جس مین مین پانی رکھتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے
اور وضو کرنے کے لیے ابوبکر نے کہا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھ کو برا معلوم ہوا آپ
کو نیند سے جگانا لیکن مین نے دیکہا تو آپ خود بخود جاگ اوٹھے ہین مین نے دودھ پر پانی ڈالا یہانتک کہ وہ

ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے کہا یا رسول اللہ یہ دودھ پیجیے آپ نے پیا یہانتک کہ میں خوش ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا
وقت نہیں آیا میں نے کہا آگیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے اور وہ کافر
تھا اور اس دن میں پر ہم تھے جو سخت تھی میں نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو کافروں نے پالیا آپ نے فرمایا مت فکر کر
اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بددعا کی اوسکا گھوڑا پیٹ تک زمین میں
دھنس گیا حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی وہ بولا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے اب
میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آویگا اسکو پھیر دونگا تم میرے لیے دعا کرو کہ
خدا تعالی مجھکو اس عذاب سے چھڑا دے آپ نے اللہ سے دعا کی وہ چھوٹ گیا اور لوٹ گیا جو کوئی کافر اوسکو
ملتا تو وہ کہدیتا ادھر میں سب دیکھ آیا ہوں غرض جو کوئی ملتا سراقہ اُسکو پھیر دیتا ابوبکر نے کہا سراقہ نے
اپنی بات پوری کی **ف** نووی نے کہا جو آپ نے اوس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اُس دودھ کا
مالک نہ تھا اسکی چار توجیہیں کی ہیں ایک یہ کہ مالک کیطرف سے مسافروں اور مہمانوں کو پلانے کی اجازت
تھی دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہونگے جسکے مال میں تصرف کر سکتے ہونگے تیسرے یہ کہ وہ حربی کا
مال تھا جسکو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے چوتھی یہ کہ وہ مضطر تھے اور اول کی دو توجیہیں
عمدہ ہیں **عن** البراء قال اشترى ابو بكر من ابي رحلا بثلاثة عشر درهما وساق الحديث بمعنى
حديث زهير عن ابي اسحٰق وقال في حديثه من رواية عثمان بن عمر فلما دنا دعا عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم فساخ فرسه في الارض الى بطنه ووثب عنه وقال يا محمد قد
علمت ان هذا عملك فادع الله ان يخلصني مما انا فيه ولك علي لاعمين على من ورائي
وهذه كنانتي فخذ سهما منها فانك ستمر على ابلي وغلماني بمكان كذا وكذا فخذ
منها حاجتك قال لا حاجة لي في ابلك فقدمنا المدينة ليلا فتنازعوا ايهم ينزل
عليه فقال انزل على بني النجار اخوال عبد المطلب اكرمهم بذلك فصعد الرجال والنساء
فوق البيوت وتفرق الغلمان والخدام في الطرق ينادون يا محمد يا رسول الله يا محمد
يا رسول الله **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آن پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُسکے لیے بددعا کی اُسکا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا وہ اسپر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد میں جانتا ہوں یہ تمہارا
کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجھکو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپکا حال چھپا دونگا اون لوگوں سے

جو تیر پیچھے آتے ہین اور یہ میرا ترکش ہے اس مین سے ایک تیر آپ لیتے جائیے اور آپ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام تھوڑی دور پر ملین گے آپ کو جو حاجت ہو اون سے لیجیے آپ نے فرمایا مجھے تیرے اونٹون کی احتیاج نہین ہے ابوبکر نے کہا پھر رات کو ہم مدینہ مین پہونچے لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہان اوترین ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ آپ ہمارے پاس اوترین آپ نے فرمایا مین بنی نجار کے پاس اوترون گا وہ عبدالمطلب کے ننہیال کے لوگ تھے آپ نے اون کو عزت دی اونکے پاس اوتر کر پھر مرد چڑھے اور عورتین گھرون پر آپ کو دیکھنے کے لیے اور لڑکے اور غلام رستہ مین جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ **ف** یہ پکارنا اون کا خوشی سے تھا نووی نے کہا اس حدیث مین آپ کا ایک کھلا معجزا ہے دوسرے فضیلت ہے حضرت ابوبکر صدیق کی تیسری خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے چوتھی استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ رکھنے کا سفر مین طہارت اور پینے کے لیے پانچوین فضیلت ہے اللہ تعالی پر بھروسا کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی چھٹی استحباب ہے اوترنے کا اپنے عزیزون کے پاس

كتاب التفسير

کتاب قرآن شریف کی آیتون کی تفسیر مین

عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قيل لبني اسرائيل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطاياكم فبدلوا فدخلوا الباب يزحفون على استاههم وقالوا حبة في شعرة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازے مین رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حطۃ یعنے بخشش گناہونکی ہم تمہارے گناہ بخشدین گے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازے مین گھسے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حطۃ کے بدلے کہنے لگے حبۃ فی شعرۃ یعنے دانہ بالی مین ایک روایت مین ہے حنطۃ فی شعرۃ کہنے لگے **عن** انس بن مالك ان الله عز وجل تابع الوحي على رسوله صلى الله عليه وسلم قبل وفاته حتى توفي واكثر ما كان الوحي يوم توفي رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی
بھیجی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سے پہلے یہانتک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جسدن آپ کی وفات
ہوئی اوسدن بہت وحی آئی عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ
اٰيَةً لَوْ اُنْزِلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيَّ
يَوْمٍ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ اَمْ لَا يَعْنِيْ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت
ہے یہود نے حضرت عمر سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اُترتی تو ہم اوس دن
کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا سورہ مائدہ میں یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام
کا دین تمہارے لیے پسند کیا) حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اوتری اور کس دن اوتری
اور جس وقت اوتری اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے یہ آیت عرفات میں اوتری اور آپ
ٹھیرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی دوسری روایت میں ہے کہ اوسدن
جمعہ تھا جمعہ بھی عید ہے) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ
يَهُوْدَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ
فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَالسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
اُنْزِلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ وہی
جو گذرا اسمیں یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اوتری (یعنے نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا
وقت آگیا کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
عرفات میں عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ
عِيْدًا قَالَ وَاَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ

الاسلام دينا فقال عمر اني لاعلم اليوم الذي نزلت فيه والمكان الذي نزلت فيه نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفات في يوم جمعة **ترجمه** ایک شخص یہودی حضرت عمر پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جسکو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اوس دن کو عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کون سی آیت وہ یہودی بولا الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک حضرت عمر رضی الله عنہ نے کہا میں جانتا ہوں اوس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہہ کو جہاں اتری یہ آیت رسول الله صلی الله علیہ وسلم پر عرفات میں اوتری جمعہ کے دن اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی **عن** عروة بن الزبير انه سال عائشة رضي الله تعالى عنها عن قول الله عز وجل فان خفتم الا تقسطوا في اليتمى فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى وثلاث وربع قال يا ابن اختي هي اليتيمة تكون في حجر وليها تشاركه في ماله فيعجبه مالها وجمالها فيريد وليها ان يتزوجها بغير ان يقسط في صداقها فيعطيها مثل ما يعطيها غيره فنهوا ان ينكحوهن الا ان يقسطوا لهن ويبلغوا بهن اعلى سنتهن من الصداق وامروا ان ينكحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قالت عائشة ثم ان الناس استفتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذه الاية فيهن فانزل الله عز وجل ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن وما يتلى عليكم في الكتاب في يتمى النساء اللاتي لا تؤتونهن ما كتب لهن وترغبون ان تنكحوهن قالت والذي ذكر الله انه يتلى عليكم في الكتاب الاية الاولى التي قال الله فيها وان خفتم ان لا تقسطوا في اليتمى فانكحوا ما طاب لكم من النساء قالت عائشة وقول الله تعالى في الاية الاخرى وترغبون ان تنكحوهن رغبة احدكم عن يتيمته التي تكون في حجره حين تكون قليلة المال والجمال فنهوا ان ينكحوا ما رغبوا في مالها وجمالها من يتامى النساء الا بالقسط من اجل رغبتهم عنهن **ترجمه** عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا سورہ نساء کے شروع میں (وان خفتم الا تقسطوا في اليتامى) یعنے اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو ان عورتوں سے جو پسند آویں تم کو دو دو تین تین چار چار حضرت عائشہ بولیں مراد اس آیۃ سے اے میرے بہانجے یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی گود میں ہو یعنے پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو اور شریک ہو

اوس کے مال مین (مثلاً چچا کے مال مین) پھر اوس لی کو اوسکا حسن و جمال پسند آوے وہ اُس سے نکاح کرنا چاہے
لیکن اوس کے مہر مین انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہون تو منع کیا اللہ نے
ایسی لڑکیون کے ساتھہ نکاح کرنے سے مگر اُس صورت مین جب انصاف کرین اور پورا مہر دینے پر راضی
ہون اور حکم کیا اونکو کہ نکاح کرلین اور عورتون سے جو پسند آوین انکو حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے یہ
آیت اوترنے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لڑکیون کے باب مین پوچھا تب اللہ تعالی نے
یہ آیت اُتاری وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ اخیر تک (اسی سورہ نساء مین) یعنی پوچھتے ہین تجھہ سے عورتون کے
باب مین تو کہہ اللہ تمکو حکم دیتا ہے اون کے باب مین اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب مین اون یتیمون عورتون کے
باب مین جنکا تم مقرر مہر نہین دیتے اور اون سے نکاح کرنا نہین چاہتے ہو۔ تو کتاب مین پڑھے جانے
سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اوس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو حسن اور مال مین کم ہو تو منع ہوا انکو اس
یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جسکے مال و جمال مین رغبت کرین مگر اُس صورت مین جب انصاف کرین **عن**
عُرْوَةَ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى وَسَاقَ
الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ
قَلِيْلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْيَتِيْمَةُ هُوَ
وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا اَحَدٌ يُخَاصِمُ دُوْنَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَ
يُسِيْءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ
يَقُوْلُ مَا اَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَضُرُّ بِهَا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
جو اللہ تعالی نے فرمایا اگر تم ڈرو یتیم لڑکیون کے باب مین انصاف کرنے سے یہ آیت اُس شخص کے باب مین
اوتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی اور وارث ہو اور اسکا مال بھی ہو اور کوئی اُس کی طرف سے جھگڑنے
والا سوا اوسکی ذات کے نہو پھر وہ مال کے خیال سے اُس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اُسکو
تکلیف دے اور بُری طرح اوس سے صحبت رکھے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیون مین انصاف کرنے سے تو نکاح
کرلو اور عورتون سے جو پسند آوین تم کو مطلب یہ ہے کہ جو عورتین حلال کین مین نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو
اس لڑکی کو جسکو تم تکلیف دیتے ہو وہ اپنا نکاح اور کسی سے کریگی اوسکا مال دیدو) **عَنْ** عَائِشَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عز وجل وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب لھن وترغبون ان تنکحوھن قالت انزلت فی الیتیمۃ تکون عند الرجل فتشرکہ فی مالہ فیرغب عنھا ان یتزوجھا ویکرہ ان یزوجھا غیرہ فیشرکہ فی مالہ فیعضلھا فلا یتزوجھا ولا یزوجھا غیرہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا جو تمپر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب مین یہ آیت اوتری اوس یتیم لڑکی کے باب مین جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس کے مال مین شریک ہو (ترکے کے روسے) پہر وہ نفرت کرے اوس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بہی اوسکا نکاح پسند نکرے اس خیال سے کہ وہ مال مین سے حصہ لیگا آخر اس لڑکی کو یون ہی ڈال رکہے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عز وجل یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن الایۃ قالت ھذہ فی الیتیمۃ التی تکون عند الرجل لعلھا ان تکون قد شرکتہ فی مالہ حتی فی العذق فیرغب یعنی ان ینکحھا ویکرہ ان ینکحھا رجلا فیشرکہ فی مالہ فیعضلھا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یستفتونک فی النساء اخیر تک یہ آیت اُس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال مین یہان تک کہ کھجور کے درختون مین بہی پہر وہ اُس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اوس کا نکاح دوسرے سے کردے وہ اُسکے مال مین شریک ہو پہر اس کو یون ہی ڈال رکہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عز وجل ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی والی مال الیتیم الذی یقوم علیہ ویصلحہ اذا کان محتاجا ان یاکل منہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ آیت ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف (سورہ نساء کے شروع مین) یعنے جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کہا دے اوتری ہے اُس شخص کے باب مین جو یتیم کے مال کا متولی ہو اوسکو درست کرے اور اُسکو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کہا دے (اور جو مالدار ہو تو کچہ نہ کہا دے) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عز وجل ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی ولی الیتیم ان یصیب من مالہ اذا کان محتاجا بقدر مالہ بالمعروف

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا
فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ
الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے یہ جو اللہ تعالے نے فرمایا (سورہ احزاب میں) جب وہ آئے تمپر اوپر سے اور نیچے سے
تمہارے اور جب پھر گئین آنکھین اور دل حلق تک آ گئے اخیر تک خندق کے دن اوترا (اُس دن
مسلمانون پر نہایت سختی تھی اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہمنے اوسدن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کا فوج پہ
جن کو تمنے نہین دیکھا) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا
نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا اَلْاٰيَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا
فَتَقُوْلُ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنِّيْ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے یہ آیت (سورہ نساء مین) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا اخیر تک (یعنی اگر کوئی عورت
ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اوس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہین دونون پر اگر وہ صلح کرلین آپس
مین) اوس عورت کے باب مین اوتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اوس کے پاس رہے اب خاوند
اوسکو طلاق دینا چاہے (اوس سے بیزار ہو کر) وہ عورت کہے مجھکو طلاق ندے اور رہنے دے اور مین نے
تجھکو اجازت دی (دوسری عورت پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اوتری عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ
اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا
صُحْبَةٌ وَّوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنْ شَاْنِيْ ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اسی آیت کے باب مین وان امراة خافت اخیر تک کہا یہ آیت اُس
عورت کے باب مین اوتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اوس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن
عورت کو اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دیوے
اوسکو اپنے باب مین عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِيْ
اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوْهُمْ ترجمہ عروہ سے روایت ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے مجھ سے کہا اے بھانجے میرے حکم ہوا تھا لوگون کو کہ بخشش مانگین

کے لیے اونہوں نے انکو برا کہا اور وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں ہو رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ مراد اہل مصر ہیں جو حضرت عثمان کو برا کہتے تھے یا اہل شام اور حضرت علی کو برا کہتے تھے اور حروریہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو گزرا

عن سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۤؤُهٗ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ اٰخِرَ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَیْءٌ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کوفہ والوں نے خلاف کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصداً اسکا بدلہ جہنم ہے اخیر تک (یہ آیت سورہ نساء میں ہے) میں ابن عباس پاس گیا اون سے پوچھا اونہوں نے کہا یہ آیت اخیر میں اوتری اور اسکو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے (اوپر گذر چکا کہ ابن عباس کا مذہب یہی ہے کہ جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اوس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جمہور علماء اوس کے خلاف میں ہیں وہ کہتے ہیں آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اوسکا یہی ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے پر یہ ضرور نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جاوے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کرسکتا ہے) **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِیْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَ وَفِیْ حَدِیْثِ النَّضْرِ اِنَّهَا لَمِنْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۤؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ یَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ **ترجمہ** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھ سے عبد الرحمن بن ابزی نے کہا ابن عباس سے پوچھو ان دونوں آیتوں کو وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اخیر تک میں نے پوچھا اونہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (یعنے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی معبود کو نہیں پکارتے اور جو جان اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اوسکو نہیں مارتے مگر حق سے اس کے بعد یہ ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا یعنے مگر جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے یہ آیت سورہ فرقان میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کی مخالف

ٹھیری) ابن عباس نے کہا یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے
تو مومن جب مومن کو قصداً مارے اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارے پھر ایمان
لاوے اور توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوگی اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ ہوگی) **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ مُهَانًا فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَا يُغْنِيْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَ
قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ
عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ
لَهٗ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ آیت وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ مُهَانًا تک مکہ میں اتری مشرکوں
نے کہا پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہمنے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی
کیا اور برے کام بھی کیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ اخیر تک یعنی جو ایمان
لاویگا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اوسکی برائیاں نیکیوں سے بدل دیگا۔ ابن عباس نے کہا جو کوئی مسلمان
ہو جاوے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لیوے پھر ناحق خون کرے تو اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی **عَنْ**
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ
تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَكِّيَّةٌ
نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ
عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ اِلَّا مَنْ تَابَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے ابن عباس
سے کہا جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اوسکی توبہ ہو سکتی ہے ابن عباس نے کہا نہیں میں نے انکو یہ آیتہ
سنائی جو سورہ فرقان میں ہے وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اخیر تک جس کے بعد ہے اِلَّا مَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے) ابن عباس نے کہا آیتہ
مکی ہے اور اسکو منسوخ کر دیا اس آیت نے جو مدینہ میں اتری وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اخیر تک جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ عمداً قتل کرے اوسکا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُوْنُ تَدْرِيْ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ

نزلت جمیعا قلت نعم اذا جاء نصر اللہ والفتح قال صدقت وفی روایۃ ابن ابی شیبۃ تعلم
ای سورۃ ولم یقل اخر ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا تو جانتا
ہے کہ اخیر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کون سی ہے میں نے کہا ہاں اذا جاء نصر اللہ ہے ابن عباس نے
کہا تو نے سچ کہا عن ابی عمیس بھذا الاسناد مثلہ وقال اخر سورۃ وقال عبد المجید و
لم یقل ابن سہیل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لقی ناس من
المسلمین رجلا فی غنیمۃ لہ فقال السلام علیکم فاخذوہ فقتلوہ واخذوا تلک الغنیمۃ
فنزلت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم وقرأھا ابن عباس السلام ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں وہ بولا السلام علیکم
مسلمانوں نے اسکو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری مت کہو اسکو جو سلام
کرے تمکو یہ کہکر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے) ابن عباس نے اس
آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلم پڑھا ہے تو معنی یہ ہونگے جو تم سے صلح سے پیش آوے عن
البراء رضی اللہ عنہ یقول کانت الانصار اذا حجوا فرجعوا لم یدخلوا البیوت الا من ظهورها
قال فجاء رجل من الانصار فدخل من بابہ فقیل لہ فی ذلک فنزلت ھذہ الآیۃ
لیس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها ترجمہ براء سے روایت ہے انصار جب حج کرکے لوٹ
کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھکر) ایک انصاری آیا اور دروازے سے گھسا
لوگوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورہ بقر میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے
سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اخیر تک عن ابن مسعود
قال ما کان بین اسلامنا وبین ان عاتبنا اللہ بھذہ الآیۃ الم یان للذین آمنوا ان تخشع
قلوبھم لذکر اللہ الا اربع سنین ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے جب ہم مسلمان ہوئے اوس وقت سے
لیکر اس آیت کے اترنے کے وقت تک الم یان للذین آمنوا اخیر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں
کے دل لرز جاویں اللہ تعالی کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالی نے عتاب کیا ہمپر چار برس کا عرصہ گذرا اتہا یہ
آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے عن ابن عباس قال کانت المرأۃ تطوف بالبیت وھی
عریانۃ فتقول من یعیرنی تطوافا تجعلہ علی فرجھا وتقول الیوم یبدو بعضہ او کلہ فما

فَبَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هٰذِہِ الْاٰیَةُ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف ننگی ہوکر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھکو ایک کپڑا ڈالتی اوسکو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی آج کہل جاویگا سب یا بعض پہر جو کہل جاویگا اوسکو کبہی حلال نکرونگی (یعنے وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہوگیا یہ واہی رسم اسلام نے موقوف کروی) تب یہ آیت اتری خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ یعنے ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہنکر جاو **عن** جَابِرٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ بْنُ سَلُوْلَ یَقُوْلُ لِجَارِیَةٍ لَّهُ اِذْهَبِیْ فَابْغِیْنَا شَیْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیَاتِکُمْ عَلَی الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَنْ یُّکْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنْ بَعْدِ اِکْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی عبداللہ بن ابی بن سلول (منافقون کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کماکر لا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیون پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہین زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیون پر زبردستی کرے (حرامکاری کے لیے) تو اللہ تعم زبردستی کے بعد لونڈیون کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہی (یعنے جب مالک اپنی لونڈی سے جبرًا حرامکاری کراوے تو گناہ مالک پر ہوگا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی اوسکو بخشدیگا) **عن** جَابِرٍ اَنَّ جَارِیَةً لِّعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ یُقَالُ لَهَا مُسَیْکَةُ وَاُخْرٰی یُقَالُ لَهَا اُمَیْمَةُ فَکَانَ یُرِیْدُهُمَا عَلَی الزِّنَا فَشَکَتَا ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیَاتِکُمْ عَلَی الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اِلٰی قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی عبداللہ بن ابی کی دو لونڈیان تہین ایک کا نام مسیکہ تہا دوسری کا نام امیمہ وہ دونون سے جبرًا زنا کراتا انہون نے اوسکی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت اوتری وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیَاتِکُمْ **ف** نووی نے کہا اس آیت مین جو شرط ہی اگر وہ بچنا چاہین تو غالب احوال پر ہے اس لیے کہ جبر اوسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور مقصود یہہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہین یا نہ چاہین اور جس صورت مین وہ زنا سے نہ بچنا چاہین تب بہی جبر ہوسکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرانا چاہین اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتین حرام ہین ایک روایت مین ہی کہ عبداللہ بن ابی کی چہہ لونڈیان تہین معاذہ اور مسیکہ اور امیمہ اور عمرہ اور اروی اور قتیلہ اور وہ ان سبہون کو جبرًا خرچی پر چلاتا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ

الْوَسِيلَةَ قَالَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبَدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ
وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے (کہ آیۃ سورہ اسراء کی) جنکی یہ پوجا کرتے ہین وہ تو اپنے
رب پاس وسیلہ طلب کرتے ہین (عبداللہ نے کہا جنون کی ایک جماعت جنکی پوجا کی جاتی تہی مسلمان ہو گئی اور پوجا کرنے
والے ویسی ہی انکی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی (یعنی یہ آیت انکی حق مین اتری) عن عَبْدِ اللَّهِ أُولَئِكَ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ
فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ
إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے یہ آیت سورہ بنی اسرائیل مین (وہ لوگ جنکو یہ پکارتے
ہین اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈہونڈہتے ہین) اوسوقت اوتری کہ بعضے آدمی چند جنون کی پرستش کرتے تہے
وہ جن مسلمان ہو گئے (اور انکی پوجنے والونکو خبر نہ ہوئی وہ لوگ انکو پوجتے رہے تب یہ آیت اوتری أُولَئِكَ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ اخیر تک عن سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أُولَئِكَ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا
مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنِّيُّونَ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ أُولَئِكَ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عن سَعِيدِ
ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ
وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَا تُبْقِي مِنَّا أَحَدًا إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ
بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مین ابن عباس سے
کہا سورہ توبہ انہون نے کہا توبہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے (اور فضیحت کرنیوالی (کافرون اور منافقون
کی) اس سورۃ مین برابر اوترا رہا ومنہم ومنہم یعنے لوگون کا حال کچھ ایسے کچھ ایسے ہین یہانتک کہ لوگ سمجہے
کوئی باقی نہ رہے گا جسکا ذکر نہ کیا جاویگا اس سورت مین مین نے کہا سورہ انفال انہون نے کہا وہ صورت تو
بدر کی لڑائی کے باب مین ہے (اسمین لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہین) مین نے کہا سورہ حشر انہون نے کہا وہ
بنی نضیر کے باب مین اتری عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ
مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَ

وَثَلَاثَةٌ اَشْیَاءَ وَدِدْتُ اَیُّهَا النَّاسُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَہِدَ اِلَیْنَا فِی الْجَدِّ وَ
الْکَلَالَۃِ وَاَبْوَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالی کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے جان رکھو کہ شراب جب حرام
ہوا تھا تو پانچ چیزوں سے بنا کرتا تھا گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور
ڈالے (خواہ کسی چیز کا ہو اس سے رد ہو گیا امام ابو حنیفہ کا قول کہ شراب خاص ہے انگور سے کیونکہ یہ حضرت عمرؓ
نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں یہ چاہتا تھا کہ
اے لوگو کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنی اس کے ترکے کا)
اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنَّہٗ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَۃٍ
مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ اَیُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَہِدَ اِلَیْنَا فِیْهِنَّ عَہْدًا نَنْتَهِیْ اِلَیْہِ الْجَدُّ وَالْکَلَالَۃُ
وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا **عَنْ** اَبِیْ حَیَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمَا غَیْرَ اَنَّ ابْنَ عُلَیَّۃَ
فِیْ حَدِیْثِہٖ الْعِنَبُ کَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِیْسَ وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسَی الزَّبِیْبِ کَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ یُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ هٰذَانِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِی الَّذِیْنَ
بَرَزُوْا یَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَۃَ وَعَلِیٍّ وَعُبَیْدَۃَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَۃَ وَشَیْبَۃَ ابْنَیْ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَۃَ
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے (یہ آیت سورہ حج میں) ہٰذان خصمان اختصموا فی ربہم یعنی یہ دونوں
گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے اپنے رب کے لیے اوتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر
کے دن (صف سے) باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہدا حضرت حمزہ اور حیدر کرار
اسد اللہ حضرت علی مرتضےٰ اور عبیدہ بن الحارث اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور
ولید بن عتبہ **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ یُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمٰنِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

تَمَّ الْکِتَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر ساری بدن کے رونگٹے زبان ہو جاویں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری

نعمتون کا شکر مین ادا نہین کر سکتا تو نے مجھکو دنیا کی تمام نعمتین مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائین
اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ ضعیف ناتوان کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کرایا یہ وہ کتاب
ہے جسکی ساری حدیثین صحیح ہین اور جسپر سب مسلمان بے کھٹکے عمل کر سکتے ہین یا اللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول
فرمالے اور میری بہول چوک کو معاف فرما دے اور میری عمر اور صحت مین برکت دے تاکہ مین اسیطرح تیری مدد سے
صحیح بخاری کا بہی ترجمہ ختم کرون یا اللہ مجھکو بخشدے اور میرے والدین اور میرے بہائیون اور میرے
عزیزون اور استادون اور مشائخین کو یا اللہ مدد کر اُس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابون کا
ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتابون مین یا اللہ برکت دے اوسکی عمر اور اقبال
مین اور برکت دے اوسکے مال اور اولاد مین یا اللہ بخشدے اوسکو جس نے اس کتاب کو لکہا اور جس نے چہاپا اور تمام
مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو آمین یا رب العلمین وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاتمۃ الطبع

شائقین حدیث نبویہ وطالبان طریق احمدیہ کو واضح ہو کہ اس سے پہلے جناب معلی القاب امام المفسرین زبدۃ المحدثین
ناصر حدیث سید المرسلین حضرت نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر سلمہ اللہ المنان نے
اپنی عالی ہمتی سے زر کثیر خرچ کر کے موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کا ترجمہ اردو نہایت
عمدہ بامحاورہ جناب جامع دین مولانا مولوی وحید الزمان صاحب سے اور جامع ترمذی کا ترجمہ اردو انکے بڑے
بہائی مولوی بدیع الزمان صاحب مرحوم سے کروایا ہے اور وہ چارون کتابین چہاپی گئی ہین اور اکثر شائقین
حدیث نبویہ نے خرید فرمالی ہین اب کتاب مستطاب صحیح مسلم شریف کا ترجمہ اردو بہی انہین کی ذات بابرکات
کے فیض اور عالی ہمتی سے جناب مولوی وحید الزمان صاحب ہی کی زبان اور قلم مبارک سے ایسا عمدہ بامحاورہ
ہوا ہے جسکے دیکہنے سے ہر ایک اہل علم کی زبان مرحبا مرحبا پکار رہی ہے اس مسکین محی الدین تاجر کتب لاہور کے
اہتمام سے مطبع صدیقی لاہور مین ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۶ ہجری مقدس مین بہت خوشنمائی کیساتھ چہہ جلدون مین
چہپ چکا ہے پروردگار اپنے فضل و کرم سے انکو قبول فرماوے اور سب بہائی مسلمانونکو اسپر عمل کرنے کی توفیق
بخشے اور جناب معلی القاب نواب صاحب اور انکی اہل اور ذریت کو جو کہ بانی اسکے ہین جنت الماوی عنایت فرماوے

آمین یا الٰہ العٰلمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

بقلم محمد ابراہیم وزیرآبادی